انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمد اللہ کہ دریں ایام خجستہ فرجام ملفوظات شریف حضرت خواجہ عثمان ہارونی و حضرت خواجہ بزرگ اجمیری و حضرت خواجہ قطب صاحب و حضرت باوا صاحب شیخ فرید گنجشکر و حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہم اجمعین المسمی بہ

مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت اردو

مترجمہ اضعف العباد

خاکپای درویشان غلام احمد خاں ترجمان حبل اللہ نصیبہٗ۔ ابن جناب سراج السالکین بدر العارفین مولانا مولوی غلام محمد خاں صاحب حنفی چشتی سلیمانی متوطن ججھر بعد صحت مزید و اہتمام بالائے کی

وحسن سعی کارکنان در ۱۳۱۲ھ

بار ثانی

بمطبع مسلم پریس واقع قصبہ ججھر

Stock Register

اعلان عام و فہرست مختصر

بفضل الٰہی اس خادم دین کے کتب خانے میں جملہ اقسام کی کتب دینی۔ مصاحف بی ساقفہ حدیث تفسیر فقہ نحو منطق عربی فارسی اردو وغیرہ موجود ہیں اور طالبان کو بعجلت تمام بکفایت مزید روانہ کی جاتی ہیں کیونکہ احقر نے اپنا اصول نہایت کم نفع لینا قرار دیا ہے۔ فہرست کلاں کتب خانہ کی درخواست پہنچنے پر روانہ کیجاتی ہے بشائقین بذریعہ کارڈ طلب فرمائیں۔ فرمائشات کی تعمیل نقد قیمت آنے پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل ہوگی جو کہ یہ کتاب دینیات میں ہے خاکسار کے ہاں بہت بڑا ذخیرہ کتب تصوف وغیرہ ہر وقت موجود رہتا۔ علاوہ ازیں ادبی کتب بدقت تمام بہم پہونچاکر طبع کرائی جاتی ہیں جنکا بیان ملاحظہ ناظرین ان صفحات پر درج ہے کتب جدید الطبع جو سوا اس خاکسار کے اور کہیں سے دستیاب نہوں گی درج کی جاتی ہیں۔ علاوہ دوست حضرات اپنی فرمائشات سے مشکور فرماویں بندہ بسرو چشم تعمیل کے لئے حاضر ہے۔ **خاکسار غلام احمد خاں** ترجمان۔ مترجم۔ بمقام جھجر ضلع رہتک۔

فہرست کتب جدید الطبع

(یہ کتابیں بالکل سوائے ہمارے اور کہیں سے دستیاب نہیں)

سیر الاولیا۔ اردو۔ یہ کتاب حالات و ارشادات حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ میں بے نظیر لکھی گئی ہے۔ اہل تصوف میں نہایت مستند و معتبر خیال کی جاتی ہے۔ مصنف علامہ نے اسکے دو حصے کیے ہیں حصہ اول میں فضائل خواجگان چشت مع مختصر حالات خواجگان تا حضرت خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری چشتی رحمۃ اللہ علیہ بطور اجمال اور عہد خواجہ بزرگ سے لیکر آخر عہد حضرت سلطان المشائخ تک مع حالات خلفائے حضرت سلطان المشائخ و رشتہ داران حضرت موصوف و یاران اعلیٰ حضرت خواجہ بزرگ و قطب صاحب وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین تمام درج ہیں اور حصہ دوم میں ارشادات و فوائد فرمودہ حضرت سلطان المشائخ جو آپکے تبحر علم سے مملو ہیں درج کیے گئے ہیں جس سے یہ کتاب علاوہ اخبار اولیا رہنے کے ہو چکی ایک اعلیٰ درجہ کی تعلیمی کتاب تصوف میں ہوگئی ہے رنگینی و درد انگیزی عبارت دیکھنے سے متعلق ہے زبان قلم کو یارائے تحریر نہیں۔ زیر طبع حجم پچاس جزو کلاں سے بہت زائد قیمت عام۔ ے

فوائد الفواد اردو۔ معروف ملفوظ حضرت سلطان المشائخ محبوب رب العالمین نظام الدین اولیا۔ زری زر بخش بدوی رضی اللہ عنہ۔ جمع فرمودہ حضرت خواجہ امیر علاء حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ جسکو حضرت موصوف نے بیس سال کامل کی محنت میں جمع کیا تھا۔ یہی کتاب ہے جسکے بدلہ طوطی ہند امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اپنے جملہ تصانیف ہر قسم بنام امیر موصوف اول الذکر کرنے تیار تھے الا آپنے اس دولت عظمیٰ کو جدا نہ فرمایا۔ قیمت ۱۲ر

اسرار الاولیا

ترجمہ معروف ملفوظ حضرت شیخ شیوخ العالم حریق المحبت بابا صاحب شیخ فرید الدین مسعود شکر گنج اجودھنی رضی اللہ عنہ جمع فرمودہ حضرت مولانا بدر الدین اسحاق خلیفہ اعظم و داماد حضرت بابا صاحب رضی اللہ عنہما عجیب نافع و محبت خیز کتاب ہے قیمت

السماع عربی مع ترجمہ اردو

یہ رسالہ حضرت مولانا فخر الدین زرادی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ہے اور آپ کا علم و تبحر چار دانگ عالم میں مشہور ہے یہ آپکی جودت طبع کا ادنیٰ نمونہ ہے بکوشش تمام اصلی نسخہ بہم پہونچاکر طبع کیا۔ اوپر عبارت اصلی عربی ہے اور اسکے نیچے سلیس اردو ترجمہ لکھا گیا ہے۔ مسئلہ سماع کی تحقیق اور اسکے آداب معلوم کرنے کے لیئے اسکا معائنہ نہایت ضروری ہے قیمت بغرض افادہ عام۔ ۴ر

کشکول کلیمی اردو۔

خاندان چشت اہل بہشت کے تمام حلقہ بگوش اس کتاب کی عظمت واقف ہیں۔ تعلیم اذکار خفی و جلی و اقسام مراقبہ میں نہایت مستند کتاب ہے۔ مصنف اسکے حضرت فانی فی اللہ باقی باللہ شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی رضی اللہ عنہ ہیں بڑی محنت و صرف سے اسکا اردو ترجمہ کیا گیا ہے اور ترجمہ میں تمام اشکال حل کر دیئے گئے ہیں جو ملاحظہ کنندگان فارسی و ذاکرین کو دوران ذکر میں پیش آتی تہیں مع ہذا یہ کتنی بڑی خوبی کی بات ہے کہ حضرت سراج السالکین بدر العارفین مولوی غلام محمد خاں صاحب مد فیوضہ خلیفہ حضرت فخر الاولیا غوث زمان خواجہ سلیمان چشتی تونسوی رضی اللہ عنہ کی جانب سے صرف اس میری ترجمہ کیئے ہوئے نسخہ کے معائنین کو اجازت ذکر و اذکار و مراقبہ ہے۔ خوش خط۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴ر

انوار حکمت۔ از حکیم یوسفی رح نصائح میں عمدہ کتاب ہے ہر ایک نصیحت نکتہ نکتہ کرکے لکھے گئے ہے قابل دید و لائق عمل ہے ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنی اولاد کو ضرور پڑھائیے کہ انکے اخلاق میں عمدگی نیکی کا ہو۔ قیمت ۱ر

اطلاع مندرجہ فہرست ہذا کتب صرف اس خاکسار غلام احمد خاں مترجم کتب صوفیہ مقام جھجر ضلع رہتک سے دستیاب ہونگی اور کہیں سے نہ ملیں گی۔ فقط

دیباچہ کتاب مجموعہ ملفوظات خواجگانِ چشت رح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

اَلحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالمین۔ والصلوٰۃُ وَالسَّلامُ علیٰ رسولِہٖ محمدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصحابِہٖ اجمعین
اما بعد کمترینِ دامن گرفتگان و کہترینِ حلقہ بگوشان حضرت قطب العالم شیخ الاعظم تاج الاولیا
فخر الاصفیا شمس العارفین بدر الصالحین قطب الاقطاب فرد الاحباب جناب مستغنی عن الالقاب مجرمان
راخطا بخش مخدومنا و مخدوم الکل غریب نواز حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب حنفی چشتی تونسوی لبد
درہ لمن قال فی توصیف ؎ خواجہ عالم شہنشاہ دو کون ٭ فخر نور وہم سلیمان زمان ٭ خاندانِ چشت
کو فخر اوس سے ہے ٭ تونسوی مسکن ہے وہ شاہِ جہان ٭ مسند آرائی و سادہ جدِ پاک ٭ غوث الاعظم
وقت کا ہے بیگمان ٭ نام نامی خواجہ اللہ بخش ٭ گل گلستان محمد نورِ جان ٭ چشتیوں کا آفتاب اوج
ماہتاب ٭ ہے منور اوس سے یہ سارا جہان ٭ وبزرگے خوش گفتہ ؎ بر بندگہ کہ آیدش اطلاق عبدہٗ
آن بندۂ خداست شہنشاہِ تونسوی ٭ صدیق راخطا بامید عطائی تست ٭ دریای ہر سخاست شہنشاہ
تونسوی ٭ این ضعیف گوید ؎ قطب عالم بیگمان ہیں خواجہ اللہ بخش ٭ قبلہ گاہ انس و جان ہیں خواجہ
اللہ بخش ٭ فقر کو فخر انکی ذات سے لاریب فیہ ٭ شمع بزم چشتیاں ہیں خواجہ اللہ بخش ٭ مظہر
انوارِ حق ہے ذات انکی لاکلام ٭ واقفِ رازِ نہاں ہیں خواجہ اللہ بخش ٭ دبازاین فقیر گوید ؎
جنیدِ وقت میں اور شبلی عصر وہ ہیں ٭ ہے یادگار سلف ذاتِ پاک حضرت کی ٭ اللّٰہم متعنا ومتع المسلمین
بطول بقائہ و شرفِ لقائہ آمین۔ فقیر حقیر ذرہ بے توقیر مصداق ؎ بدنام کنندۂ نکو نامے چند
خادم خادمانِ درویشان بلکہ کمترینِ از سگانِ کوچہ گردِ ایشان غلام احمد خان بر بان جناب
فیض مآب سراج السالکین بدر العارفین تاج الصالحین محب الفقرا و المساکین مولانا بالفضل اولانا

باکمال ذی المجد والاحسان حضرت مولانا مولوی **غلام محمد خان** صاحب حنفی چشتی سلیمانی ادام اللہ
ظلہ علینا وعلی سائر اتباعنا ساکن قصبہ جھجر از مضافات شہر شاہجہان آباد عرف **دہلی** بخدمت
حضرات ارباب دانش و اصحاب بینش عارض ہے کہ بشرف شمول سعادت ازلی و دولت ابدی و بہ برکت خواجگان
چشت اہل بہشت رضوان اللہ علیہم اجمعین و صوفیائی عظام و اولیائی کرام رحمہم اللہ رحمۃً واسعۃً و بجہت
توسل و حصول صحبت حضرت سراج السالکین بدر العارفین قبلہ و کعبہ ام ادام اللہ ظلہ اس نالائق
سیاہ کار گرفتار نفس امارہ کو آوان روزگار صبی سے بمقتضائی وہم قوم لا یشقی جلیسہم ایک محبت و
الفت خاصان خدا مقبولان بارگاہ جل و علا سے حاصل ہے کہ اس دولت عظمی و نعمت علیا کا شکر کسیطرح مجھ
کج مج بیان ژولیدہ زبان سے ادا نہیں ہو سکتا ع احسان دوست در حق من بے نہایت است ✽
من بی زبان کدام یکے را بیان کنم ✽ روز و شب بموجب حکم حدیث قدسی منزلت قدسی مرتبت ع
حسب مودہ جناب پاک ✽ معدن نور و مخزن عرفان ✽ یعنی حضرت محمد عربی - باعث خلقت زمین و زمان
صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ - ذکر خیر اس طائفہ کا جو عبادت بیریا
ہے رہتا تھا ع آرزو ہے کہ اسی طرح محبت میں کٹے ✽ عمر باقی ہے خدایا جو مری تھوڑی سی ✽ ان ہی ایام
نیک فرجام میں بعنایت الٰہی ع شکر خدا را کہ توانم شمار کرد ✽ ایک ایسا کام اس نحیف سے سرزد ہوا
کہ جسکے حصول کی اس فقیر کو توقع نہ تھی (مصرعہ) صلاح کار کجا و من خراب کجا ✽ یعنی حسب فرمائش چند مخلصان
وفا کیش و محبان خیر اندیش اس بے بضاعت و کم مایہ سے باوصف بیچارگی و نالیاقتی از علوم محض انکے
اصرار اور فضل الٰہی شامل ہونے سے ع فضل مولا کا جسکے شامل ہو ✽ اوسکی آسان کیوں نہ مشکل ہو
و فیض حضرت رسالت پناہی و بہ یمن و برکات خواجگان چشت اہل بہشت رضی اللہ عنہم ترجمہ کتاب مستطاب
دلیل العارفین ملفوظ حضرت خواجہ سید الموحدین وارث النبی فی الہند ع اشرف اولیائی روی
زمین ✽ خواجۂ خواجگان معین الدین ✽ حسن سنجری ثم اجمیری نور اللہ مرقدہ شروع ہو کر اختتام کو
پہونچا اور معرض طبع میں آکر سرمۂ بصیرت ارباب عقیدت ہوا - اسی اثنا میں کئی عنایت فرما محرک
ہوئے کہ ترجمہ کتاب مستطاب مجموعۂ ملفوظات خواجگان چشت جس میں پانچ ملفوظ جو مشابہ پنج گنج سے ہیں

ہو جاوے تو نہایت خوب ہو خصوصاً حضرت ولی نعمی سراج السالکین ادام اللہ ظلہ علینا نے بھی ایسا ہی
ارشاد فرمایا۔ اگرچہ یہ نالائق غافل آلودہ عصیان لیاقت ترجمہ کی نرکھتا تھا الاخیال سے خیال خاطر
احباب چاہیئے ہردم؛ آمیں نہیں نہ لگجائی آبگینوں کو؛ بحکم المامور معذور تعمیل حکم سے جاگریز
نہ دیکھکر سر تسلیم خم کیا۔ اب التماس یہ ہے الانسان مرکب من الخطاء والنسیان یعنی انسان خطا و نسیان سے مرکب ہے
سے مرکب است بنی آدم از خطا و نسیان؛ اس ترجمہ میں بمقتضائی بشریت و نالیاقتی اگر کہیں غلطی
رہگئی ہو تو از راہ مکرمت و مرحمت بقول شاعر سے چو حق الوسع در اصلاح کوشند؛ اگر اصلاح نتوانند پوشند؛
اصلاح فرمائیں زبانِ طعن سے حذر کریں۔ اور **واضح** ہو کہ اس نحیف کو اس کتاب میں سوای صفت
ترجمانی دوسری کوئی اوصفت حاصل نہیں ہے اور اس فقیر نے تا بمقدور خود اس امر کا التزام کیا ہے کہ
صاحب ملفوظ کے عین لفظ مبارک ہی کا ترجمہ کیا جاوے اپنی طرف سے ایک حرف کا تغیر و تبدل ہو
اسی وجہ سے عبارت اس ترجمہ کی کسیقدر رنگینی اور تلازمہ بندی سے معرا ہے۔ الا بلحاظ مضامین
و معانی اسکا ایک ایک لفظ گوہر بے بہا طالبانِ حق کے واسطے شاہراہ ہے۔ اب اللہ تعالیٰ سے التجا
ہے کہ اس ترجمہ کو وسیلہ مغفرت اس فقیر اور اسکے والدین کا فرمائے اور اپنا ذوق شوق لطف کرے
اور بوقت مرگ ایمان سلامت رکھے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رح کیا خوب فرماتے ہیں ع
سے الٰہی بر جنید ایمان نگہدار؛ کہ امنست جاہ و مال را عتبارم؛ نیز قاریان کتاب سے مستدعی
ہے کہ حسبتہً بِلّٰہ برائے خدا و رسول اس لاشے کے حق میں دعائے خیر و مغفرت فرماویں؛ والدین جمیع احباب
فقیر کو بھی محروم نہ رکھیں۔ حدیث شریف صحیح میں وارد ہوا ہے کہ ایک مسلمان کی دعا دوسرے مسلمان بھائی
کے واسطے جو اوسکی غیبت میں کی جائے حکم اکسیر کا رکھتی ہے سے ہر کہ خواند دعا طمع دارم؛ زانکہ من
بندۂ گنہگارم؛ اور نام نامی و اسم گرامی ترجمۂ معدن الیواقیت والجواہر کا تبرکاً و تیمناً اصلی نام
مجموعۂ **ملفوظات خواجگانِ چشت** رض ہی رہنے دیا۔ البتہ واسطے تعارف کے شروع میں
لفظ ترجمہ زیادہ کیا۔ للہ الحمد والمنۃ کہ یہ کتاب مستطاب صرف اوسکی اعانت سے ایک دیباچہ و مقدمہ
پانچ باب اور ایک خاتمے پر ختم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقہ سے مقبول دلہا کرے اور ترویج

والے کو عمل نصیب فرماوے۔ واللہ ولی التوفیق ؛

فہرست فصول کتاب ترجمہ مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت رضؔ

مقدمہ در بیان ترغیب فضیلت ذکر اذکار اولیاء اللہ از جانب مترجم

بدال العزیز اللہ تعالیٰ تجھے اپنے فضل و کرم سے متبع اور پیروی سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

نصیب کرے کہ بعد از ذکر اللہ تعالیٰ عز اسمہ وجل جلالہ وانبیائے عظام علیہم السلام کوئی ذکر بہتر از اذکار اولیائے کرام وصوفیائے عظام نہیں ہے کہ ہر بات انکی نتیجہ اونکے حال کا ہے نہ قال کا اور ذکر اون کا موجب نزول رحمت الٰہی ہے کما ورد فی الحدیث علی صاحبہا الف الف تحیۃ وسلام۔ عند الذکر الصالحین تنزل الرحمۃ یعنی وقت ذکر حالات وملفوظات بزرگان نازل ہوتی ہے رحمت اللہ تعالیٰ کی۔ عارف سبحانی سید عبد الواحد بلگرامی صاحب سبع سنابل نور اللہ مرقدہ اسی معنی میں کیا خوب فرماتے ہیں ؎ ای دل از اخلاق مردان بہرہ مند ار نیستی ٭ بارے اخلاق بزرگان را زبان تکرار کن ٭ عند ذکر الصالحین الحق نزول رحمت است ٭ جا بجا ذکر جوانمردان در بسیار کن ٭ سبحان اللہ کیا بزرگی اور برکت ہے کہ اثر اس باران رحمت الٰہی کا تنہا پڑھنے اور ذکر کرنے والے کی ذات ہی پر محدود نہیں رہتا بلکہ اس مجلس میں جس قدر اشخاص ہوں سب پر شامل ہوتا ہے اسکی تمثیل حضرت سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح فرماتے ہیں کہ ایک شخص خوان مائدہ چنکر اسکے متصل بیٹھے اور اس مائدے پر رحمت الٰہی کا نزول ہو پس وہ شخص جسنے وہ خوان مائدہ چنا ہے اور اوسکے متصل بیٹھا ہے رحمت الٰہی سے محروم نہ رہیگا اور دوستی ومحبت رکھنی اصحاب اس طائفہ علیہ سے ایک نعمت نعمائے الٰہی سے ہے کہ اس سے ایکطرح کی قربت پیدا ہوتی ہے جیسا کہ علماء سلف کا مقولہ ہے المودۃ احد القرابتین یعنی مودت ایک طرح کی نزدیکی ہے اور بزرگان دین نے فرمایا ہے لا قرابۃ اقرب من المودۃ ولا البعد ابعد من العداوۃ یعنی کوئی قرابت مودت سے زیادہ قربت والی نہیں ہے اور نہ عداوت سے زیادہ کوئی اور دوری دوری ہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب قوما فہو منہم یعنی جو شخص دوست رکھے ایک گروہ کو وہ انہیں میں سے ہے لعظمتہ لقد کیا خوش تقدیر وہ لوگ ہیں جنہیں یہ دولت عظمیٰ نصیب ہے۔ اللہم اجعلنا منہم بجاہ نبیک محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک حدیث قدسی منزلت قدوسی مرتبت میں وارد ہوا ہے کہ دوستان خدا کا ذکر کیا کرو کہ ہمراہ انکے مغفور ہو۔ نفحات الانس میں عارف ربانی حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ایک روز کئی صحابیوں نے جمع ہو کر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ غریب نواز و لپشت و پناہ بیکسان ایک مرد ہے جو ایک نیک قوم کو دوست رکھتا ہے
اور اونکے سے عمل و فعل نہیں کرسکتا وہ کس زمرہ میں ہوگا آپنے فرمایا المرء مع احب یعنی وہ مرد اسکے
ساتھ ہوگا جسکو وہ دوست رکھتا ہے۔ دوستی کی واسطے محبت ضروری ہے اور محبت کا شیوہ ذکر محبوب
ہے حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مَن احب شیًا اکثر ذکرہ یعنے
جو شخص کسیکو دوست رکھتا ہے اکثر اُسکا ذکر کرتا رہتا ہے کیونکہ عاشق کو سوا ذکر معشوق کے دوسری شے
خوش نہیں آتی الغرض ذکر حالات بزرگان سے فوائد بے شمار حاصل ہوتے ہیں منجملہ اُنکے اولی یہ ہے
کہ ذکر اس طائفہ کا عبادت ہے بے ریا جو صاحبان دانش و ارباب بینش کو بذریعہ مطالعہ کتب یہ دولت
علیا و نعمت عظمی بی رنج و مشقت حاصل ہوسکتی ہے اور یہ کتنا بڑا فائدہ ہے کہ مطالعہ ذکر اور استماع اذکار
سے ہمت طالب حق کی طلب حق میں قوی ہوتی ہے اونکے حالات کے ملاحظہ سے اُنکی عظمت اور اپنی
بیچارگی کا حال کما حقہ معلوم ہوجاتا ہے اور اپنے کردار پر اپنے حالات مطالعہ کرنے سے تنبیہ حاصل
ہوسکتی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام عبداللہ انصاری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ کمترین فائدہ در شنیدن
حالات این طائفہ اینست کہ بداند احوال و اقوال وے نہ چون الیشانست تنبیہ بر کردار خود بگیرد و تقصیر خود
در جنب کردار ایشان بیند از عجب و ریا و استحسان بپرہیزد۔ اور آپ کا مقولہ ہے کہ پہلا نشان اسلام میں
یہ ہے کہ ملفوظات مشائخ سننے سے دلکو خوشی و خورسندی حاصل ہو اور کسی قسم کا انکار دل میں نہ آوے۔
اور سلطان ابراہیم ادہم بلخی نور اللہ مرقدہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک شب ایک فرشتہ مجھے خواب میں نظر آیا
دیکھا کہ اونکے ہاتھ میں ایک طومار کاغذات ہے اور وہ اوسمیں دوستانِ خدا کے نام تحریر کرتا جاتا ہے۔ میں نے
دریافت کیا کیا تم نے میرا بھی نام لکھا ہے جواب دیا نہیں بجواب اسکے مینے کہا کہ میری تو یہ مجال نہیں جو
دوستانِ خدا میں ہمقدم بنوں البتہ اونکے دوستونکو بصدق دل و جان دوست رکھتا ہوں میں یہ کہہ رہا تھا
کہ دوسرا ایک اور فرشتہ آیا اور اوس طومار کاغذات کو اپنے ہاتھ میں لیکر دیکھا اور کہنے لگا کہ اس کاغذ
کے سرورق پر اس شخص کا نام لکھو کہ یہ اللہ تعالی کے دوستوں کا دوست ہے۔ اور حضرت شیخ الاسلام عبداللہ
انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے آپ فرماتے تھے کہ جہاں تک ہوسکے اولیاء خدا کی باتیں یاد رکھو

اور جو یہ بھی نہ ہو سکے تو انکے اسمار گرامی ہی یاد رکہو کہ یہی کافی ہیں اور حضرت سلطان المشائخ
محبوب الٰہی نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز سے منقول ہے کہ آپ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ سے
اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اے امیر خسرو ملفوظات مشائخ کو یاد کرو اور انکا ذکر کیا کرو کہ انسے دلکو کیفیت
اور انشراح پیدا ہوتا ہے اور حضرت ابو العباس عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم سے یہہ
نہو سکے کہ قدم اونکی دوستی میں رکہو تو یہ کرو کہ جو لوگ اوسکو دوست رکھتے ہیں اُنکی دوستی میں قدم
رکہو اور ایک حدیث شریف قدسی منزلت قدوسی مرتبت میں وارد ہے کہ روز قیامت ایک شخص
ایسا ہوگا جس کے گناہ اُس کی حسنات سے زیادہ ہونگے۔ وہ ایک حالتِ یاس و ناامیدی
میں ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ عز اسمہ اس سے مخاطب ہوکر فرماویگا کہ اے میرے بندے فلانے محلے کے
فلانے بزرگ کو بھی تو پہچانتا تھا یا نہیں وہ کہیگا کہ اللہ تعالیٰ عالم ہے۔ البتہ میں اسکو جانتا تھا اور
شرف زیارت اُنکے سے مشرف ہوا تہا۔ اس جواب کے استماع کے بعد اللہ تعالیٰ اُس سے فرماویگا
کہ اچھا میں نے تجہکو اسکی زیارت کی وجہ سے بخشدیا۔ اور نیز منقول ہے کہ عہد حضرت خواجہ حاجی شریف
زندنی رحمتہ اللہ علیہ رحمۃ۔ اسعہ میں ایک شخص نہایت بدکار تباہ روزگار رہتا پیوستہ افعالِ ذمیمہ میں
مبتلا رہتا تھا الا حسن اتفاق سے ایک مرتبہ حضرت کی مجلس میں حاضر ہوا تھا جب مر گیا۔ لوگوں نے
خواب میں دیکہا کہ بہشت بریں میں خراماں ہے پوچھا کس سبب سے یہ درجہ تمہیں حاصل ہوا اوس نے
جواب دیا کہ میں تو اس لائق نہ تہا کہ مورد ایسے الطاف کا ہوتا یہ سب برکت ایکمرتبہ مجلس حضرت
خواجہ حاجی شریف زندنی رحمتہ اللہ علیہ میں حاضر ہونے کے سبب سے ہے۔ جب مجہے لوگ دفن کرکے
واپس چلے اُسوقت فرشتگانِ عذاب واسطے عذاب کرنے کے آئے۔ چاہتے تھے کہ ایذا پہنچاویں اتنے میں ایک
شخص نورانی چہرہ آیا اُنکو یہ کہکر منع کیا کہ اسکو عذابِ برزخ مت دو۔ یہ ایک روز خدمت حضرت خواجہ
حاجی شریف زندنی قدس سرہٗ میں ملازم ہو چکا ہے جسطرح منقول ہے شیخ ابو العباس نہاوندی رحمۃ اللہ
علیہ کے جسم کے مس کرنے سے ایک گنہگار عذاب سے رہا ہوا۔ الحق ہم قوم لا یشقی جلیسہم۔ بس
اے برادر اگر تجہے سعادتِ ابدی اور دولت سرمدی کے حصول کی خواہش دامنگیر ہے تو ذکر اس طائفہ

میں محو ہوجا صبح و مسا انہی کے اذکار سے سروکار رکھ کہ ذکر اس طائفہ کا عبادت ہے اور جہاں تک ممکن ہوسکے اونکی صحبت میں فیضیاب ہونیکی کوشش کر۔ اگر نہو سکے تو انکے ذکر اذکار ہی کافی و وافی ہیں حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں۔ گر نداری شادی از وصل یار بشنو خبر خود ماتم ہجران بدار۔ ایکروز تقریباً حضرت سراج السالکین فخر المتاخرین جناب قبلہ وکعبہ ام مولانا بالفضل والکمال مولوی غلام محمد خانصاحب ادام اللہ فیوضہم فرماتے تھے کہ حضرت محبوب النبی مولانا فخر الدین فخر جہاں شاہجہاں آبادی قدس سرہ العزیز کے انتقال کے وقت اعیان مشائخ مثل حاجی شیخ لال صاحب وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم نے دریافت کیا کہ حضرت آپکے وصال کے بعد یہ شرف صحبت و اقتباس انوار جو ہم لوگونکو حاصل ہہا جاتا رہیگا حضرت کسی ایسے بزرگ کی نسبت ارشاد فرمائیں کہ ہم اونکی صحبت سے مستفید ہوں آپنے فرمایا کہ نہیں اولیاء اللہ فوت نہیں ہوتے ہیں بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں فیض اُنسے اسیطرح جاری رہتا ہے کہ حالت زندگی میں تہا بلکہ بوجہ انقطاع تعلق جسمانی اثر روحی زیادہ ہوجاتا ہے۔ تم لوگونکے واسطے مزارات اولیاء اللہ اور اونکے کلام موعظت التیام کافی ہیں اگر تم ان امور سے مواظبت رکہوگے ہر آئینہ فائدے اوٹہاؤگے۔ المختصر حالات بزرگان اور اونسے مودت رکہنے کے بارہ میں اولیاء سلف و خلف کے ہزارہا مقولات ہیں ہر زمانہ کے اولیاء نے فضیلت ذکر اذکار اولیاء اللہ فرمائی ہے۔ ای طالب صادق تجہے بہی مندرجہ بالا حالات کے پڑہنے سے ان امور کے فائدے معلوم ہوگئے ہونگے لازم کہ سب انکے حالات و مقالات کو معائنہ کرکے اونکے طریقے پر چلنے اور نصائح کی بجاآوری میں کوشش کریں اگر اللہ تعالی کے فضل سے ایک نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق حاصل ہوجاوی پس ہم کو دونوجہان میں وہی کافی و وافی ہے۔ اب یہ فقیر اس تحریر کو دعا پر ختم کرتا ہے۔ الٰہی بحرمت اپنے حبیب باعث خلقت ہجدہ ہزار عالم محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے توفیق رفیق حال ہمارےلئے فرما۔ اور ہمارا دل اپنے اور اپنے حبیب کی الفت اور اپنے خاص بندوں کی محبت سے پر کردے اور مکائد شیطانی سے امان میں رکہکر اس عالم فانی سے باایمان اوٹہا۔ وللہ الحمد اولاً وآخراً ظاہراً وباطناً۔ ✿۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ واہل بیتہ اجمعین الطاہرین اما بعد خادم خادمانِ درویشاں بلکہ تراب نعالِ ایشاں **غلام احمد خاں** ابن جناب فیض مآب سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین فخر المتاخرین خاصۂ خاصگان والا بالفضل اولنا بالکمال حضرت مولانا مولوی **غلام محمد خاں** صاحب حنفی چشتی سلیمانی متوطن قصبہ جھجر از مضافات شاہجہان آباد دہلی عرض پرداز ہے کہ یہ کتاب ترجمہ ہے نسخہ شریفہ **انیس الارواح** ملفوظ حضرت مقتدائی اہلِ عرفان خواجہ ابی النور **عثمان** ہرونی نور اللہ مرقدہ کا جسکو حضرت کے خلیفہ اعظم شیخ شیوخ العالم سند الموحدین سلطان العارفین وارث النبی فی الہند خواجہ خواجگان حضرت خواجۂ بزرگ **معین الملۃ والشرع والہدیٰ والدین حسن سنجری ثم الاجمیری** نور اللہ مرقدہ نے جمع فرمایا ہے۔ للہ الحمد والمنۃ کہ بتوفیق اللہ تعالیٰ عز اسمہ وجل جلالہ یہ نسخہ شریفہ ایک باب و دو فصل پر تمام ہوا واللہ ولی التوفیق **باب اول** ترجمہ ملفوظ انیس الارواح منقسم بر دو فصل **فصل اول** در ذکر مقتدای اہلِ عرفان حضرت خواجہ ابی النور عثمان ہرونی قدس اللہ تعالیٰ سرہ **فصل دوم** ترجمہ ملفوظ انیس الارواح حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر

باب اول۔ فصل اول بر شمۂ از احوال برکت اشتمال آں مقتدای اہلِ عرفان حضرت خواجہ ابی النور عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ کہ بطریق تبرک صورت تحریر یافت۔

واضح رائے صفا نمائے وابستگانِ سلسلۂ علیہ چشتیہ بہشتیہ ہو کہ مقتدای اہلِ عرفان حضرت

(۹) خواجہ ابی النور عثمان ہرونی قدس سرہ مرید و خلیفہ اعظم حضرت حاجی الحرمین شریفین رہنمائی سالکان واقف اسرار سبحانی خواجہ حاجی شریف زندنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں۔ ذات پاک حضرت کی علم شریعت وطریقت میں بینظیر زمانہ تہی۔ آپ اپنے عصر کے اولیاء میں یگانہ تھے سلسلہ شریف گیارہ واسطوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر ختم ہوتا ہے مسکن وموطن آپکا قصبہ ہارون ہے جو ملک خراسان میں متصل نیشاپور کے ایک سر آورده قصبہ ہے۔ سات برس کی عمر میں آپنے قرآن مجید و فرقان حمید حفظ کیا تھا بعدہ دیگر علوم دینی بھی حاصل کئے ہر روز دو ختم قرآن مجید فرماتے تھے۔ ایکدن کو دوسرا رات کو۔ عمر آپکی دراز ہوئی۔ جواہر فریدی میں مرقوم ہے کہ ستر برس تک آپنے مجاہدات سخت کیئے اس عرصہ میں نفس کو کبھی شکم سیر کھانا اور پانی نہ دیا۔ آپ رات کو بہت کم استراحت فرماتے تھے آپنے اپنی مدت حیات میں کبھی مال ومتاع واسباب دنیوی کو ہاتھ نہ لگایا۔ اکثر فرماتے تھے کہ اس درویش کے حال پر افسوس ہے جو شکم سیر کہاوے۔ رات کو سووے اور مال ومتاع کو ہاتھ لگاوے کیونکہ دنیا مبغوضہ خدا ہے عاشقان الٰہی کو لازم نہیں کہ مبغوضہ خدا سے الفت ومحبت رکھیں۔ آپ مجیب الدعوات تھے جو دعا فرماتے مقبول بارگاہ سبحانی ہوتی سماع میں آپکو رقت بہت ہوتی تھی گریہ بجد طاری ہوتا تھا اہل مجلس آپکے اضطراب اور رونیکو دیکھکر چیخیں مارکر رونے لگتے تھے۔ آپ ہمیشہ صائم رہتے تھے۔ افطار پانچ روز کے بعد فرماتے تھے اسی حالت میں جس پر حضرت کی نگاہ پڑتی وہ طرفۃ العین میں مدارج علیا پر پہونچ جاتا تھا۔ کشف و کرامت میں ذات پاک حضرت کی ایک نمونہ قدرت الٰہی کی تہی خوارق عادات آپسے بے اندازہ سرزد ہوتے تھے یہ کسقدر بڑی کرامت ہے کہ حضرت وارث النبی فی الہند خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز جیسا بلند پرواز شاہباز مرید حضرت کا ہو نقل ہے کہ جب آپ خدمت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً میں واسطے ارادت لانے کے تشریف لے گئے اور خدمت میں بار پایا قدوم مبارک حضرت حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ میں گر پڑے اور عرض کی کہ بندہ عثمان کی خواہش ہے کہ حلقہ بندگان حضرت مخدوم میں داخل ہو حضرت نے لطف بے اندازہ

فرمایا اور اسیوقت شرف بیعت سے مشرف فرماکر کلاہ چہار ترکی اپنے دست مبارک سے حضرت کے سر پہ
رکھی اور ارشاد فرمایا کہ ای عثمان جبکہ تم نے کلاہ چہار ترکی سر پر رکھی ہے۔ لازم ہے کہ اسکا حق
بجالاؤگے اور وہ چار باتیں ہیں۔ اول ترک دنیا اور اوسکے اہل سے اجتناب و پرہیز کرنا چاہیئے۔ دوم ترک
ہوا و حرص ضروری ہے۔ سوم نفس کی خواہشات کے خلاف کرنا اپنی ذات پر لازم گردانو چہارم ساتوں کو
ذکر الٰہی میں مشغول رہنا اور کم سونا چاہیئے۔ ہمارے پیران معظم نے فرمایا ہے کہ کلاہ چہار ترکی وہ سر پہ رکھا
سکے جو اپنے دلکو ماسوی اللہ سے منقطع کرے۔ حضرت خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت
سے اس کلاہ کو اپنے سر مبارک پر رکھا فقر و فاقہ اختیار کیا۔ بعد اسکے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پہنا
اور فقر و فاقہ کو اپنی ذات پر لازم گردانا۔ اسیطرح سلسلۃً مجھہ تک پہنچا کہ میرے فقر و فاقہ کا حال تم
معائنہ کرتے ہو میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ عبادت الٰہی میں شب و روز مصروف رہو اور فقر و فاقہ
کو بمتابعت اپنے پیران عظام کے لازمی گردانو۔ اور عام خلق سے بمدارات پیش آؤ۔ آپنے تمام
مواعظ قبول فرمائے اور تین سال خانقاہ شریف میں حاضر رہکر عبادات و مجاہدات بے اندازہ کیے
جب حضرت نے آپکی یہ ریاضت و مجاہدات ملاحظہ فرمائے اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا اور اسم اعظم
جو پیران چشت سے سلسلہ بسلسلہ پہنچا تھا تلقین فرمایا کہ فی الفور دروازۂ علوم صوری و معنوی
آپکی ذات پر کشادہ ہوگئے۔ نقل ہے کہ جب آپ نماز پڑھتے تھے غیب سے آواز آتی
کہ ای عثمان ہم نے تمہاری نماز قبول کی۔ جو کچھہ تم کو مانگنا ہو طلب کرو سر آئینہ عطا ہوگا جب
آپ نماز سے فارغ ہوتے دعا مانگتے کہ اے بار خدایا میں تجھہ سے تیری معرفت طلب کرتا
ہوں۔ دوبارہ آواز آتی کہ یہ تمہاری دعا ہم نے قبول کی خاطر جمع رکھو اور جو کچھہ مانگنا ہے مانگو
آپ سر بسجدہ ہوتے اور دعا مانگتے کہ الٰہی گناہ گاران امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش۔ الہام
ہوتا کہ تیس ہزار گناہگاروں کو بخشدیا۔ القصہ ہر روز پنجوقتی نماز کے بعد یہ معاملہ ہوتا اللہ تعالیٰ
دانا و علیم ہے کہ کسقدر گناہگار اس امت کے بتوسل حضرت کے بخشے گئے۔

فقیر مترجم این جواہر بے بہا غلام احمد حمانی اللہ لہ نصیبہ ہی خوبی قسمت و یاری بخت سے سلسلہ حضرت

مقتدای اہل عرفان رضی اللہ عنہ میں منسلک ہے امید کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہ برکت ان حضرات رضی اللہ عنہم کے اسکا خاتمہ بخیر کرے اور جمیع ذنوب کو معاف فرماکر اپنی رحمت کاملہ سے بروز رستخیز رستگار فرمائے اور مکروہات زمانہ سے امن میں رکھے اور اوسکے ساتھ وہ معاملہ نکرے جسکے لائق یہ خاطی ہے۔ بلکہ اپنے فضل و کرم سے وہ معاملہ کرے جسکے موجب اوسکی شان غفاری ہے۔

نقل ہے کہ آپنے بعد حصول خرقۂ خلافت چاردانگ عالم کی سیر فرمائی ہزارہا اولیا رخدا کی ذات سے فیض صحبت پایا۔ لکھو کہا بندگان خدا کی رہبری کی ہزارہا غیر مذہب کے لوگ آپکی تلقین سے مسلمان ہو کر راہ راست پر آئے رحمۃ اللہ علیہ واسعۃ۔ اللہم اجزہ عنا خیر الجزاء بجاہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت سلطان العارفین سید الموحدین خواجہ بزرگ معین الدین حسن سجزی ثم اجمیری نور اللہ مرقدہ سے منقول ہے کہ میرے ہمسایہ میں ایک میرا پیر بھائی تہا جب اسکا انتقال ہوا لوگ تجہیز و تکفین سے فارغ ہو دفن کرکے واپس چلے آئے میں اسکی قبر پر بیٹھا رہگیا۔ عالم مشغولی میں کیا دیکھتا ہوں کہ دو فرشتے عذاب کے اوسکے پاس آئے اور چاہتے تھے کہ عذاب کریں اتنے میں حضرت پیر و مرشد نور اللہ مرقدہ تشریف لائے اور ان دو فرشتوں کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ اسے عذاب مت کرو۔ یہ میرا مرید ہے وہ حسب الارشاد واپس چلے گئے۔ تہوڑی دیر میں واپس آئے اور عرض کی کہ حضرت فرمان باریتعالیٰ ہے کہ یہ شخص اگرچہ آپکا مرید تہا الا آپکے طریقہ سے برگشتہ تہا۔ آپنے ارشاد فرمایا حال ایسا ہی ہے الا اسنے اپنی ذات کو میرے پلہ میں باندھا تہا۔ اسکی حمایت میرے ذمہ ضروری ہے یہ گفتگو ہو رہی تہی کہ ان فرشتوں کو حکم ہوا کہ واپس چلے آؤ اس شخص کو عذاب نہ کرو۔ ہم نے اسکو حضرت کی خاطر عزیز ہونے کے سبب سے بخشدیا۔

ذکر حالات وکشف وکمالات حضرت مقتدای عرفان قدس اللہ سرہ العزیز سے جملہ کتب سیر مملو ہیں اس مختصر میں اسقدر گنجائش نہیں جو مشتے از خروارے و دانہ از انبارے درج ہوسکے طالبین کتب سیر کی طرف واسطے دریافت مزید حالات کے رجوع کرنا چاہئے۔

اگرچہ خلفا آپکے بیحساب ہیں الا ہندوستان میں آپکے چار خلیفہ مشہور ہیں جنکی مزارات اسی دیار ملند

میں واقع ہیں۔ اول خلیفہ اعظم حضرت سند الموحدین سلطان العارفین وارث النبی فی الہند حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ مزار فیض الانوار آپکا اجمیر شریف میں ہے زیارتگاہ ہر خاص و عام ہے ۔ دوم سید محمد ترک قدس سرہ نارنول میں سوم سعد لنگوچی کہ مزار آپکا نارنول میں ہے۔ چہارم شیخ نجم الدین صغری شیخ الاسلام دہلی نور اللہ مرقدہ۔ مزار پاک آپ کا دہلی میں ہے۔ وصال مبارک مقتدائے عارفان خواجہ ابی النور عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً کا بتاریخ پنجم ماہ شوال ۶۱۷ ہجری میں ہوا۔ مزار مبارک آپ کا شہر مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً میں مابین کعبہ شریف جنۃ المعلی کے ہے رحمۃ اللہ علیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز ترجمہ کتاب مستطاب انیس الارواح ملفوظ حضرت خواجہ عثمان ہرونی رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ بزرگ وارث النبی فی الہند معین الدین حسن سنجری قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ دعاگوئے مسلمانان فقیر حقیر اضعف عباد اللہ معین الدین حسن سنجری شہر بغداد میں نزد یک خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ زیارت قدمبوسی حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ سے مشرف ہوا اور اس وقت بہت سے مشائخ کبار خدمت مشائخ میں حاضر تھے جونہی بینے زمین ادب چومی آپنے ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھو میں نے حکم کی تعمیل کی آپ کھڑے ہو گئے اور میرا ہاتھ پکڑ آسمان کی جانب مونھہ کیا اور زبان مبارک سے یہ فرمایا کہ الٰہی میں اسے تیرے سپرد کرتا ہوں۔ بعد بغداد سے روانہ ہو کر مکہ معظمہ تشریف لائے اور یہ درویش ہمرکاب تھا آپ مجھے زیر ناودان کعبہ لے گئے اور اس فقیر کے حق میں دعائے خیر کی آواز آئی کہ ہم نے معین الدین سنجری کو قبول کیا وہاں سے رواں ہو کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے میں بھی ہمراہ تھا۔ جب روضۂ مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر پہنچے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ سلام کر میں نے سلام کیا روضہ مبارک سے آواز آئی۔ وعلیکم السلام یا قطب المشائخ اس آواز کے آنے پر آپنے ارشاد فرمایا کہ کام تمہارا کمالیت کو پہونچا بعد اسکے روانہ ہو کر شہر بدخشاں میں آئے۔ ایک بزرگ سے ملاقات کی وہ اولاد خواجہ جنید بغدادی سے تھے۔ عمر انکی ایک

چالیس برس کی تھی از حد مشغول مع اللہ تھے۔ وہ ایک پاؤں سے لنگڑے تھے وہ پانو جڑ سے کٹا ہوا تھا
ہمیں دیکھنے اس امر سے تعجب ہوا۔ سبب قطع ہونے پانو کا دریافت کیا فرمانے لگے کہ میں ایک مدت
سے اس صومعہ میں معتکف ہوں۔ کبھی خواہش نفس سے ایک قدم بھی اس صومعہ سے باہر نہیں رکھا
ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ ہوائی نفسانی سے یہ بریدہ پاؤں باہر نکالا اور دوسرا نکالکر ارادہ
روانگی کا تھا کہ ہاتف نے آواز دی کہ "اے مدعی ہمیں عہد بود کہ فراموش کردی"۔ یہ آواز سنکر متنبہ ہوا
اور اپنی وعدہ خلافی سے پشیمان۔ چھری میرے پاس موجود تھی فی الفور میان سے نکالی اور اس پانو
کو جو باہر نکالا تھا کاٹ کر باہر پھینک دیا۔ اس واقعہ کو چالیس برس ہو گئے ہیں اسوقت سے عالم
تحیر میں مبتلا ہوں اور نہایت شرمندہ ہوں کہ کل (یعنی بروز قیامت) کیونکر درویشوں میں منھ
دکھلاؤں گا۔ یہ سنکر ہم وہاں سے روانہ ہوئے۔ بخارا پہونچے وہاں کے ائمہ و صدور و مشائخ سے ملاقات
کی ہر ایک انمیں سے لائق توصیف تھا کہ وصف انکا خارج از بیان ہے اسیطرح دس برس ہمرکابی حضرت
خواجہ عثمان قدس اللہ روحہ میں مسافر تھا۔ بعد اسکے پھر بغداد پہونچے اور چند روز قیام کیا پھر مسافر
ہوئے دس برس اور مسافرت کی میں اسباب زادراہ حضرت پیر و مرشدی قدس سرہ کا بچیرہ سر پر لیکر چلتا تھا
تو کہ بعدہ پھر بغداد آئے اور حضرت مخدوم نے عزلت اختیار کی۔ اس فقیر سے ارشاد فرمایا کہ
میں معتکف ہوتا ہوں چند روز اعتکاف کی جگہ سے باہر نہ آؤنگا۔ تمکو لازم ہے کہ ہر روز ایکمرتبہ
میرے پاس آیا کرو کہ میں کچھ ترغیب تم سے بیان کرونگا کہ میرے بعد مجھ سے تمہارے پاس یادگاری
رہے۔ یہ ارشاد فرما کر آپ معتکف ہوئے۔ یہ فقیر ہر روز حسب الارشاد حاضر خدمت شریف ہوتا
اور جو کچھ زبان مبارک سے سمع فقیر میں پہونچتا اوسے لکھ لیتا کہ یہ فوائد بیبہا جمع ہوئے اور یہ اٹھائیس مجلس
مجموع ہے اور نام اسکا **انیس الارواح** رکھا گیا بتوفیق اللہ تعالی (فہرست)

مجلس اول۔ گفتگو در بارۂ احکام ایمان ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان برہنہ ہے اور لباس اُسکا تقویٰ ہے
اور پاؤں اُسکا فقر ہے اور گہر اُسکا علم ہے اور گفتار اوسکی کہنا ہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان
محمداً عبدہٗ و رسولہ کا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اے درویش ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم اور جو شخص یہ
بات کہے اپنی ذات پر ستم کرنے والا ہے کہ غلط بیان کرتا ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت
رسول مقبول صلعم پر یہ حکم نازل ہوا کہ کافروں سے اُسوقت تک جنگ کیجے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں تو
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ سب ایمان لائے اور آپکا کلمہ پڑھا
اور سب نے بخلوص نیت گواہی دی کہ اللہ ایک ہے اور رسول اُسکا برحق ہے بعد اوسکے نماز اُتری سب نے بالاتفاق
قبول کی بعدہٗ روزہ آیا اوسے بھی قبول کیا بعدہٗ حج کا حکم ہوا وہ بھی سب نے تسلیم کیا اسکے بعد
حکم ہوا کہ یہ سب ادا کرو کہ یہ ارکان ایمان ہیں البتہ زیادتی اور نقصان نماز وغیرہ میں ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ اُسکو آسان کردیتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو اسکے اعمال نوافل کے مقدر ہیں پس
اعمال نوافل سے فرائض کی کمی پوری کرلی جاتی ہے اور جو فرض نہ پڑھے اور نہ نفل وہ سزاوار دوزخ
ہے مگر یہ کہ رحمت اللہ تعالیٰ کی دستگیری کرے یا شفاعت رسول ہوجاوے تو باعث رستگاری ہے
اما قول شریعت یہ ہے کہ جو فرائض سے انکار کرے وہ کافر ہے۔ قسم ہے خدای عزوجل کی ایمان میں
کمی بیشی مطلق نہیں ہوتی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایمان ایک نور ہے قلب میں ہوتا ہے جب وہ اعمال صالحہ کرتا ہے سفیدی
اوسکے دلمیں زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اعمال صالحہ پر استقامت کرنے سے تمام دل سفید ہوجاتا ہے
ایسا ہونے پر حلاوت ایمان حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ خاصہ دوستوں کا ہے۔ اور نفاق ایک
تاریکی ہے جب مومن کے دل میں آتی ہے سیاہی پیدا کرتی ہے اور جب وہ بدی کرتا ہے وہ سیاہی
بڑھتی ہے۔ جب بدی پر استقامت کرتا ہے تمام دل سیاہ ہوجاتا ہے اور جب سارا دل سیاہ ہوگیا تو وہ
منافق ہوا۔ رحمت باری تعالیٰ سے محروم ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ای درویش اگر مومن کا
دل چیرا جاوے اوسمیں سوا اسکے سفیدی کے مطلق سیاہی نہوگی اور اسیطرح جب منافق کا دل
چیرا جاویگا اوسمیں سوای سیاہی کے سفیدی کا مطلق نشان نہ ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے
زبانی اپنے پیر خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ کے سنا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ
عنہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اصل ایمان کم و زیادہ نہیں ہوتا ہے ولیکن اوسکے
تئیں ایک حد ہے جو شخص اسمیں کمی بیشی بتلاوے وہ تجاوز کرنیوالا ہے اور اصل اوسکی یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کہے اور حد اسکی نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ ہے اور غسل جنابت اسی میں داخل ہے
جو شخص زیادہ نیکیاں کریگا اوسکو زیادہ ثواب ملیگا اور جو نکریگا اوسکو ثواب نہ ملیگا اور نقصان اُٹھاویگا
بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت باریتعالیٰ مومن کو اوسکے عمل سے پوچھیگا اسکے ایمان سے
کچھ سوال نکریگی۔ اور کفارہ سے دربارۂ ایمان سوال ہوگا۔ اور ایمان مومن کا تباہ نہیں ہوگا الا کفر
سے تباہ ہوجاتا ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز سے ہاتھ اوٹھاوے اور منکر ہووہ بفحوای

اس حدیث کے کافر ہوتا ہے کہ فرمایا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ۔ ای یستوجب القتل عند الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ یعنی جو شخص عمداً ترک کرے نماز کو پس ہر آئینہ وہ کفر کرتا ہے اور کافر ہو جاتا ہے قتل اوسکا واجب ہے نزد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بعد بیان فرمانے اِن فوائد بے بہا کے حضرت خواجہ خاموش ہو رہے اور اپنے کام میں مشغول ہوئے۔ فقیر اپنی جگہ پر آیا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس دوم گفتگو درباب مناجات حضرت آدم علیہ السلام ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ مینے زبانی حضرت خواجہ ناصر الدین مودود چشتی رضی اللہ عنہ کے سنا ہے فرماتے تھے کہ مینے تنبیہ الغافلین میں بروایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ لکھا دیکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جناب باری عز اسمہ وجل قدرہ نے کہا فَتَلَقّٰی آدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ۔ یہ وقت تہا کہ حضرت آدمؑ بوجہ زائل ہو جانے حلہ بہشتی کے بہشت میں اِدہر اُدہر دوڑتے پہرتے تھے حق تعالیٰ نے اونسے سوال کیا کہ ای آدم مجہہ سے بہاگتا ہے آپنے جواب دیا کہ اے بار خدا۔ تجہہ سے کون بہاگ سکتا ہے اور جای گریز کہاں ہے میں اپنے گناہ کے سبب تجہہ سے شرمندہ ہوں کہ زَلَّتْ واقع ہو گئی ہے پس اللہ تعالیٰ نے اونکو ایسے کلمات بتلائے جنکے ذریعہ سے انہوں نے توبہ کی اور مقبول بارگاہ سبحانی ہوئے۔ اسکے بعد گفتگو درباره چاند گرہن وسورج گرہن واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب آدمیوں کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں۔ فرشتوں کو جناب جل وعلا عز اسمہ حکم ہوتا ہے کہ چاند اور سورج کو پکڑو اور اوسکے کسی جزو یا کل کو کسیقدر عرصہ کیواسطے بےنور کرو۔ کہ اس سے خلق کو عبرت ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب ماہ محرم میں کسوف وخسوف ہو تو اس سال بلائیں بہت نازل ہوتی ہیں فتنے برپا ہوتے ہیں۔ بزرگونکو پراگندگی بہت لاحق ہوتی ہے اور جب ماہ صفر میں کسوف وخسوف واقع ہو اوسکا نتیجہ یہ ہے کہ بارش کم ہو جاتی ہے۔ دریا خشک ہوں۔ اور جب ماہ ربیع الاول میں کسوف وخسوف واقع ہو تو کال سخت

پڑیگا اور آدمی زیادہ مرینگے۔ اور جب ماہ ربیع الثانی میں کسوف یا خسوف واقع ہو تو اُس سال تحویل ملک ہوگی۔ بزرگوں کا زیادہ انتقال ہوگا۔ اور جب ماہ جمادی الاول میں واقع ہو تو بارش و برق کا طوفان ہوگا اور مرگ مفاجات زیادہ ہونگی۔ اور ماہ جمادی الثانی میں واقع ہو تو موجب فلاح ہے کہ اس سال کھیتیاں خوب ہونگی اور نرخ غلہ ارزاں ہوگا اور فراخی نعمت زیادہ ہوگی۔ اور جب ماہ رجب المرجب میں خسوف یا کسوف واقع ہو اور وہ روز نوچندی کا جمعہ ہو تو اس سال بھوک کی آفت اور بلائیں زیادہ بنی آدم پر نازل ہونگی اور آسمان سے سخت آوازیں آئینگی۔ اور جب ماہ شعبان میں واقع ہو تو اس سال آدمیوں میں خیریت رہے گی اور آرام زیادہ ملیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب ماہ رمضان کے اول جمعہ کے روز یا شب میں خسوف یا کسوف ہو تو اُس سے یہ بات معلوم کرنی چاہیئے کہ اُس سال آفت گرسنگی زیادہ ہوگی۔ آدمی بہت مرینگے اور جب ماہ شوال میں واقع ہو تو اُس سال بیماریاں زیادہ آوینگی۔ ہوا میں تیز و تند زیادہ چلینگی درخت بہت ٹوٹ کر گر پڑینگے۔ اور جب ماہ ذی الحجہ کسوف و خسوف واقع ہوں تو جاننا چاہیئے کہ دنیا آخر ہوگی فتنے قائم ہونگے عیب کے چھپانے والے مرجاوینگے اور اسکے اظہار کرنے والے زیادہ ہونگے۔ آرائش ظاہری بڑھجاویگی آخرت تباہ از دست دنیاداران ہوگی یعنے لوگ کسی امر میں آخرت کا خیال تک نکرینگے مگر دل اُنکے منافق ہونگے آدمیوں کی عزت کرینگے۔ درویشوں کو خوار و حقیر سمجھیں گے اسوقت اللہ تعالیٰ ان پر ایک آفت مسلط کریگا جس سے اُنکے عیش تلخ ہونگے نعوذ باللہ منہا۔ جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان کر چکے اپنے کام میں مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہو کر اپنے خرابہ میں آیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس سوم گفتگو شہر و نکی خرابی کے بارہ میں واقع ہوئی۔ حضرت اقدس خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں خرابی شہر و نکی گناہو نکی شامت سے ہوگی چنانچہ میں خواجہ قطب الدین مودود چشتی رح کی زبانی سنا ہے جسوقت کہ میں ہمراہ آنحضرت کے ملک سمرقند میں مسافرت کرتا تھا فرماتے تھے کہ حضرت امام الاجمعین مدینۃ العلوم والمطالب علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ

مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۵ یعنی کوئی ایسا شہر نہیں ہے کہ
قیامت کے آنے سے پہلے عذاب اور بلا اسپر نازل نہو اور شہر تباہ و خراب نہوں یہ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ میں جب گناہ زیادہ ہونگے حبشی مکہ کو ویران کرینگے۔ مدینہ قحط سے
ویران ہو جائیگا بلائیں نازل ہونگی لوگ بھوک سے مرجاوینگے۔ شہر ہمدان شومت ربا سے خراب ہوگا
شام بادشاہونکے ظلم سے تباہ ہوگا اور حالات میں ٹڈی آسمان سے برسے گی۔ روم کی تباہی کا باعث
اغلام و لواطت ہوگا۔ ملک خراسان اور بلخ شامت اصحاب تجارت سے تباہ ہو جاوینگے
مسلمان سود لینے لگیں گے اور مردار خوار ہو جائینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ مودود چشتی
یہ بھی فرماتے تھے کہ خوارزم اور اسکے حوالی کے شہر راگ رنگ اور شراب خواری کی شامت سے
تباہ ہونگے۔ ملک سیستان میں تیز و تند آندھیاں آئینگی بھونچال ایسے سخت آئینگے جنسے پہاڑ پارہ
پارہ ہونگے اور اپنے متصل رہنے والوں کو نیست و نابود کرڈالینگے اور خرابی مصر اور دمشق اسوجہ سے
ہوگی کہ وہاں کے باشندے عورتوں پر دست اندازی دراز کرینگے۔ آہنیں سولجوں چڑھاوینگے
اور کہینگے کہ یہ فخریہ ہے۔ خاک انکے منہ پر ہوجیو۔ اور زمین ایسے نابکاروں کو نگل لیوے [illegible]
ویرانی ملک سندھ و ملک ہند کی وجہ سے ہوگی۔ ملک ہند کی تباہی فساد اور زنا اور شراب سے بوجہ
ستہ ہوگی اسوقت حق تعالیٰ ایک حکم دیویگا کہ ان سب کو ہلاک کردو جب یہ سب کچھ ہولیگا اسوقت
محمد بن عبداللہ ظاہر ہونگے شرق سے غرب تک انصاف فرماوینگے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان
سے اترینگے اسوقت تمام عالم میں دین اسلام ہو جاوے گا۔ جب حضرت خواجہ نے یہ فوائد
بیان فرمائے مشغول الی اللہ ہوئے۔ دعاگو اپنی جائے قیام پر واپس آیا۔ الحمدللہ علی ذلک

مجلس چہارم گفتگو در باب تابعداری کرنے عورات کے اپنے خاوندوں سے [illegible]
فضیلت میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ عورت جسکو اسکا خاوند [illegible]
واسطے طلب کرے اور وہ نہ آوے اور دور رہے اوس کی تمام عبادت حبط اور زائل ہو جا[illegible]

اور اسطرح جدا ہو جاتے ہیں جسطرح سانپ اپنی کینچلی اوتار دینے کے بعد اوس سے جدا ہو جاتا ہے
اور جنگل کی ریت کے برابر اوس پر گناہ لکھے جاتے ہیں۔ اگر وہ عورت قبل از خوشنود ہونے اپنے خاوند
کے مرجاوے وہ دوزخی ہوتی ہے۔ ستر دروازے دوزخکے اوسپر کھولدیتے ہیں۔ اور جو عورت مرے
اسحال میں کہ خاوند اسکا اوس سے راضی ہو وہ معاً بہشت بریں میں جاتی ہے اوسکی قبر میں
ستر دروازے بہشت کی جانب سے کھولدئے جاتے ہیں۔ امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ نے اپنی
کتاب تنبیہ میں لکھا ہے کہ جو عورت شوہر سے بہ ترشروئی پیش آئے اوسکے نامۂ اعمال میں جسقدر
آسمان میں تارے ہیں اونکی تعداد کے برابر گناہ لکھے جاتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر
شوہر کے جسم میں سے پیپ اور خون رواں ہو اور عورت اوسے صاف کرنے کی غرض سے اپنے
مونھہ سے چاٹے تو بھی خاوند کا حق کما حقہ ادا نہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش
اگر سوا۔ے حق تعالیٰ کے دوسرے کو سجدہ جائز ہوتا تو البتہ عورت کو حکم دیا جاتا کہ اپنے خاوند
کو سجدے کرے۔ ایسا ہی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اسکے بعد
گفتگو آزاد کرنے غلام میں واقع ہوئی۔ اتنے میں ایک درویش خدمت مبارک میں حاضر ہوئے
زمین خدمت چومی آپنے اوسکے حق میں دعائے خیر ارزانی فرمائی۔ بعدہ فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بردہ آزاد کرے اوسکے نامۂ اعمال میں موافق شمار رگوں کے جو
اوسکے بدن میں ہیں نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جبتک اوسکے نامۂ اعمال میں ثواب برابر ایک سجدے کے
ثواب کے نہ لکھا جائیگا اس دار فانی سے انتقال نکرے گا اور وہ اپنے ماں باپ اور ستر کنبے کے اشخاص
کی بروز قیامت بخشش چاہیگا اللہ تعالیٰ اوسکے سبب سے ان ستر اشخاص کو بخشدیگا اور ثواب اوسکو
اسقدر ملیگا جسقدر اوسکے بدن پر بال ہیں اور اوسکا نام آسمانوں پر ولی کرکے لیا جائیگا۔ اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غلام آزاد کرنے والا جبتک کہ اپنی جگہ
بہشت میں نہ دیکھہ لیگا نہیں مریگا اور بروقت جانکنی کے ملک الموت علیہ السلام اسکو دخول بہشت کی
خوشخبری دینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص بردہ آزاد کریگا جبتک وہ اس عالم فانی میں رہیگا اب

بہشت نہ نوش کریگا جان جانِ آفرین کو نہ سونپے گا۔ جانکنی اوسپر آسان ہوگی اور بروز قیامت زیر سایۂ عرش ہوگا اور بے حساب بہشت میں جاویگا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک نے دنیا کو بدتر از دوزخ تصور کیا ہے کیونکہ دوستی دنیا بالکل گمراہی ہے اور مثال اوسکی اندہیرے کی سی ہے کہ جب کوئی ناواقف اندہیرے میں راہ غلط کرے تو پہر اوسکو مشکل سے راہ ملتی ہے۔ مرد وہ ہے کہ اپنی ذات کو اس دنیا میں مردانہ وار رکہے اور اسمیں بالکل نہ پہنسے تاکہ مقامات اعلیٰ پر پہونچے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک نے بردوں کو ہزار التجا اور آرزو سے خرید کرکے آزاد کیا ہے کہ بروز قیامت وہ وسیلہ اونکی خلاصی کا دوزخ سے ہوں۔ جب حضرت خواجہؒ نے یہ فوائد تمام کیے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوکر اپنی جائے قیام پر آیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مجلس پنجم گفتگو درباب صدقہ و فتح بخش آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ اعمال میں کونسا عمل افضل ہے ارشاد فرمایا کہ صدقہ دینا۔ پہر استفسار کیا کہ صدقہ کیا چیز ہے ارشاد فرمایا کہ کسیکی حاجت روا کرنا۔ ستر ہزار آدمی جوارد گرد صاحب صدقہ کے ہونگے بروز قیامت ہول قیامت سے مامون ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ حسن بصریؒ سے پوچہا گیا کہ صدقہ دینا افضل ہے یا قرآن مجید کی تلاوت۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ روٹی کا ایک ٹکڑا یا ایک مٹہی بہر دینا بہتر ہے اس سے کہ ہزار مراتب قرآن شریف ختم کرے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ حسن بصری رح نے دیکہا کہ ایک یہودی بازار میں کہڑا ہوا ایک بہوکے کتے کے آگے روٹی ڈال رہا ہے آپ نے اوس سے فرمایا کہ تیری یہ نیکی قبول نہیں کیونکہ تو غیر اسلام ہے ہرگز نہ۔ اوس یہودی نے کہا کہ اے خواجہ اگر نیکی قبول ہوا الا خدا تو دیکہتا اور جانتا ہے۔ الغرض ایک مدت کے بعد آپ خانۂ کعبہ کی زیارت کو تشریف لے گئے طواف کر رہے تہے کہ خانۂ کعبہ کے پرنالہ کے نیچے ایک بوڑہے کو دیکہا کہ سر بسجدہ رکہے ربی ربی کہہ رہا ہے۔ ناگاہ آواز لبیک عبدی آئی۔ آپ بعد طواف کعبہ نزدیک گئے یہودی نے سر اوٹہایا اور آپکی جانب مخاطب ہوا۔ کہنے لگا کہ اے خواجہ مجہے پہچانتے ہو میں

وہی یہودی ہوں جو کتّے کو ٹکڑا ڈالتا تھا اور آپنے منع فرمایا تھا اب آپنے ملاحظہ فرمایا کہ اوس نے میری نیکی قبول کی اور مجھے اپنی جانب بُلا ہی لیا۔ اسکے بعد کہنے لگا کہ اےخواجہ حسنؒ کمال قدرت کو کوئی بھی نہیں جانتا اور نہ یہ معلوم کرسکتا ہے کہ عاقبت کسطور ہونے والی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے کتب سلوک میں لکھا دیکھا ہے کہ خواجہ ابراھیم بن ادھمؒ فرماتے تھے کہ ایکدرم صدقہ بہتر ہے ایکسال کی عبادت سے اور غلام کا آزاد کرنا فاضل ہے تمام رات کی بیداری سے لبعد اسکے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قرآن شریف کی تلاوت بہتر ہے یا صدقہ دینا آپنے ارشاد فرمایا کہ صدقہ دینا افضل ہے کہ اوس سے آتش دوزخ سے رستگاری ملتی ہے۔ لبعد اسکے ارشاد فرمایا کہ صدقہ نورِ دل ہے اور صدقہ فاضلتر ہے ہزار رکعت کے پڑہنے سے۔ اسکے لبعد ارشاد فرمایا صدقہ دینا نماز پڑہنے والے کو فاضلتر ہے اور اون لوگوں کی علوِ شان کا کیا بیان کیا جاوے جو نماز بھی پڑھتے ہیں اور صدقہ بھی دیتے ہیں لبعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا آفتاب سوا نیزے پر آجائیگا صدقہ دینے والے جنہوں نے قبل از مرگ صدقہ دیا ہوگا عرش عظیم کے سایہ تلے ہونگے اور وہ صدقہ اُنکے سر پر ایک قبہ ہوجائے گا صدقہ بہشت کا رہبر ہے اور صدقہ دینے والا ہرگز رحمت اللہ تعالیٰ سے دور نہ ہوگا اسکے لبعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سخی میرے دوست ہیں اور بخیلوں کو عذاب گور اور سختی قیامت ہوگی لبعد اسکے ارشاد فرمایا کہ زمین سخیوں کے وجود سے فخر کرتی ہے اور وہ لوگ جب چلتے ہیں ہر قدم کے بدلے ایک نیکی اُنکے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہے۔ لبعد اسکے ارشاد فرمایا کہ سخی ایکہزار برس پیشتر بہشت کی خوشبو سونگھیگا اور ہر روز اُنکے نامۂ اعمال میں ایک پیغمبر کا ثواب لکھا جاوے گا۔ لبعد اسکے ذکر اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے بارہ میں ہوا کہ اُنہوں نے دس دس برس تک اپنے نفس کو اُسکی آرزو پوری کرنے سے متصل نہیں کیا ہے چنانچہ بیان کیا گیا ہے کہ خواجہ ابوتراب بخشیؒ بہت بڑے زاہد زاہد تھے جنکو دس سے اُنکے نفس کو آرزو مرغ کے انڈوں کے ساتھ روٹی کھانے کی تھی آپ نے نفس کو نہ دیا ایکروز آپکے دلمیں آیا کہ آج اس کی یہ خواہش پوری کرنی چاہیئے اور شام کو افطار کے

مطلوبہ سے ہوا الغرض اُسی روز وقت نماز ظہر کے جبکہ آپ واسطے تجدید وضو کے صحرا کو تشریف لیے جاتے تھے ایک خورد سال لڑکا بھاگا ہوا آیا اور آپکا دامن پکڑ لیا فریاد کرتا تھا کہ کل کے روز تم میرا اسباب ومال چرائے گئے ہو آج پھر چوری کرنے آئے ہو۔ لوگ چور چور کی آواز سنکر جمع ہو گئے۔ لڑکے کا باپ بھی آیا خواجہ کو پکڑ انہیں گھونسے مارے اتنے میں ایک اوستادی آیا اور نے آپکو پہچانا کہنے لگا کہ یہ چور نہیں ہے خواجہ ابوتراب بخشی ہیں۔ یہ سنکر سب نے معذرت کی کہ ہم سے خطا ہوئی ہم آپ کو نہیں پہچانتے تھے۔ القصہ جب آپ وہاں سے چھوٹ کر اوس شخص کے گھر تشریف لائے جسے بتایا تھا جب افطار کا وقت آیا اُس خادم نے بیضۂ مرغ اور روٹی واسطے افطار کے لاکر رکھیں آپنے ارشاد فرمایا اے خواجہ اسکو جلد تر یہاں سے دور کر کہ میں نے اسکے بغیر کھائے ہی بیس گھونسے اسکا خیال لانے سے کھائے ہیں۔ اگر اسکو کھالوں واللہ اعلم کس بلا میں مبتلا ہوں۔ پھر آپ نے مدت العمر نہ کھایا اور بغیر پورے کیے اس خواہش کے رحلت فرمائی۔ حضرت خواجہ یہ بیان فرما کر مشغول ہوئے۔ دعاگو

مرخص ہو کر اپنے مقام پر آیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس ششم گفتگو درباب شراب جاری ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول مقبول صلعم سے روایت کی ہے کہ شراب مطلق حرام ہے اگر کم ہو تو بھی حرام ہے اور زیادہ ہو تو بھی حرام ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر انگور کا شیرہ جو نکلتے ہی نکالا جاوے اور پیا جاوے تو حرام نہیں جائز ہے اگر نکلنے کے بعد تھوڑی دیر رکھا جاوے تو ناجائز ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اوس شخص پر جو شراب پیے یا شراب بیچے یا اوسکی قیمت لیوے اور اپنے کام میں لاوے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ تو درباره شراب کے حکم ہے اور اسکا نہ پینا مطلق دشوار نہیں کہ اسکا پینا عادات طبعی میں داخل نہیں ہے مشکل تو یہ ہے کہ وہ امور چھوڑ دیے جاویں جو عادات طبعی میں داخل ہیں الا اس راستہ میں ایسے ایسے مرد بھی گذرے ہیں جنہوں نے اپنے نفس کو ایکسال کامل پانی نہ دیا اور وہ نہ روز نہ رہے ہو القصہ حضرت خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت بیان فرمائی کہ ایک رات اُنہوں نے چاہا کہ ہزار رکعت

نماز پڑھیں۔ اُنکے نفس نے انسے اس امر میں مخالفت کی اور نہ پڑھ سکے۔ صبح کیوقت غور کیا کہ یہ کاہلی
کس سبب تھی بعد بہت سی دیر کے معلوم ہوا کہ رات کو ایک کوزہ پانی زیادہ پی لیا تھا یہ سارا
فساد اوسکا ہے۔ پس اوسیوقت عہد کیا کہ جبتک زندہ رہوں گا اسکو کامل طور سے پانی نہ پلاؤں گا
اگرچہ بیمار رہوں گا چنانچہ ایسا ہی کیا۔ جبتک زندہ رہے کبھی سیر ہو کر پانی نہ پلایا۔ جب آپ
یہ بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہو کر اپنی جائے اقامت پر آیا۔ الحمد للہ علی ذلک

مجلس ہفتم گفتگو ایماندار کو آزار دہی کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان کو مت رنجیدہ کرو اسکے سینہ کے اوپر
ستر پردے ہیں اور ہر پردے پر ایک فرشتہ تعینات ہے جو شخص کسی مومن کو رنج پہنچاتا ہے وہ اون
فرشتوں کو رنج پہونچاتا ہے ابتدا رنج اون فرشتوں کو پہونچتا ہے تب کہیں مومن کو پہونچتا ہے
اسکے بعد ارشاد فرمایا جو شخص ایماندار کو تکلیف دیتا ہے ستر گناہ کبیرہ اُسکے نامہ اعمال میں لکھے
جاتے ہیں اور جو مومن کا دل رنجیدہ کرتا ہے اوسکے واسطے ایک گھر از رنج و تعب دوزخ میں
بنایا جاتا ہے اور سوائے منافق کے اور کوئی ایذا نہیں پہونچاتا اعاذنا اللہ منہ۔ اسکے بعد گفتگو
سنت اور نفل نمازوں کے بارہ میں بعد فرض کے واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ہمارے مشائخ
رحمہم اللہ نے فرضوں کے شروع و آخر میں سنت اور نفل بہت پڑھی ہیں۔ اور جو شخص نماز پیشین
کے قبل چار رکعت نفل پڑھے اور قرآن شریف میں سے جو اوسے یاد ہو وہ ہر رکعت میں الحمد کے
بعد ختم کرے اوسے اسی دنیا میں بشارت بہشت ملیگی اور وقت مرنے کے ستر ہزار فرشتے کہ ہر ایک
اون میں کا ایک نئی قسم کا تحفہ لیے ہوگا آوینگے اور بعد دفن اوسکے اوسکی قبر پر نور کے طباق
لٹا وینگے اور جب روز حشر قبر میں سے اٹھایا جاویگا وہی فرشتے ستر حلّے بہشتی لاکر اوسے پہناوینگے
اللھم ارزقنا منہ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جو شخص چار رکعت نماز سنت قبل از ظہر پڑھیگا اور آوکے
واسطے جو قرأت مقرر ہے وہ پڑھنی چاہئے اللہ تعالیٰ اوسکی ہزار حاجت پوری فرماویگا اور ہر رکعت
کے بدلے اوسکو ہزار سالہ عبادت کا ثواب ملیگا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص قبل از عصر چار

رکعت نماز سنت پڑہے حضرت ابو ہریرہؓ اوسکے انعام کی بابت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ اوسکو ہر رکعت کے بدلے بہشت میں ایک قصر (محل) ملیگا اور جو شخص بعد نماز شام کے چار رکعت نماز نفل پڑہے روز قیامت میں اوسکو عرش کے سایہ تلے جگہ ملیگی۔ اور جو شخص چار رکعت نماز درمیان نماز شام اور نماز عشا کے پڑہیگا حق تعالی اوسے جمیع بلاؤں سے مامون رکھیگا اور وہ بہشت میں بلاحساب داخل ہوگا اور ہر رکعت کے بدلے ثواب نماز ہائے ایک پیغمبر کا ملیگا۔ اور جو شخص بعد نماز عشا کے چار رکعت سنت پڑہیگا وہ مقبول بارگاہ الٰہی ہوگا اور بے حساب اوسکی جگہ بہشت میں ہوگی۔ اور اس نماز کو کوئی نہیں پڑھ سکتا مگر اللہ تعالی کا دوست۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز بہت پڑھتا ہے اوسکو ثواب موافق شمار فرشتوں کی عبادت کے دیا جاتا ہے۔ اسکے بعد پھر گفتگو ایذا دہی مومن میں واقع ہوئی آپنے فرمایا کہ اہل سلوک نے اپنی زبان اسی وجہ سے بند کی ہے اور لوگوں سے بولنا چھوڑ دیا ہے کہ مبادا کسی بھائی مسلمان کو ایذا پہونچے کیونکہ یہ بات بالکل نامستحسن ہے اہل سلوک قصداً اور عمداً اس ڈر سے گونگے اور بہرے بنگئے ہیں۔ یہ فوائد فرما کے حضرت مشغول ہوئے دعاگو اپنے خرابہ میں آکر مشغول ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس ہشتم گفتگو دربارۂ قذف واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو گالی دیتا ہے گویا وہ اپنی ماں بہن سے زنا کرتا ہے اور فرعون کے مددگاروں میں اوسکا نام لکھا جاویگا اور اوسے حضرت موسی علیہ السلام کی ایذادہی میں معاونت کی۔ اور ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینے والے کی دعا سو دن تک مستجاب نہیں ہوتی اور جو بے توبہ مرے گا جہنم میں جاوے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں ایک وقت مجلس خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی قدس سرہ العزیز میں حاضر تھا علم کی بحث درپیش تھی ایک شخص بڑی گستاخی کر رہا تھا اور بلند آوازی سے گفتگو کرتا تھا حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی قدس سرہ نے اوس مرد سے فرمایا اے شخص آہستہ گفتگو کر یہ سنکر وہ خاموش ہوگیا اور اپنی زبان کو اسقدر چبایا کہ لہو لہان ہوگئی پھر اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ تجھے اس بیہودہ بکبک سے کیا مطلب چل اور گوشہ پکڑ مجلس سے اوٹھکر گوشہ تنہائی میں چلا گیا

اور دس سال عزلت اختیار کیئے رہا۔ اسکے بعد کہانا کہلایا گیا دسترخوان سفید بچھا آپنے ارشاد فرمایا کہ سرخ دسترخوان لاؤ کہ اُسپر کہانا رکہکر کہایا جائے کیونکہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خوانچہ سے کم کہانا تناول فرماتے تہے الا حرام نہیں کیا۔ اجازت ہے کہ طباق میں رکہکر کہایا جائے الا آپ ہمیشہ سرخ دسترخوان پر کہانا تناول فرماتے تہے اگر مہمان آتا اور مہمانی کی جاتی تو بہی سرخ دسترخوان ہی بچہایا جاتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دسترخوان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بہی سرخ ہی تہا اور وہ آسمان سے نازل ہوا تہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص سرخ دسترخوان پر کہانا کہاوے اوسکو ہر لقمہ کے عوض ثواب سو نیکیوں کا ملتا ہے اور سو درجہ اوسکے بہشت بریں میں بلند کیئے جاتے ہیں اور اوسکو ہمسائگی حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الف تحیۃ و سلام کی بہشت میں نصیب ہوگی اور جو شخص سرخ دسترخوان پر کسی محتاج کو کہانا کہلا ویگا اوسکے لیے اجر عظیم اسکے نامۂ اعمال میں لکہا جائے گا اور جب روٹی کہا کے فارغ ہوگا اللہ تعالیٰ اوسکے جمیع گناہوں کو بخشدیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ سرخ دسترخوان پر روٹی کہانا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت ہے اور یہی سنت دوسرے انبیا کی تہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کبہی سوا سرخ دسترخوان پر روٹی رکہے بغیر نہیں کہائی۔ اسکے بعد حضرت نے یہ قسم یاد کر کے بیان فرمایا کہ قسم ہے خدا کی کہ میری جان اوسکی ید قدرت میں ہے جو شخص سرخ دسترخوان پر روٹی کہاے گا اوسکو ایک عمرہ کا ثواب ملیگا اور ایکہزار بہوکوں کے پیٹ بہر کہلانیکا ثواب عطا ہوگا اور وہ شخص اوسقدر زیادہ ثواب حاصل کریگا گویا میری امت کے ہزار قیدیوں کو رہا کرایا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہمیشہ دسترخوان سرخ پر روٹی کہاتا رہے بروز حشر حضرت جبرئیل علیہ السلام اوسکے لیے براق معہ حلّہ بہشتی لاوینگے۔ کہ براق پر سوار کرا کر اور حلّہ پہنا کر بہشت میں لیجاوینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مہمان کو دسترخوان سرخ پر کہانا کہلاوے اوسکو ہر دانے کے عوض جو اوس مہمان نے اٹہایا ثواب ہزار نیکی کا ملتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے پیر خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا تہا فرماتے تہے کہ جو شخص دسترخوان سرخ پر کہانا کہاوے اور کہانا کہلاوے اللہ تعالیٰ اوس کی جانب نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور ہزار درجے اوسکے بلند فرماتا ہے۔ جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرما چکے

مشغول ہوئے دعا کو مرخص ہو کر اپنی جائے قیام پر آیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس نہم گفتگو درباره کسب واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ پیشہ کرنا کیسا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ الکاسب حبیب اللہ یعنے پیشہ ور خدا تعالیٰ کا دوست ہے اسوقت ایک شخص مجلس میں سے اٹھا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے پیشہ کے حق میں کیا فرماتے ہیں آپنے ارشاد فرمایا کہ پیشہ تیرا کیا ہے اوسنے جواب دیا کہ حضرت میں درزی کا پیشہ کرتا ہوں آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ پیشہ تیرا بہت اچھا ہے اگر تو راستی اختیار کرے تو کل کے روز قیامت میں ہمراہ حضرت ادریس علیہ السلام محشور ہوگا۔ اسکے بعد ایک اور شخص اٹھا اور کہنے لگا کہ آپ میرے پیشہ کے حق میں کیا فرماتے ہیں آپنے استفسار فرمایا کہ تیرا پیشہ کیا ہے اوسنے جواب دیا کہ پیشہ میرا حارثی[1] ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ پیشہ بھی بہت عمدہ ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ کسب حضرت آدم علیہ السلام کو سکھلایا تھا اگر تو جھوٹ نہ بولے اور چوری نہ کرے تو روز حشر ہمراہ حضرت آدم علیہ السلام کے اٹھیگا اور بہشت بریں میں اُنکا ہمسایہ ہوگا۔ اسکے بعد ایک اور شخص اٹھا اور پیشہ اپنا آہنگری بتلایا آپنے ارشاد فرمایا یہ پیشہ از حد نیک منفعت ہے اور یہ حرفت حضرت داؤد علیہ السلام کی ہی اگر تو امانت داری کرے قیامت کے روز اُنکے ہمسایہ میں ہوگا۔ اسکے بعد ایک اور شخص نے اوٹھکر بیان کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے پیشہ میں کیا حکم کرتے ہیں آپنے پوچھا تیرا کیا پیشہ ہے اوسنے جواب دیا کہ پیشہ میرا کاشتکاری[2] ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ پیشہ تیرا از حد نیک ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہی پیشہ تھا اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور منفعت عطا فرمائے حضرت ابراہیم نے اس پیشہ کے کرنے والوں کے حق میں دعا فرمائی ہے کہ بروز حشر میرے ہمراہ محشور ہوں اور بہشت میں میری ہمسائگی میں رہیں اسکے بعد ایک اور شخص اٹھا اور کہنے لگا کہ میرا پیشہ معلمی ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ پیشہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اگر لغیر ریا کیا جاوے۔ بروز حشر تو میرے ہمراہ ہوگا اور تجھے اجر عظیم ملیگا اور اگر پڑھانے میں عدل کریگا فرشتے آسمانوں پر تیرے لیے استغفار کرینگے۔ اسکے بعد ایک اور آدمی اٹھا اور کہنے لگا میرا پیشہ تجارت ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی اچھا پیشہ ہے اگر

[1] زراعت ۱۲　[2] زراعت ترکاری و بقولات وغیرہ ۱۲

راستی اختیار کریگا۔ رفیق لقمان کا بہشت میں ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے طَلَبُ الْحَلَالِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ۔ یعنے طلب حلال فرض ہے
ہر مسلمان مرد اور عورت پر آپکے بعد ارشاد فرمایا کہ اَلْکَاسِبُ صَدِیْقُ اللّٰہِ۔ یعنی کسب کرنیوالا اللہ تعالی کا
صدیق یعنے دوست ہے اور دوسری جگہ فرمایا اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ یعنے کسب کرنیوالا اللہ تعالی کا
دوست ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کاسب کو چاہیئے کہ کسب جو اوسنے ضروری تصور کر رکھا ہے کوشش کرے
کہ اس عالم اسباب میں ا...ے کسب کے دوسرا چارہ نہیں ہے مگر لازم ہے کہ فرائض نماز روزہ وغیرہ و دیگر
سُنن حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلے خیال رکھے اور انسے فارغ ہو کر کسب میں مصروف ہو
اور نیت اپنی صدق پر رکھے کہ اللہ تعالی اوسکو ثواب عنایت فرمائے اور جو شخص یہ خیال کرے کہ کسب سے
ہی روزی ملتی ہے وہ یہ خیال کرتے ہی کافر ہو جاتا ہے کیونکہ رزاق مطلق حضرت عز و جل جل شانہ
ہے اور اسنے اُسے فراموش کیا اور اگر کوئی یہ بات کہے کہ ہم باندی بنکے راجتے ہیں اور بی بی بنکے
کھاتے ہیں یہ بہی کلمہ کفر ہے اور ایسے بہت سے کلمے بد ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے کتاب
عمدہ میں لکھا دیکھا ہے کہ حضرت ابو درداء قدس سرہ ابتدا میں دکانداری کرتے تھے ایک عرصہ تک
(نام کتاب ۱۲)
آپنے دکانداری کی اور پہر یکایک چھوڑ دی لوگوں نے اسکا سبب دریافت کیا آپنے جواب دیا کہ مجھے
حقیقت معلوم ہو گئی کہ میری دکانداری کو مسلمانی سے نسبت نہیں ہی مجھ سے حق اسکا کماحقہ ادا نہ ہوسکا
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کسی شخص پر کچھ روپے آتے تھے آپ جب اوس سے
طلب فرماتے تھے وہ امروز و فردا کا وعدہ کرتا تھا تا آنکہ ایک مرتبہ اوسنے سات روز کی مہلت طلب کی آپنے
عطا فرمائی۔ وہ اندر ایک ہفتہ کے کسی کام کے انصرام کے لیے ملک شام کو چلا گیا ایک سال کے بعد واپس
آیا آپنے اوس سے تقاضا کیا اوسنے پہر سات یوم کی مہلت طلب کی آپنے عطا فرمائی وہ پہر کہیں
چلا گیا ایک برس گذرنے پر آیا الغرض سات مرتبہ اوسنے ایسا کیا کہ آپ سے سات روز کی مہلت طلب
کرتا اور کہیں چلا جاتا اور بعد ایکسال کے واپس آتا آپ اوس سے کچھ نہ کہتے آخری مرتبہ جب وہ آیا
(تو) ...منے آپکا ایسا مذہب سنا کہ اوس شخص کے حال پر افسوس ہے جو آپ کا مذہب قبول نہ کرے یہ کہکر

ف یعنی کام کرتے ہیں ۱۲

وہ کہنے لگا کہ حضرت آپ مجھ پر اسلام عرض فرمائیں آپ نے اسلام اسپر عرض کیا وہ مسلمان ہو گیا۔ یہ فرما کر حضرت عثمان ہرونی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ وقت اسلام اوسکا قریب کیا تھا اور یہی وجہ تھی جو اللہ تعالی نے امام کو اوسپر مہربان کر دیا تھا کہ انہوں نے اوسکو مہلت دی تا آنکہ وہ مسلمان ہو گیا۔ جب آپ یہ فوائد بیان کر چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو مرخص ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک ؛

مجلس دہم۔ گفتگو در باب مصیبت کے واقع ہونے کے ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مصیبت کے وقت چلاوے یا نوحہ کرے کافر ہے وہ دوزخ میں ڈالا جاوے گا اور نام اوسکا زمرۂ منافقوں میں لکھینگے اور لعنت اللہ تعالی کی اوسپر نازل ہوتی ہے کہ وقت مصیبت میں روئے یا چلائے اور فرماتے ہیے کہ رونا اور چلانا مصیبت میں شیوہ ابلیس کا ہے جو شخص مصیبت میں روئے یا چلاوے گا اوسکے سو برس کے اعمال حبط ہونگے اور سو برس کے گناہ اسکے نامۂ اعمال میں لکھے جائینگے اگر اس عرصہ میں بے توبہ مرے گا دوزخ میں متصل ابلیس کے اوسکی جگہ ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت امان الارض خواجہ ابراہیم بن ادہم بلخی قدس سرہ ایک روز کہیں تشریف لیے جاتے تھے راستہ میں آواز رونے اور چلانے کی آئی آگے بڑھ کر دیکھا تو ایک بڑھیا بیٹے پر وہ نوحہ کر رہی دیکھا آپ دیکھکر الٹے پھر آئے اور اوسکی پاداش میں اپنے نفس پر یہ امر مقرر کیا کہ تیس برس تک ماسوا شغل بات سننے اور تا دینی بات دیکھنے ندی اور منقول ہے کہ آپنے اس عرصہ کے اندر اپنے کانوں میں سیسہ کی گولیاں بنا کر ڈال لی تھیں اس سے بہرے ہو گئے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جو شخص وقت مصیبت کے اپنا گریبان پھاڑے اللہ تعالی اوسکو بروز حشر نظر رحمت سے نہ دیکھے گا اور دوزخ میں اسکو سخت ترین عذاب ہوگا اور ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی وقت مصیبت کے اپنے کپڑے پھاڑے اور نوحہ کرے بروز حشر اوسکی دونوں ابرو کے درمیان یہ عبارت لکھی ہوئی ہوگی کہ یہ شخص اللہ کی رحمت سے نا امید ہے اور جو شخص مصیبت کے وقت اپنا مونہہ سیاہ کرے اوسکے عذاب کے واسطے دوزخ میں ایک صحرا پیدا کی جاتی ہے اور کوئی عبادت اوسکی مقبول نہیں ہوتی اور ستر مسلمانوں کے مارنے کا گناہ اوسکے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ اور ہزار بدیاں ثبت کی جاتی ہیں

اور آسمان وزمین کے فرشتے اوسپر لعنت بھیجتے ہیں۔ اسکے بعد گفتگو پیاسے کو پانی پلانیکے بارہ میں
آئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پیاسے کو پانی پلاوے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے گویا اپنی ماں کے
پیٹ سے پیدا ہوا اور اگر اُس روز مرجاوے شہید مریگا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسیکو پیاس میں شربت
پلاوے اللہ تعالیٰ اوسکی ہزار حاجتیں روا فرماویگا اوسکو دوزخ کی آتش سے خلاصی ہوگی اور بہشت میں
جائیگا۔ اسکے بعد گفتگو لڑکیوں کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ لڑکیاں اللہ تعالیٰ کی جانب
سے ہدیہ اوسکے بندوں کے لیے ہیں چاہیئے کہ اُنکو گرامی رکھیں اور جو شخص لڑکیونکو گرامی رکھتا ہے
اللہ تعالیٰ اوسکو خوشنود رکھتا ہے اور جسکے گھر میں دو لڑکیاں ہوں اور وہ اُنسے خوش رہے اوسکو
اتنی حج کا ثواب دیا جاتا ہے اور فضل اُسکا اوس شخص کے فضل سے زیادہ ہے جسنے ستر بردے آزاد کیئے
ہوں اور جسکے گھر میں ایک لڑکی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اوس سے دوزخ کو پانسو برس کی راہ دور کر دیتا
ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑکیونکو دوست رکھا ہے اور
آپ کی دوستی اسی میں ہے کہ لڑکیوں کو دوست رکھے۔ جب حضرت خواجہ یہ فرما چکے مشغول ہوگئے
دعاگو رخصت ہوکر اپنی جائے قیام پر آیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس یازدہم گفتگو جانوروں کے ذبح کرنیکے باب میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ عبد اللہ ابن مسعود رضی
نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص چالیس گاؤ اُنکو بسمل کرے ایک
خون اوسکے نام لکھا جاتا ہے اور جو شخص سو بکریاں ذبح کرے اوسکے نام ہی ایک خون تحریر کرتے ہیں
اور جو شخص جانور بیکو ہوائی نفس سے بسمل کرے اوسکا حال ایسا ہوگا جیسا کہ اوسنے خانہ کعبہ کے انہدام کرنے میں
مدد کی۔ مگر اُنکا ذبح کرنا اس محل میں روا ہے جہاں اوسکا ذبح کرنا درست آیا ہے۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ میں نے اپنے پیر کی زبانی سنا ہے وہ فرماتے تھے ایک بزرگ خواجہ عبد اللہ مبارک نام تھے
اونکی عمر ستر برس سے زیادہ کی تھی وہ قسمیہ بیان کرتے تھے کہ میری عمر قریب ستر برس کے پہونچی ہے لیکن میں نے
کبھی کسی جانور کو ذبح نکیا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ کسی جانور کو آگ میں نہ ڈالنا چاہیئے کہ آگ عذاب جناب باری ہے اور جو شخص کسی جانور کو

آگ میں ڈالے اسکا کفارہ یہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاوے یا ساٹھ روزے رکھے اور جو یہ کفارہ ادا نکریگا وہ بروز قیامت حق تعالی کے عذاب میں مبتلا ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی جانور کو آگ میں نہ ڈالو حق تعالی عز اسمہ کے اس دار فانی و نیز آخرت کے عذاب سے ڈرو اور جب کسی جانور کو سہوًا ڈالدو تو دو ماہ کے پیوستہ روزے رکھو کیونکہ جانور کو آگ میں ڈالنا ایسا سخت گناہ ہے جیسا کہ اپنی ماں سے زنا کرنا۔ اسکے بعد گفتگو نماز کے بارے میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ اس راستہ میں ایسے مرد ہیں کہ جبتک وہ رکوع و سجود میں لبیک عبدی نہیں سُن لیتے رکوع و سجود سے سر نہیں اُٹھاتے چنانچہ میں نے کتب سلوک میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ خواجہ جنید بغدادی اور شیخ شبلی رحمہما اللہ تعالی واسطے تجدید وضو کے دجلہ پر تشریف لے گئے وضو کرنے بیٹھے تھے کہ ایک ہیزم فروش کو دیکھا کہ پشتارہ لکڑیوں کا اپنی پیٹھ پر سے اوتارا اور وضو کرنے لگا ان دونوں بزرگوں نے اپنی فراست سے دریافت کیا کہ یہ بھی کوئی بزرگ ہے جب وضو کر چکے آپنے اوسکو پیش امام کیا کہ نماز پڑھاوے وہ بزرگ رکوع و سجود میں بہت ٹھیرتے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے حضرت جنید بغدادی اور شیخ شبلی نے اونسے دریافت کیا کہ آپکے رکوع و سجود میں اسقدر زیادہ دیر تک ٹھیرے رہنے کی کیا وجہ تھی انہوں نے جواب دیا کہ میں رکوع و سجود کی ہر ایک تسبیح کہنے کے بعد جبتک کہ آواز لبیک عبدی نہیں سنتا دوسری تکبیر نہیں کہتا یہی سبب رکوع و سجود میں دیر تک رہنے کا تھا۔ جب وہ یہ بات کہہ چکے دونوں بزرگوار آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رو پڑے اور آپس میں کہنے لگے کہ فی الواقع اہل محبت اور اہل مشاہدہ کو جبتک حضور نماز میں نہیں ہوتا وہ اوسے نماز ہی تصور نہیں کرتے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں حضرت خواجہ یوسف چشتی قدس سرہ العزیز کے زمانے میں انکی مجلس میں تھا آپ فرماتے تھے ؎ ہر بار کہ در نماز مشغول شوم ÷ چون دست حضور نیست آن نیست نماز ؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ یوسف چشتی قدس سرہ کی رسم تھی کہ جب نماز کو کھڑے ہوتے تو تیرہ سو مرتبہ تکبیر پڑھتے تھے اور جبتک آپکی خاطر شریف جمع نہ ہولیتی نماز شروع نہ فرماتے اور جب ایاک نعبد و ایاک نستعین پر پہونچتے اوسکو کئی مرتبہ پڑھتے اور بعد اسکے دوسری آیت

شروع کرتے اسکے بعد فرمایا کہ خواجہ شمس العارفین بڑے بزرگ تھے ایک مرتبہ اونہوں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر جاکر سلام کیا کہ السلام علیک یا سید المرسلین آواز آئی۔ و علیک السلام یا شمس العارفین۔ اسوقت سے اُنکا لقب شمس العارفین ہوگیا جو شخص آپکو دیکھتا تھا شمس العارفین کہتا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہی واقعہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہوا جب وہ مبداء حال میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر تشریف لائے سلام کیا کہ السلام علیک یا سید المرسلین آواز آئی وعلیک السلام یا امام المسلمین۔ اُسوقت سے آپکا لقب یہی امام المسلمین پڑگیا۔ اسکے بعد فرمایا کہ یہی واقعہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہوا یعنی یہ کہ ایکروز آدہی رات کے وقت آپ بالاخانہ پر گئے چاندنی چھٹکی ہوئی اور خلق سوئی تھی آپکی خاطر مبارک میں گذرا کہ ای افسوس ایسا تنہا وقت اور لوگ یوں بیخبر۔ دل میں آیا کہ دعا کیجیے کہ خلق اس خوابغفلت سے بیدار ہو جونہی یہ اندیشہ خاطر مبارک میں گذرا تھا کہ معًا یہی خیال ہوا کہ یہ اندیشہ اچھا نہیں ہے کیونکہ یہ مقام شفاعت خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہے مجھے مناسب نہیں کہ شفاعت کروں۔ اسیوقت ہاتف نے آواز آئی کہ اے بایزید چونکہ تونے ہمارے حبیب کا ادب مرعی رکہا اسوجہ سے ہم نے تجھے خطاب سلطان العارفین عطا فرمایا۔ جب حضرت یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس دوازدہم گفتگو سلام کرنے کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جب مجلس میں داخل ہو سلام کرکے داخل ہو اور جب مجلس سے باہر جاؤ سلام کرکے باہر جاؤ کہ سلام گناہوں کا کفارہ ہے۔ فرشتے اوسکی بخشش چاہتے ہیں اور رحمت اللہ تعالیٰ کی اوسپر نازل ہوتی ہے۔ نیکیاں اُسکی بڑھائی جاتی ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سُنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کہ مجلس میں سلام کرکے داخل ہوتا ہے اور سلام کرکے اُٹھ جاتا ہے ہزار نیکیاں اس امر کی بابت اوسکے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اُسکی ہزار حاجات روا فرماتا ہے اور گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے کہ گویا اپنی ماں کے پیٹ میں سے ابھی پیدا ہوا ہے۔

اور سوای اسکے ایک سال کی عبادت اور سو حج و عمرہ کا ثواب اوسکے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے
اور ہزار بار آدمی اوسے عزیز رکھتے ہیں آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت حضرت آدم علیہ السلام کے جسد
مبارک میں روح آئی آپنے اوسوقت چھینکا حضرت جبرئیل علیہ السلام سامنے موجود تھے آپنے سلام کیا پس
سلام سنت تمام انبیاء علیہم السلام کی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول
ہے کہ میں ابتداء عمر سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا اور ہمیشہ ایسے موقع کا منتظر رہتا
تھا کہ میں ابتدا آپ کو سلام کروں اور آپ اسکا جواب دیں الا یہ بات میسر نہ ہوئی آپ میرے سلام
عرض کرنے سے پہلے ہی سلام کرتے تب کہ جواب مجھے دینا پڑتا تھا جب حضرت خواجہ نے یہ فوائد بیان
فرمائے مشغول ہوئے۔ دعاگو مرخص ہوکر اپنی جای قیام پر آیا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس سیزدہم گفتگو درباب کفارت ہای نماز واقع ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرماتے تھے کہ جس
شخص کی نمازیں نادانی سے فوت ہوجائیں اور اوسکو یہ نہ معلوم ہو کہ کسقدر فوت ہوئیں تو
اوسکو لازم ہے کہ دوشنبہ کی رات کو پچاس رکعت نماز ہر رکعت میں فاتحہ ایک مرتبہ اور اخلاص
ایک مرتبہ پڑھے بعد فارغ ہونے کے سو مرتبہ استغفار پڑھے اور نمازوں کی کفارت ہے اللہ تعالی
اس نماز کی برکت سے اوسکے تمام قضا و فوایت کو دور فرماتا ہے اگرچہ سو سال کی ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ رات کا جاگنا عجب ہے جو شخص رات کو جاگے حالانکہ آدمی سوئے ہوئے ہیں ایزد تبارک تعالی فرشتوں کو
فرماتا ہے کہ دوسری شب تک اوسکی محافظت کریں اور اوسکے واسطے طلب مغفرت کرتے رہیں اور نیز آپنے
ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات کو بیس رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ ایکبار اور اخلاص
ایکبار اللہ تعالی اوسے بروز حشر صدیقوں اور شہیدوں کے زمرہ میں اٹھائیگا اور ہر رکعت کے بدلے اوسکو
بہشت میں ایک محل عطا فرمائیگا اور اوسکو پلصراط سے عبور کرنے کے واسطے مشعل دیگا۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ جو شخص رات کو عبادت کرے اسقدر کہ اونٹ ایک دم لے یہ بھی بہت ہے ساٹھ حج و عمرہ سے
چار رحمت کے دروازے اسپر کشادہ کیئے جاتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب میں

خانۂ کعبہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً مین تھا۔ میری ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی بڑے صاحب جلال تھے ہر رات دو قرآن شریف ختم کرتے تھے اور وقت فجر کا ہوتا تھا یعنی قبل از وقت صبح دو قرآن شریف ختم فرماتے تھے اسکے بعد فرمایا کہ سمرقند مین ایک بزرگ عبدالواحد سمرقندی سے ملاقات ہوئی از حد بزرگ تھے فرماتے تھے کہ جو شخص رات کو عبادت نہین کرتا حلاوت ایمان سے خالی ہوتا ہے اور جو شخص دن کو روزہ نہین رکھتا اُسکا بھی یہی حال ہے۔ شبکو عبادت کرنا اور دنکو روزہ رکھنا یہ حصول حلاوت ایمانی کے لیئے بڑے سبب ہین۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قیام شب ایک نور ہے دنیا مین کہ حاصل ہوتا ہی اُس سے نور واسطے مواقف آخرت کے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص شب بیدار ہو وہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے اور بہشت اُسکی ملاقات کی آرزو کرتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ اُس سے خوشنود اور راضی رہتا ہی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وقت مسافرت جانب بخارا مجھ سے اور ایک درویش سے ملاقات ہوئی از حد بزرگ اور گرامی طریقہ کے تھے۔ مُدّت تک اُنکی صحبت مین رہا۔ کوئی شب اُنکی قیام سے خالی نہ تھی آخر مین نے سنا کہ آپکا چالیس برس سے یہی حال ہے کہ پہلو آپکا زمین سے واقف نہین۔ حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرماکر مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ✦

مجلس چہاردہم۔ گفتگو سورۂ فاتحہ اور اخلاص کے بارہ مین ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ شیخ یوسف چشتی قدس اللہ سرہٗ العزیز اپنے رسالہ مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ جو شخص سوتے وقت فاتحہ اور اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ بروز حشر اُسکو میری امت مین اُٹھاویگا اور پیغمبروں کے بعد وہ شخص بہشت مین داخل ہوگا اور اُس سے پہلے کوئی نہین جاسکیگا اور بہشت برین مین جگہ اُسکی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متصل ہوگی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ ابو محمد مرعشی رحکی زبانی مین سُنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص سونے کے متصل تین تین مرتبہ اخلاص اور فاتحہ پڑھیگا اُسکے تمام گناہ دور ہوجاوینگے اور مثال اُسکی ایسی ہے کہ جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیقۂ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ مین لکھا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص سوتے وقت قل یا ایہا الکافرون پڑھے

ہزار فرشتے اُسکے بہشتی ہونے کی گواہی دیتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اپنے پیر و مرشد کے ہمراہ جانب بدخشان مسافر تھا۔ ہماری ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی جو ازحد مشغول تھے میںنے اُنکے زبانی سُنا کہ جو شخص سورج نکلنے کے وقت دو یا چار رکعت نماز پڑھے ثواب حج و عمرہ کا اُسکے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ اور فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص وقت نکلنے آفتاب کے دو یا چار رکعت نماز پڑھے ثواب اُسکا اسقدر ہے کہ تمام دنیا کے زر و جواہر کو خدا کی راہ میں تصدق کیا جب حضرت خواجہ یہ بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہو کر اپنی جگہ آیا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک ✽

مجلس پانزدہم ۔ گفتگو وصف اہل جنت میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا۔ کہ تفسیر شعبی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ ہمکو اہل جنت کی خورد و نوش سے خبر دیجیے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے مجھکو اُس ذوالجلال والاکرام کی جسنے مجھے پیغمبری پر بھیجا ہے کہ مرد بہشت میں سو مرتبہ روز کھانا کھائیگا اور سو ہی مرتبہ اپنی عیال سے صحبت کریگا۔ کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جب اسقدر کھانا پینا ہوگا تو اُنکو قضائے حاجت بھی ہوگی یا نہیں آپنے فرمایا نہیں اور ارشاد فرمایا کہ وقت قضاء حاجت شکم سے ایک ریح صادر ہوگی جسکی خوشبو مشک کی مانند ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل جنت ابدالآباد تک زندہ رہینگے کبھی نہ مرینگے اور ہمیشہ جوان رہینگے بوڑھے کبھی نہ ہونگے اور ہمیشہ خوش رہینگے کبھی رنج کے گرد نہ بھٹکینگے اور ہر روز اُنکی نعمتیں مزید ہونگی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص ان انعام کا طالب ہو تو اُسکو لازم ہے کہ جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ کے سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے ہر آئینہ یہ نعمتیں اُسکو روزی ہونگی اور جو شخص پیوستہ ہر جمعہ کو پڑھتا رہیگا اُسکی نعمتوں کا کیا ٹھکانا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگ اپنے ماں اور باپ کو بہشت میں دیکھینگے یا نہیں آپنے ارشاد فرمایا کہ دیکھینگے اور ملاقات کرینگے اور یہ آیت پڑھی جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ یعنے رہنے کے باغ ہیں جس میں داخل ہونگے نیک لوگ ماں اور باپ

اور بیٹے اور بیبیاں اور فرشتے اونکے پاس ہر دروازے سے آویں گے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب آپس میں ایک دوسرے سے ملنا چاہیں گے گھوڑوں پر سوار ہونگے اور اونکے محلوں میں جاوینگے جب حضرت خواجہ یہ بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس شانزدہم گفتگو مسجد کی فضیلت میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جب مسجد میں داخل ہو ابتداءً سیدھا پاؤں مسجد کے اندر رکھے اور بعد اوسکے بایاں اور یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یہ دعا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تلقین فرمائی اور فرمایا کہ ای علی جو شخص وقت دخول مسجد کے اس دعا کو پڑھے اللہ تعالیٰ اوسکی نمازیں قبول فرماتا ہے اور اوسکو بالعوض ایک رکعت کے ثواب سو رکعتوں کا ملیگا اور ہر قدم کے شمار سے اوسکے واسطے بہشت میں قصر بنینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص وقت دخول مسجد کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ ابلیس علیہ اللعنۃ کہتا ہے افسوس میری پیٹھ توڑ ڈالی اور اوسکے نامۂ اعمال میں ثواب عبادت یکسالہ لکھا جاتا ہے اور جب باہر آوے یہی کہے سو درجے اوسکے واسطے بہشت میں بنائے جائینگے اور بدن کے ہر بال کے شمار کی تعداد سے بہشت میں اوسکو قصر ملیں گے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہی امام حسن زندوسی رحمہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ مومن جب مسجد میں جاتا ہے اور سیدھا پاؤں پہلے رکھتا ہے فرشتے کہتے ہیں کہ الٰہی اسکو جاوداں بہشت میں رکھیو اور جب باہر آتا ہے بایاں پاؤں ابتداءً باہر رکھتا ہے فرشتے دیگر کہتے ہیں کہ یا الٰہی اسکے تمام گناہ معاف فرما۔ جب حضرت خواجہ نے یہ فوائد تمام کئے مشغول ہوئے دعاگو اپنی جائے اقامت پر آیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس ہفدہم۔ گفتگو دنیا اور اوسکے مال جمع کرنیکے باب میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ اول اس امر کا جاننا نہایت ضروری ہے کہ دنیا کیا ہے اور اوس میں مال جمع کرنا کیا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مرد کو لازم ہے کہ دنیائے دنی کی جانب متوجہ نہو اور جو کچھ اوسے پہونچے راہ خدا میں ایثار کرے اور کسی چیز کو نگاہ نرکھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی رحمہ کی

زبانی ثنا ہے کہ شکر مال صدقہ دینا ہے اور شکر اسلام الحمد للہ رب العالمین کہنا۔ جو شخص الحمد للہ رب العالمین کہے اسلام کا حق وہ بجالایا۔ اور جو شخص زکوٰۃ دیوے اوس مال کا شکرانہ ادا کیا۔ اسکے بعد گفتگو لڑکوں کی بدخوئی کی بابت واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ روتے وقت لڑکوں کو مت مارو کہ ابلیس لعین اسکے کان ملتا ہے آزار دیتا ہے ڈراتا ہے اوسکے ماں یا باپ یا او شخص جو بچے کو ماریگا گنہگار ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بچہ روؤے اوسکو نہ مارو بلکہ اوسکے کان میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کہو تاکہ اوسکو قرار ہو اور شیطان بھاگ جائے۔ جب آپ یہ فرما چکے مشغول ہوئے دعا گو رخصت ہو کر اپنی جائے قیام پر آیا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک ۵

مجلس ہجدہم۔ گفتگو چھینکنے کے بارے میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بندہ مومن چھینک کر الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے تمام گناہ معاف فرماتا ہے اور اوس بندہ کے واسطے بہشت میں ایک قصر تیار کرتا ہے کہ اوسمیں ایک درخت ہوگا اور اوسپر پرند خوش الحان بیٹھے ہونگے اور ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اوسکے نام لکھا جاویگا اور جب دوسری مرتبہ چھینکے اور الحمد للہ رب العالمین کہے خدا تعالیٰ اوسکے ماں باپ کو بخش دیتا ہے اور جب تیسری چھینک پیوستہ آئے جانو کہ زکام ہے اور اے مسلمانوں جانو کہ چھینک کا جواب دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا گناہوں کا کفارہ ہے اور درجوں کی زیادتی ہے اور جو شخص چھینک کا جواب دیگا بروز حشر پیغمبر ﷺ کی ہمسائگی نصیب ہوگی اور ہزار حوریں بہشت میں ملینگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جسکو پہلے چھینک آئی وہ حضرت آدم علیہ السلام تھے اور وہ جسنے پہلے جواب دیا حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے آپنے جب الحمد للہ رب العالمین کہا حضرت جبرئیل نے یرحمک اللہ جوابدیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عطسہ ایک پردہ ہے درمیان آتش دوزخ کے تو چھینکنے والا اوس سے قریب ہوتا ہے جب وہ چھینکتا ہے اور شکر خدا کرتا ہے وہ پردہ اوس سے بہت دور کردیا جاتا ہے۔ جب آپ یہ فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعا رخصت ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مجلس نوزدہم گفتگو اذان کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ

وجہہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے اذان کے بارہ میں استفسار کیا آپنے
ارشاد فرمایا کہ اے علی جو شخص اذان کہتا ہے اُسکے ثواب سے اللہ علیم ہے اور اذان کے یہ معانی ہیں کہ جب
مؤذن اللہ اکبر کہتا ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ بڑی عظمت والا ہے میں نے اُسکو گواہ کیا تم
نماز کے واسطے حاضر ہو دنیا کے کاروبار چھوڑ کر۔ اور اشہد ان لاالہ الا اللہ کے یہ معنی ہیں کہ اے امت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم جانو کہ میں فرشتوں کو گواہ مقرر کرتا ہوں اور تمکو خبر دیتا ہوں وقت نماز سے کہ کوئی
چیز اُس سے زیادہ بزرگ تر نہیں ہے اور جب اشہد ان محمد الرسول اللہ کہتا ہے یہ سمجھاتا ہے کہ اے امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد رسول اللہ کے ہیں اور اُسکے بھیجے ہوئے ہیں ساتھ حق
کے۔ اور جب حی علی الصلوٰۃ کہتا ہے اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے امت محمد دین تمپر میں نے آشکارا
کر دیا اب تمہیں لازم ہے کہ اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کرو اور اُسکے رسول کی اطاعت کرو کہ اللہ تعالےٰ
تمہاری نماز کے ادا کرنے کے سبب تمہارے گناہ معاف کرے کیونکہ نماز ستون دین کا ہے۔ اور
حی علی الفلاح کا مطلب یہ ہے اے امت محمد دروازے بہشت کے کھولدیے ہیں اُٹھو اور اپنا مقدر حاصل کرو اور
اللہ تعالےٰ کی رحمت حاصل کرو کہ یہ تمکو بہتر ہے دنیا اور آخرت سے اور جب اللہ اکبر کہتا ہے یہ سمجھاتا ہے کہ اپنی جانوں پر
رحم کرو۔ اور جانو کہ کوئی شغل فاضلتر نماز سے نہیں ہے اور جو شخص اسے ادا نہیں کریگا اُسے پشیمانی حاصل ہوگی۔
اور جب لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے یہ سمجھاتا ہے کہ جانو امانت ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کی تمہاری گردن
پر ہے جسکی قبول ہوئی وہ رستگار ہوا۔ نماز گناہوں کا کفارہ ہے اور مسجد میں جانا طاعت ہے اللہ اور
اُسکے رسول کی پس جسکو اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کی اطاعت منظور ہو وہ مسجد میں جاوے نماز
ادا کرے داخل دارالنعیم ہوگا اُسکے ہمراہی صدیق اور شہید ہونگے اور وہ بہشت میں داؤد علیہ السلام کے
ہمسایہ میں ہوگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مؤذن کا جواب دینا خلقت کے واسطے شفیع ہے بروز قیامت
پس جو شخص نماز جماعت سے ادا کرے اُسکو ہر رکعت کے بدلے تین سو رکعات کا ثواب ملیگا اور
بہشت برین میں اُسکو بے شمار قصر عطا ہونگے۔ جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول
ہوئے۔ دعاگو مرخص ہوا۔ الحمد اللہ علیٰ ذٰلک ۞

مجلس بستم - گفتگو مومن کی حقیقت مین واقع ہوئی آپنے فرمایا کہ مومن وہ شخص ہے جو تین چیزون
کو دوست رکھے۔ اول درویشی۔ دوم بیماری۔ سوم موت۔ جو ان تین چیزونکو دوست رکھیگا فرشتے اُسے
دوست رکھینگے اللہ تعالے اُسپر مہربانی فرمائیگا اور جگہ اُسکی بہشت برین ہوگی۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
اللہ تعالے مومنونکو دوست رکھتا ہے مومن اللہ کے دوست ہین۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت
انس بن مالک سے مروی ہے کہ جس شخص کے پاس ساٹھ ہزار درم ہون وہ تونگر ہے اور جو اس سے
کم ہون تو مفلس ہے اور جس شخص کے پاس کچھ نہو اُسے لازم ہے کہ شکر اللہ تعالے کا بجالائے کہ
اُسنے میراث حضرت ایوب علیہ السلام کی پائی۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین نے خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
کی زبانی سنا ہے فرماتے تھے کہ بروز حشر اللہ تعالے تین گروہونکی جانب نظر رحمت سے دیکھیگا اور وہ
عرش عظیم کے تلے سایہ مین ہونگے۔ اول وہ شخص جو ہمیشہ چشم پُر آب رہے۔ دوسرے وہ عورت کہ اُسکا شوہر
اُس سے خوش ہو۔ تیسرے وہ شخص جو درویشون اور مسکینون کو کھانا کھلاتا رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ جو شخص اپنے ہمسایہ کو خوش رکھیگا وہ بہشت مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمسایہ ہوگا
اور جو شخص ہمسایہ کو ناراض رکھیگا وہ ملعون ہے اور جو اہلبیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست
نرکھے وہ منافق ہے۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فاضلترین اعمال مین نماز ہے اور بعد اسکے صدقہ اور
قرآن شریف کا پڑھنا۔ پس جس کسی نے ان تینون چیزون مین جد و جہد کیا اُسنے بہت کچھ پایا۔ جب حضرت
خواجہ یہ فواید بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک ؛

مجلس بست و یکم۔ حاجتونکے رواکرنیکے بیان مین۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالے اپنے بندون
مین سے اُس بندے کو زیادہ دوست رکھتا ہے جو حاجتمندون کی حاجت روائی کرے۔ جگہ اُسکی
بہشت مین ہوگی اور جو شخص کہ مسلمان کو گرامی رکھتا ہے اللہ تعالے اسکو گرامی رکھتا ہے اور
اُسکے گناہ معاف فرماتا ہے اور جو شخص کانٹا شارع عامہ سے اِس نیت سے اُٹھا دے کہ کسی مومن کے
پاؤن مین چبھ جاوے اور اُسے تکلیف ہو نہ جاوے اُسکی جزا مین اُسکو ہمراہ صدیقین اور شہدا کے اٹھاویگا
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مشایخ کبار سے منقول ہے کہ اگر آدمی اوراد و وظایف مین مشغول ہے اور کوئی حاجتمند

اوسکی پاس آوے اوسے لازم ہے کہ اپنا کام چھوڑکر اوسکی جانب مشغول ہو اور اپنے مقدور کے موافق اوسکی حاجت روا کرنے میں کوشش کرے اللہ تعالیٰ اُسے اجر بے حد عنایت فرمائیگا۔ یہ ارشاد فرماکر آپ مشغول ہوئے دعاگو رخصت ہوا الحمد للہ علی ذالک ٭

مجلس بست و دوم گفتگو آخر زمانہ کے حال میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں لوگ میری امت کے عالموں کو جان سے ماریں گے جیسے کہ چور اور قزاق مارے جاتے ہیں اور اوسوقت کے آدمی عالموں کو منافق اور منافقوں کو عالم جانیں گے اُسوقت کی زندگانی مرگ سے بدتر ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص واسطے اللہ کے علم تحصیل کرے گا اُسکا بدلہ اللہ تعالیٰ دے گا اوسکو دنیا اور آخرت میں درجے ملیں گے اور فردائے قیامت میں ہمسائگی آنحضرت کی میسر ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تحصیل علم کی راہ میں طالب علم کو ایک روپیہ نفقہ کرنا بہتر ہے ہزار برسکی عبادت سے۔ اوسکو ہزار سال کی عبادت کا ثواب ملیگا۔ اور جو شخص تحصیل علم کے لیئے ایک ہی قدم چلے اللہ تعالیٰ اوسکو بہشت میں ایک سو درجے کرامت کرے گا۔ اور ہزار حوریں اوسکو مرحمت فرمائے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص علم دین کی کتاب لکھتا ہے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ اوسکا نام اولیائے تحت عبائی کے دفتر میں لکھو۔ فرشتے حسب الحکم اُسکا نام دفتر اولیا میں لکھتے ہیں۔ جب حضرت یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک ٭

مجلس بست و سوم گفتگو تفکر مرگ میں واقع ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ موت کا یاد کرنا رات دن کے عبادت کرنے سے بہتر ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص موت کو پیوستہ یاد کرتا رہے وہ اپنی قبر کو بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ کے مثال پاویگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فی فضلیت زہد موت کا یاد کرنا ہے اور اپنا کو سپرد رو سمجنا۔ جو شخص ایسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکے گناہ معاف فرماتا ہے اگرچہ وہ شجر و مدر سے زیادہ ہوں اور اوسکی ذات پر دوزخ کی آنچ حرام کرتا ہے اور بہشت میں وہ برابر انبیاؤں کے مکان پاویگا

دیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ یہ بیان فرما کر مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس بست و چہارم گفتگو مسجد میں چراغ روشن کرنے کی فضیلت میں واقع ہوئی آپنے فرمایا کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جو شخص ایک شب مسجد میں چراغ بیجے اللہ تعالیٰ اوسکے ستر برس کے گناہ معاف فرماتا ہے اور اوسکے نامۂ اعمال میں ستر برس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بہشت میں اوسکو ایک محل عطا ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص پیوستہ ایک ماہ مسجد میں چراغ روشن کرے اللہ تعالیٰ اوسکے ہفت اندام کو آتش دوزخ پر حرام فرماتا ہے اور دروازے بہشت اوسپر کشادہ ہوتے ہیں کہ جس راستہ سے چاہے داخل ہو اور اوس شخص کا اوسوقت تک انتقال نہ ہوگا جبتک کہ وہ اپنی جگہ بہشت میں نہ دیکھ لیگا۔ اور بہشت میں اوسکو رفیق پیغمبران کہکر لکارینگے جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس بست و پنجم گفتگو درویشوں کے باب میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص درویشوں کو مہمان رکھے اوسکے واسطے بہشت میں ایک دروازہ کہول دیتے ہیں اور وہ آخرت میں تونگر ہوگا اور جو شخص اس راہ میں اپنا پیسہ خرچ کرے یعنے درویشوں پر نفقہ کرے اور اوس دیئے کو چہپاوے اوسکے تمام گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تین گروہ بو بہشت کی نہ سونگہینگے ایک درویش جہوٹ بولنے والا۔ دوسرا تونگر بخیل۔ تیسرا سوداگر خیانت کرنے والا۔ ان تین گروہوں کو عقوبت سخت ہوگی۔ جب درویش جہوٹ بولیں گے تو تونگر بخیلی کرینگے سوداگروں میں مرض خیانت پہیلیگا۔ حق تعالیٰ زمین سے برکت اوٹہا لیگا۔ جب حضرت یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو مرخص ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس بست و ششم گفتگو شلوار و آستین اور پیراہن کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ پاجامہ پائچے دراز کرنا منافقوں کی علامت ہے۔ جو شخص کہ پائنچا اسقدر دراز کرے کہ ایڑی تک آجاویں وہ منافق ہے جگہ اوسکی دوزخ ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص اسقدر دراز پائچے رکہے کہ وہ پیروں تلک آجاویں

اور گھسیٹتے چلیں اُسے لعنت نصیب ہوتی ہے ہر فرشتہ جو آسمان و زمین میں ہے اُس پر لعنت کرتا ہے اور اُسکے جسم کے بالوں کے شمار کے تعداد سے اُسکے واسطے دوزخ میں خانہ عقوبت بنا دینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص پاجامہ دراز پہنے وہ منافق ہے اور جسکی آستین پیراہن دراز ہوں وہ ملعون ہے۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دو گروہ ہمیشہ لعنت خدا میں گرفتار رہتے ہیں اول پاجامہ دراز پہننے والا۔ دوم وہ شخص جسکے پیراہن کی آستین دراز ہوں۔ پس جو شخص ان دونوں باتوں کو کرتا ہے وہ اپنے واسطے دوزخ میں گھر بناتا ہے۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دراز ازار پہننے اور لمبی آستین بنانے کے لیے عورتوں کو رخصت ہے۔ جب آپ یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد اللہ علیٰ ذالک۔

مجلس بست و ہفتم۔ گفتگو آخر زمانہ کے علماء اور امیران جابر کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں جابر ہونگے اور علماء دنیا کو دوست رکھینگے فتنہ عالم میں پیدا ہوگا۔ پس اُن ایام میں موت حیات سے بہتر ہوگی کیونکہ عیش دنیاوی مؤمنوں پر تنگ ہو جائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب امیر جابر ہونگے اور علماء دنیا دوست حق برکت میان عالم سے اُٹھا دیگا۔ بلا اور شر خلق میں پیدا ہونگے۔ شہر ویران ہو نگے۔ زمین میں فساد پھیلیگا اسکے بعد فرمایا کہ آخر زمانہ کے عالم اکثر شرابی ہونگے۔ اور اعلام زیادہ کرینگے۔ پس تم تحقیق جانو کہ وہ دوزخ کے کندے ہیں۔ اسکے بعد گفتگو دربارہ صدقہ واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ صدقہ درویش کو دینا چاہیئے اور جو شخص اپنی درویشی کو چھپا رکھتا ہے اُسکو دس گنا ثواب ملتا ہے بعد درویشوں کی صدقہ اپنے اقربا کو دینا چاہیئے یہ بہت بڑا ثواب رکھتا ہے اُسکے ساری گناہ معاف فرمائے جاتے ہیں۔ اُنکے بعد صدقہ علما کو دینا چاہیئے کہ اُنپر ایک درم نفقہ کرنے سے ثواب چہزار درم کا ملتا ہے۔ اسکے بعد سنگر داور صالح لوگوں کا حق ہے جو شخص اس ترتیب سے صدقہ دیوے تو اللہ تعالیٰ اُسکو بخشدیتا ہے اور بہشت میں مدارج اعلیٰ عنایت فرماتا ہے۔ آپ یہ فرماکر مشغول ہوئے۔ دعاگو مرخص ہوا۔ الحمد اللہ علیٰ ذالک۔

مجلس بست و ششم گفتگو علما کی فضیلت اور توبہ کے بارے میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ توبہ قبل از مرگ کرو۔ موت کے بعد پشیمانی سے کچھ حاصل نہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید اور فرقان حمید میں فرماتا ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو توبہ کرو توبہ نصوح یعنی جیسا اُسکا حق ہے ویسی توبہ کرو قبل اسکے کہ دروازہ توبہ کا بند ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے باہر تشریف لائے مناجات کی کہ یا الہی تو نے ابلیس کو مجھ پر مسلط کیا مجھے اسکی طاقت نہیں جو اسکو اپنے سے دفع کردن مگر تیری توفیق شامل حال ہو جائے تو کچھ مشکل نہیں آواز آئی کہ اے آدمؑ جب تیری اولاد ہوگی میرا فضل اُنکے شامل حال ہوگا وہ امین رہینگے۔ اسکا مکر انپر نہ چلیگا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دوبارہ عرض کی کہ یا الٰہی اس سے بھی زیادہ کر آواز آئی کہ اے آدمؑ مین نے توبہ اُنپر فرض کی جب تک بدن میں جان باقی ہے اور وہ توبہ کرین تو قبول کرونگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک کے نزدیک توبہ جملہ مسلمانوں پر کرنی فرض ہے چاہیے کہ قبل از گو شمالی مرگ توبہ کرین اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حق تعالےٰ نے توبہ کا ایک دروازہ مغرب مین بنایا ہے وسعت اُسکی بقولے ستر برس کی راہ اور بقولے چالیس برس کی راہ ہے۔ پس وہ دروازہ یوم پیدائش خلق سے آج کے روز تک کھلا ہوا ہے اور اُسوقت تک کہ سورج مغرب سے نہ نکلیگا بند نہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ سب مذاکرے جو معرض گفتگو مین آئے تیری کمالیت کے واسطے تھے لازم ہے کہ جو کچھ مین نے کہا ہے تم اُسے بجالاؤگے کہ فردائے قیامت کو شرمندہ نہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مرید خلف وہ ہے کہ جو کچھ اپنے پیر کی زبانی سنے اُسکا خیال رکھے دل و جان سے اُسکی تعمیل کرے مجب آپ یہ فرما چکے مُصلا اور خرقہ و عصا دعاگو کو لطف فرمایا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ امانت خواجگان چشت رضی اللہ عنہم سے مجھے پہونچی تھی مین نے تمہین پہونچائی اور تمہارے حوالہ کی۔ اب تمکو لازم ہے کہ جسکو اپنے بعد مرد دیکھو اُسکے حوالے کرنا۔ جب آپ یہ فرما چکے بندہ نے سر زمین پر رکھا آپنے از راہ نوازش مجھے اُٹھایا اور بغلگیر فرمایا۔ دعاگو مرخص ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک تمت

دلیل العارفین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد خادم درویشان ملکہ تراب نعال اقدام ایشاں **غلام احمد خان تریاں** ابن جناب فیض مآب سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین مولانا بالفضل واولانا بالکمال خاصہ خاصگان حضرت مولانا مولوی **غلام محمد خان** صاحب حنفی چشتی سلیمانی جھجری دام ظلہ ساکن قصبہ جھجر از مضافات شہر شاہجہان آباد دہلی بخدمت حضرات ارباب دانش واصحاب بینش عارض ہے کہ یہ رسالہ ترجمہ ہے کتاب مستطاب گنج معرفت **دلیل العارفین** کا جس میں حضرت سند الاولیاء سراج السالکین منہاج المتقین قطب الاولیا فرد الاتقیا خواجہ بزرگ حضرت **خواجہ معین الحق والملۃ والدین حسن سنجری ثم اجمیری** نور اللہ مرقدہ کے ملفوظات برکات کو حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الاقطاب **قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی** قدس سرہ نے بطریق مجالس جمع فرمایا ہے اور اپنی حسن تحریر سے ایک دریائی ذخار کو کوزے میں بند کیا ہے۔ یہ ترجمہ گنج دوم ہے۔ معدن الیواقیت والجواہر اعنی مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت رضی۔ للہ الحمد والمنۃ کہ یہ ترجمہ ایک باب اور دو فصل پر تمام ہوا و اللہ ولی التوفیق +

باب دوم ترجمہ کتاب مستطاب دلیل العارفین منقسم بر دو فصل۔ **فصل اول** مبتدے از احوال برکت اشتمال خواجہ بزرگ قدس سرہٗ از جانب مترجم **فصل دوم** ترجمہ کتاب مستطاب دلیل العارفین قاریان کتاب سے امید ہے کہ جہاں کہیں اس ترجمہ میں غلطی پائیں از راہ کرم درست فرمائیں ؎ قاریا بر من مکن قہر و عتاب ؛ گر خطائے رفتہ باشد در کتاب ؛؛ آں خطائے رفتہ را تصحیح کن ؛؛ از کرم واللہ اعلم بالصواب ؛؛

باب دوم

وصل اول نبذے از احوال برکت اشتمال حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والملۃ والشرع والدین حسن سنجری ثم الاجمیری رضی اللہ تعالی عنہ از جانب مترجم۔

نام نامی واسم گرامی آنجناب کا معین الدین حسن ابن غیاث الدین حسن سنجری ہے آپ از سادات حسنی ہیں کہ نسب آپکا حضرت امام حسن علیہ السلام پر منتہی ہوتا ہے۔ حضور والا قصبہ سنجر من مضافات سیستان میں پیدا ہوئے اور وہیں نشو ونما پایا۔ جب عمر شریف پندرہ برس کی ہوئی آپکے والد صاحب نے بقضائے الٰہی انتقال فرمایا حسب قاعدۂ زمانہ آپ بجائے اپنے والد مرحوم کے وارث جائداد بیشمار ہوئے اگرچہ حضرت خواجہ ولی مادرزاد تھے فاما وجہ ظاہری تارک ہونے کی یہ ہوئی کہ ایک روز آپ انگور کے باغ میں جو وراثتاً آپکو پہونچا تھا رونق افروز تھے کہ سرآمد مجاذیب زمانہ خواجہ ابراہیم مجذوب تشریف لائے آپنے سروقد ہوکر تعظیم کی اور چند خوشہ انگور تازہ بتازہ اونکی خدمت میں پیش کیئے جنکو اونہوں نے نہایت خوش ہوکر نوش جان فرمایا۔ کہانے سے فارغ ہوکر خواجہ ابراہیم مجذوب نے چند دانہ تل اپنے گلیم سے نکالے اور لعاب دہن میں تر کرکے حوالہ خواجہ بزرگ کیئے آپنے اونکو کہا لیا بمجرد کہانے کے دل آپکا دنیائے دنی سے سرد ہوگیا۔ اُسیوقت تمام جائداد راہ خدا میں ایثار کی اور برای طلب حق اپنے وطن مالوف سے روانہ ہوکر بخارا تشریف لیگئے۔ بخارا اُندنوں مرکز درس وتدریس تہا۔ چند عرصہ وہاں قیام فرماکر قرآن مجید اور فرقان حمید حفظ فرمایا دیگر علوم دینی بہی حاصل کیئے۔ چونکہ آنجناب کو طلب حق تہی حصول علم سے طبیعت سیر نہیں ہوئی پس بخارا سے بہی رخت اقامت باندہا قصبۂ ہرون جو از مضافات نیشاپور ہے غلغلۂ کرامت و ولایت حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کا سنا مشرف بزیارت غوث زمانہ ہوکر شرف بیعت حاصل فرمایا۔ بیس سال کامل خدمت حضرت خواجہ عثمان ہرونی رح میں بسر کیئے اسعرصہ میں بارہا اتفاق سفر ہوا۔ حسن عقیدت سے حضرت خواجہ زاد سفر اپنے شیخ کا سر مبارک پر رکہکر لیچلتے تہے۔ الغرض بعد سیاحت عالم بغداد شریف میں پہونچے اور خدمت شیخ سے حسب الاجازت

علیحدہ ہوئے اور خلوت اختیار کی مدارجِ علیا پر پہونچے بعدہ حسب فرمانِ واجب الاذعان جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہی چالیس نفر مریدان کامل جانب ہند نہضت فرما ہوئے اُس زمانہ میں یہاں عملداری ہنود بسرداری رائے پتھورا راجہ اجمیر وغیرہ تھی۔ جب آپ دہلی پہونچے چند یوم قیام فرمایا تلقین دین اسلام میں مصروف ہوئے۔ اہل ہنود پر یہ امر نہایت شاق گذرا۔ مگر عداوت پر چشت باندھی گر اُسکا کوئی کیا کرسکتا ہے جسکی مدد پر خدا ہو۔ ایک شخص سب پر گوے سبقت لیگیا اُسنے آپکو شہید کرنیکا عزم بالجزم کیا۔ یہ سوچ ایک چھری نہایت تیز وآبدار لیکر مجلس مبارک میں آیا اور منتظر موقع تھا کہ آپنے روشن ضمیری سے یہ حال دریافت فرما کر اُس جوان سے کہا کیوں خاموش ہے چھری نکال اور اپنا کام کر۔ یہ سنتے ہی وہ شخص سہم گیا اور نثار تُراب اقدام حضرت خواجہ ہوا صدق دل سے ایمان لایا اور رشتہ غلامانِ خواجہ میں منسلک ہوا اس خبر کے مشتہر ہونے پر جوق جوق کفار حاضر خدمت ہو کر دولت ایمان سے مشرف ہوئے۔ الحمد للہ علی ذٰلک۔ چونکہ رائے پتھورا اجمیر میں رہتا تھا اسلئے آپنے قصد اجمیر کا کیا۔ دہلی سے اجمیر پہونچکر رائے پتھورا کو پیام مسلمان ہونیکا بھیجا۔ یہ سعادت ابدی اُس بدبخت ازلی کے نصیب میں نہ تھی۔ ایمان نہ لایا بلکہ درپے تصدیع ہوا۔ اپنے بجائی جیپال جوگی اور شادی دیو سے جو زبردست ساحر تھے مقابلہ کرایا۔ ہندی مثل ہے سانچ کو آنچ نہیں اور سچ کے آگے جھوٹھا فروغ نہیں پاسکتا سحر کی کرامت کے آگے مجال تھی جو ٹھہر سکتا رد ہوگیا۔ جیپال بعد معائنہ خوارق اور عادات کے ایمان لایا اور حیات دائمی کا خواستگار ہوا حیات تا بقیامت پائی مریدین خضر ثانی کا لقب پایا مگر رائے پتھورا ویسا ہی درپے تصدیع رہا لاچار ہو کر آپنے اُسے کہلا بھیجا کہ "ما ترا زندہ بمسلمانان سپردیم" اس ارشاد پر تھوڑا ہی عرصہ گذرنے پایا تھا کہ فیما بین رائے پتھورا اور سلطان شہاب الدین محمد غوری انار اللہ برہانہ کے جنگ عظیم واقع ہوئی معرکہ مسلمانوں کے ہاتھ رہا پتھورا زندہ گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا۔

ذکر خوارق وعادات حضرت خواجہ کے واسطے ایک دفتر عظیم درکار ہے لاتحصی اور بے تعداد ہیں اور تا بہ ہنوز جاری۔ چالیس سال تک آپنے ہندوستان میں خلق خدا کی رہبری کی لاکھوں ہنود

مسلمان ہوئے اور غلامی حضرتِ خواجہ سے مشرف۔ وفات شریف آپکی ۶۳۳ھ ہجری میں بروز یکشنبہ بتاریخ ششم ماہ رجب المرجب بمقام دار الخیر اجمیر میں ہوئی۔ بعد وصال مبارک پیشانی النور پر یہ عبارت بخطِ نور مسطور پائی گئی "مَاتَ حَبِیْبُ اللّٰہِ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ" یعنی فوت ہوا دوست خدا کا محبت الٰہی میں۔ مزار مبارک دار الخیر اجمیر میں زیارتگاہ خاص و عام ہے۔

فصل دوم آغاز ترجمہ کتاب مستطاب دلیل العارفین

مجلس اول - بروزِ پنجشنبہ پنجم ماہ رجب المرجب ۵۶۱ھ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خواجہ قطب الاقطاب تحریر فرماتے ہیں کہ تاریخ مذکورہ بالا کو شہر بغداد کی مسجد ابو اللیث سمرقندی رحمۃ میں حاضر ہو کر شرف بیعت حضرت خواجہ بزرگ سے مشرف ہوا۔ آپنے از روے نوازش و کرم مجھ فقیر کو اپنے زمرۂ حلقہ بگوشان میں قبول فرماکر کلاہ چار ترکی عنایت فرمائی اُس روز مجلس مبارک میں شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اور شیخ داؤد کرمانی اور شیخ برہان الدین محمد چشتی اور شیخ تاج الدین محمد صفاہانی رحمہم اللہ اور بہت سے اصفیائے عظام حاضر تھے۔ نماز کے بارہ میں گفتگو ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کوئی شخص بارگاہ رب العزت میں قرب حاصل نہیں کرسکتا مگر جو وقت نماز پڑھتا ہے قرب حاصل کرتا ہے۔ نماز مسلمانوں کی معراج ہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ الصلوٰۃ معراج المؤمنین یعنی نماز مسلمانوں کی معراج ہے اور فرمایا بالتحقیق نماز ایک راز ہے جسے بندہ اپنے پروردگار سے عرض کرتا ہے پس جسقدر اطمینانِ قلب و حضوری قلب و مشغولی نماز میں ہوتی ہے اُسیقدر اپنے پروردگار سے نزدیک ہوتا جاتا ہے کیونکہ راز بیان کرنے میں اُسیقدر نزدیکی ہونی چاہیے جسکا وہ راز مستحق ہے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "المصلی یناجی ربہ" یعنی نماز پڑھنے والا راز کہتا ہے اپنے پروردگار سے۔ اسکے بعد مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ جب میں حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کی خدمت میں آیا بیس۲۰ سال تک مطلق ذرہ بھر مدت کی کہ نہ دن کو دن گنا اور نہ رات کو رات شب و روز دست بستہ خدمت میں حاضر رہتا جب کہیں آپ تشریف لیجاتے میں ہمرکاب جاتا اور زاد راہ خواجہ اپنے سر پر رکھکر لیچلتا جب آپنے میری خدمت

ملاحظہ فرمائے دروازہ عطا و کرم کا مجھ پر کھولدیا۔ بعدہ ارشاد فرمایا۔ بغیر خدمت و محنت کے کچھ نہیں ملتا جو کسی نے حاصل کیا ہے وہ محنت و خدمت ہی سے پایا ہے مرید کو چاہیئے کہ ایک ذرہ فرمان پیر سے تجاوز نہ کرے ہر عمل یا وظیفہ جو ارشاد ہوا ہے خوب مواظبت کرے پیر مرید کے لیے بجائے مشاطہ ہے اسکا ہر ارشاد واسطے درستی مرید کے ہوگا۔ میرے بھائی شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کا حال بعینہ مجھ سے مشابہ ہے آپنے بھی دس سال تک سفر و حضر میں اپنے پیر کی خدمت کی جب راہ چلتے زاد سفر اپنے سر پر رکھ لیتے اسکا فائدہ جو انہیں حاصل ہوا خارج از بیان ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب تنبیہ مصنفہ حضرت امام ابو اللیث سمرقندی میں مرقوم ہے کہ ہر روز دو فرشتے آسمان سے زمین پر اوترتے ہیں ایک خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑا ہو کر ندا کرتا ہے کہ ای بنی آدم و بنی جان اس امر کو بخوبی جان لو اور اس بات کو بگوش ہوش سنو کہ جس نے فرض خدا ادا نہیں کیا ذمہ خدا کا اس سے بری ہے دوسرا فرشتہ بام حظیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑا ہوتا ہے اور ندا کرتا ہے کہ ای بنی آدم و بنی جان اس امر کو بخوبی جان لو اور اس بات کو بگوش ہوش سنو کہ جس نے سنت رسول مقبول صلعم ادا نہیں کی بروز قیامت آپکی شفاعت سے بے بہرہ رہیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں ایکمرتبہ مسجد لنگری واقع بغداد میں برابر اولیاء بغداد حاضر تھا حکایت کرنے خلال درمیان انگشتان دست و پا وقت وضو ہو رہی تھی کہ یہ امر مسنون ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ترغیب دی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کو واسطے کرنے خلال درمیان انگشتان دست و پا کے جو شخص ایسا کریگا حق تعالی اسکی انگلیوں کو بھی شفاعت سے بے بہرہ نہ رکھیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اور خواجہ اجل شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ایک جا بیٹھے تھے۔ وقت نماز شام کا ہوا خواجہ اجل شیرازی نے تجدید وضو کی اتفاق سے انگشتہا دست و پا میں خلال کرنا بھول گئے ہاتف غیب نے آواز دی کہ ای اجل دعوی دوستی ہمارے نبی کا کرتے ہو اور اسکی امت سے بھی ہو پھر کیا وجہ ہے کہ اسکی سنت کو سہو کیا خواجہ اجل مجھسے ذکر کرتے تھے کہ جب سے میں نے آواز سنی ہے کمر اوپر ادا کرنے تمام سنتہای رسول مقبول کے چست باندھی ہے جبتک خواجہ اجل زندہ رہے کوئی سنت کبھی انسے فروگذاشت نہیں ہوئی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خاطر عاطر خواجہ اجل رح کی اس

واقعہ کے بعد از حد متفکر رہتے تھے میں نے سبب دریافت کیا جواب دیا کہ جب یہ واقعہ ہو خلال انگشتان دست و پا سرزد ہوا ہے مجھے شرم دامنگیر ہے کہ کل بروز حشر کس منہ سے خواجۂ عالم فخر بنی آدم کے روبرو ہوں گا۔ بعدہٗ یہ ارشاد فرمایا کہ کتاب صلوٰۃ مسعودی میں بروایت ابوہریرہ رضی لکھا ہے کہ ہر ایک عضو کو تین مرتبہ دھونا سنت ہے اور یہی سنت انبیاء پیشین کی تھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر عضو وضو کو بجز مسح تین تین مرتبہ دھونا میری سنت ہے اور اس سے زیادہ دھونا اپنے اوپر ستم کرنا ہے۔ بعد اسکے حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت بیان فرمائی کہ آپ سے دو مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ہاتھ کو وضو میں تیسری دفعہ دھونا بھول گئے جب رات ہوئی جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ اے فضیل تم سے تو یہ بعید تھا کہ میری سنت کو بھول جاؤ خواجہ فضیل رحمہ فرماتے ہیں کہ میں یہ خواب دیکھ کر خوف زدہ ہوا اوٹھ کھڑا ہوا از سر نو وضو کیا اور اس کی کفارت کے لیے پانچسو رکعتیں روزمرہ ایکسال تک پڑھنا لازم گردانا۔ بعدہٗ ارشاد فرمایا مردان خدا کا ایک گروہ ہے ہر رات باوضو سوتے ہیں حق تبارک وتعالی ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ اوس باوضو سونے والے کے حق میں دعائے خیر ومغفرت کرتا رہے تاآنکہ وہ خوابیدہ بیدار ہو۔ دعا اُس فرشتہ کی یہ ہے کہ اے خدا بخش اور معاف فرما گناہ اوس شخص کے جو بطہارت پاک سوتا ہے۔ اسکے بعد فرمایا شرح عارفان میں مسطور ہے کہ جب بندہ باوضو سوتا ہے اوسکی جان کو آسمانوں پر عرش کے تلے لیجاتے ہیں فرمان الہی ہوتا ہے کو نیا خلعت پہناؤ روح خلعت پہنکر سجدہ کرتی ہے پھر فرمان الٰہی ہوتا ہے کہ اوسے پھر لیجاؤ کہ یہ نیک بندہ ہے اور جو بے طہارت سوتا ہے اوسکی جان کو آسمان اول تک لیجاتے ہیں اور پھر وہیں سے یہ کہتے ہوئے اُلٹا لے آتے ہیں کہ یہ اس لائق نہیں جو اسے اوپر عرش کے لیجائیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الیمین للوجہ والیسار للمقعدۃ یعنے داہنا ہاتھ واسطے موہنہ کے ہے اور بایاں واسطے مقعد کے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جب مسجد میں جائیں مسنون ہے کہ داہنا پیر پہلے مسجد میں رکھیں اور بوقت واپسی بایاں پیر پہلے نکالیں اُسیوقت ایک حکایت موافق امر مذکورہ بالا بیان فرمائی کہ ایکبار حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے

وقتِ دخولِ مسجد اپنا پایان پیرسہوًا اندر رکھ دیا آواز آئی کہ اے ثوری ایسی بے ادبی سے خدا کے گھر میں آنا چاہئے جیسے تم آئے اُس روز سے حضرت سفیان ثوری رح کا نام سفیان ثوری پڑ گیا ورنہ پہلے نرا سفیان ہی تھا اسکے بعد گفتگو عارفانِ الٰہی کے بارہ میں ہوئی اُنکے احوال اور مقامات کا ذکر آیا ارشاد فرمایا کہ عارف اُسے کہتے ہیں کہ ہر روز صدہا تجلیات عالم غیب سے ہوں اور ایک ہی وقت میں ہزارہا تجلیات اور حالات دمبدم اُسپر ہویدا ہوں وہ اُن سب میں نورِ الٰہی کے سوا کچھ بھی نہ دیکھے اور نہ خاطر میں لاوے۔ اسکے بعد دوبارہ فرمایا عارف وہ ہے جو تمام علم جانے اور عقل سے صدہا ہزار معانی بیان کرے اور جمیع دقایق محبت کا جواب دیوے اور ہروقت معانی کے بحر میں غوطہ لگا کر وہ موتی جو انوارِ الٰہی کا دریائے معرفت میں ہے حاصل کرے اور اُسے آگے جوہریانِ صاحب بصر کے پیش کرے جب وہ اُسی دیکھیں پسند کریں تب جانو کہ وہ عارفِ الٰہی ہے۔ بعدہ بیان فرمایا کہ عارف ہروقت دلولۂ عشق ہی میں سرشار رہتا ہے اگر کھڑا ہے تو دوست ہی کے عشق میں کھڑا ہے اور بیٹھا ہے تو اُسیکا ذکر کر رہا ہے اور جو سویا ہے تو اُسی خیالِ دوست میں بیخبر ہے اگر جاگتا ہے تو اُسی دُھن میں ہے۔ ازاں بعد فرمایا کہ اہلِ عشق جب نماز صبح سے فارغ ہوتے ہیں اُسی جگہ پر اشراق کے وقت تک بیٹھے رہتے ہیں مقصود اُنکا اسمیں یہ ہے کہ دوست کی نگاہ قبولیت پڑے اور انوار اور تجلیات دمبدم اُنپر زیادہ ہوں۔ بعدہ فرمایا جو شخص نماز صبح سے فارغ ہو کر اُسی جگہ اس نیت سے بیٹھا رہے کہ نماز اشراق پڑھکر اُٹھے حق تعالیٰ ایک فرشتہ روانہ فرماتا ہے کہ اُسوقت تک اُسکے پاس بیٹھ کر دعائے خیر و مغفرت کرتا ہے تاآنکہ وہ نمازِ اشراق سے فارغ نہ ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب عمدہ میں سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکروز شیطان علیہ اللعنۃ کو دیکھا کہ دُبلا اور زرد رنگ ہو رہا ہے آپنے سبب دریافت کیا اُس مردود نے جواب دیا کہ میں آپکی امت کی چار باتوں سے از حد تنگ ہو گیا ہوں منجملہ اُسکے اول یہ ہے کہ آپکی اُمت میں مؤذن ہیں وقت نماز آنے پر اذان دیتے ہیں جو شخص اذان سنتا ہے جواب اذان میں مصروف ہو جاتا ہے اور تیاری نماز کرتا ہے اذان دینے والا اور سننے والے سب بخشے جاتے ہیں دوسرا سبب یہ ہے کہ آپ غازیوں

کے ہنہناتے ہین اور وہ تکبیرین کہتے ہوئے راہِ خدا مین میدانِ جنگ مین در آتے ہین فرمانِ خدا تعالےٰ ہوتاہے کہ مین نے اُنکو اُنکے اہل سمیت بخشدیا۔ تیسرا کسب حلال درویشون کاہے وہ اپنے کسب حلال مین سے اورونکو بھی دیتے ہین خدا تعالےٰ اُنکو بھی اِن درویشونکی وجہ سے بخشدیتا ہے۔ چوتھے میری کمر اُن لوگون کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے جو نماز صبح پڑھکر اشراق کے وقت تک اُسی جگہ بیٹھے رہتے ہین جب مین فرشتون مین رہتا تھا اُسوقت مین نے ایک صحیفہ مین لکھا دیکھا تھا کہ جو شخص نماز صبح پڑھکر اُسی جگہ بیٹھا رہے یہانتک کہ آفتاب نکل آئے اور وہ نمازِ اشراق پڑھے حق تعالےٰ اُسے مع ستر ہزار آدمیون کے جو اُسکے اہل سے ہون بخشدیتاہے۔ اسکے بعد فرمایا فقہ الاکبر مین بروایت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ لکھاہے کہ ایک کفن چور جسنے چالیس سال تک کفن چرائے تھے قضائے الٰہی سے مرگیا اُسکے مرنے پر لوگون نے خواب مین دیکھا کہ بہشت برین مین خرامان ہے۔ پوچھا یہ درجہ تو نے کہا سے حاصل کیا۔ جواب دیا میرے پاس کوئی عمل خیر بجز نماز پڑھنے اور صبح کی نماز سے فارغ ہوکر اشراق تک مصلے پر قرار پکڑنے کے نتھا حقتعالےٰ جل شانہ وعم نوالہ نے میری عبادت قبول فرمائی اور میرے سارے گناہ بخشدئے۔ اسکے بعد فرمایا کہ عارفون پر ایک حال ہوتاہے اُسوقت وہ قدمزنی کرتے ہین ایک قدم مین حجابِ عظمت سے گزر کر حجاب کبریائی تک پہونچتے ہین اور دوسرے قدم مین واپس آجاتے ہین یہ بیان کرتے ہوئے حضرت خواجہ بزرگ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور رو پڑے فرمانے لگے کمتر درجہ عارفونکا یہ ہے کاملونکا درجہ اور ہے اُسے خدا تعالےٰ ہی جانتاہے نہ معلوم ایک قدم مین کہانتک جاتے ہین اور دوسرے مین کہان سے واپس آتے ہین اسکا کچھ حال معلوم نہین +

مجلس دوم۔ روز پنجشنبہ دولت پابوس میسر ہوئی گفتگو درباب جنابت یعنی ناپاکی ہورہی تھی مولانا بہاؤالدین بخاری اور مولانا شہاب الدین محمد بغدادی بھی حاضرِ خدمت شریف تھے آپنے ارشاد فرمایا جنابت آدمی کے بال بال مین ہوتی ہے پس جنب کو لازم ہے کہ ہر بال کے نیچے پانی پہونچائے اور تمام بالون کو تر کرے اگر ایک بال بھی ایسا رہ جائیگا جسکی جڑ مین پانی نہ پہونچا ہو روز حشر بدن اُس سے دشمنی کریگا۔ اسکے بعد فرمایا فتاوے ظہیریہ مین لکھاہے کہ منھ آدمی کا پاک ہے

جب کوئی جنب ہو اور پانی پیئے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا جو کچھ اس راہ سے جائیگا ناپاک ہوگا اگرچہ بی طہارت ہو ناپاک ہو حائض ہو یا مومن ہو یا کافر ہر حالت میں منہ پاک رہتا ہے اسکے بعد فرمایا ایک روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ایک صحابی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی ناپاک ہو اور موسم گرما میں ہوا چلتی ہو جس سے اوسے پسینہ آوے اور وہ پسینہ اوسکے کپڑوں میں لگے تو کیا کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں آپنے جواباً فرمایا ناپاک نہونگے اور نہ لعاب دہن ناپاک ہے۔ یعنی اگر جنب کا تھوک کپڑے پر گر پڑے تو کپڑا ناپاک نہوگا۔ بعدہ ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے سنا ہے کہ جب بوجہ زلت حضرت آدم علیہ السلام بہشت بریں سے دنیا میں اوتار گئے اور اتفاق صحبت حضرت حوا علیہما السلام سے ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت آدم علیہ السلام سے کہا کہ اوٹھیے اور غسل فرمائیے حضرت نے غسل کیا خوشی اور فرحت حاصل ہوئی آپنے کہا کہ ای بھائی جبرئیل کیا اسکی مزدوری اور مکافات بھی ہے حضرت جبرئیل نے جواب دیا بیشک بہت بڑا ثواب ہے بدلے ہر ایک بال کے جو آپکے کالبد مبارک میں ہے ثواب عبادت ایکسال کا ملیگا اور بتعداد ایک ایک قطرہ کے خداتعالی ایک ایک فرشتہ پیدا کریگا جو تا قیامت یاد خدا میں زندہ مصروف رہیگا اور ثواب اوس فرشتہ کی عبادت کا آپکو ملیگا اسکے بعد حضرت آدم نے دریافت فرمایا کہ ای بھائی جبرئیل یہ ثواب خاص میرے ہی لیے مخصوص ہے یا میری اولاد کے واسطے بھی حضرت جبرئیل ؑ نے جواب دیا یہی ثواب آپکی اولاد کے واسطے بھی ہے جو مسلمان ایماندار ہوں جب وہ غسل حلال سے کرینگے وہ بھی سارا ثواب مذکورہ بالا پاوینگے۔ جب حضرت خواجہ بزرگ نے ان فوائد کو تمام کیا آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا یہ نعمت عظمی صرف اُن ہی لوگوں کیلئے ہے جو غسل حلال سے کرتے ہیں لیکن ایک بڑا گروہ ہے کہ وہ اس دولت سے بے بہرہ ہے اور غسل انکا اکثر حرام سے ہوتا ہے جب کوئی شخص ہے غسل حرام سے کرتا ہے اللہ تعالی اوسکے نامۂ اعمال میں گناہان کبائر ثبت فرماتا ہے اور اسکے ہر قطرے سے ایک ایک دیو پیدا ہوتا ہے کہ وہ تا قیامت زندہ رہکر اعمال بد کیا کرتا ہے اور یہ سب اس زنا کے غسل کرنیوالے کے نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا اول طریقہ چلنے والوں راہ شریعت کا یہ ہے کہ آدمی شریعت قائم کرے اور کوئی بات خلاف شریعت اوس سے سرزد نہو

تب وہ دوسرے پایہ پر پہنچیگا جسکا نام طریقت ہے جب وہ اوسمیں ثابت رہے اور جیسے کہ طرائق طریقت میں بجا لاوے
اور اوسے تجاوز نکرے درجۂ معرفت میں پہنچیگا جب درجۂ معرفت میں پہونچا اوسجگہ شناخت اور آشنائی
ہوئی ہی جب اس میں بھی پورا اترا تو آگے اوسکے مرتبہ حقیقت کا ہے جب اس مرتبہ میں پہنچا جو کچھ طلب کریگا
پاویگا۔ اسکے بعد فرمایا کہ ایک بزرگ کی زبانی میں نے سنا وہ فرماتے تھے کہ عارف وہ ہے جو تمام
مقامات طے کرکے مقام فردانیت میں پہونچے کہ سب سے بیگانہ ہو جاوے اسیوقت یہ ذکر فرمایا
کہ نماز خدا تعالی کی امانت ہے اوسکے بندوں کے پاس پس بندونکو لازم ہے کہ اوسکو ایسا رکہیں جیسا
رکہنے کا حق ہے اور کوئی خیانت اوسمیں نکریں بعدہ ارشاد فرمایا جب آدمی نماز پڑہے اوسے لازم ہے
کہ رکوع و سجود کامل کرکے شرائط تمام بجا لاوے اور ارکان نماز کا خوب خیال رکہے اسکے بعد ارشاد
فرمایا صلوۃ مسعودی میں لکہا ہے کہ جب آدمی نماز کو بصحت ارکان ادا کرتا ہے فرشتے اوسکی نماز کو
آسمان پر لیجاتے ہیں اوسوقت اوس سے ایک نور ظاہر ہوتا ہے جس سے دروازے آسمان کے کہلجاتے ہیں
پہر اوس نماز کو عرش کے تلے لیجاتے ہیں حکم ہوتا ہے سجدہ کرو اور بخشش چاہو واسطے اوس نماز پڑہنے والے
کے جس نے تجہے بصحت ادا کیا ہے۔ یہ فوائد بیان کرکے حضرت خواجہ بزرگ آنکہوں میں آنسو بہر لائے اور
فرمایا افسوس ہے اوپر حال اون لوگوں کے جو ارکان نماز پورے طور پر ادا نہیں کرتے اور اوسکے ادا کرنے میں
دیر کرتے ہیں جب فرشتے اونکی نماز کو اوپر لیجاتے ہیں دروازۂ آسمان کہلتا ہے فرمان ہوتا ہے کہ اس
نماز کو اوپر نہ لیجاؤ واپس لیجاؤ اور اوس پڑہنے والے کے مونہہ پر مارو پس نماز زبان حال سے
کہتی ہے افسوس ضائع کیا تو نے اسکے بعد حکایت بیان فرمائی کہ ایکوقت ہمنے بخارا میں دانشمندوں
کی زبانی یہ حکایت سُنی کہ پیغمبر خدا صلعم نے ایک آدمی کو جو نماز پڑہ رہا تہا دیکہا کہ وہ ارکان نماز
پورے طور سے ادا نکرتا تہا آپ یہ دیکہکر اوسکے متصل ٹہرے جب وہ نماز سے فارغ ہوا آپنے فرمایا کہ
کب سے ایسی نماز پڑہتے ہو اوسنے جواب دیا یا رسول اللہ میں قریب چار سال سے اسیطرح نماز پڑہتا ہوں
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر آنسو بہر لائے اور اوس شخص سے فرمایا کہ تو نے اپنی عمر ضائع کی اگر درمیان
ان چار برسکے مرتا تو میری سنت پر نہ مرتا۔ اسکے بعد فرمایا میں نے حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس

سرہ کی زبانی سنا ہے کہ قیامت کے روز تمام انبیا اور اولیا و دیگر مسلمان اگر پرسش نماز مین کامل نکلے
تو چھوٹ گئے دوزخ کی آنچ سے بچے اور جو اسمین کامل نہوا دوزخ مین گیا۔ اسکے بعد بیان فرمایا کہ
میرا گذر ایک شہر مین ہوا جسکا نام مجھے فراموش ہوگیا ہے الا شام کے نزدیک ہے۔ اس شہر کے باہر
ایک غار تھا ایک بزرگ اسمین سکونت پذیر تھے نام نامی اُنکا شیخ محمد الواحد عزیزی تھا۔ خوف اور
ہیبت الٰہی نے اُنکے بدن پر گوشت و پوست تک باقی نہ چھوڑا تھا۔ صرف ہڈیان ہی باقی تھین ایک
دو پر شکل تھے دو شیر دروازہ کی چوکسی کرتے تھے مین اُنکی ملاقات کے واسطے گیا مگر اُن دونون
شیرونکی ہیبت سے اندر جانیکی ہمت نہ پڑی شیخصاحب نے مجھے دیکھا فرمایا اندر آؤ درمت ڈرو مین
یہ سنکر اندر گیا اور زمین ادب چوم کر بیٹھا پہلی بات جو آپنے فرمائی یہ تھی کہ جب تم ہی قصد کسی چیز کا
نکروگے وہ بھی تمہارا قصد نکریگی۔ پھر فرمایا جسکے دل مین خوف خدا ہوتا ہے ہر چیز اُس سے ڈرتی ہے
شیر کی کیا اصل ہے جو اُس سے نڈرے۔ الغرض اسطرح کے بہت سے لطائف بیان فرمائے پھر فرمایا اے
درویش کہانسے آنا ہوا ہے مین نے جواب دیا بغداد سے آتا ہون فرمایا خوش آئے لیکن مناسب ہے
کہ درویشونکی خدمت کرتے رہو کہ تمکو بھی مذاق درویشی حاصل ہو مجھے کئی برس اس غار مین رہتے ہوئے
گزر گئے تمام دنیا سے عزلت اختیار کرکے اس غار مین چھپا بیٹھا ہون ایک بات سے ایسا ڈرا ہون کہ
رات دن روتے گزرتا ہے مینے پوچھا حضرت وہ کونسی بات ہے فرمایا نماز ہے جسوقت ادا کرتا ہون
ادا کرنیکے بعد مجھے بہت بڑا خوف معلوم ہوتا ہے مبادا کوئی شرط فروگذاشت ہوگئی ہو اور میری اسقدر
محنت اکارت جاکر یہی نماز موجب عتاب ہو۔ پس اے درویش اگر اپنے تئین حق نماز سے عہدہ برا کیا
بہت بڑا کام کیا ورنہ عمر مفت میں گنوان کی۔ اسکے بعد ارشاد ہوا کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے کوئی گناہ
بہت بڑا خدا تعالےٰ کے نزدیک ارکان نماز کو پورے طور پر ادا کرنے سے زیادہ نہیں ہے جو شخص نماز کا
حق ادا نکریگا جلد اُسکی زبانیہ ہوگی جو دوزخ مین ایک بڑا سخت مکان ہے اور تم جو مجھے بغیر گوشت و
پوست کے دیکھتے ہو یہ اُسی سبب سے ہے مجھے کچھ معلوم نہین خدا تعالےٰ میری نماز قبول
فرماتا ہے یا نہین یہ بیان فرماکر مجھے ایک سیب دیا اور فرمایا کوشش کرو کہ عہدہ نماز سے باہر آؤ اگر باہر

آئے رستگار ہوئے ورنہ کل بروز حشر شرمساری ہوگی جس سے کسیکو مونہہ نہ دکھلا سکو گے اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ آنکھوں مین آنسو بھر لائے اور فرمایا اے درویش نماز ستونِ دین ہے اور رکن ستون نماز ہے اگر ستون قائم رہیگا گھر کھڑا رہیگا۔ جب ستون ہی نکلجائیگا گھر گر پڑیگا پس جسنے نماز مین خلل ڈالا اسنے اپنے دین و اسلام کو خراب کیا۔ اسکے بعد فرمایا شرح صلوٰۃ مسعودی مین امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی تاکید اکید کسی اور چیز کی نہین فرمائی جیسی نماز کی فرمائی ہے۔ اسکے بعد فرمایا امام جعفرِ صادق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف مین جا بجا نصیحتین کی ہین بعضی بطور خطاب اور بعضی بطورِ مدح اور بعضی بر سبیل ترغیب و تحریص بعض خوف دلانیوالی ہین اور نماز کے واسطے حق تعالیٰ عز و جل نے سات سو مرتبہ فرمایا ہے کہ قائم رکھو نماز جو ستون دین کا ہے۔ پھر فرمایا تفسیر معروف کرخی مین لکھا ہے کہ بروزِ حشر پچاس جگہ ٹھیراؤ کی ہونگی وہان پچاس چیزونکا حساب ہوگا اگر وہان سب سے بندہ پار اُتر گیا بچا ورنہ دوزخ مین جائیگا۔ سب سے زیادہ سخت جگہ ٹھیراؤ کی نماز کی حساب کی جگہ ہے جو اس سے بچا وہ بچا اسکا دوسرا موقف ہے وہان نمازِ فریضہ کا حساب ہوگا اگر اُسکے عہدہ سے بر آیا اچھی بات ہے ورنہ موکلون کے ہمراہ دوزخ بھیجا جائیگا۔ دوسرے موقف سے بچے ہوئے تیسرے ٹھیراؤ کی جگہ جائینگے وہان پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنتونکی پوچھ ہوگی۔ اگر وہان بچا بچا ورنہ موکلون کے ہمراہ رسول کے روبرو بھیجا جاویگا کہ یہ آپکا امتی ہے جسنے آپکی سنن ادا نہین کین۔ جب آپ یہ بیان فرما چکے ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور فرمایا افسوس ہے اُس شخص پر جو بروزِ قیامت آپ سے شرمندہ ہوا اُسکی جگہ کہان ہوگی جو آپ سے شرمندہ ہوگا کہان جائیگا۔ بعد اسکے حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ خاموش ہو رہے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ؀

مجلس پنجم۔ روز چہارشنبہ دولتِ قدمبوسی حاصل ہوئی۔ چند نفر درویش سمرقندی آئے ہوئے تھے حضوری مین باریاب ہوئے اسکے بعد مولانا بہاؤ الدین بخاری جو ملازمِ صحبتِ حضرتِ خواجہ تھے آئے اور بیٹھے انکے بعد شیخ احد کرمانی تشریف لائے اور اپنی جگہ قیام پکڑا گفتگو اس امر مین واقع ہوئی کہ نماز مین تاخیر کرنی چاہیے یا تقدیم آپنے ارشاد فرمایا زہے سعادت اُن مسلمانون کی جو نماز کے وقت

میں تاخیر نہیں کرتے وقت مقررہ پر ادا کرتے ہیں اور ہزاروں افسوس اُن مسلمانوں پر ج
و بندگی مولا میں تقصیر کرتے ہیں۔ اسکے بعد فرمایا میرا گذر ایک شہر میں جسکا نام مجھے یاد نہیں رہا ہوا اور اس شہر کے مسلمانوں
کی رسم تھی کہ نماز کے وقت آنے سے پہلے تیاری نماز میں مصروف ہو جاتے تھے اور انتظار جماعت و وقت کرتے
تھے میں نے اون لوگوں سے دریافت کیا کیا بات ہے؟ جو تم لوگ وقت نماز سے پہلے ہی مستعد ہو جاتے ہو جواب دیا
اسکا سبب یہ ہے کہ جب وقت نماز آوے ہم سب فوراً نماز میں مصروف ہو کر نماز ادا کریں اور جو ہم
پیش از وقت مستعد نہ ہونگے لامحالہ طیاری کرنے میں دیر لگے گی شاید وقت تنگ ہو جاوے یا گذر جاوے
ہم لوگ قیامت کی شرمندگی سے ازحد خائف ہیں اور ڈرتے ہیں کہ مبادا ایسا امر سرزد نہ ہو جاوے
کہ پیغمبرؐ کے روبرو جانے سے شرمندگی حاصل ہو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے جلدی کرو توبہ
کرنے میں قبل اس سے کہ تم کو موت آوے اور جلدی کرو نماز پڑھنے میں شاید کہ وقت فوت ہو جاوے
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب روضہ میں جو مصنفہ امام یحییٰ حسن زندوسیؒ کی ہے میں نے لکھا دیکھا ہے اور
اپنے استاد مولانا حسام الدین محمد بخاری رحؒ کو فرماتے سنا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
بزرگ ترین گناہوں میں جمع کرنا دو نمازوں کا ہے کہ دو وقت کی نماز ایک وقت ملا کر پڑھے۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا
ایکدفعہ میں حضرت عثمان ہرونی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر تھا آپ فرماتے تھے کہ ابوہریرہؓ سے
مروی ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تاخیر کرے نماز عصر میں آفتاب ڈوبنے تک
یا اُسوقت تک کہ رنگ آفتاب کا متغیر ہو جاوے اوسکے حال پر صد ہزار افسوس ہے پس سب یاروں نے
عرض کیا یا رسول اللہ کوئی وقت مقرر فرما دیجیے آپ نے ارشاد فرمایا وقت یہی ہے کہ تغیر رنگ آفتاب
میں نہ ہوا ہو اور روشن رہے اپنے رنگ پر یعنی زردی نہ ہو موسم گرما میں اور موسم سرما میں بھی یہی
حکم ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ہدایہ میں یہ حدیث درج ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نماز صبح ایسے وقت پڑھو کہ روشن تر ہو تمہیں زیادہ ثواب ملیگا اور در بارہ نماز پیشین یعنی ظہر کے
یہ حکم ہے کہ موسم گرما میں تاخیر کرو کہ ہوا ٹھنڈی ہو جاوے یہ حکم صرف موسم گرما کے لیے ہے اور موسم سرما
کیلئے وہی معمولی حکم ہے جب زوال ہو جاوے نماز ظہر ادا کرو۔ اس موقع پر آپنے ایک دوسری حدیث پڑھی

جسکا ترجمہ یہ ہے کہ موسم گرما میں نماز اسوقت پڑہو کہ خنکی آنے لگے کیونکہ شدت گرمی دوزخ کے موہنہ کہلنے سے
ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک مرتبہ حضرت بایزید رحمۃ سے نماز صبح قضا ہوگئی آپ اسقدر روئے کہ ہاتف
نے آواز دی کہ اے بایزید بوجہ اس گریہ وزاری کے حق تعالیٰ نے ہزار نمازوں کا ثواب تمہارے
نامۂ اعمال میں درج فرمایا اسکے بعد ارشاد فرمایا جو شخص پانچوں وقت کی نماز مدامی طور سے اونکے
وقتوں پر پڑھتا رہے قیامت کے روز نماز اوس شخص کے آگے آگے روانہ ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے کہ جسنے نماز نہ پڑھی اوسکے ایمان نہتا یعنی جو نماز نہ پڑہے اوسکے
ایمان نہیں ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا حضرت خواجہ عثمان ہرونی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ امام زاہد
رح نے تفسیر آیۂ کریمہ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ میں تحریر فرمایا ہے کہ
ویل ایک کنواں یا میدان دوزخ میں ہے اس سے زیادہ کسی دوزخ میں عذاب نہیں ہے اور وہ عذاب
اُن لوگوں کے واسطے ہوگا جو نماز کو اوسکے وقت پر نہیں پڑہتے۔ اور ویل کی تفسیر میں امام زاہد رح نے
فرمایا کہ ویل نے سختی عذاب سے نالاں ہوکر ستر ہزار مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں عذر کیا کہ بار خدایا اتنا سخت
عذاب کن لوگوں کے لیے ہے فرمان ہوا کہ واسطے اون لوگوں کے ہے جو نماز کو اپنے وقت پر نہیں پڑہتے
اور قضا کرتے ہیں اسکے بعد فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نماز مغرب ادا کی اور آسمان پر
دیکہا تارے نکلے پائے آپ گہر چلے گئے اور اوسکی کفارت میں غلام آزاد کیا اور اسکا سبب یہ تہا کہ
آفتاب چھپتے ہی نماز مغرب پڑھنا سنت ہے اور دیر پڑہنا مکروہ ہے۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ صدقہ
ہوئی آپنے ارشاد فرمایا جو شخص کسی بہوکے کو پیٹ بہر کہانا کہلاوے حق سبحانہ تعالیٰ قیامت کے روز اسکے اور دوزخ کے
درمیان سات پردے کہڑے کردیگا کہ راہ درمیان ہر پردے کے پانچ پانچ سو برس کی ہوگی۔ اسکے بعد گفتگو قسم کہانے
کے باب میں آئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جہوٹی قسم کہاتا ہے اپنے خانمان کو ویران کرتا ہے کہ ذخیرہ برکت
کا اوسکے گہر سے اوٹھا لیتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایکمرتبہ مینے جامع مسجد بغداد میں مولانا عماد الدین
رح کو جو بڑے بزرگ تہے وعظ میں یہ کہتے سنا کہ ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے
وصف دوزخ کا بیان فرمایا کہ اے موسیٰ دوزخ میں ایک مکان بنایا گیا ہے کہ نام اسکا ہاویہ ہے

اور یہ ہاویہ ساتوین دوزخ مین بڑے سخت عذاب کی جگہ ہے اندھیرا رشک شب دیجور سانپ اور بچھو بھرا ہوا ہے اور بیشتر اُسمین پتھر مین کہ ہر روز گرم کئے جاتے ہین اے موسیٰ اگر ایک قطرہ اُس تکلیف کا دنیا مین پڑے تمام دنیا کا پانی سوکھ جائے اور پہاڑ پگھل کر بہ جائین اور گرمی سے ساتون زمین پھٹ پڑین۔ اے موسیٰ یہ عذاب دو گروہون کے لیے پیدا کیا گیا ہے ایک واسطے اُن لوگون کے جو نماز نہین پڑھتے اور دوسرے واسطے اُس گروہ کے جو میرے نام کی جھوٹی قسم کھاتے ہین بعد اسکے بعد فرمایا محمد اسلم طوسی ؒ نام ایک بڑے بزرگ تھے ایک مرتبہ انھون نے بحالت بیہوشی قسم یاد کی جب ہوشیار ہوئے لوگون سے پوچھا کیا مین نے قسم کھائی جواباً عرض کیا ہان آپنے قسم کھائی ہی فرمایا آج میرے نفس نے سرکشی کی سچی قسم خدا نے بزرگ کی کھائی اب پھر کھائیگا جب عادت ہوجائیگی روز کھائیگا بعدہٗ قسم کھائی جب تک زندہ رہونگا کسی سے بات نکرونگا۔ اس واقعہ کے بعد چالیس برس تک زندہ رہے اور اس قسم کا ایسا حق نبھایا کسی سے کبھی بات نہ کی۔ مؤلف کتاب حضرت خواجہ قطب صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہین کہ مین نے حضرت خواجہ بزرگ سے دریافت کیا کہ جب انہین کسی قسم کی احتیاج ہوتی ہوگی وہ کسطرح رفع فرماتے ہونگے۔ حضرت خواجہ بزرگ ادام اللہ برکاتہٗ نے ارشاد فرمایا کہ بذریعہ اشارہ کے رفع حاجت کرتے تھے یعنی بذریعہ اشارہ احتیاج ظاہر کرتے تھے۔ جب حضرت خواجہ بزرگ نوّر اللہ مرقدہٗ نے یہ فوائد بیہ تمام کئے مشغول الی اللہ ہوئے۔ دعاگو اور خلق اپنے اپنے مقام پر واپس آئی۔ الحمد للہ علیٰ ذلک ؀

مجلس چہارم۔ روز دوشنبہ سعادتِ قدمبوسی میسر ہوئی اُس روز شیخ شہاب الدین عمرؒ خواجہ اجل شیرازیؒ اور شیخ سیف الدین باخرزیؒ واسطے ملاقات کے تشریف لائے تھے گفتگو اس بارہ میں آئی کہ محبت مین صادق کون ہے۔ آپنے ارشاد فرمایا صادق محبت مین وہ ہے کہ جب بلا دوست کی جانب سے آوے اُسے نہایت خوشی سے قبول کرے۔ اسکے بعد شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ نے کہا کہ عالم شوق واشتیاق کا اُسپر اسطرح سے غالب ہو کہ ہزارہا تیغ اُسکے سر پر ماریں تو خبر نہو۔ اسکے بعد خواجہ اجل شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صادق دوستی مولا مین وہ ہے کہ اگر ذرہ ذرہ

کرکے جلایا جاوے یہانتک کہ راکھہ ہو جاوے اور دم نہ مارے وہی صادق ہے بعد اسکے شیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صادق دوستی مولا مین وہ ہے کہ ہمیشہ اُسے صدمہ پہونچنے رہین اور وہ مشاہدۂ دوست مین سبکو بھولا رہے اور کوئی اثر اُسپر پیدا نہو۔ اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ ادام اللہ تقواہٗ نے ارشاد فرمایا کہ یہ قول آخری شیخ سیف الدین باخرزی کا مشابہ بقول دوم شیخ شہاب الدین کیونکہ مین نے آثار اولیا مین لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ رابعہ بصری اور حسن بصری اور مالک بن دینار اور خواجہ شفیق بلخی ؒ بصرہ مین ایک جا تھے اور یہی ذکر ہو رہا تھا حضرت مالک بن دینار ؒ نے فرمایا صادق دوستی مولا مین وہ ہے کہ جو بلا اور جفا دوست کی طرف سے پہونچے وہ اُسمین راضی رہے۔ رابعہ بصری نے فرمایا اس سے زیادہ اور ہونا چاہیے تب خواجہ شفیق بلخی ؒ نے فرمایا کہ دوستی مولا مین صادق وہ شخص ہے اگر اُسے مارین اور ذرہ ذرہ کرڈالین تو بھی اُسے خبر نہو۔ پھر حضرت حسن بصری ؒ نے فرمایا کہ صادق دوستی مولا مین وہ ہے کہ جب اُسے دُکھہ یا درد پہونچے وہ اُسپر صبر کرے۔ رابعہ بصری ؒ نے فرمایا یا خواجہ اس سے بوے منی آتی ہے۔ بعد اسکے حضرت رابعہ بصری ؒ نے فرمایا دوستی مولا مین صادق وہ ہے جب اُسے دُکھہ یا درد پہونچے وہ اُسمین بھی اُسے نہ بھولے وہ بڑا صادق ہے تب خواجہ حسن رض نے فرمایا مجھے بھی اقرار ہے اور شیخ سیف الدین باخرزی نے کہا سخن محبت مین یہی ہے۔ اسکے بعد گفتگو خندہ کرنے کے بارہ مین واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اصل خندہ قہقہہ ہے کہ ایک گناہ اِن کبیرہ مین سے ہے اور درمیان اہل سلوک کے خندہ قہقہہ کو کہتے ہین۔ اسکے بعد آپنے فرمایا اوّل بازی خندہ اور قہقہہ ہے۔ اور قبرستان مین ہنسنا منع آیا ہے کہ وہ جگہ عبرت کی ہے نہ کھیل اور کود کی۔ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے جب آدمی کا گذر قبرستان مین ہوتا ہے مردے زبان حال سے کہتے ہین کہ اے غافل اگر تجھے وہ بات معلوم ہوتی جو ہمپر گزری اور تجھپر بھی مثل آنیوالی ہے ہر آئینہ گوشت و پوست تیرا گھل جاتا۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک وقت ملک کرمان مین شیخ اوحدالدین کرمانی کے ہمراہ مسافرت مین تھا ایک بزرگ کو دیکھا جو بڑے صاحب ہمت اور مشغول تھے مین نے ایسا مشغول اور کسیکو نہین دیکھا۔ الغرض ہم اُنکے پاس گئے سلام عرض کیا۔ دیکھا تو اُنکے بدن مین صرف روح ہی باقی تھی گوشت و پوست بالکل نہ تھا۔ وہ باتین

بہت کچھ ہے تھوڑا سا ارادہ کیا کہ اونسے دریافت حال کریں کہ آپکا ایسا حال کیوں ہے انہوں نے روشن ضمیری سے ہمارا ارادہ دریافت کیا اور ہمارے سوال کرنے سے پہلے اپنا حال بیان کرنا شروع کیا کہ ای درویش ایک روز میں مع اپنے ایک دوست کے قبرستان میں گیا اور وہ متصل ایک قبر کے ٹھیرے قضارا اوس جوان سے کوئی بات لہو ولعب کی سرزد ہوئی مجھے ہنسی آئی بمجرد ہنسنے کے اوس قبر میں سے جسپر میں بیٹھا تھا آواز آئی کہ ای غافل جسکو ایسا سخت مکان درپیش ہو اور جسکا حریف ملک الموت ہو اور اس جگہ کہ میں جس میں سانپ اور اژدہے ہیں اُسکا گھر ہو اوسے ہنسی سے کیا سروکار جوں ہی میں نے یہ بات سنی آہستہ سے اُٹھا اور اپنے دوست کو وداع کیا اور وہ اپنے گھر گیا میں اس غار میں آیا اور سکونت اختیار کی اُس روز سے مجھے بڑی ہیبت ہے اور اس خوف سے میری جان گھلی جاتی ہے آج چالیس برس ہوئے کہ نہ میں ہنستا ہوں اور نہ شرمندگی سے سر اوٹھا کر آسمان کو دیکھا ہے کل روز قیامت ہوگا وہاں کیونکر مونہہ دکھلاؤں گا۔ اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ عطاء سلمی نام تھے چالیس برس انہوں نے کبھی آسمان نہ دیکھا تھا شب و روز زار و قطار روتے تھے لوگوں نے اس قدر رونے کا سبب دریافت کیا آپنے جواب دیا قبر اور قیامت کے ڈر سے میرا یہ حال ہے۔ اسکے بعد پوچھا آسمان کیوں نہیں دیکھتے۔ فرمایا مجھے شرم آتی ہے میں نے گناہ بہت کئے اور مجالس میں قہقہے بہت لگائے ہیں۔ اس سبب سے آسمان نہیں دیکھتا۔ اسکے بعد آپنے حضرت خواجہ فتح موصلی کی حکایت بیان فرمائی کہ وہ بڑے بزرگ علامہ عصر تھے۔ آٹھ سال سے اسقدر روتے تھے کہ گوشت اُنکے رخسار کا بہہ گیا تھا جب انہوں نے انتقال فرمایا لوگوں نے خواب میں دیکھا پوچھا خدا تعالی نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا فرمایا مجھے بخشدیا جسوقت مجھے عرش کے تلے لیگئے میں نے نہایت ادب سے ڈرتے ڈرتے اور کانپتے ہوئے سجدہ کیا خطاب ہوا اے فتح موصلی اتنا کیوں روتا ہے کیا مجھے غفار نجانتا تھا میں نے پھر سجدہ کیا اور عرض کیا ای بارِ الہی وہ کون شخص ہے جو تجھے غفار نہ جانتا ہو مگر میں ضغطہ گور و ہیبت قبر اور سختی ملک الموت کی وجہ سے روتا تھا کہ اس تنگ گڑھے میں نہ معلوم میرا کیا حال ہوگا اسکے بعد حق سبحانہ تعالی کا فرمان ہوا کہ جب تو ان امور سے ڈرا ہم نے سب خوف کے مقامات سے

(۱۸) دلیل العارفین

پناہ دی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں ملک سیستان ہمراہی حضرت خواجہ [illegible] قدس سرہ کے تھا ایکروز ہم ایک صومعہ میں پہونچے اوسمیں شیخ صدر الدین محمد احمد سیستانی رہتے تھے حد سے زیادہ مشغول تھے میں کئی روز اونکی خدمت میں رہا جو کوئی اونکے صومعہ میں آتا محروم نجاتا آپ اندر تشریف لیجا کر کوئی شے لاکر دیتے اور فرماتے کہ میرے حق میں دعائے خیر کرو کہ ایمان اپنا سلامت گور میں لیجاؤں الغرض وہ بزرگوار جب حال سختی قبر و موت کا سنتے بید کی مانند کانپتے اور آنکھوں سے خون روانہ ہونے لگتا گویا چشمہ پانی کا ہے آپکا گریہ سات رات دن بند نہوتا۔ آپ آسمان کو دیکھ دیکھ کر روتے تھے انکے رونے سے رونا آتا تھا جب رونے سے فارغ ہوئے او مسکون پکڑا میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا العزیز جسکو موت آنے والی ہو اور حریف اسکا ملک الموت ہو اوسے ہنسنے خوش دل رہنے سے کیا کام۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا العزیز کہ اگر تمھیں ذرا حال اُن لوگوں کا جو زیر خاک سوتے ہیں اور ایسی کوٹھڑی جس میں سانپ بچھو بھرے ہوئے ہیں اور وہ اوسمیں قید ہیں معلوم ہو جاتا تو اوسکے دریافت کرتے ہی ایسے پگھل جاؤگے جس طرح نمک پانی میں گل جاتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک وقت میں اور ایک بزرگ کامل شہر بصرہ کے قبرستان میں بیٹھے تھے ہمارے متصل ایک مُردے کو عذاب گور ہورہا تھا اُس بزرگ نے جب حال دیکھا زور سے نعرہ مار کر زمین پر گر پڑے ہم نے اُٹھانا چاہا معلوم ہوا کہ جان قالب سے پرواز کر گئی ہے پھر تھوڑی دیر میں بدن اُن کا پانی ہو کر ناپید ہو گیا میں نے جیسا خوف اونمیں دیکھا تھا کسی اور میں نہیں دیکھا اور نہ سُنا اسکے بعد ارشاد فرمایا مجھے بھی اُس روز سے سخت خوف اور ہیبت دامنگیر ہے۔ یہ حکایت تیس برس کے بعد تم لوگوں سے بیان کی ای عزیز دنیا سے اتنا مشغول مت ہو کہ حق سے باز رہو جب یہ فرما چکے دو خرما جو آپکے سامنے تھے مجھے عنایت فرمائے اور آپ رونے لگے جب ہیبت کا غلبہ زیادہ ہوا حضرت خواجہ بزرگ نے چھیں مار کر رونا شروع کیا اسکے بعد ارشاد فرمایا یہ معاملہ نہایت سخت ہے جو بچا وہی بچا اسکے بعد ارشاد فرمایا قبرستان میں قصداً روٹی کھانا یا پانی پینا یا کسی قسم کا فوا کہ کھانا گناہ کبیرہ ہے اسکے بعد آپنے امر مذکورہ کے مطابق حکایت بیان فرمائی کہ کتاب روضہ مصنف حضرت امام یحیی حسن زندویسی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ پیغمبر

بہت ... [illegible]
رسول ضمیر کی ... مَنْ اَکَلَ فِی الْمَقَابِرِ طَعَامًا اَوْ شَرَابًا فَھُوَ مَلْعُوْنٌ اَوْ مُنَافِقٌ یعنی جس شخص نے
کہ ان میں کھانا یا پیا پانی وہ ملعون ہے یا منافق ہے اسکے بعد حضرت خواجہ حسن بصری کی
حکایت بیان فرمائی کہ آپنے قبرستان میں ایک طائفہ مسلمانونکا دیکھا جو کھانا کھا رہے ہیں اور پانی
پی رہے تھے آپ انکے نزدیک تشریف لیگئے اور کہا اے لوگو تم منافق ہو یا مسلمان یہ بات انہیں
گران معلوم ہوئی چاہا کہ آپکو ایذا پہونچائیں آپنے فرمایا یہ بات میں نے اپنے دل سے نہیں کہی پیغمبر خدا
صلعم نے فرمایا ہے جو شخص قبرستان میں کھانا کھاوے یا پانی پیوے وہ منافق ہے کسواسطے کہ قبرستان
مقام ہیبت و عبرت ہے اس خاک میں کتنے مثل تمہارے اور کتنے تمسے افضل مدفون ہیں جنکو چیونٹیوں نے
انہیں کھا لیا ہے انکی خوبصورتی خاک میں خاک سے یکسان ہوگئی ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں تم زندہ
نے اپنے ہاتھ سے زمین میں سونپا ہے پھر تمہارا دل کیونکر گوارا کرتا ہے کہ ایسی جگہ کھاؤ پیو آپ
یہ فرما کر خاموش ہو رہے ان باتونکا اثر ان لوگوں کے دلوں پر کچھ ایسا پڑا کہ فی الفور توبہ کی اور گستاخی سے
گریاں اور ہوت العمر اپنی توبہ پر ثابت رہے اسکے بعد دوسری حکایت متضمن اسی معنی کے بیان فرمائی
کہ کتاب ریاحین میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر صلعم کا گذر ایسی قوم پر ہوا جو ہنسی اور ٹھٹھے میں مشغول
تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے توقف فرمایا اور سلام کیا وہ لوگ آپکو دیکھتے ہی واسطے تعظیم کے کھڑے
ہوگئے آپنے انسے فرمایا کہ اے بھائیو کیا تم موت سے نڈر ہوگئے ہو سب نے متفق اللفظ ہوکر بیان
کیا خیر یا رسول اللہ موت سے کون نڈر ہو سکتا ہے آپنے فرمایا جو موت سے ڈرے اُسے ہنسنے اور قہقہہ
مارنے سے کیا کام یہ نصیحت رسالت پناہ کی اُن لوگوں پر ایسی کارگر ہوئی کہ آئندہ کسی نے انکو ہنستے
نہ دیکھا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ اسقدر انبیاؤں اور اولیاؤں نے
جو دنیا کو ہیچ جانا اور اُسپر لعنت کی اُسکا سبب یہی ہے کہ ہیبت گور اور خوف مرگ اُنپر طاری تھا اسکے
بعد ارشاد فرمایا تیسرا مرتبہ جسکو اہل سلوک گناہ کبیرہ تحریر فرماتے ہیں ایک بھائی مسلمان کو ایذا پہونچانا
ہے اس سے بڑھکر اور کوئی گناہ نہیں چنانچہ قرآن شریف میں حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۵ یعنی جو لوگ ایذا دیتے ہیں مسلمانوں کو بغیر گناہ کی

الغرض تحقیق وہ باندھنے میں بہتان اور گناہ بڑا یہ بہتان باندھنا یعنی بلا وجہ ایذا دینی بھائی مسلمان کو موجب سخت ناراضی خدا کا ہے اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا ایک بادشاہ نے دروازہ ظلم اور تعدی کا بندگانِ خدا پر کھولا تھا یہانتک کہ بلا وجہ ہلاک کرتا اور عذاب دیتا مدت بعد وہی بادشاہ ظالم مسجد لشکری واقع بغداد کے متصل نظر پڑا سر کے بال بکھرے خاک اُنمین پڑی۔ دولت اور حشمت اُس سے برگشتہ تھی ایک شخص نے اُسکو پہچانکر پوچھا کیا تو وہی بادشاہ ہے جو کہ شریف مین لوگون پر ظلم کرتا تھا اُسنے شرمندہ ہوکر کہا ہان مین وہی ہون تونے مجھے کیونکر پہچانا۔ جواب دیا مین نے تجھے اُسوقت حالتِ دولت و نعمت مین دیکھا تھا اُسوقت تونے دروازہ ظلم اور تعدی کا لوگون پر کھول رکھا تھا خدا کا خوف مطلق نکرتا تھا۔ ملک نے جواب دیا بیشک مین اُسوقت بموجب بندگانِ خدا کو ستاتا تھا اور زر اُنپر ظلم روا رکھتا تھا یہ اُسی ظلم کی سزا ہے۔ اسکے بعد آپنے حکایت بیان فرمائی کہ جس وقت مین بغداد مین تھا دجلہ کے کنارے ایک صومعہ مین گیا اُسمین ایک بزرگ مقیم تھے۔ مین نے سلام کیا انھون نے اشارہ سے جواب دیا بیٹھ جانیکو ارشاد فرمایا۔ میرے بیٹھ جانے پر تھوڑی دیر بعد مجھ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا مجھے پچاس سال ہوئے کہ خلق سے تنہائی اختیار کرکے یہان بیٹھا ہون جیسے تم مسافرت کرتے پھرتے ہو اسیطرح مین بھی مسافرت کرتا تھا۔ اثنائے مسافرت مین میرا گذر ایک شہر مین ہوا مین ایک مالدار شخص کو دیکھا بازارون مین کھڑا ہوا خلق سے بھاؤ کرتا تھا اور نہایت سخت گیری عمل مین لاتا تھا اور اپنے گاہکون کو بہت تکلیف دیتا تھا مین اُسپر سے گزرا خاموش چلا گیا اُسے کچھ نہ کہا ہاتف غیب نے آواز دی کیا ہوجاتا اگر تو خدا کے واسطے اسکو دنیا مردار سے باز رکھتا اور جھڑک دیتا کہ ایسا کام نکر شاید وہ تیرا کہا مان جاتا اور ظلم سے باز آتا جس روز سے مین نے یہ آواز سنی ہے نہایت شرمندہ ہون اور اس صومعہ مین مسکن ہے کبھی اس سے باہر قدم نہین نکالا مجھے اس بات کا بڑا خوف ہے کہ بروز حشر جب اِس معاملے سے پوچھا جائیگا تو کیا جواب دونگا۔ پس مین نے اس تاریخ سے قسم کھائی کہ کہین نجاؤنگا جو مجھے کوئی چیز نظر پڑے اور مین اُسکی گواہی مین پکڑا جاؤن جب شام ہوئی غیب سے آبخورہ اور دو جو کی روٹیان آئین یہ چیزین ہمارے سامنے ہوا مین پیدا ہوئین

میں تھی اید اوس بزرگ نے باہم شیکر افطاری کی جب میں روانہ ہونے لگا اوس بزرگ نے دو سیب مصلے
کے نیچے سے نکالکر حوالے کیئے میں روانہ ہو کر بغداد واپس آیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا چہ مقام ہے جسکو اہل
سلوک گناہ کبیرہ تحریر کرتے ہیں یہ ہے کہ جب نام باری تعالیٰ کا سنے یا کلام اللہ پڑھے اوسکا دل نرم
ہو اور زیادتی ایمان کی اسکو حاصل ہو۔ ایسا ضرور ہونا چاہیئے اگر وہ عیاذاً باللہ لہو و لعب میں مشغول
ہو تو نہایت درجہ خرابی کی بات ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔
امام زاہدی نے اسکی تفسیر میں بیان فرمایا ہے مومن حقیقت میں وہ لوگ ہیں کہ نام خدا سنکر انکا
ایمان زیادہ ہو جاتا ہے اعتقاد بڑھ جاتا ہے اور جو شخص قرآن شریف پڑھنے میں ہنستا ہے
تم تحقیق جانو کہ وہ منافق ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ایکروز میں ایک
طائفہ پر گذرا کہ وہ ذکر خدا تعالیٰ کا کر رہے تھے اور ہنسے جاتے تھے اور انکا دل خدا تعالیٰ کا نام سننے
سے نرم ہوتا تھا میں ٹھہر گیا اور کہا یہ تمسخر اگر وہ منافقوں کا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ ابراہیم
خواص ایسی جماعت پر گذرے جو بیٹھے ہوئے ذکر خدا تعالیٰ کا کر رہے تھے آپنے نام خدا کا لیا بمجرد سننے کے ایسا شوق
پیدا ہوا کہ سات روز تک وہ جماعت بیہوش رہے جب ہوش آتا پھر خدا کا نام لیتے اور بیہوش ہو جاتے سات دن تک
یہی کیفیت رہی جب ہوش کامل آیا تجدید وضو کی اور دوگانہ نماز پڑھی سر سجدہ میں رکھکر یا اللہ کہا اور پھر بیہوش ہو گئے اور
جان بحق ہو گئے۔ یہ ذکر فرما کر حضرت خواجہ بھی آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ دو بیتیں پڑھیں ۵ عاشق ہوا
دوست بیہوش بود ٭ در یاد محبت خویش مدہوش بود ٭ فردا کہ بحشر خلق حیراں ماند ٭ نام تو درون سینہ
گوش بود ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ حکایت حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ میں کئی
درویش صاحب کمال آئے ہوئے تھے اس زمانہ میں میں بھی وہیں تھا۔ ایک روز مجلس سماع میں قوالوں نے
انہیں دو بیتوں کو کہنا شروع کیا تھا اور ان لوگوں کو اس رباعی کے سننے سے ایسا اثر ہوا کہ سات
روز تک تمام بیہوش رہے جب قوال کچھ اور چھیڑنا چاہتے ہم اونکو منع کرتے اور یہی رباعی
کہلواتے بہتمام ٭ جب وہ درویش ان صاحب کمالوں میں سے زمین پر گرے خرقہ زمین پر پڑا رہا اور جسم

غائب ہوگیا بعد فرمانے اِن بی بجا مونہنگے حضرت خواجہ رہ مشغول بتلاوت ہوئے خلق ور دعاگو اپنے مقام پر واپس گئے الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس پنجم روز شنبہ سعادت قدم بوسی حاصل کی شیخ جلال اور شیخ علی سنجری اور خواجہ محمد احمد چشتی رحمہم اور بہت سے مشاہیر صوفیای عظام حاضر تھے گفتگو اسبار میں واقعہ ہوئی کہ دیکھنا پانچ چیزوں کا اگرچہ جدا گانہ دیکھی جاویں عبادت ہے مذہب اہل سلوک میں۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اُن پانچ امور سے پہلا امر منجملہ دیکھنا ما اور باپکا ہے یہ عبادت فرزندونکے واسطے بڑے ثواب کی عبادت ہے فرمایا رسول صلعم نے جو شخص اپنے ما باپکو مونہہ لوجہ اللہ دیکھے خداتعالی اسکے نامۂ اعمال میں ثواب ایک حج مقبول شدہ کا ثبت فرماتا ہے اور جو فرزند اپنے والدین کی قدمبوسی کرے خداتعالی ہزار برس کی عبادت کا ثواب اسکے نامۂ اعمال میں درج فرماتا ہے اور اوسکے کل گناہ بخشدیتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک جوان جو غایت فاسق فاجر مبتلای آلام تہا جب اُسنے انتقال کیا ایک شب لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ درمیان حاجیونکے بہشت میں خراماں ہے۔ بڑا تعجب ہوا دریافت کیا یہ دولت کہاں سے حاصل ہوئی تیرا تو کوئی عمل اس لائق نہتا جواب دیا بیشک ایسا ہی حال ہے مگر تمہیں معلوم ہوگا کہ میری بوڑہی ما تہی جب مکان سے باہر نکلتا اپنی ما کی قدمبوسی کے بعد نکلتا وہ مجھے دعا دیتی خدا تیری مغفرت کرے اور ثواب حاجیوں کا دیوے خدائے عز و جل نے دعا میری والدہ کی قبول فرمائی مجھے بخشا درمیان حاجیوں کے جگہ عنایت فرمائی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ یہ دولت عظمی و نعمت علیا کیونکر حاصل ہوئی آپنے جوابدیا کہ جب میں لڑکا تہا شاید سات برس کا ہونگا مسجد میں پڑہنے جاتا تہا ایکروز یہ آیت میرے سبق میں آئی وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا الی آخر اُستاد سے اسکے معنے پوچہے جوابدیا فرمان الٰہی ہے کہ ما اور باپ کی خدمت کرو جیسا کہ حق اوسکا ہے سنتے ہی بستہ باندہ اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے ما آجکے روز میں نے یہ آیت پڑہی اور ایسا ہی سنا۔ حکم دے کہ تیری خدمت بجالاؤں والدہ سے بہی ایسا ہی عرض کیا اُن دونوں نے میرے حق میں دوگانہ نماز پڑہکر دعا کی اور خداتعالی کے سپرد کیا یہ دولت اُن دعا کا ہے

حاصل ہوئی دوسرا سبب یہ ایک اور سوا موسم زمستان میں جبکہ برف گر رہی تھی بوقت شب والدہ کو پیاس لگی میں جاگتا تھا مجھ سے پانی مانگا حسب الارشاد پانی لیکر گیا اور دیکھا تو معلوم ہوا پھر آنکھ لگ گئی ہے میں نے جگانا ادب کے خلاف جانا اور یہ گوارا نہ کیا کہ پانی لیجا کر رکھدوں اور والدہ کو پیاسا سونے دوں یہ خیال کر پیالہ اپنے ہاتھ میں لیے سرہانے کھڑا ہوگیا۔ پانی ہاتھ میں بسبب شدت سردی کے بستہ ہوگیا۔ اتنے میں والدہ کی آنکھ کھلی مجھپر نگاہ پڑی بہت خوش ہوئیں درگاہ آلہی میں دعا کی میرے لڑکے کو اپنے فضل و کرم سے بادشاہ عالی شان کیجیو۔ یہ سب دولت اور نعمت جو معائنہ کرتے ہو اوسی دعا کا نتیجہ ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا دوسری بات ان باتوں میں سے دیکھنا قرآن شریف کا ہے یہ بڑی عبادت ہے۔ شرح اولیا میں تحریر ہے جو شخص کلام اللہ پڑھتا ہے حق تعالی فرماتا ہے دو ثواب اوسکے نامۂ اعمال میں تحریر کیے جاویں ایک ثواب قرآن پڑھنے کا دوسرا قرآن شریف پر نظر کرنے کا اور ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں اوسکے نامۂ اعمال میں تحریر کی جاوینگی اور دس دس بدیاں حک ہونگی اسکے بعد میں نے التماس کیا کہ مصحف کو اپنے ساتھ سفر میں یا لشکر میں لیجانا درست ہے یا نہیں آپنے ارشاد فرمایا زمانۂ رسول اللہ صلعم میں جب اسلام آشکارا نہیں ہوا تھا قرآن شریف اپنے ساتھ بدیں خوف کہیں کفار کے ہاتھ نہ پڑجائے اور وہ بے ادبی کریں نہیں لیجاتے تھے مگر جب اسلام آشکار ہوا اور رونق پکڑی تب برابر اپنے ہمراہ لشکر و سفر میں لیجاتے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ کو بعد وفات خواب میں دیکھا پوچھا خدا تعالی نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جواب دیا ایک شب میں کسی قصبہ میں مہمان ہوا جس مکان میں میرا ٹھکانا تھا وہاں طاق میں قرآن شریف کا ایک ورق رکھا ہوا تھا میں نے خیال کیا یہاں ورق مصحف رکھا ہوا ہے سونا نہ چاہیے پھر دل میں وسوسہ آیا کہ ورق مصحف کو کہیں اور بھیجدوں اور خود یہاں آرام کروں پھر خیال ہوا کہ یہ بڑی بے ادبی ہوگی جو اپنے آرام کے واسطے تبدیل جا مصحف کروں۔ الغرض اوس جگہ سے مصحف دوسری جگہ نہ بھیجا اور تمام شب جاگتا رہا جب میرا وقت پورا ہوچکا انتقال کیا مجھے اوسی ادب کے صدقہ سے جو میں نے قرآن شریف کا کیا تھا حق تبارک و تعالی نے بخشدیا۔ اسکے

بعد ارشاد فرمایا مصحف میں نظر کرنے سے روشنائی چشم زیادہ ہوتی ہے اور کبھی وہ آنکھ درد دنیا میں مبتلا
نہ ہوگی اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک بزرگ سجادہ نشین سجادہ پر بیٹھے تھے قرآن شریف آگے
رکھا تھا ایک نابینا آیا اور عرض کی مدت گذری میری آنکھیں جاتی رہی ہیں بہتیرا علاج کیا کچھ فائدہ نہ ہوا
اب آپکے پاس واسطے دعائے خیر کے آیا ہوں دعا فرمائیے انہوں نے قبلہ رخ ہو کر فاتحہ پڑھی اور قرآن شریف
اٹھا کر اوسکی آنکھوں سے ملا فی الفور دونوں آنکھیں روشن ہوگئیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ جامع
الحکایات میں یہ حکایت درج ہے کہ زمانہ گذشتہ میں ایک شخص فاسق بدرجۂ کمال تھا مسلمانوں نے
اوسکے فسق سے نفرت پکڑی تھی اور ہمیشہ اوسکے مانع ہوتے تھے مگر وہ باز نہیں آتا تھا جب مر گیا
لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ تاج سر پر رکھے اور عمدہ کپڑے پہنے ہے۔ فرشتوں کو فرمان بہشت میں لیجانے کا
ہوا ہے پوچھا تو فاسق تھا تجھے یہ مرتبہ کیونکر حاصل ہوا اوسنے جواب دیا میرا یہ قاعدہ تھا کہ جہاں ورق
مصحف دیکھتا تھا اٹھا لیتا اور اوسجگہ ٹھیر جاتا اور نہایت ادب سے اوسے دیکھتا۔ حق تعالی نے میرے تمام گناہ
معاف فرمائے اور یہ درجہ عطا فرمایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا منجملہ ان پانچوں میں سے علماء کی زیارت
ہے بحالت زندگی جو شخص عالم کے چہرہ کو محض اعتقاد لوجہ اللہ دیکھتا ہے خدا تعالی اس نظر سے ایک فرشتہ
پیدا کرتا ہے کہ وہ فرشتہ اسکے واسطے تا قیامت دعائے مغفرت مانگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جس شخص کے
دلمیں دوستی علماء اور مشائخ کی ہوگی خدا تعالی ہزار برس کی عبادت کا ثواب اوسکے نامہ اعمال میں
تحریر فرماویگا اگر اس درمیان میں مرجاوے تو اوسے بروز حشر زمرۂ علماء میں اٹھاوینگے اور مقام اوسکا
علیین ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فتاوی ظہیریہ میں مسطور ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص
عالموں کو دوست رکھے اور اونکی صحبت میں بیٹھے اور سات روز اونکی خدمت کرے حق تعالی اسکے تمام گناہ
معاف فرماتا ہے اور نیکیاں سات ہزار برس کی اوسکے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور یہ حکایت بیان فرمائی
قبل ازیں ایک آدمی تھا جو وقت عالموں یا مشائخوں کو دیکھتا اپنا مونہہ حسد سے پھیر لیتا قضائے الٰہی سے مرگیا اوسکا مونہہ
بجانب قبلہ نہوتا ہر چند کوشش کیجاتی تھی مگر بے سود۔ خلق کو مشاہدہ اس امر سے تعجب ہوا۔ ہاتف نے آواز
دی اے مسلمانوں تکلیف مکرو یہ حاسد تھا اور علماء و مشائخ کو دیکھکر مونہہ پھیر لیتا تھا تم ابھی رحمت الٰہی

سے اسے محروم کیا اور راندگان بارگاہ میں اسکا نام لکھا کل بروز قیامت ریچھ کی شکل میں اُٹھیگا - اسکے بعد ارشاد فرمایا چوتھی بات اُن پانچوں میں سے دیکھنا خانہ کعبہ کا ہے جو شخص زیارت خانہ کعبہ زاداللہ شرفا وتعظیما کریگا ہزار برس کی عبادت اور حج کا ثواب اوسکے نامۂ اعمال میں لکھا جاویگا اور وہ شخص بزرگ ہوگا اسکے بعد ارشاد فرمایا پانچویں بات دیکھنا اپنے پیر کا اور اوسکی خدمت کرنی یہ بھی عبادت ہے میں نے یہ امر معرفۃ المریدین میں لکھا دیکھا ہے اور زبانی خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے سنا ہے کہ جو شخص ایک روز اپنے پیر کی خدمت کرے حق تعالی ہزار محل یکدانہ مروارید کے بہشت میں عطا فرمائیگا - ہر ایک محل میں ایک ایک حور ہوگی اور وہ شخص بروز قیامت بحساب داخل بہشت ہوگا اور عبادت ہزار برس کی اوسکے نامۂ اعمال میں لکھی جاوے گی - اسکے بعد ارشاد فرمایا مرید کو لازم ہے کہ اپنے پیر کے ہر قول و فعل پر خیال رکھے اور جو کچھ وہ ارشاد فرمائیں بصدق دل بجا لائے اور جہاں تک ممکن ہوسکے اپنے پیر کی خدمت سے غیر حاضر نہو - بعدہ ذکر فرمایا کہ زمانہ گزشتہ میں ایک زاہد تھا جس نے ہزار سال تک عبادت حق تعالی کی شب و روز کی بھی کوئی وقت اُسکا ذکر سے خالی نہوتا تھا جو شخص اوسکی زیارت کو جاتا آپ اوسے یہ نصیحت فرماتے تھے کہ قرآن شریف میں خداتعالی فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ یعنی ہم نے جن اور آدمیوں کو واسطے عبادت کے پیدا کیا ہے پس آپ کو بھی لازم ہے کہ شب و روز ذکر خدائے بزرگ میں مشغول رہیں اور کبھی اوس سے غافل نہوں مدت مدید ہوئی اس نے انتقال کیا بعد وفات لوگوں نے خواب میں دیکھا اور سوال کیا کہ خداتعالی نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا اوسنے جواب دیا کہ بخشدیا - پوچھا تمہارا کونسا عمل مقبول بارگاہ سبحانی ہوا جواب دیا کوئی عبادت کام نہ آئی مگر میری نصیحت نے مجھے بخشایا اور بڑا سبب میری بخشش کا خدمت پیر ہی ہوئی مجھے ارشاد ہوا تم نے خدمت پیر میں کوتاہی نکی اسواسطے ہم نے تم کو بخشا - اسکے بعد حضرت آبدیدہ ہوئے اور فرمایا بروز قیامت انبیا اولیا سب قبروں سے اٹھائے جائینگے اُنکے کندھوں پر کمل پڑے ہونگے ہر ایک کمل میں کم و بیش ایک لاکھ تاگے تانے اور ایک لاکھ بانے کے ہونگے اُنکے مرید اور لڑکے بچے اگر اُن تاگوں کو پکڑینگے اسوقت تک پکڑے رہینگے جبتک خلق ہنگامۂ محشر سے فارغ ہو حق تعالی اونہیں پل صراط پر پہونچا دے گا -

اور وہ مع اپنے پیروں کے اس تین ہزار برس کے راستہ کو ایک دم زدن میں بہ برکت پکڑے رہنے اس گلیم کے طے کریں گے اور دروازہ بہشت پر پہنچکر داخل دار النعیم ہونگے کوئی صعوبت یا کرب اُنکے وجود پر نہ پڑیگا حضرت خواجہ بزرگ یہ فوائد بیان فرماکر تلاوت میں مشغول ہوئے خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر چلے گئے

مجلس ششم روز پنجشنبہ دولت پائبوس حاصل ہوئی۔ شیخ برہان الدین چشتی و شیخ محمد صفاہانی رحمہما اللہ اور بہت سے درویش حاضر خدمت تھے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارہ میں گفتگو ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا پیدایش خدا لا احصی اور لا تعد ہیں اگر آدمی دریافت کرنا چاہے۔ اسی فکر میں دیوانہ ہوجائے اور نہ کر سکے۔
بعدہٗ ذکر فرمایا حضرت خاتم الانبیاء نے اصحاب کہف کے دیکھنے کی التجا کی حکم بارگاہ ایزدی سے ہوا کہ تم دنیا میں انکو نہیں دیکھ سکتے البتہ آخرت میں دیکھوگے یہ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہاری امت میں کیے جائیں۔
بعد اسکے ارشاد فرمایا جب رسول مقبول صلعم کا وصال ہوا آپنے اصحاب کہف کا غار دیکھا انہیں سلام کیا حق تعالیٰ نے سبکو زندہ کیا اور جواب سلام دلوایا آپنے مذہب اسلام کی دعوت کی انہوں نے آپکی دعوت کو بصدق دل منظور کیا اسکے بعد ارشاد فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو قدرت خدا میں نہو لیکن مرد کو لازم ہے کہ بندگی اللہ عز اسمہ کی جیسا اُسکا حق ہے کرے جو کچھ وہ کرے گا ہوگا۔ میری طرف متوجہ ہوکر اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہم اور بہت سے صوفیائے عظام خدمت میں حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے بیٹھے تھے ایک شخص نہایت ضعیف بدرجہ اتم تا غر تشریف لائے آپنے اُنکی تعظیم کی کھڑے ہوکر ملے اور اپنے برابر مسند پر بٹھایا۔ اُس ضعیف نے عرض کی آج تیس سال ہوئے میرا جوان لڑکا مجھ سے جدا ہے مجھے اسکی موت زندگی کا حال معلوم نہیں خدا جانے جیتا ہے یا مر گیا ہر چند تلاش کیا کچھ پتہ نہ لگا آپکی خدمت میں طلب دعا کے لئے حاضر ہوا ہوں ازراہ عنایت و لطف و کرم دعا فرمایئے حضرت خواجہ یہ سنکر تھوڑی دیر چپکا ہو رہے مراقبہ کیا بعدہٗ فرمایا آؤ اسکے لڑکے کے واسطے بارگاہ حق بے نیاز میں دعا کریں۔ دعا کی اُس بوڑھے سے کہا تشریف لیجایئے آپکا لڑکا آپکے گھر کے دروازے پر ملے گا وہ بزرگ ضعیف مجلس سے اُٹھ گئے تھوڑی دیر میں حاضر ہوئے اور اپنے لڑکے کو ہمراہ لاکر حضرت خواجہ کے قدموں میں ڈالا اور بیان کیا جب میں یہاں سے مکان کی جانب روانہ ہوا راستہ میں تھا کہ محلے کے لوگ لا رہے تھے مجھے خوشخبری دی

دی مبارک ہو لڑکا آیا اب میں آپکی خدمت میں حاضر لایا ہوں آپنے لڑکے سے دریافت کیا کہ تیس برس تک
کہاں رہا اوسنے جواب دیا میں تیس برس سے دیوؤں کی قید میں تہا تہوڑی دیر گذری کہ آپکے مشابہ
بلکہ اشبہہ بزرگ نے مجہے خلاص کیا اور کہا آنکہیں بند کر لے آنکہیں بند کیں جب کہولیں تو اپنے گہر کے
تہا اور کچہہ زیادہ حال بتلانا چاہتا آپنے ارشارہ سے منع فرمایا جوان چپ ہو رہا بوڑہا اور جوان مرید حضرت
خواجہ کے ہوئے اور کہا سبحان اللہ ایسے لوگ باوجود اسقدر طاقت کے اپنی ذات کو پوشیدہ رکہتے ہیں بعد اسکے آپنے
فرمایا یہ سب قدرت خدا عزوجل کی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کعب احبار سے روایت ہے کہ خدا تعالی نے ایک
فرشتہ ہابیل نام پیدا کیا ہے اوسکے ہاتہ اسقدر لمبے ہیں کہ ایک ہاتہ مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے تسبیح
اوس فرشتہ کی یہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ فرشتہ شب روز پر موکل ہے جو ہاتہ مشرق کی طرف ہے اوس میں
روشنائی روز نگاہ رکہتا ہے اور دست جانب مغرب میں تاریکی۔ اگر وہ فرشتہ روشنائی ہاتہ سے چہوڑ دیوے ہرگز تاریکی
ہو اور جو تاریکی چہوڑ دے ہرگز دن نہ نکلے۔ اوسکے آگے لوح لٹکی ہوئی ہے اوس میں بہت سے خطوط سیاہ سفید
ہیں اس سے وہ حال اوقات رات دن دریافت کرتا ہے خطوط کی درازی و کوتاہی سے رات دن چہوٹا بڑا کرتا
ہے یہی سبب ہے جو رات دن گہٹ بڑہ جاتے ہیں یہ فرما کر آپ زار و قطار رونے لگے اور عالم بیہوشی آپ پر
طاری ہوا جب ہوش آیا فرمانے لگے یہ عالم ایک تماشا گاہ قدرت الہی ہے ہزارہا عجائب امور اس میں
ہوتے ہیں عارف کو چاہیئے جو امر تعجب انگیز دیکہے اوسکا ذکر کرے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک اور فرشتہ
ہے نہایت طویل القامت ایک ہاتہ اوسکا آسمان میں ہے اوس سے ہواؤں کو سنبہالتا ہے اور دوسرا
ہاتہ زمین میں ہے اوس سے پانی کو روکتا ہے اگر ذرا اوس ہاتہ کو جو پانی میں ہے اور پانی کو روکتا ہے
چہوڑ دے تمام عالم پانی سے ڈوب جاوے اور اگر اوس ہاتہ کو جو آسمان میں ہے کہولے آندہی سے
تمام زمین الٹ پلٹ ہو جاوے۔ بعدہ ذکر فرمایا حق تعالی نے کوہ قاف کو پیدا کیا ہے تمام عالم
اوسکے احاطہ کے اندر آباد ہے قرآن شریف میں بہی اسکا ذکر فرمایا ہے قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ یعنی
قسم ہے کوہ قاف اور قرآن مجید کی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا حق تعالی نے ایک فرشتہ اور پیدا کیا ہے
نام اوسکا قرائیل ہے جائے نشست اوسکی کوہ قاف ہے تسبیح اوسکی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور یہ

متوکل کوہ قاف کا ہے کبھی مٹھی بند کر لیتا ہے اور کبھی کھول دیتا ہے اوسکے ہاتھ میں رگیں ہفت اقلیم کی
ہیں جب مرضی الٰہی ہوتی ہے کہ کسی اقلیم میں تنگی پیدا کرے اوس فرشتہ کو حکم ہوتا ہے رگ اپنے ہاتھ
کی جو اوس اقلیم سے متعلق ہے کھینچ وہ وہی رگ کھینچتا ہے رگ سکڑ جاتی ہے رگ کھنچتی ہے تمام دریا و چشمے
سوکھ جاتے ہیں اناج زمین سے پیدا نہیں ہوتا جب رگ وہ چھوڑ دیتا ہے پھر سب چیزیں پیدا
ہونے لگتی ہیں اور کبھی حکم اوس فرشتہ کو دیا جاتا ہے کہ رگ ہاتھ کی ہلا وہ ہلاتا ہے اوسکے ہلانے
سے بھونچال آتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا میں نے زبانی حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے سنا ہے
کہ خدا تعالیٰ نے اوس پہاڑ کو اس دنیا سے چالیس گنا زیادہ وسیع پیدا کیا ہے اوس پہاڑ کے گرد
اندھیرا نہیں ہوتا ہمیشہ نور ہی نور رہتا ہے کبھی رات نہیں ہوتی زمین وہاں کی سونے کی ہے ساکنین
وہاں کے فرشتے ہیں انہیں کسی قسم کا خوف نہیں جس روز سے پیدا ہوئے حمد خدا میں مشغول ہیں۔
تسبیح اونکی یہ ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسکے پیچھے چالیس حجاب ہیں بزرگی اونکی خدا تعالیٰ
جانتا ہے کسی جن و بشر اور فرشتہ کو خبر نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس پہاڑ کو گاؤ سر پر لیے ہے دراز ی اس
گائے کی تیس ہزار سال کی راہ ہے اور وہ گائے کھڑی ہوئی حمد و ثنا جناب باریتعالیٰ میں شاغل ہے سر اس گائے کا
مشرق اور دُم مغرب میں ہے حضرت خواجہ عثمان ہرونی نے یہ فرما کر قسم یاد کی کہ میں نے یہ حکایت زبانی
حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے سنی تھی اوس مجلس میں ایک درویش حاضر تھے جب اونہوں نے یہ
بیان سنا اپنے دل میں شک کیا حضرت خواجہ مودود چشتی سر مراقبہ ہوئے حضرت خواجہ اور وہ درویش اپنے
خرقوں میں سے گم ہو گئے تھوڑی دیر میں پھر واپس آئے اوس درویش نے قسم کھائی کہ مجھے کوہ قاف
حضرت خواجہ نے دکھلایا اب مجھکو کچھ شبہ نہیں رہا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ معین الحق والدین
حسنؒ نے ارشاد فرمایا درویشوں کی قوت باطنی اسطرح کی ہے ایک گھڑی میں جو چاہیں دکھا سکتے
ہیں اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ نے اپنی حکایت بیان فرمائی کہ ایک وقت میں سمرقند کے ملک
میں تھا نزدیک حضرت خواجہ ابو اللیث سمرقندی کے مکان کی مسجد بن رہی تھی ایک شخص نے قبلہ کے بارہ میں
حجت کی کہ قبلہ اس سمت نہیں ہے ہر چند میں نے اوسے سمجھایا کہ نہیں اسی سمت ہے مگر اوسنے نہ مانا

میں لی اوسکی گردن پکڑلی اور کہا دیکھ قبلہ اس طرف ہے جدھر میں بتلا رہا ہوں اُسنے زیارت خانہ کعبہ کی کری اور جس طرف میں بتلا رہا تہا اوس طرف ہونے کا اعتراف کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز خدا تعالی نے دوزخکو پیدا کیا اوسیروز ایک سانپ بھی پیدا کیا اور اوس سانپ سے ارشاد فرمایا کہ ای سانپ ہم تجھے امانت سپرد کرتے ہیں منظور ہے یا نہیں سانپ نے جواب دیا مجھے بسر و چشم منظور ہے حکم ہوا موہنہ کھول اوسنے موہنہ کہولا فرشتونکو حکم ہوا کہ دوزخکو لاؤ اور اوس سانپ کے موہنہ میں رکھدو فرشتوں نے دوزخ لاکر اوس سانپ کے موہنہ میں رکہدی اور موہنہ باندھ دیا اب دوزخ اوس سانپ کے موہنہ میں ہے ساتویں زمین کے نیچے اگر دوزخ سانپ کے موہنہ میں نہ ہوتی تمام عالم جلجاتا اور خلقت ہلاک ہو جاتی۔ جب روز قیامت ہوگا دوزخکو سانپ کے موہنہ سے باہر نکالینگے وہ ہزار زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے ہر زنجیر کو ہزار ہزار فرشتے کہینچینگے۔ جسامت اور کلانی اون فرشتوں کی اتنی ہے کہ اگر اونمیں سے ایک بھی چاہے اس عالم کا ایک لقمہ کرجاوے۔ دوزخ میدان حشر میں آکر ایک سانس باہر نکالیگی جس سے میدان قیامت پر دود ہو جائیگا۔ یہ فرماکر آپنے ارشاد کیا جو شخص چاہے کہ اس عذاب سے امن میں رہے اوسے چاہیئے کہ طاعت کرے کہ اوس سے نزدیکتر کوئی حصار نہیں ہے دعاگو نے دریافت کیا وہ کونسی طاعت ہے آپنے فرمایا کہ مظلوموں کی فریاد کو پہنچنا غریبوں کی حاجت روا کرنا اور بھوکوں کو کہانا دینا اور شکم سیر کرنا اس سے بہتر کوئی اور عمل نہیں ہے۔ یہ فرماکر آپ تلاوت میں مشغول ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔

مجلس ہفتم روز چہارشنبہ دولت قدمبوسی حاصل ہوئی خانہ کعبہ زاداللہ شرفا و تعظیما سے کئی حاجی آئے ہوئے تھے سخن الحمد کے بارہ میں ہوا آپنے ارشاد فرمایا کہ میں نے کتب آثار مشائخ میں لکھا دیکھا ہے کہ الحمد یعنی سورۂ فاتحہ واسطے حاجت روائی کے بہت پڑھنا چاہیئے پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے جب کسی آدمی کو مہم یا کار سخت پیش آئے اوسے لازم ہے کہ سورہ الحمد اسطور پر پڑھے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کو الحمد کے ساتھ ضم کرے یعنی الرحیم الحمد للہ پڑھے اور وقت آخر میں تین مرتبہ آہستہ آہستہ آمین کہے انشاء اللہ اوسکی وہ مہم پوری ہو جائیگی اسکے بعد حکایت بیان فرمائی کہ ایک روز پیغمبر صلعم مع یاران مجلس میں تشریف رکہتے تھے آپنے سب یاروں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا خدا تعالی نے مجھپر بیحد انعام

واکرام فرمائی ہیں منجلہ اونکے ایک یہ بھی ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا اسی اثنا میں حضرت جبریل تشریف
لائے اور کہا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب میں نے تجھپر اپنی کتاب نازل کی اوس میں ایک سورۃ
ایسی ہے کہ اگر میں اوس سورۃ کو توریت میں نازل کرتا امت موسیٰ کی یہودی نہوتی اگر وہی سورت انجیل میں نازل
فرماتا امت عیسیٰ کی ترسا نہوتی اگر وہی سورت زبور میں نازل کرتا امت داؤد کو مسخ سے سروکار نہوتا میں نے
یہ سورت قرآن شریف میں اسواسطے داخل کی ہے کہ امت تیری اپنے دین پر قائم رہے اور قیامت میں
دیگر اہوال اور دوزخ کے عذاب سے مامون ہو پھر جبریل نے فرمایا ای حبیب خدا نبی آخر زماں اس سورت کے
فضائل اسقدر ہیں کہ تمام دریاؤں کا پانی سیاہی ہوجاوے اور کل درخت قلم ہوں تو بھی اسکے فضائل
لکھنے سے باقی رہجائیں اور وہ سب ختم ہوں - اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا یہ سورۃ تمام بیماریوں کی دوا ہے جو
بیماری علاج پذیر نہو اسکا علاج اس سورت سے اسطرح پر کیا جاوے کہ درمیان فریضہ وسنت وقت فجر الحمد اکتالیس
بار پڑھکر بیمار کے موتھ پر پہونکے انشاء اللہ تعالیٰ جلد صحت نصیب ہوگی - اسکے بعد ارشاد فرمایا الفاتحۃ شفاء
لکل داء یعنی الحمد تمام بیماریوں کی دوا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایکدفعہ خلیفہ ہارون رشید نور اللہ مرقدہ سخت
بیمار ہوے ہر چند دو سال تک علاج کیا کچھ فائدہ نہوا آخر الامر اپنے وزیر جعفر برمکی کو واسطے لانے حضرت
خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا کہ میں نے ایسی بیماری پائی ہے جسکے سبب
جان سے تنگ آگیا ہوں جو علاج کرتا ہوں اُلٹا پڑتا ہے - چونکہ وقت صحت یاب ہونے خلیفہ کا
قریب آگیا تھا حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ علیہ ہمراہ وزیر روانہ ہوکر ہارون رشید کے پاس
گئے اور سورۂ فاتحہ اکتالیس بار پڑھکر ہارون رشید کے موتھ پر دم کی فوراً ہارون رشید کی بیماری جاتی رہی
ہوگئی اور خلیفہ نے صحت پائی - اسکے بعد آپنے ایک اور حکایت متضمن برین حال بیان فرمائی کہ ایک
دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کسی بیمار کی عیادت کو تشریف لے گئے اور فاتحہ پڑھکر بیمار پر دم فرمائی
وہ فوراً اچھا ہوگیا - تھوڑی دیر بعد کوئی اور شخص عیادت کو آیا بیمار سے پوچھا تمہیں کیونکر صحت
ہوئی بیمار نے جواب دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تھے اور یہی سورہ فاتحہ پڑھکر مجھپر دم کی میں
اچھا ہوگیا یہ کہنے نہ پایا تھا کہ بیماری پھر عود کر آئی اور وہ بیمار اوسی بیماری سے مرگیا اسکا سبب

یہ کہنا کہ سورہ فاتحہ پر اسکا اعتقاد صحیح نہ تھا اور یہ سخن اوسنے بداعتقادی کی راہ سے کہا ہر کلام کا فائدہ ہے
کہ اگر وہ بدعقیدگی سے ہو کچھہ فائدہ نہیں دیتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا تفسیروں میں آیا ہے کہ خدا تعالی
نے ہر سورت کا نام جدا جدا مقرر فرمایا ہے ہر سورت کا ایک ہی نام ہے کسی سورت کے دو نام ہیں مگر حق
سبحانہ وتعالی نے سورۂ فاتحہ کے سات نام مقرر فرمائے ہیں اوّل فاتحۃ الکتاب دوم سبع المثانی سوم
ام الکتاب چہارم ام القرآن پنجم سورہ مغفرت ششم سورۂ رحمت ہفتم سورۂ ثانیہ اور سات حروف
اس سورت میں نہیں ہیں انکے نہونے کی وجہہ یہ ہے اول حرف ث نہیں ہے کہ حرف ثا سے ثبور ہوتا ہے الحمد کے
پڑہنے والے کو ثبور سے کچھہ مطلب نہیں دوم حرف جیم (ج) نہیں کیونکہ حرف جیم اول حرف جہنم کا ہے الحمد کے
پڑہنے والے کو جہنم سے علاقہ نہیں سوم حرف زا نہیں کیونکہ ز حرف اول زقوم کا ہے الحمد پڑہنے والے
کو زقوم سے علاقہ نہیں چہارم حرف شین نہیں کیونکہ شین حرف شقاوت کا ہے الحمد پڑہنے والا
شقاوت سے مبرا ہے پنجم حرف ظ نہیں کیونکہ ظا حرف اول ظلمت کا ہے الحمد پڑہنے والیکو
ظلمت سے کام نہیں ششم حرف فا نہیں کیونکہ۔ ف حرف اول فراق کا ہے الحمد پڑہنے والے
کو فراق سے غرض نہیں۔ ہفتم حرف خ نہیں کیونکہ خ سے مراد خواری ہے الحمد پڑہنے والیکو
خواری نہیں ہوسکتی اور اس سورت میں سات آیتیں ہیں ناصر لیستی کے مخبر فرمایا ہے کہ آدمی کے
بدن میں سات رگیں ہیں جنکو ہفت اندام کہتے ہیں جیسے اسکی سات آیتیں پڑہیں خدا تعالی نے اوسکے
ساتوں اندام کو دوزخ سے پناہ دی اسکے بعد ارشاد فرمایا اس سورت میں ایک سو چوبیس حرف
ہیں اور گنتی انبیاء علیہم السلام کی ایک لاکھہ چوبیس ہزار ہے پس جو کوئی اس سورت کے ایکسو چوبیس
حرف کو پڑہیگا حق تعالی اوسکو ثواب بعید اور برکت لاالتعد عنایت فرمائیگا اسکے بعد عقلاً یہ روایت
بیان فرمائی کہ الحمد کے پانچ حرف ہیں اسی لحاظ سے حق تعالی نے پانچ وقت کی نماز فرض فرمائی
ہے جو شخص یہ پانچ حرف پڑہیگا اوس سے کوئی خطا جو پانچ وقت کی نماز پڑہنے میں واقع ہوئی ہوگی
معاف کر دیجاویگی اسکے بعد فرمایا اللہ کے تین حرف ہیں ان تینوں کو الحمد کے پانچ میں ملادیں تو
آٹھہ ہوتے ہیں خدا تعالی نے آٹھہ جنتیں پیدا کی ہیں۔ ان حروف کے پڑہنے والوں کو

عطا فرمائے جاوینگے دروازہ کہلجاوینگے کہ جس دروازہ سے چاہیں داخل ہوں اور رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں
آٹھ حرف ہیں آٹھ اور دس جمع کرنے سے اٹھارہ ہوتے ہیں جو کوئی اِن حروف کو پڑہیگا اٹھارہ ہزار
عالم کا ثواب پاویگا اَلرَّحْمٰنِ کے چھ حرف ہیں اٹھارہ اور چھ چوبیس ہوئے خدا تعالیٰ نے رات دن کے
چوبیس گھنٹے مقرر کیے ہیں جو شخص اِن چوبیس حرفوں کو پڑہیگا اوسکے تمام خطا و ذنوب معاف ہونگے اور ایسا
معاصی سے پاک ہوگا گویا اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اَلرَّحِیْمِ میں بہی چھ حرف ہیں۔ چوبیس اور
چھ جمع کرنے سے تیس کا عدد حاصل ہوتا ہے حق تعالیٰ نے پلصراط کو تیس ہزار برس کی راہ پیدا
کیا ہے۔ ان تیس حرفوں کا پڑہنے والا وہاں اسپر سے اسطور سے اُتر جاویگا جیسے بجلی کوند جاتی
ہے اور مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ بارہ حروف ہیں تیس اور بارہ بیالیس ہوئے حق تعالیٰ نے سال میں بارہ
ماہ پیدا کیے اِن حرفوں کا پڑہنے والا ایسا ہوگا گویا اوسنے سال میں کوئی گناہ نہیں کیا اِيَّاكَ
نَعْبُدُ اسمیں آٹھ حرف ہیں بیالیس اور آٹھ پچاس ہوتے ہیں جو شخص اسکو پڑہیگا وہ عذاب روز حشر سے
جو پچاس ہزار برس کا روز ہے امن میں رہیگا اور اوسکے ساتھ حساب لعین کا معاملہ ہوگا۔ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ
میں گیارہ حرف ہیں پچاس اور گیارہ اکسٹھ ہوتے ہیں خدا تعالیٰ نے درمیان زمین و آسمان کے اسقدر
دریا پیدا کیے جو شخص اِن اکسٹھ حروف کو پڑھیگا ان تمام دریاؤں کے پانی کے برابر ثواب ملیگا اور اسقدر
گناہ اوسکے نامۂ اعمال سے محو کیے جاوینگے اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں اونیس حروف ہیں
اکسٹھ اور اونیس اسی ہوتے ہیں خمر خوارے کی حد اسی تازیانہ مقرر ہے جو شخص اِن اسی حروف کو پڑہیگا
اوس سے یہ حد اوٹہالی جائے گی صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ
میں چوالیس حرف ہیں چوالیس اور اسی ایکسو چوبیس ہوتے ہیں جو شخص اس سورت پر مواظبت
رکھیگا حق تعالیٰ اسے تمام انبیاء کی طاعات اور عبادات کا ثواب عطا فرمائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
میں اور خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہٗ سفر میں تھے دجلہ کے کنارے پہنچے۔ دریا طغیانی پر تہا ہمیں فکر
ہوا کس طرح پار اُتریں اور جلد عبور کرنے کی ضرورت تہی۔ حضرت خواجہ عثمان ہرونی نے فرمایا آنکہیں بند
کرو میں نے آنکہیں بند کیں تہوڑی دیر میں کہولیں خود کو اور خواجہ عثمان ہرونی کو دجلہ کے اوس پار پایا۔

میں نے دریافت کیا کس طور عبور فرمایا ارشاد فرمایا کہ الحمد کو پانچ مرتبہ پڑھکر قدم پانی پر رکھا اور پار اتر گیا
الغرض سورۂ فاتحہ واسطے انصرام مہمات بہت مفید ہے اس سے بڑھکر کوئی اور عمل واسطے روائی حاجت
نہیں حضرت خواجہ یہ ارشاد فرماکر تلاوت میں مشغول ہوئے اور خلق اپنے مقام پر گئی۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس ہشتم روز پنجشنبہ سعادت آستانہ بوسی میسر ہوئی گفتگو اوراد و تسبیح وغیرہ کے بارہ میں آئی آپنے
ارشاد فرمایا ہر متنفس کو لازم ہے کہ ایک وظیفہ مقرر کرلے اور اسے روز پڑھا کرے اور اگر نہو سکے تو رات کو
پڑھنا چاہیئے اول وظیفہ پڑھے اور پھر دوسرے کاموں میں لگے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تَارِکُ
الْوِرْدِ مَلْعُوْنٌ یعنے چھوڑنے والا وظیفہ کا ملعون ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایکدفعہ مولانا رضی الدین
علیہ الرحمۃ گھوڑے پر سوار چلے جاتے تھے ناگاہ گھوڑا ابھڑکا اور ایک گڑھے میں جا پڑا جسکی وجہ سے پیر گھوڑے کا ٹوٹ گیا
آپ مکان پر واپس آئے اور سوچنے لگے اسکا کیا سبب ہے آخر کار بعد تفکر بسیار معلوم ہوا کہ وظیفہ صبح قضا ہو گیا
تھا یہ اوسیکی شامت ہے۔ بعد اسکے ایک اور حکایت متضمن اسی معنی کے زبان فیض ترجمان سے بیان
فرمائی کہ ایک بزرگ خواجہ عبداللہ مبارک نامی تھے ایک وقت اونسے وظیفہ قضا ہو گیا اوسیوقت ہاتف نے
آواز دی کہ اے عبد اللہ تم سے اپنا عہد نہ نباہا گیا جو وظیفہ اختیار کیا تھا بھول گئے اور فرمایا انبیا و اولیا
اور مشائخ کے واسطے وظائف ہیں وہ اُنپر مواظبت کرتے ہیں اور جو کچھ وظیفہ وغیرہ اُنکے پیش رووں نے
بتایا ہے آخر انجام کو پہنچاتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا جو کچھ وظائف مجھے بزرگان دین اور مشائخ سے
دستیاب ہوئے ہیں میں اُنپر قائم ہوں اور تمہیں بھی وصیت کرتا ہوں ہر ایک وظیفہ پر جو پہونچا ہے
قائم رہو گے اسکے بعد ارشاد فرمایا جب سوکر اُٹھو داہنی کروٹ سے اُٹھو اور بسم اللہ الرحمن
الرحیم الحمد للہ الذی نزل الرحمۃ والبرکۃ پڑھکر وضو کرنا چاہیئے بعد وضو کے دوگانہ نماز
ضروری ہے اس سے فراغت سے ہوتے مصلے پر رو بقبلہ ہو کر چند آیات سورہ بقر اور ستر آیات سورۂ انعام
کی اور سترہ آیت سورۂ نوح کی پڑھنی چاہئیں اور سو مرتبہ یہ ذکر کرنا ضروری ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اسکے بعد تینتیس آیات سورۂ انعام اور تیس آیت سورۂ یوسف کی پڑھنی چاہیئے۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا سنت فجر کی اول رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورہ الم نشرح اور رکعت دوم میں بعد سورۂ فاتحہ

الم شریف کا پڑھنا بہت فائدہ مند ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا سو بار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ من کل ذنب واتوب الیہ درمیان فرض وسنت کے بعد نماز فجر کے پڑھکر بعد بیشمار ہے اور دس مرتبہ کہے لآ الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت ابدا ذوالجلال والاکرام بیدہ الخیر وھو علی کل شئ قدیر اسکے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمد عبدہ ورسولہ پھر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اللھم صل علی محمد ما اختلف الملوان وتعاقب العصران وتکرر الجدیدان واستقبل الفرقدان وابلغ روح محمد منا التحیۃ والسلام اور تین مرتبہ یا عزیز یا غفور کہے اور تین مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور تین مرتبہ کہے استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ اسکے پیچھے کہے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم غفار الذنوب ستار العیوب علام الغیوب کشاف الکروب مقلب القلوب واتوب الیہ اسکے بعد تین مرتبہ کہے یا حی یا قیوم یا حنان یا منان یا دیان یا سبحان یا سلطان یا غفران یا ذا الجلال والاکرام برحمتک یا ارحم الراحمین اسکے بعد تین مرتبہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا قدیم یا دائم یا حی یا قیوم یا احد یا صمد یا علیم یا عظیم یا علی یا نور یا فرد یا وتر یا باقی یا حی یا قیوم اقض حاجتی بحق محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اسکے بعد ننانوے نام خدا تعالی کے پڑھے اور بعد اسکے ننانوے نام پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بھی پڑھے اور وہ یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ محمدٌ ۔ احمدٌ ۔ حامدٌ ۔ محمودٌ ۔ قاسمٌ ۔ عاقبٌ ۔ خاتمٌ ۔ ماحیٌ ۔ حاشرٌ ۔ داعیٌ ۔ سراجٌ ۔ منیرٌ ۔ بشیرٌ ۔ نذیرٌ ۔ ہادیٌ ۔ مہدیٌ ۔ رسول الرحمۃ ۔ نبیٌ ۔ طٰہٰ ۔ یٰسٓ ۔ مزملٌ ۔ مدثرٌ ۔ صفیٌ ۔ خلیلٌ ۔ کریمٌ ۔ حبیبٌ ۔ نجیبٌ ۔ مصطفٰی ۔ مرتضٰی ۔ مختارٌ ۔ ناصرٌ ۔ قائمٌ ۔ حافظٌ ۔ شہیدٌ ۔ عادلٌ ۔ حکیمٌ ۔ احیدٌ ۔ وحیدٌ ۔ قیمٌ ۔ جامعٌ ۔ مقفیٌ ۔ رسول الملاحم ۔ رسول الراحت ۔ کا[illegible]

کفیلٌ- نورٌ- حجۃٌ- بیانٌ برھانٌ- مؤمنٌ مطیعٌ- مذکرٌ- واعظٌ- واحدٌ- امینٌ صادقٌ- ناطقٌ- صاحبٌ- مکیٌ- مدنیٌ- ابطحیٌ- عرابیٌ- ہاشمیٌ قریشیٌ- مضریٌ- امیٌ- عزیزٌ- حریصٌ- رؤفٌ- یتیمٌ- طبیبٌ- طاھرٌ- مطھرٌ- فصیحٌ- سیدٌ- متقیٌ امامٌ- بارٌ- حقٌ- مبینٌ- اولٌ- آخرٌ- ظاھرٌ- باطنٌ- رحمۃٌ شفیعٌ- محرمٌ امرنا حلیمٌ- شہیدٌ- قریبٌ- منیبٌ- ولیٌ- عبد اللہ- کرامت اللہ- ایۃ اللہ- وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا- برحمتک یا ارحم الراحمین ہ بعد اسکے تین مرتبہ درود کو پڑھے اللھم صل علی محمد حتی لا یبقی من الصلوۃ شئ و ارحم علی محمد حتی لا یبقی من الرحمۃ شئ وبارک علی محمد حتی لا یبقی من البرکات شئ بعد اسکے آیۃ الکرسی اور سورۂ اخلاص پڑھے پھر تین مرتبہ یہ آیت فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم پڑھے اسکے بعد تین مرتبہ یہ آیت سورۂ بقر کی پڑھے ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین برحمتک یا ارحم الراحمین بعد اسکے تین مرتبہ دعا پڑھے اللھم اغفر لی ولوالدی ولمن توالد ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات برحمتک یا ارحم الراحمین۔ اسکے بعد تین مرتبہ پڑھے سبحان الازلی الابد سبحان الباقی المعید للہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اسکے بعد تین مرتبہ یہ آیت پڑھے ان اللہ علی کل شئ قدیر قد احاط اللہ بکل شئ علما- بعد اسکے تین مرتبہ کہے توبۃ عبد ظالم ظلیل ولا یملک لنفسہ ضرا ولا نفعا ولا موتا ولا حیاۃ ولا نشورا اسکے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اللھم یا حی یا قیوم یا اللہ لا الہ الا انت اسالک ان تحیی قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ بعد اسکے [illegible] مرتبہ کہے یا مسبب الاسباب یا مفتح الابواب یا مقلب القلوب والابصار یا دلیل المتحیرین یا غیاث المستغیثین اغثنی توکلت علیک یا رب وفوضت امری الیک یا رب لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ما شاء کان ولم یشاء لم یکن ایاک نعبد وایاک نستعین بعد اسکے ایک مرتبہ کہے اللھم انی اسالک یا من یملک حوائج السائلین

وتعلم ضمیر الصامتین فان لک من کل سائل تمنیک سمعا حاضرا جوابا عتیدا وان من
کل صامۃ علما نافعا فاعطنا مواعیدک الصادقۃ وایادیک الشاملۃ ورحمۃ الواسعۃ
ونعمتک السابقۃ انظر الی نظرۃ برحمتک یا ارحم الراحمین اسکے بعد تین مرتبہ کہے یا حنان یا منان
یا دیان یا برہان یا سبحان یا غفران یا ذوالجلال والاکرام. پھر تین مرتبہ کہے اللھم انی
اسألک باسمائک الاعظم ان تعطینی ما سألتک بفضلک وکرمک یا ارحم الراحمین الحمد للہ الذی
فی السموات عرشہ والحمد للہ الذی فی القبور قضاؤہ وامرہ والحمد للہ الذی فی البر والبحر سبیلہ
والحمد للہ الذی لا ملجأ ولا منجا الا الیہ رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین اور پھر
تین مرتبہ کہے اللھم ارحم امۃ محمد واصلح امۃ محمد اللھم اغفر امۃ محمد اللھم فرج امۃ
محمد بعد اسکے تین مرتبہ کہے سبحان اللہ ملاء المیزان ومنتھی العلم وزنۃ العرش ومبلغ
الرضاء برحمتک یا ارحم الراحمین اور ایک مرتبہ کہے رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا
وبالقرآن اماما وبالکعبہ قبلۃ وبالمؤمنین اخوانا اسکے بعد تین مرتبہ کہے بسم اللہ
خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض والسماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء لا فی
الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اور بعد اسکے دس مرتبہ کہے اللھم اجرنا من النار
یا مجیر کہے اور بعد اسکے سو مرتبہ کہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بعد اسکے ایک مرتبہ کہے
اشھد ان الجنۃ حق والنار حق والمیزان حق والصراط حق والموت حق والسوال حق و
کرامۃ الاولیاء حق ومعجزۃ الانبیاء حق فی الدار الدنیا والشفاعۃ حق والساعۃ آتیۃ
لا ریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور اسکے بعد ہاتھ اوٹھاوے اور یہ دعا پڑھے اللھم زد
نورنا وزد حضورنا وزد عشقنا وزد محبتنا وزد قبولنا برحمتک یا ارحم الراحمین اسکے بعد
مسبعات عشر اور سورہ یسین پڑھے اسکے بعد سورہ ملک اور سورہ جمعہ پڑھے جب آفتاب ایک نیزہ بلند
ہوجاوے نماز اشراق کی ادا کرے نماز اشراق کی دس رکعتیں پانچ سلام سے ہیں اول رکعت میں بعد فاتحہ
سورہ انا انزلنا ایک مرتبہ رکعت دوم میں بعد سورہ فاتحہ سورہ زلزلہ ایک مرتبہ پڑھے اور رکعت سوم

ہیں بعد فاتحہ انا اعطینا ایک بار اور رکعت چہارم بعد فاتحہ سورہ کافرون رکعت پنجم میں بعد فاتحہ اخلاص دس بار پڑھے جب نماز سے فارغ ہو دس دفعہ درود شریف پڑھے پھر تلاوت قرآن شریف میں مشغول ہو تا آنکہ وقت نماز چاشت آ جائے۔ نماز چاشت کی بارہ رکعتیں چھ سلام سے ہیں ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ والضحیٰ ایک ایک مرتبہ پڑھے جب نماز چاشت سے فارغ ہو سو مرتبہ کلمہ تمجید پڑھے اور سو ہی مرتبہ رسول اللہ صلعم پر درود بھیجے بعدہ تلاوت قرآن میں مشغول ہو یہاں تک کہ دوپہر ہو جاوے او سوقت قرآن شریف گردانے اور چار رکعت نماز استوا کی پڑھے اسطرح سے کہ بعد فاتحہ اخلاص ہر رکعت میں پانچ پانچ بار پڑھے اس عمل سے خضر سے ملاقات ہوتی ہے پھر سو رہے۔ بعدہ وقت نماز ظہر ہے ظہر کی بارہ رکعتیں ہیں۔ ان بارہ رکعتوں میں قرآن شریف کی آخر کی دس سورتیں پڑھے اور جب سلام پھیرے دس مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر سورہ نوح پڑھے اور مراقبہ میں مصروف ہو جب وقت عصر ہو سے سو دفعہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے اور چار رکعت سنت رسول علیہ السلام ادا کرے بعد چار رکعت فرض عصر پڑھے جب نماز عصر سے فارغ ہو سورۂ فتح ایکبار سورۂ ملک پانچ بار سورہ نبأ اور سورۂ نازعات ایک ایک بار پڑھے خدا تعالیٰ ان سورتوں کے پڑھنے والوں کو عذاب گور سے پناہ میں رکھتا ہے بعد نماز شام ادا کرے بعد پڑھے سنت مغرب کے دو رکعت نماز حفظ الایمان پڑھے اسطرح سے کہ اول رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص تین بار اور رکعت دوم میں سورہ فاتحہ اخلاص تین بار اور سورۂ ناس ایکبار پڑھے بعد فراغت نماز سے سجدہ کرے اور اوسمیں یا حی یا قیوم ثبتنی علی الایمان گیارہ بار کہے بعد ازاں صلوٰۃ الاوابین کی چھ رکعت ادا کرے یہ تین سلام سے پڑھنی چاہیئے رکعت اول میں بعد فاتحہ اذا زلزلت الارض ایکمرتبہ رکعت دوم میں بعد فاتحہ الہٰکم التکاثر ایکبار رکعت سوم میں بعد فاتحہ سورۂ والعصر ایکبار پڑھے بعدہ ذکر خدا میں مشغول ہو یہاں تک کہ وقت نماز عشا آوے اسے ادا کرے جب ادا کیجیے یہ پڑھیے۔ اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک بعد اسکے چار رکعت نماز حفظ پڑھے اول رکعت میں بعد فاتحہ آیت الکرسی تین بار اور باقی تین رکعتوں میں سورۂ اخلاص سورۂ فلق سورۂ ناس ایک ایک بار علی الترتیب پڑھے اور بعد سلام کے دعا

انشاء اللہ تعالیٰ مقرون باجابت ہوگی۔ بعدہٗ چار رکعت صلوٰۃ السعادت پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص پندرہ دفعہ پڑھے ایسا ہی اور رکعتوں میں کرے پھر سجدہ میں جائے اور یہ دعا پڑھے یاحی یاقیوم ثبتنی علی الایمان پھر دو زانو بیٹھے اور یہ دعا پڑھے اللھم انی اسالک برکۃ فی العمر وصحۃ فی البدن وراحۃ فی المعیشۃ وسعۃ فی الرزق وزیادۃ فی العلم وثبتنا علی الایمان بعد اسکے اور جو وظیفہ مقرر کیا سو پڑھے بعد اسکے ارشاد فرمایا رات کے تین حصے کرے حصۂ اول میں مشغول بہ نماز رہے اور ایک حصہ سووے اور حصۂ آخری میں تہجد ادا کرے اسکے بعد ارشاد فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز تہجد کی مجھپر فرض تھی اور میری امت کے اولیا پر واجب چاہیے کہ نماز تہجد چار سلام سے ادا کرے اور جو کچھ قرآن مجید سے یاد ہو پڑھے اور پھر تھوڑی دیر بعد سو رہے بعدہ قریب صبح کاذب کے اوٹھے تجدید وضو کرے اور مشغول الی اللہ ہو پھر نماز صبح ادا کرے اور حسب قاعدہ مذکورہ بالا عمل میں لائے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ ہمیشہ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اتفاقاً ایک دفعہ نماز تہجد انسے قضا ہوگئی صبح گھوڑیکا پاؤں ٹوٹ گیا آپنے سبب دریافت کیا اسی درمیان ہاتف نے آواز دی آج نماز تہجد آپنے قضا کی تھی اس سبب گھوڑیکا پاؤں ٹوٹ گیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا آج جو وظائف بتلائے ہیں وہ ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم کی سنت ہیں جو شخص انہیں پڑھیگا وہ مشائخ کی سنت پر چلے گا۔ یہ فوائد بیان فرماکر حضرت خواجہ مشغول بہ تلاوت ہوئے اور مجلس برخاست ہوئی۔

مجلس نہم دولت قدمبوسی میسر ہوئی شیخ احد کرمانی اور واحد برہان غزنوی اور خواجہ سلیمان اور شیخ عبدالرحمن اور بہت سے صوفیائے عظام حاضر خدمت تھے گفتگو سلوک میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا بعض مشائخ نے سلوک کے سو درجے رکھے ہیں اوسمیں سترہ درجے طے کرنیکے بعد مرتبہ کشف وکرامات کا ہے جو شخص آپکو اس درجہ میں ظاہر نکرے گا وہ باقی مرتبہ اور طے کرجائیگا۔ نہ سالک کو لازم ہے کہ اپنی ذات کو مرتبہ ہفدہم میں نہ چھوڑے پورے سو درجے حاصل کرے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا بعضوں کے نزدیک اور خصوصاً ہمارے خاندان میں سلوک کے پندرہ درجے ہیں پانچواں درجہ

کشف و کرامت کا ہے ہمارے مشائخ نے وصیت کی ہے کہ سالک کو لازم نہیں کہ وہ اپنی ذات کو مرتبہ پنجم میں رکھے بلکہ اسے لازم ہے کہ پورے پندرہ درجے حاصل کرے بعدہٗ اپنی ذات کو ظاہر کرے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک دفعہ چند لوگوں نے جمع ہو کر حضرت جنید بغدادی قدس سرہ العزیز سے پوچھا کہ آپ خدا تعالیٰ سے کوئی چیز طلب کیوں نہیں کرتے اگر طلب کریں پھر یقینا خدائے بزرگ آپکو عنایت فرمائے آپنے جواب دیا میں سب چیز چاہتا ہوں مگر ایک چیز نہیں چاہتا اور وہ چیز یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چاہی وہ اونہیں روزی نہوئی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا طلب روزی ہوئی بندہ کو مانگنے اور طلب کرنے سے کیا کام اگر وہ لائق اوسکے ہو گیا ہے خدا تعالیٰ بغیر طلب عنایت کرتا ہے مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جیسے موجہم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو طعنہ دیا تہا کہ اے سلیمان اگر صبر کرتا اور جلدی نکرتا یعنے دیووں کے مسخر ہونے کی دعا نہ مانگتا پھر یقینا اللہ تعالیٰ فرشتے تمہارے تسخیر میں کر دیتا۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ نہ چاہا اس سے کون و مکان اونکی طاعت میں دیے گئے۔ بعد اسکے گفتگو دربارہٴ عشق ہوئی آپنے ارشاد فرمایا دل عاشق کا آتشکدہٴ محبت ہے جو چیز اسمیں پڑیگی وہ جل جاویگی کسی قسم کی آنچ آتش محبت سے تیز تر نہیں ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جب حضرت بایزید بسطامی رح کو درجہ قرب حاصل ہوا ہاتف نے آواز دی مانگ کیا مانگتا ہے آج جو مانگیگا وہی تجھے عنایت ہوگا آپنے سر سجدہ میں رکہا اور عرض کیا بندہ کو مانگنے سے کیا سروکار جو کچھ بارگاہ الٰہی سے عنایت ہو وہی بسر و چشم منظور ہے آواز آئی ای بایزید ہم نے آخرت تجھے بخشی حضرت نے عرض کی کہ الٰہی آخرت زندانخانہ دوستان ہے مجھے نہیں چاہیے پہر آواز آئی اے بایزید اگر تو اسپر راضی نہیں ہے ہم نے بہشت دوزخ عرش و کرسی جو کچھ ہمارے ید قدرت میں ہے تجھے عنایت فرمایا آپنے جواب دیا خیر۔ پہر ہاتف نے آواز دی مقصود تمہارا کیا ہے جو تمہیں دیا جائے آپنے عرض کیا خداوندا تو جانتا ہے جو میرا مقصود ہے آواز آئی اے بایزید کیا تو ہم کو طلب کرتا ہے اگر ہم تجھے طلب کریں پہر تو کیا کرے۔ جب یہ جواب ملا حضرت بایزیدؒ نے قسم کہائی کہ مجھے تیرے عز و جلال کی قسم ہے اگر تو مجھکو طلب کرے کل کے روز قیامت میں آتش دوزخ

کے آگے کھڑا ہو کر ایسی آہ کروں گا کہ تمام دوزخ کی آنچ سرد ہو جائیگی اور کچھ باقی نہ رہیگی کیونکہ
آتش محبت کے آگے کچھ بنیاد نہیں رہتی۔ جونہی حضرت بایزید رح نے یہ فرمایا ہاتف نے آواز دی اے بایزید جو
تیرا مقصد تھا حاصل کیا۔ اسکے بعد فرمایا ایک شب حضرت رابعہ بصری رح پر عالم شوق و اشتیاق کا
غلبہ ہوا آپ بیتاب ہوگئیں اور زور زور سے آواز الحریق الحریق یعنی ای آگ لگی اے جلی نکالتی تھیں اہل
بصرہ نے جب آواز سنی پانی کے مٹکے لیکر دوڑے تاکہ وہ آگ بجھاویں ایک بزرگ اونکے درمیان میں
تھے انہوں نے کہا کیا نادانی کرتے ہو۔ رابعہ کی آگ آتش دنیا نہیں ہے جو پانی سے سرد ہو جائے اوسے
آتش عشق خدا ہے جس نے اسکے دلمیں قرار پکڑا ہے اسوقت اوسے ضبط کی طاقت نہ رہی جو فریاد
الحریق الحریق کی اور یہ کبھی نہ بجھے گی الا وصال دوست ہونے پر فرو ہو جائے گی۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا منصور حلاج سے پوچھا گیا کمالیت عشق کی کیا ہے آپنے جواب دیا جب معشوق ظلم و ستم پر کمر کسلے اور
عاشق تمام بلائیں سہتا ہے اور ہر حال میں اپنے قاعدۂ قدیم پر قائم ہو اور ہمیشہ رضائی معشوق چاہے
اور اسکے مشاہدہ میں اسقدر مستغرق ہو کہ اگر وہ اوسے کھونٹے باندھے مارے تو بھی اوسے خبر نہ ہو تو
کہا جاویگا کہ اسے کمالیت عشق حاصل ہے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ آنکھوں میں آنسو بھر لائے
اور یہ شعر پڑھا ؎ خوبرویاں چو پردہ برگیرند ؛ عاشقاں پیش شان چنیں میرند ؛ اسکے بعد ارشاد
فرمایا بغداد میں قبۂ بازار پر ایک عاشق کو باندھا اور ہزار کوڑے لگوائے اوسے کوڑے مارنیکے وقت آہ
ہا ہے تک نہ ماری۔ اسسے اسکا سبب دریافت کیا جواب دیا میں مشاہدہ جمال دوست میں مصروف تھا
مجھے ضرب کی کچھ خبر نہیں ہوئی اسکے بعد ارشاد فرمایا حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رح نے اپنی کسی کتاب
میں تحریر کیا ہے کہ ایک مرتبہ ایک عیار کو بازار بغداد میں دیکھا کہ اوسکے ہاتھ اور پاؤں باندھے
اور قطع کر ڈالے ہیں اور وہ مطلق نہ رویا بلکہ ہنستا رہا۔ ایک آدمی نے دریافت کیا تجھے اس چوٹ
کا درد محسوس نہیں ہوتا۔ بوقت تکلیف ہنسنے کا کیا کام ہے اوسنے جواب دیا کہ میں اوسوقت دیدار
دوست میں محو تھا مجھے ذرا تکلیف قصاص کی معلوم نہ ہوئی خواجہ بزرگ یہ بیان فرماکر رونیلگے
اور یہ بیت زبان مبارک سے ارشاد فرمائی **بیت** ادبر سر قتل ومن بروش حیران ؛؛

کلیں راندن متغیش چہ نکو می آید۔ آسکے بعد اہل سلوک اور عارفان الٰہی کے بارہ میں گفتگو واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا۔ ایکدفعہ حضرت بایزید بسطامیؒ مناجات میں مشغول تھے ناگاہ اونکی زبان مبارک سے یہ کلمات نکلے کیف السلوک الیک ہاتف نے آواز دی کہ اے بایزید طلق نفسک ثلاثا ثم قل ہوا یعنے طلاق دے اپنے نفس کو تین مرتبہ اور بعد ازاں میرا بیان میری طلب کر۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا طریقت کے راہ چلنے والے کو لازم ہے کہ اول دنیا کو اور بعد اسکے او سچیز کو جو اہل دنیا میں ہے ثم ونک اپنے نفس کو طلاق دی تب اہل سلوک کے راستہ میں قدم رکھے ورنہ جھوٹا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک بزرگ اہل طریقت اور صاحب عشق تھے ایک دفعہ مناجات میں گڑگڑا کر یہ کہنے لگے الٰہی اگر تو مجھ سے میری عمر کا حساب جو ستر برس کی ہے طلب کرے گا میں تجھ سے حساب ستر ہزار برس روزِ الست کا چاہوں گا۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے الستُ بربکم کی وجہ سے ہے شقی اور سعید اسیر و زہوئے اب یاں اس دار البقا میں ہو رہے ہیں اسکا جواب فوراً ہاتف سے سنا تمہاری خواہش سے جواب دیا جاتا ہے میں تمہارے سات اندام سے ذرے ذرے کروں گا اور ہر ذرہ کو دیدار دکھلاؤں گا۔ حساب ستر ہزار برس کا کنارہ رکھدیا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک عارف ہر روز یہ سخن کہا کرتا تھا ہر کوئی اپنے کام میں مشغول ہے مجھے کوئی کام نہیں مجھ سے ابتک یہ نہو سکا کہ اپنی ذات کو فدائے حق سبحانہ کرتا مگر یہ میں کبھی اپنی خواہش سے نکروں گا اگر میں چاہوں ساتوں زمینوں کو اُلٹ دوں۔ اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ مناجات شوق میں کہتے تھے اوسنے مجھے دیکھنا چاہا دیکھ لیا میں نے کبھی یہ نہ چاہا کہ اوسے دیکھوں کیونکہ بندہ چاہنے سے کیا کام۔ ایکدفعہ ایک بزرگ فرما رہے تھے مانگنے سے کچھ نہیں ملتا۔ جب آدمی اس لائق ہو جائے ملجاتا ہے یک حق فوراً پہنچا دیتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک بزرگ فرماتے ہیں جب آدمی آپ سے باہر ہوا غور کر دیکھا عشق عاشق اور معشوق سب ایک ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا بندہ جب کامل ہو جاتا ہے مقامات سلوک اوس سے طے ہو جاتے ہیں وہ اپنا کام بہت کرنے لگتا ہے۔ اگر اوس نے کل مقامات طے نہ کیے راہ پر ایک مقام حیرت ہے وہاں رہجاتا ہے

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ بیس برس تک میں حق تعالی کے ساتھ رہا اور حق میرے ساتھ اب میں اپنی ذات کا آئینہ ہوں یعنی جو کچہ میں تہا نہیں رہا۔ تمام کبر ومنی اٹھ گئی اب جبکہ میں ہی نہیں حق تعالی خود آئینہ ذات خویش ہی جو کچہ میں کہتا ہوں آئینہ خویش ہوں یعنی تعالی مجہہ سے کہلواتا ہے میں اپنی جانب سے کچہ نہیں کہتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مدتوں تک مجاور دربار گاہ رہا جز خسران کچہ حاصل نہ ہوا کچہ حاصل ہوا اب جہاں پہنچا ہوں کوئی زحمت نہیں۔ اہل دنیا دنیا کے کام میں مشغول۔ اہل آخرت آخرت کے سرانجام میں مصروف مدعی اپنے دعوے میں مالوف۔ علما تقویٰ میں منہمک بہت سے لوگ کہانے پینے راگ ناچ میں گرفتار مگر وہ قوم جو آگے شہنشاہ کے ہے دریائی عجز میں ڈوبی ہوئی ہے۔ اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ حضرت بایزید بسطامی رح فرماتے ہیں مدت سے میں گرد خانہ کعبہ کے طواف کر رہا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں جب میں واصل بحق ہوا ایک رات عرض کیا بایزید دل صادق طلب کرتا ہے صبح کے وقت آواز آئی ای بایزید میرے سوا دوسری چیز بھی طلب کرتا ہے اگر میری طلب میں ہے تجہے دل سے کیا کام۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ادنی درجہ عارفوں کا یہ ہے کہ اس عالم کو اپنی دو انگلیوں کے حلقے دیکہے بعد فرمایا حضرت بایزید بسطامیؒ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچہا گیا آپنے طریقت میں کہاں تک دستگاہ حاصل کی ہے آپنے ارشاد فرمایا میرا رتبہ یہاں تک پہنچا ہے کہ اس دنیا کو اپنی دو انگلیوں کے حلقے میں دیکہتا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرما۔ طاعت الٰہی میں عجب مزا ہے یہ اسوقت پیدا ہوتا ہے جب اطاعت کرنے والا اطاعت میں شاداں و فرحاں رہے۔ اسی خوش رہنے سے قرب کے درجے بڑہنگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا سب سے کمتر درجہ عارفوں کا یہ ہے کہ صفات الٰہی کا اوس میں ظہور ہو۔ حضرت رابعہ بصریؒ فرمایا کرتی تہیں الٰہی اگر خلق مجہے آتش سوزاں سے سرتاپا ہی جلائے اور میں اسپر صبر کر دں تو بھی ترے دعوی محبت میں دروغگو ہوں۔ اگر تمام خلق کے گناہ معاف ہوجائیں تو یہ تیری رحمت کے آگے کچہ مال نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا عجب کرنا اہل سلوک کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے بلکہ گناہ کبیرہ سے بدتر ہے۔ بعدہ ارشاد فرمایا۔ کمال درجہ

عارف کا محبت الٰہی میں یہ ہے کہ اول اپنے دل میں نور پیدا کرے اگر کوئی شخص کرامت کا سوال کرے اوسے کرامت باذن حق دکھلانی چاہئیے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا میں اور خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ اور شیخ احدالدین کرمانی مسافرت مدینۂ طیبہ میں ہم سفر تھے شہر دمشق میں پہونچے جامع دمشق کے آگے بارہ ہزار پیغمبروں کا روضہ ہے زیارت کے لئے ٹھہرے مسجد میں حضرت خواجہ محمد عارف نام ایک بزرگ کامل رہتے تھے ایکروز ہم اونکی مجلس میں بیٹھے تھے کہ حکایت اس امر میں ہوئی جب کوئی کسی چیز کا دعویٰ کرے اور اظہار اوسکا نکرے کون اوس کا یقین کرے گا۔ اسکے بعد خواجہ محمد عارف نے فرمایا بروز قیامت حضرات صوفیہ عذر کریں گے اور توانگر اور دیگر لوگونکو عذاب عقاب ہوگا۔ منقول ہے خواجہ محمد عارف اور کسی دوسرے شخص سے بحث ہوئی اونے دریافت کیا یہ بات کس کتاب میں لکھی ہے خواجہ عارف کو نام کتاب کا یاد نہتا تھوڑی دیر سوچا اوس مرد نے کہا جبتک مجھے کتاب میں لکھا نہ دکھاؤ گے میں یقین نہ کروں گا۔ آپنے سر آسمان کی جانب اوٹھایا اور کہا مجھے نام کتاب کا یاد نہیں رہا بار الہا وہ نوشتہ کتاب دکھلادے فی الفور فرشتوں کو حکم ہوا فرشتوں نے وہ کتاب جس میں وہ نوشتہ تھا کہولکر اور وہ مقام جہاں وہ بات لکھی ہتی نکالکر دکہادے جوان اپنے اعتراض کرنے سے بہت نادم ہوکر حضرت خواجۂ عارف کے قدموں پر گرا۔ اور مرید ہوا۔ بعد اسکے خواجۂ عارف نے فرمایا جو واصل الی اللہ اس مجلس میں ہو اوسے لازم ہے کوئی کرامت دکہلائے۔ فی الفور حضرت مخدومنا ومخدوم الکل خواجۂ عثمان ہرونی قدس سرہ اوٹھے اور ہاتھ زیر مصلا ڈالکر کئی اشرفیاں نکالیں ایک فقیر حاضر تھا اس سے کہا اشرفیاں لیجاؤ اور درویشوں کے واسطے نان وشوربا لاؤ جب حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ یہ کرامت دکہلا چکے حضرت شیخ احدالدین کرمانی رح کہڑے ہوئے آپکے متصل چوب خشک کہڑی ہتی گری ہوئی۔ آپنے اسپر ہاتھ مارا بمجرد ہاتھ مارنکے وہ خالص سونے کی ہوگئی جب ہر دو حضرات کرامت دکہلا چکے صرف میں باقی رہگیا (مصنف جامع ملفوظ ہذا خواجہ قطب الدین بختیار رح اپنی ذات سے مراد لیتے ہیں) میں نے پیر کے آداب سے یہ نہ چاہا کہ اظہار کرامت کیا جائے حضرت مرشدی فوراً میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کیوں خاموش ہو کچھ کرامت دکہلاؤ۔ وہاں ایک بہوکا فقیر

بیٹھا ہوا تھا شیخ اپنے خرقہ میں ہاتھ ڈالا اور چار روٹیاں نکالیں اور فقیر کو دیں حالانکہ میرے کمبل میں ایک بھی روٹی نہ تھی۔ وہ درویش اور خواجہ محمد عارف کہنے لگے جبتک درویش کو اسقدر استطاعت نہ ہو اسے درویش نہ کہنا چاہیئے۔ اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ تھے وہ کہا کرتے تھے جب سے میں نے دنیا کو دشمن سمجھا اس سے کنارہ کیا اور خداتعالیٰ کی طرف رجوع کی اسقدر محبت مجھپر مستولی ہوئی کہ مجھے اپنے وجود سے بھی دشمنی ہوگئی موت کو درمیان سے اُٹھا دیا یعنے اس حدیث موتوا قبل ان تموتوا پر عمل کرکے انس بقا اور لطف حق حاصل کیا اسکے بعد ارشاد فرمایا قیامت کے روز عاشقوں کے ایک گروہ کو حکم ہوگا بہشت میں جاؤ وہ عرض کرینگے یاالٰہی ہم بہشت کا کیا کریں بہشت اوسکو عطا فرما جسنے تیری عبادت بہشت کے واسطے کی ہو اسکے بعد ارشاد فرمایا جو عشق ذات الٰہی ہے اوسے بہشت سے کیا کام۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا ایک بزرگ کہا کرتے تھے کہ اہل دنیا معذور اور اہل آخرت درمیان دوستی حق کے مسرور ہیں اور اہل معرفت کا کیا کہنا ہے وہ تو نور علیٰ نور ہیں۔ اس رمز کو اہل سلوک خوب جانتے ہیں اور عبادت اہل معرفت کے پاس انفاس ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا عارف ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ خدائے بزرگ کی طرف رجوع کررہا ہے جب آنکھ بند کرے گا طلب حق میں یہانتک مشغول رہیگا کہ صور اسرافیل پھونکے جانے سے بھی اوسے خبر نہوگی بعد اسکے ارشاد فرمایا خواجہ ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ علامت شناخت حق کی یہ ہے کہ دنیا سے بھاگے اور خاموشی اختیار کرے جب خدا کو پہچانیگا اوسے خلق سے نفرت آویگی۔ بعد اسکے ارشاد ہوا۔ جو یہ دعویٰ کرے کہ مجھے معرفت حق حاصل ہوئی اور اوسنے دنیا سے تنہائی حاصل نکی جان لو کہ وہ جھوٹا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا عارف وہ ہوتا ہے جو دل سے ماسوی اللہ کو باہر نکالے اور سب سے بیگانہ ہو۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کمالیت عارف کی یہ ہے کہ راہ راست دوست میں جل بجھے بعد اسکے ارشاد فرمایا عارف اُسیقدر معرفت کی باتیں کہہ سکتا ہے جسقدر اوسکو عبور ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ سوز اور فریاد اہل عشق کی اسوقت تک رہتی ہے جبتک وصال معشوق کا ہو جاوے۔ عارف کو کچھ سوز وغیرہ نہیں ہوتا کیونکہ معرفت حق اوسے حاصل ہوچکی ہے اور فرمانے لگے کہ جسطور دریائی رواں کے پانی میں سے بوقت اتصال آواز آتی ہے شور ہوتا ہے

اور جب اوس دریا کا پانی دوسرے دریا میں ملجاتا ہے اوسے فریاد سے سروکار نہیں رہتا ایسا ہی حال
عاشق کا ہے جب وصل معشوق ہو جاتا ہے خاموش ہوتا ہے کچھ تکلیف باقی نہیں رہتی اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے سنا ہے کہ دنیا میں کسقدر محبان الٰہی
ایسے ہوتے ہیں جنکے سبب سے وجود اس عالم کا ہے اگر وہ نہوویں عالم ناپید ہو جاوے اور اہل عالم
عبادت نکریں۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا ایکبار خواجہ عبد اللہ خفیف بہولے سے کار دنیا میں مصروف
ہوگئی فوراً یاد آیا یہ بات خلاف وعدہ دوست ہے اسکے بعد قسم کھائی جب تک جیوں گا کوئی کام
دنیا کا نکروں گا۔ اسکے بعد پچاس برس تک زندہ رہے اور کوئی کام دنیا کا نہ کیا۔ بعد اسکے ولی
عشق حضرت بایزید بسطامی رح کی شکایت فرمائی کہ ہر روز بعد نماز صبح ایک پاؤں سے کھڑے ہوتے اور
فریاد کرتے ایک وقت یہ آواز آئی یوم تبدل الارض یعنی یاد کر وہ وقت جبکہ اس زمین کو لپیٹیں گے
اور دوسری زمین لاوینگے اور فراق وصال سے بدل ہوگا۔ اسکے بعد اسیطرحکی دوسری روایت بیان
فرمائی کہ ایکدفعہ حضرت بایزید بسطامی نے صحرائے بسطام میں وضو کیا اور فریاد کرنے لگے جہانتک
مجھے دکہائی دیتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس صحرا میں عشق برستا ہے ہر چند میں قدم باہر نکالنا چاہتا
ہوں نہیں نکلتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا عشق اور محبت کی راہ جداگانہ ہے جو کوئی اس راستہ میں
آیا گمنام ہوا اور فرمایا اہل عرفان کی زبان سے سوائے ذکر حق کے دوسری بات نہیں نکل سکتی۔ بعد اسکے
ارشاد فرمایا کمتر درجہ عارفوں کا یہ ہے جو کچھ اونہیں مال و متاع سے پہونچے سب پر تبرا کریں۔
یہ فرماکر حضرت خواجہ آبدیدہ ہوئے اور فرمایا بلکہ کمتر درجہ عارفوں کا یہ ہے اگر وہ دونوں جہان سے
اون چیزوں کو جو اونہیں حاصل ہوئیں بذل حق کریں تو بہی تہوڑا ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا اہل محبت
اگرچہ مجبور ہیں مگر کام اُنکا اور طرحکا ہے اگر وہ سوئے ہیں تا جاگتے ہیں طالب و مطلوب ہیں اور
طلبگاری اور دوستداری اپنے سے فارغ ہیں اور مشاہدہ میں مشغول ہیں۔ اسکے بعد ارشاد ہوا
خواجہ سمنون محب نے فرمایا ہے کہ اولیاؤں کے دل مطلع ہیں حالہائے دیدہ کہ انہوں نے بار محبت کے
اوٹھائیں کوتاہی نہ کی دنیا سے باز رہے اور مشغول عبادت میں مشغول ہوئے۔ پس بار کرنا خاص

امر کا نہیں اوٹھا سکتا کہ ملال مجاہدات اور ریاضت کا ہوتا ہے بعدہ ارشاد فرمایا کہ عارف وہ ہے جو کوشش کرکے ایکدم حاصل کرے اور عارف دم وہ ہے کہ ذکر خدا تعالےٰ کرے اور اپنی تمام عمر فدا اسدم کی کرے اگر ایسا دم پایا جاوے تو کیا کہنا ہے برسوں میں آسمانوں میں ڈھونڈھنے سے ایسا دم حاصل ہونا مشکل ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا بزبانی اپنے پیر حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے سنا ہے جو شخص مندرجہ ذیل تین خصلتیں رکھتا ہو خدا تعالیٰ اوسے دوست رکھتا ہے اول سخاوت مانند دریا کے دوم شفقت مانند آفتاب کے سوم تواضع مثل زمین کے بعدہ فرمایا درمیان اہل سلوک کے ایسے علوم ہیں اگر ہزارہا عالم جاننا چاہیں اونہیں علم سے ذرہ کے برابر واقفیت نہیں ہوسکتی اور نہ ایک طاعت ہے اس سے زاہدونکو بھی خبر نہیں بالکل بیخبر اور غافل ہیں اور یہ اسرار الہی ہیں اونکو سوائے اہل محبت اور اہل عشق کے اور کوئی نہیں جانتا اور یہ سِر دونوں عالم سے باہر ہیں بعدہ ارشاد فرمایا جو شخص ان دونوں عالم میں ثابت رہیگا وہ اونہیں جانیگا۔ فقط۔

مجلس ہشتم روز پنجشنبہ سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی بہت سے درویش حاضر خدمت تھے گفتگو نیکوں کی صحبت کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے الصحبۃ تاثر یعنے صحبت میں تاثیر ہے اگر کوئی بدکار نیک لوگوں میں بیٹھنا اختیار کرے تو خدا تعالےٰ سے امید ہے کہ وہ نیکبخت ہوجائیگا اسیطرح اگر کوئی نیکبخت بدونکی صحبت اختیار کرے تو وہ بد ہوجائیگا۔ حاصل امر یہ ہے کہ جیسی صحبت ہوگی ویسا ہی اثر ہوگا۔ جو کچھ حاصل ہوا صحبت سے ہوا جس نے نعمت پائی نیک لوگوں کی صحبت سے پائی بعدہ فرمایا اگرچہ بدکار صحبت نیک لوگوں کی اختیار کریں امید ہے وہ نیک ہوجائینگے اسیطرح نیک بدوں کی صحبت میں بیٹھنے سے بد ہوجائینگے۔ بعد اسکے فرمایا کتب سلوک میں مرقوم ہے صحبت نیکوں کی نیک کام کرنے سے بہتر ہے اور صحبت بدوں کی بدکام کرنے سے بدتر ہے۔ بعد اسکے حکایت زمانہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیان فرمائی آپکے عہد خلافت میں بادشاہ عراق گرفتار ہوکر آیا آپنے اوسے دعوت اسلام کی اور فرمایا اگر مسلمان ہوجاؤگے تو مملکت عراق تمکو دیجائیگی بادشاہ نے جواب دیا اسلام مجھے قبول نہیں حضرت عمر فاروق رض نے فرمایا اگر ایمان نہ لاؤگے تو گردن تمہاری اڑا دی جاویگی اوسنے مرنا قبول کیا جلاد آیا بادشاہ نے اوسوقت کہا میں پیاسا ہوں پانی پلوائیے۔ اہل خدمت کانچ کے آبخورہ میں پانی لائے۔ بادشاہ نے کہا اسمیں نہ پیوں گا حضرت نے فرمایا یہ بادشاہ ہے

اسکے واسطے چاندی یا سونیکے تانجورے میں پانی لاو۔ ایساہی کیا گیا اوسے پہر انکار کرکے کہا میرے واسطے
مٹی کے پیالہ میں پانی لاؤ۔ جب مٹی کے پیالہ میں پانی آیا۔ بادشاہ نے حضرت عمرؓ کی جانب مخاطب
ہوکر کہا قسم کہائیے جبتک میں یہ پانی نہ پی چکوں آپ مجھے مارے جانے سے امان دیویں آپنے قسم
یاد کی کہ جبتک اس پانی کے پینے تک امان دی بادشاہ نے جب یہ سنا پیالہ زمین پر دے مارا اور حضرت
عمرؓ سے کہا کہ آپنے مجھے وعدہ دیا تہا کہ جبتک میں یہ پانی نہ پی لوں آپ مجھے نہ ماریں گے حضرت
عمر فاروقؓ اوسکی تیزی ذہن سے متعجب ہوئے قتل سے امان دیکر ایک بزرگ صحابی کی صحبت
میں رہنے کو ارشاد فرمایا چند روز میں صحبت نے اثر کیا بادشاہ نے حضرت عمرؓ کو کہلا بہیجا کہ آپ
مجھے طلب فرمائیے حضرت نے بلوایا اور اسلام عرض کیا بادشاہ بصدق دل مسلمان ہوا جب مشرف
باسلام ہوچکا حضرت عمرؓ نے فرمایا مملکت عراق ہمکو دیجاتی ہے آپ بادشاہی کیجئے بادشاہ
نے جواب دیا اب مجھے بادشاہی سے کچہ سروکار نہیں اگر آپ سے ہوسکتا ہے تو ایک اُجڑا خراب
گاؤں مملکتِ عراق میں عطا فرمائیے کہ زندگی دو روزہ وہاں بسر کروں۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ
اُجاڑ گانو کی تلاش ہو۔ ہر چند ڈہونڈہا نہ پایا لاچار ہوکر عرض کی کہ مملکت عراق میں کوئی
گاؤں اُجاڑ نہیں مجبور ہیں۔ بادشاہ نے کہا مقصود میرا تلاش کرانیسے یہی تہا کہ آپکو معلوم ہو جائے
کہ مملکت عراق سرسبز و شاداب ہے ذمہ خداوندی بادشاہ پر یہ ہے کہ اپنی مملکت کو سرسبز و شاداب
رکہے اب میں اپنے ذمہ سے سبکدوش ہوا۔ مملکت عراق عمدہ حالت میں آپکو تفویض کرتا ہوں اب آپ
ملک عراق کے جوابدہ ہیں مجہسے کچہہ واسطہ نہیں۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ آنکہوں میں
آنسو بہر لائے اور فرمانے لگے زہے فراست اوس بادشاہ کی از حد دانا تہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ نیکوں کی صحبت سے ایسا ہی فائدہ پہونچتا ہے اور یہ مصرعہ زبان پر لائے ؎ صحبت نیکاں بہ از
از طاعت ہست ٭ بعد اسکے ارشاد فرمایا میں نے زبانی حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ سنا
ہے کہ بندہ پر فقیر کا لفظ اوسوقت صادق آتا ہے کہ جبتک آٹہہ سال تک بائیں شانہ کا فرشتہ جو بدی تحریر
کرنے پر مامور ہے اوسکے نامۂ اعمال میں ایک بدی بہی تحریر نکرے بعدہ ذکر فرمایا عارفان حق وہ ہیں

وہ جو حق سے کسی چیز کو اوسکے سوا نہیں مانگتے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا جو عارف عبادت نہیں کرتا جان لو۔ وہ
حرام روزی کہاتا ہے۔ بعدہ ارشاد فرمایا حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا
اہل محبت کا کیا ہے فرمایا اہل محبت کا وہ ہے جو اوسے کہاتا ہے حق تعالیٰ آگے اوسے اشتیاق و سرور بخشتا ہے
اوسقدر جتنا اوسکا ظرف ہو۔ اور فرمایا جسکو خدا دوست رکہتا ہے بہشت اوس سے ملاقات کی آرزو کرتی
ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا محبت حق اہل سلوک اور اہل معرفت میں کوئی فرق نہیں ہے ہر محبت والا
مطیع و فرمانبردار ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کتاب محبت مصنفہ استاذی مولانا شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ میں جو مصنف شرعۃ
الاسلام ہیں لکھا دیکہا ہے کہ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کیا سبب ہے کہ آپ باوجود اسقدر طاعت و عبادت
کے خوف زدہ ہیں اور ہمیشہ روتے رہتے ہیں آپنے فرمایا دو چیزوں نے مجھے ڈرا رکہا ہے اول کہیں ایسا نہو
میں راندہ ہو جاؤں اور میرے حق میں کہا جاوے تو مجھے نہیں چاہئے۔ دوسری وجہ یہ کہ دیکہا چاہیے
میں اپنا ایمان سلامت لیجاؤں گا یا نہیں اگر سلامت لیگیا تو محنت ٹہکانے لگی ورنہ اکارت گئی۔ بعد
اسکے ارشاد فرمایا شیخ شبلی علیہ الرحمۃ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ علامت شقاوت کی کیا ہے آپنے
جواب دیا کہ گناہ کرکے امیدوار قبولیت ہونا یہ بڑا شقاوت کا نشان ہے بعدہ اوس شخص نے دریافت
کیا اہل عارفوں کی کیا ہے آپنے جواب دیا ہمیشہ خاموش اور متفکر رہنا۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا۔
عزیزترین دنیا میں تین چیزیں ہیں اول عالم کا سخن جو وہ اپنے علم سے بیان کرے دوسرا وہ شخص جسکو طمع
نہو تیسرا وہ عارف جو ہمیشہ دوست کی ثنا و صفت بیان کرتا رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک دفعہ کا
ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ مسجد کنکری واقع بغداد میں مع یاران طریقت بیٹھے ہوئے تھے گفتگو
دربارۂ محبت ہو رہی تہی ایک صوفی نے اوٹہکر عرض کیا یا حضرت صوفی اور عارف کی تعریف بیان
فرمائیے آپنے فرمایا صوفی اور عارف ایسے لوگ ہیں جنکے دلوں سے بشریت نکال لی گئی ہے ہوا و حرص
سے وہ آزاد ہو چکے ہیں اونہیں کسی امر سے کچھ واسطہ نہیں۔ بعد اسکے فرمایا تصوف نہ علم ہے
اور نہ رسم۔ یہ مشائخ رضوان اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے مراد ہے تخلقوا باخلاق اللہ سے یہ مراد ہے کہ
اللہ تعالیٰ کے اخلاق ہیں سے شمہ تو برتو۔ یہ نہ علم سے ہو سکتا ہے۔ نہ رسم سے کیونکہ علم اور رسم سے

خلق نہیں سکہلایا جاتا یہ جدا امر ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا عارف دنیا کا دشمن ہے مولا سے اوسکی لو لگی ہے اوسنے دنیا پر لعنت بھیجی اوسکے غل وغش سے کچہ علاقہ نہیں رکہتا۔ اسکے بعد کسینے پوچھا عارف کو گریہ بہت ہوتا ہے آپنے فرمایا مگر جب وظیفۂ وصال حاصل ہوتا ہے گریہ موقوف ہو جاتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک گروہ خدا تعالی کے عاشقوں کا ہے اونکو خدا تعالی کی دوستی نے بالکل خاموش کر دیا ہے وہ عالم کی موجودات کو نہیں جانتے اور نہ فصیح وبلیغ ہونیکا دعوی کرتے ہیں بعد اسکے ارشاد فرمایا جس کسیکے دلمیں دوستی حق نے جگہ پکڑی اوسے چاہیئے کہ دونوں جہان کو ایک نگاہ سے دیکہے اگر نہ دیکہے تو عاشق صادق نہیں ہے۔ بعد اسکے بیان فرمایا حضرت داوٗد طائی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکہا کہ صومعہ سے باہر آنکہیں بند کیئے ہوئے نکلے مجلس میں آ کر بیٹہے کسی درویش نے پوچھا یا حضرت اس میں کیا حکمت ہے آپنے جواب دیا آج چالیس برس ہو گئے ہیں ان آنکہوں کو پٹی سے باندہا ہے تا سوائے ذات باری تعالی کے اور کسیکو نہ دیکہیں محبت سے بعید ہے کہ دعوی دوستی کا کرکے غیروں پر نگاہ ڈالتا پہروں۔ اسکے بعد فرمایا خواجہ ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب خدا تعالی اپنے بندوں میں سے کسیکو شرف اپنی دوستی کا عطا فرماتا ہے اپنی محبت اسپر مستولی (غالب) کر دیتا ہے اوسکے کامل ہونے پر حق تعالی مرتبہ فردانیت کا عطا فرماتا ہے تاکہ ہمیشہ باقی رہے۔ بعد اسکے فرمایا جب عارف رجوع بحق ہوتا ہے اوسے کچہ خبر نہیں ہوتی۔ اگر اوس سے پوچھا جائے کہاں تہا اور کیا چاہتا ہے وہ سوائے اس لفظ کے جواب نہ دیگا کہ میں ہمراہ خدائی عز وجل تہا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا اگر تجہ سے پوچہیں کہ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ کے کیا معنی ہیں تو جواب دینا چاہیئے کہ یہ آیت مرتبۂ عارفاں کی ہے جب عارف مقام وحدانیت وجلال ربوبیت میں پہونچتا ہے نابینا ہو جاتا ہے۔ سوائے حق کے غیر کی طرف نظر نہیں کرتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا میں ملک بخارا میں مسافر تہا ایک بزرگ مشغول کو دیکہا وہ آنکہوں سے اندہے تہے میںنے پوچھا اے جناب آپکو نابینا ہوئے کتنا عرصہ ہوا فرمایا میں اسوقت سے اندہا ہوں جبسے مجہے معرفت حاصل ہوئی اور نظر میری جلال عظمت

باری تعالیٰ پر گرنے لگی ایک روز میں بیٹھا تھا کوئی غیر شخص میرے سامنے سے گذرا اپنے اوسپر نگاہ کی تعالیٰ نے آواز دی ہماری دوستی کا دعویٰ کرتے ہو غیروں پر نظر ڈالتے ہو۔ میں بہت شرمندہ ہوا اور عرض کی یا الٰہی وہ آنکھ جو سوائے دوست کے غیر پر نظر ڈالے اُسکا جاتا رہنا بہتر ہے میں یہ بات کہنے بھی نہ پایا تھا کہ میری دونوں آنکھیں جاتی رہیں۔ بعدہ ارشاد فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے حکم الٰہی ہوا نماز ادا کرو آپنے نماز پڑھنی شروع کی دل محبت میں پیوست ہوا اور جان مقامات قرب میں جا کر ٹھیری اور سر وصل ہوا یہی مصلحت پیدائش تھی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا ایک بزرگ ہمیشہ دعا مانگتے تھے الٰہی بروز حشر مجھے نابینا اوٹھائیو۔ لوگوں نے کہا حضرت یہ کیا دعا ہے جواب دیا جو شخص دوست کو دیکھنا چاہے اوسے لازم نہیں کہ غیر پر نگاہ ڈالے۔ بعدہ ذکر فرمایا درویشی کے یہ معنی ہیں کہ جو بھوکا آوے اوسکو کھانا کھلاوے اور پیاسے کو پانی پلاوے اور جسکو کپڑا میسر نہو اوسکو کپڑا دے بہرحال محروم نہ چھوڑے ہر ایک حاجت ضروری اوس سے پوچھنی چاہیئے بعد اسکے ارشاد فرمایا ایک دفعہ میں اور خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ باہم مسافر تھے تھے۔ راہ میں خواجہ بہاؤ الدین اوشی رحمۃ اللہ علیہ بزرگ کامل صاحب دل سے ملاقات ہوئی اونکا دستور تھا جو شخص اونکی خانقاہ میں آتا محروم نہ جاتا سب کی حاجت ضروری پوری فرماتے تھے اگر کوئی ننگا آتا اپنے کپڑے اوتارتے اور اوسے پہناتے جب ایسا ہوتا آپکے کپڑے اوتارنے سے پہلے فرشتے آپکے واسطے لباس نفیس حاضر کرتے ہم چند روز اونکی خدمت میں رہے آپنے بروقت رخصت ہمیں نصیحت کی جو کچھ روپیہ پیسا تمہیں ملے کبھی اپنے پاس نہ رکھو۔ راہ خدا میں ایثار کرو کہ تم بھی دوستان الٰہی میں ہو جاؤگے اور فرمایا اے درویش جو کچھ کسی نے حاصل کیا ہے اسی سبب سے کیا ہے اسکے بعد فرمایا ایک درویش تھے اونکی یہ رسم تھی جو نذر و نیاز سے اونکو پہونچتا شب و روز تقسیم نذر کر دیتے تھے اور خود محنت و مزدوری سے اوقات بسر کرتے تھے ایکدفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ جب وہ سب نذر و نیاز تقسیم کر چکے تھے دو نفر درویش آئے اور آپ سے پانی طلب کیا آپ فوراً گھر میں گئے اور دو روٹیاں مع پانی لاکر اون بزرگوں کے رو برو پیش کیں۔ عرض کیا نوش فرمایئے

وہ دونوں بہت ہوکے بھتے خوشی سے لیکر کہا گئے اور آپس میں صلاح کی کہ انہیں کچھ بدلہ دینا چاہیے ایک نے زیادہ اشرفی دینے کا کیا دوسرے نے منع کیا کہ کیون اشرفی دیکر دنیا میں پھنساتے ہو۔ آخر دعا دی کہ الٰہی اسے بزرگ کامل الوقت کر۔ یہ دعا اونکی مستجاب ہوئی اور وہ بزرگ صاحب خیر ولی کامل ہوئے اور اس دعا کی برکت سے لنگر اونکا بہت بڑھا کہ ہزار من غلہ روز پکتا تھا۔ بعد اسکے فرمایا کہ عاشق راہ محبت وہ ہے جو خود کو دونوں عالم سے علحدہ کر ڈالے۔ بعدہ حضرت خواجہؒ نے فرمایا محبت کے چار معنی ہیں۔ اول ہمیشہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرنا اور اوسکے ذکر میں خوش وخرم رہنا دوسرے ذکر خدا بدرجہ اتم کرنا تیسرے وہ اشغال کرنے جو مانع محبت دنیاوی ہیں۔ چہارم ہمیشہ روتے رہنا۔ اسکے بعد چار منزلیں ہیں۔ اول محبت دوم علمیت۔ سوم حیا۔ چہارم تعظیم۔ اسکے بعد فرمایا محبت میں صادق وہ ہے کہ اپنے ماباپ جورو لڑکے بھائی بند سبسے علحدہ ہو اور سب سے بیزار ہوکر مشغول بحق ہو اور اوس سے محبت رکھے جس سے بموجب حکم خدا محبت رکھنی چاہیے بعدہ فرمایا۔ حضرت حسن بصری رح سے پوچھا گیا عارف کون ہے آپنے جواب دیا وہ شخص ہے جس نے دنیا سے مونہہ پھیرا ہو اور اپنی تمام دھن دولت کو راہ خدا میں ایثار کیا ہو۔ اسکے بعد فرمایا خصلت عارفوں کی محبت میں اخلاص ہے بعد اسکے فرمایا بہت اچھی بات دنیا میں یہ ہے کہ درویشوں میں بیٹھیں اور نہایت صفائی دل سے گفتگو کریں اور بری بات اسکے برعکس ہے بعدہ فرمایا حق دوستی کرنیکا یہ ہے کہ جن باتوں کے کرنے سے اوسنے منع کیا ہے چھوڑ دے۔ بعدہ فرمایا عارف اوسوقت کامل ہوتا ہے جب اوسکے درمیان سے ماومنی نکلجاتی ہے یا دوست ہی رہتا ہے یا وہی۔ بعدہ فرمایا صادق عارف وہ ہے جسکے پاس مال واسباب کچھ نہو۔ اسکے بعد فرمایا ایک دفعہ حضرت سمنون محب محبت کی باتیں کررہے تھے ایک پرند ہوا سے اترا اونکے سر پر اور پھر دا ہنے۔ پھر زمین پر بیٹھکر چونچیں مارنے لگا اور یہاں تک چونچیں ماریں کہ خون اوسکی چونچ سے روانہ ہوا تھوڑی دیر میں زمین پر گرکر مر گیا۔ حضرت خواجہ یہ فرماکر تلاوت میں مشغول ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔

مجلس بارہویں۔ روز چہارشنبہ سعادت قدم بوسی میسر ہوئی۔ مولانا بہاء الدین صاحب تفسیر

شیخ احد کرمانی اور دیگر درویش حاضر مجلس شریف تھے گفتگو عارفوں کی توکل کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا عارفوں کا توکل سوای خداتعالی کے اور کسی پر نہیں ہوتا اور نہ اونہیں کسی سے غرض ہوتی ہے بعدہٗ فرمایا متوکل وہ ہے کہ رنج وراحت کی کسی سے نہ حکایت کرے نہ شکایت۔ بعدہٗ ارشاد فرمایا حضرت ابراہیم سے جبرئیل نے پوچھا آپکی کوئی حاجت ہو بیان فرما۔ آپنے جواب دیا تجھسے کچھ نہیں کیونکہ حضرت خلیل اپنے نفس سے غائب تھے اور باطناً بحضور حق تعالی حاضر۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اہل توکل کا ایک وقت ایسا ہوتا ہے اگر اسوقت میں انہیں کسی حربہ سے مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں یا مجروح کریں یا اور کوئی الم پہنچ دیں یا اونکا چمڑا کھینچیں تو بھی اونکو خبر نہو۔ بعدہ فرمایا توکل عارف کا حق کے تحت اسطور پر ہوتا ہے کہ وہ متحیر ہوتا ہے عالم سکر میں بعدہٗ فرمایا خواجہ بایزید بسطامی رح سے پوچھا گیا عارف کون ہے آپنے جواب دیا عارف وہ ہے جسنے اِن تین باتونکو دل سے منقطع کیا ہو اول علم سے دوسرے عمل سے تیسرے خلق سے۔ جبتک وہ ان تین باتوں سے دلکو علیحدہ نکریگا متوکل نہوگا۔ اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ سے علامت عارف کی پوچھی اونہوں نے جواب دیا عارف وہ ہے جو سوا حق کے دوسری طرف متوجہ نہو بعدہ فرمایا مینے زبانی ایک بزرگ کے سنا ہتا شوق کی چند باتیں ہیں جبتک وہ عارف میں نہ پیجے جامیں اوسے عارف نہیں کہہ سکتے اول وقت راحت کے موت کو یاد کرے دوسرے مولا سے انس اختیار کرے۔ تیسرے بے قرار ہونا محبت حق میں وقت آنے دوست کے اور خوشی حاصل ہونی خاص وقت میں جبکہ نظر اوسکی حق پر ہو۔ بعد اسکے فرمایا۔ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح فرماتے ہیں دنیا میں دو باتوں سے زیادہ کوئی امر خوشتر نہیں اول صحبت فقرا اور دوم حرمت اولیا۔ بعد اسکے گفتگو توبہ کرنے کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا توبہ کئی امر سے ہوتی ہے اور اصل میں توبہ ایک امر سے انابت لانی ہے جیسے جاہلوں سے دور ہونا صحبت باطلوں کی ترک کرنی منکروں سے مونھ پھیر لینا۔ بعدہ فرمایا پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے ضعیف ترین آدمیوں میں سے وہ ہے جو بولنا چھوڑ دینے پر قادر ہو یعنے ترک صحبت کرے۔ بعدہ فرمایا اس راہ میں دو چیزیں منظور کرنی ہوتی ہیں اول ادب عبودیت۔ دوم تعظیم حق معرفت۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا حضرت شیخ شبلی رح سے

پوچھا گیا کہ شوق کا مرتبہ زیادہ ہے یا محبت کا آپ نے فرمایا کہ محبت کا کیونکہ محبت سے پیدا ہوتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا جب حضرت آدم سے زلّت (لغزش) واقع ہوئی (وعصیٰ آدمُ ربّہٗ) آئی تمام چیزیں حضرت آدم کو دیکھکر رونے لگیں مگر سونا اور چاندی نے آنسو نہ نکالے اور عرض کی کہ ہم اوسکے حال پر نہ روئیں گے جو تیرا گناہ کرے حق تعالیٰ نے اونکی یہ عرض منظور فرمائی میں تمہاری قیمت مقرر کروں گا اور بنی آدم کو تمہارا خادم بناؤں گا۔ بعد اسکے فرمایا۔ جب محب مملکت کا دعوے کرے مقام محبت سے گر پڑے گا۔ بعد اس کے فرمایا محبت کا دعویٰ وفا ہے وصال کے ساتھ اور حرمت باطل کی وصال سے۔ یعنی مشاہدہ فقر۔ محب ہے کہ نگاہ رکھتا ہے اپنے سر کو اور خیال رکھتا اپنے نفس پر گذرتے فرائض ہیں۔ بعد اسکے فرمایا سید الطائفہ جنید بغدادی رح سے پوچھا گیا درجات محبت کیا ہیں آپنے فرمایا اگر ساتوں دوزخ کو باہمہ عظمت وہیبت اس محب کے داہنے ہاتھ پر رکھیں دو نہ کہے میرے بائیں ہاتھ پر بھی رکھو جبتک مرضی الٰہی ہو اوسی ہاتھ پر رکھی ہے بعد اسکے فرمایا اول چیز جو بندہ پر فرض کی گئی وہ معرفت ہے دلیل اس کی آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ہے۔ بعدہ فرمایا حق تعالیٰ نے جملہ چیزوں کے اندر اپنی قدرت کاملہ سے صدہا باتیں پوشیدہ رکھی ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب محبت اور اسرار الاولیا میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ بروز حشر عاشقوں سے صدق اور محبت کا سوال کرے گا پس جو شخص ثابت و صادق ہوگا جواب دیگا اور جو ہوگا شرمندہ ہو جائیگا جواب نہ دے سکیگا پس معلوم ہو جائیگا کہ یہ عاشق صادق نہیں تہا۔ عاشقوں کے زمرہ سے اوسکو دور کر دینگے۔ بعدہ فرمایا اہل محبت وہ لوگ ہیں جو بلاواسطہ دوست کا کلام سنتے ہیں الحدیث۔ عن قلبی ربی۔ یعنی دل عاشق کا سوائے حق تعالیٰ کے اور کچھ نہیں سنتا۔ بعد اسکے فرمایا صاحب محبت مرتے ہی بخشا جاتا ہے۔

بعد اسکے فرمایا جنگل میں ایک درویش رحلت کردہ کی لاش کو دیکھا کہ ہنس رہی تھی پوچھا تم تو مر چکے اب کیونکر ہنستے ہو۔ جواب دیا محبت حق تعالیٰ میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا دل عارف ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ اپنے حال سے فانی اور مشاہدہ دوست میں باقی

ہو اور حق تعالیٰ اوسکے تمام اعمال کا متولی ہو اور سے اپنی ذات پر اختیار نہو اور عرش تک قرار نہ پکڑے یہ سلوک کا راستہ ہے۔ بعدہ فرمایا حضرت مالک بن دینار سے پوچھا گیا ملازمت پروردگار کی کیونکر ہوگی آپ نے جواب دیا ہر آئینہ ملازمت عبادت سے حاصل ہوگی یعنی وصال دوست میسر ہوگا بعد اسکے فرمایا حضرت رابعہ بصری سے پوچھا گیا اعمال میں سب سے اچھا عمل کونسا ہے آپنے فرمایا قائم رکھنا اوقات کا ساتھ مراقبے کے اور فرمایا جو دعوی بزرگی کا کرے ابھی وہ قید مراد میں ہے جب اوسکی تمام مرادیں فنا ہو جاویں گی اوسوقت وہ اس دعوے میں سچا ہو سکتا ہے ورنہ جھوٹا ہے اور فرمایا مرد وہ ہے جسکی تمام مرادیں فنا ہو چکی ہوں مگر ساتھ مراد حق کے باقی ہوں۔ نام اوسکا وہ ہے جو حق تعالیٰ رکھے اور سوائے بندگی کے دیگر امور سے سروکار نہ رکھے کیونکہ اہل محبت کا نام نہیں ہوتا اور نہ رسم و حجاب۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا میں نے زبانی خواجہ عثمان ہرونی رحمۃ اللہ علیہ کے سنا ہے آپ فرماتے تھے اہل عشق سوائی دوست کے اور کسی سے دل نہیں لگاتے کیونکہ بغیر دوست کے جو شاد ہوتا ہے اوس سے تمام اندوہ نزدیک ہو جاتے ہیں اور جو دوست سے انس نہ رکھے اوس سے وحشت نزدیک ہوتی ہے اور جو شخص دوست نہ رکھے وہ کچھ بھی نہیں۔ بعدہ فرمایا عارف وہ ہے جو صبح اٹھے اور رات کی باتیں اوسے فراموش ہوگئی ہوں یعنی خیال دوست میں ایسا مستغرق ہو کہ ادھر کچھ ادھر ہو لے۔ بعد اسکے حضرت خواجہ بزرگ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ اے غافل موت تیار کر قبل اسکے کہ تجھکو موت آئے تم اور موت کے واسطے ہمیشہ آمادہ رہو۔ بعدہ فرمایا اہل محبت کا وہ گروہ ہے کہ درمیان حق کے اور اونکے کوئی حجاب نہیں۔ بعدہ فرمایا عارف محبت میں وہ ہے جسے کبھی عجب نہ ہو کیونکہ تسلیم ایک بات سے عارف نہیں ہوتا اور جب سب امور کو تسلیم کر لیا تو عجب کس بات سے ہوگا بعدہ ارشاد فرمایا سب سے بہترین اوقات میں یہ بات ہے کہ خواطر نفس بند کیجائیں اور خلق تیری بدگمانی سے بچے۔ بعدہ فرمایا جسے محبت ہوتی ہے اوسے فقر سے وحشت نہیں ہوتی۔ بعدہ فرمایا عارفان الٰہی کہتے ہیں یقین ایک نور ہے جب بندہ کا دل اوس سے منور ہو جاتا ہے وہ اوسکے ذریعہ سے درجہ محبوں اور متقیوں کا حاصل کرتا ہے۔ بعدہ فرمایا اصل آدمی ز ادمٹی اور پانی سے

بنایا گیا ہے جسکے وجود میں پانی کی زیادتی ہو وہ عبادت میں شاغل ہوگا اس وجہ سے مقصود کو
پہونچیگا۔ اور جسکے وجود میں مٹی کی زیادتی ہوگی وہ نیک ہوگا سختی کے وقت اوسے پہچاننا چاہیئے
بعدہٗ فرمایا حق تعالی نے ابر کو پیدا کیا اور اوسمیں طرح طرح کے الوان جمع کیے جب سب الوان آمیختہ
ہوئے پانی ہوگئے اسوجہ سے کہ دنیا میں پانی نہ تھا اوسکے پینے میں لذت رکھی گئی مگر وہ لذت آج تک
کسی سے دریافت نہیں ہوئی۔ پانی سے ہر ایک چیز زندہ ہے۔ بعدہ ایک شخص نے جو اوسی
مجلس میں حاضر تھا او ٹھکر آپ سے دریافت کیا۔ مجنوں کون ہے۔ آپنے فرمایا مجنوں وہ
ہے جو ابتدائی عشق میں ناچیز ہو جائے اور مرتبہ دوم وسوم میں ناپیدا۔ بعدہٗ پوچھا فنا اور لقا کیا
چیز ہے آپ نے فرمایا لقا رحق ہے بعدہ پوچھا گیا تجرید کیا ہے آپ نے فرمایا صفات محبوب کی
محب کے دل میں بیٹھ جاویں فاذا احببتہ کنت لہ سمعا وبصرا۔ بعدہٗ فرمایا ملتان میں ایک بزرگ
کی زبانی سنا کہ توبہ اہل محبت کی تین قسم پر منقسم ہے اوّل ندامت دوم ترک معصیت سوم خود کو
مظالم اور خصومت سے پاک کرنا بعدہ فرمایا۔ علم ایک محیط شے ہے اور معرفت محیط کا ایک جزو ہے
پس خدای بزرگ کی شان کا بیان کہاں اور بندہ کہاں چہ نسبت خاک را با عالم پاک؛ یعنی
علم ہر شے کا خدا کو ہے البتہ معرفت موافق حوصلہ کے آدمی کو ہوسکتی ہے۔ بعدہ فرمایا جبتک
عارف کو سرِ خالص حاصل نہیں ہوتا کوئی عمل اُسکا خالص نہیں ہوسکتا اور فرمایا جسکو خدا تعالی
دوست رکھتا ہے اسکے سر پر بلاؤں کی بارش کرتا ہے۔ بعدہٗ فرمایا اہل سلوک تین توبہ نصوح
تین باتوں سے مراد ہے اوّل کم خوری واسطے اس امر کے کہ روزہ رکھنے میں تکلیف نہو۔ دوم
کم سونا واسطے کرنے طاعت کے سوم کم بولنا واسطے کرنے دعا کے۔ اور یہی تین باتیں اوّل
خوف دوم رجا سوم محبت۔ ضمن خوف میں ترک گناہ کرنا ہے تاکہ آتش دوزخ سے رہائی ملے
ضمن دوم رجا سے مراد طاعت ہے تاکہ بہشت نصیب ہو اور یہی فوز عظیم ہے۔ ضمن سوم محبت سے مراد اجتہاد
اور فکر کرنا تاکہ رضائی حق حاصل ہو اور عارف محبت میں وہ ہے جو کسی چیز کو دوست نہ رکھے
مگر ذکر حق جب آپ یہ فرما چکے آبدیدہ ہوئے اور فرمایا اب میں اوس مقام کو سفر کرتا ہوں

جہاں میرا دفن ہوگا۔ یہ فرما کر سب کو الوداع کیا بعد اسکے مجھے ارشاد فرمایا کہ تم ساتھ چلو میں اور کئی اور درویش ہمرکاب حضرت خواجہ ہوئے دو ماہ سفر میں تھے بعدہ اجمیر پہونچے اور سکونت اختیار کی اس زمانہ میں اجمیر ہندؤں کا مسکن تھا کوئی مسلمان نتھا جب قدوم مبارک آپ کے وہاں پہونچے اسقدر مسلمان ہوئے جسکا شمار نہیں۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس دوازدہم روز پنجشنبہ مقام جامع مسجد اجمیر آخرین مجلس یہی تھی شرف قدمبوسی حاصل ہوا یاران طریقت اور اصحاب اہل صفہ اور بہت سے بزرگ حاضر خدمت تھے حکایت ملک الموت کے بارہ میں ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا دنیا بے ملک الموت کوڑی کے کام کی نہیں۔ اسکا سبب پوچھا ارشاد عالی ہوا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب۔ یعنی پل کے طور پر ہے جسپر سے دوست دوست کی طرف عبور کرتا ہے۔ بعدہ ارشاد فرمایا دوستی وہ ہے کہ اوسکو دل سے یاد کرے نہ زبان سے اور زبان غیر حق کے ذکر سے روکی جائے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دل اسواسطے پیدا کیا گیا ہے کہ گرد عرش کے طواف کرے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب محبت میں مرقوم ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہے اے میرے بندے جب میرا ذکر تجھپر غالب ہوتا ہے میں تجھپر عاشق ہوجاتا ہوں یعنے مجھے تجھسے محبت ہوجاتی ہے۔ بعدہ فرمایا عارفان خدا آفتاب کی مثال ہیں تمام عالم پر اُنکا چمکا پڑتا ہے سب اونکے انوار سے روشن ہیں۔ یہ بیان فرما کر آپ روپڑے اور فرمایا اے درویشو مجھے اسجگہ اسواسطے لائے ہیں کہ یہاں میرا دفن ہے اب چند روز میں اس عالم سے کوچ کروں گا۔ شیخ علی سنجری آپکے کاتب موجود تھے اونہیں فرمایا کہ مثال شیخ قطب الدین بختیار کاکی نام تحریر کرو کہ دہلی جاوے خلافت اور سجادہ خواجگان بینائے عطا کی۔ اسکے بعد مجھے ارشاد فرمایا کہ دہلی تمہارا مقام ہے اسکے بعد جب مثال تحریر ہوچکی مجھے عنایت فرمائی میں شکر یہ حضرت مخدوم کا ادا کیا فرمان ہوا آگے آؤ میں نزدیک گیا۔ دست مبارک سے اپنی پگڑی میرے سر پر رکھی اور عصا شیخ عثمان ہرونی قدس سرہ اور اپنا مصحف تلاوت و مصلی بخشا اور فرمایا یہ امانت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خواجگان چشت سے مجھتک پہنچی ہے میں نے تمہیں سونپی اسکا

اسکا حق جیسا کہ میں اور خواجگانِ ماقبل بجالائے ہیں ویساہی تم بھی بجا لاؤگے کہ بروز حشر مجھے درمیان اپنے مشائخوں کے شرمندہ نہ ہونا پڑے میں نے قبول کیا اور دوگانہ نماز شکرانہ ادا کی آپ نے اسکے بعد آپنے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنا مونہہ آسمان کی جانب اُٹھا کر ارشاد فرمایا جاؤ خدا کو سونپا اور بہتیں اپنی منزل تک پہنچا دیا۔ بعدہ ارشاد فرمایا چار چیزیں گوہرِ نفس ہیں اوّل درویش کہ امیر و توانگر دکھلائی دے دوم بھوکے کو سیر کرے۔ بتیسری غمگین رہے مگر ایسا خوش و خرم نظر آئے۔ چوتھے جو اوسکا دشمن ہو اوس سے دوستی اور مہربانی سے پیش آئے۔ بعدہ فرمایا مرتبہ اہل محبت کا ایسا ہے کہ جب آپ سے پوچھیں نماز شب ادا کی جواب دے مجھے فراغت نہیں ملک الموت کے پیچھے پھرتا ہوں جہاں کہیں وہ درماندہ ہوتا ہے دستگیری کرتا ہوں۔ جب آپ یہ فرما رہے تھے میں نے ارادہ کیا کہ قدمبوسی حاصل کرکے رخصت ہوں آپنے یہ امر روشنضمیری سے دریافت کیا۔ فرمایا آگے آؤ۔ میں گیا اور قدموں میں گرپڑا آپ نے مجھے اوٹھایا بغل گیر ہوئے فاتحہ پڑھی اور ارشاد کیا راہ طریقت سے منہ نہ موڑنا اور اس راہ میں مرد بنے رہنا میں پھر قدموں میں گرا آپنے ازراہ نوازش مجھے اُٹھایا دوبارہ بغلگیر ہوئے میں رخصت ہوکر دہلی آیا سکونت اختیار کی۔ کئی دوست ہمراہ آئے اور فقیر کے ساتھ رہے مجھے دہلی آئے چالیس روز ہوئے تھے کہ اجمیر شریف سے قاصد خبر لایا کہ تمہارے روانہ ہونے کے بعد آپ بیس روز زندہ رہے۔ بعدہ انتقال فرمایا مجھے بڑا رنج ہوا اُسی حالت میں مصلے پر سوگیا خواب میں حضرت کو دیکھا کہ زیر عرش خلدان ہیں میں نے قدمبوسی کی اور حال پوچھا آپنے ارشاد کیا خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے لطف و کرم سے بخشدیا اور نزدیک کروبیوں اور ساکنانِ عرش کے مقام دیا۔ اب میں وہاں رہتا ہوں۔ یہ علوم ربانی اور فوائد سلوک جو زبانِ مبارک حضرت شیخ الاسلام سے سنے اس مجموعہ میں تحریر ہوئے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ فقط **تمام شد۔ فاتحہ خیر** یا الٰہی بحرمت اپنے حبیب محمد صلعم کے معاف فرما اور بخش جمیع خطایا و ذنوب اس غریب غلام احمد مترجم کتاب کے اور اسکے ماں باپ کے اور اوسکے جمیع احباء و اقربا کے اور بخش تمام عاصیان امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عطا فرما توفیق نیک کاموں کی اور بچا سیئات بدعات اور منکرات سے اور خاتمہ بخیر کر ہم مسلمان بہائیوں کا برحمتک

تمت تمام شد

اللہ الصمد

اللہ الصمد

نسخہ ہذا

ترجمہ فوائد السالکین

ملفوظ شریف حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الاقطاب
قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی نور اللہ مرقدہ -

جمع فرمودہ

حضرت حریق المحبت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فرید الملۃ
والحق والدین مسعود گنج شکر اجودھنی المعروف باواصاحب پاک پٹنی

مترجمہ

خاکسار خاکپائی درویشاں غلام احمد خاں بریاںؔ جعل اللہ لہٗ
نصیبہٗ - ساکن جھجر ضلع روہتک

فوائد السالکین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد خادم درویشاں بلکہ تراب لنعال اقدام ایشاں **غلام احمد خاں** بریاں ابن جناب فیض مآب سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین مولانا بالفضل و اولٰنا بالکمال جامع خاصگان حضرت مولانا المولوی **غلام محمد خاں** صاحب حنفی چشتی سلیمانی ادام اللہ ظلہ ساکن قصبہ جھجر از مضافات شہر شاہجہان آباد عرف دہلی بخدمت حضرات ارباب دانش واصحاب بینش عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ ترجمہ ہے کتاب مستطاب فوائد السالکین کا جس میں حضرت ملک المشائخ سلطان الطریقہ برہان المعرفۃ انیس السالکین امام العارفین سراج الاولیا تاج الاصفیا شہید المحبت حضرت خواجہ **قطب الدین بختیار کاکی** اوشی چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات بابرکات کو حضرت سلطان المشائخ شیخ شیوخ العالم قطب الاولیا فرد الآفاق علامۃ الوریٰ حضرت حریق المحبت فرید الحق والملۃ **والدین** مسعود گنجشکر اجودھنی قدس سرہ نے بطریق مجالس جمع فرمایا ہے اور یہ ترجمہ گنج سوم کتاب معدن الیواقیت والجواہر یعنی مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ہے۔ للہ الحمد والمنۃ کہ یہ ترجمہ ایک باب اور دو فصل پر تمام ہوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر

باب سوم ترجمہ کتاب مستطاب فوائد السالکین منقسم بر دو فصل **فصل اول** بیانے از احوال مبارک حضرت خواجہ شہید المحبت رضی اللہ تعالیٰ عنہ **فصل دوم** ترجمہ کتاب مستطاب فوائد السالکین۔ قاریان کتاب سے امید ہے کہ مترجم کو دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں

؎ ہر کہ خواند دعا طمع دارم ÷ زانکہ من بندۂ گنہگارم ÷ والحمد للہ رب العالمین •

نبذے از حال برکت اشتمال حضرت شہید المحبت خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی ثم الدہلوی قدس سرہ العزیز صورت تحریر یافت

حضرت موصوف سادات حسنی سے ہیں کہ آپ کا سلسلۂ نسب شریف حضرت سبط اصغر امام حسین علیہ السلام تک اسطور پہونچتا ہے کہ نام نامی و اسم گرامی آپکے والد ماجد کا سید کمال الدین بن سید محمد بن اسحٰق بن سید معروف بن سید احمد بن سید رضی الدین بن سید حسام الدین بن سید رشید الدین بن امام محمد جواد بن امام علی موسیٰ رضا بن امام کاظم بن امام محمد جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین علیہ السلام۔ جائے تولد آپکا وموطن آپکا قصبہ اوش ہے جو ملک ماوراء النہر کے قصبات سے ایک سرفراز قصبہ ہے حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی مادرزاد تھے۔ کتب سیر سے واضح ہے کہ حضرت خواجہ شکم مادر سے ہیژدہ سیپارہ کے حافظ پیدا ہوئے بدینوجہ کہ حضرت کی والدۂ ماجدہ جو لسان عارفت سے تھیں ہیژدہ سیپارہ کی حافظہ تھیں ہر وقت تلاوت کلام اللہ شریف میں مشغول رہتیں حضرت خواجہ بسبب تصرف ولایت وشنوائی تلاوت کے ایام حمل ہی میں قبل از تولد حافظ ہیژدہ سیپارہ کلام ربانی کے ہوگئے ولادت باسعادت آپکی شب جمعہ کو بعد از نصف شب ہوئی قبل از تولد مکان مسکونہ والا میں نور ہی نور پھیل گیا آپکی والدۂ ماجدہ اوسوقت خواب استراحت میں تہیں اتفاق انکی آنکھ کھل گئی گھر میں نور ہی نور نظر آیا متعجب ہوئیں کہ بار آلہا یہ کیا ہے کہ ہاتف غیب نے آواز دی کہ اے قطب الدین کی ماجگہ تعجب کی نہیں ہے کہ یہ نور تیرے فرزند دلبند کا ہے جسکو ہم نے اوسکے دلمیں رکھا ہے اُسیوقت سے حضرت کا نام نامی واسم گرامی قطب الدین ہوا تھوڑی دیر میں حضرت پیدا ہوئے۔ پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا تھوڑی دیر سجدے میں رہے نور جو گھر میں پھیل رہا تھا اوسنے قطب صاحب کے قلب میں جگہ پکڑنی شروع کی تا اینکہ کل قلب منور میں سما گیا۔ حضرت کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ آثار بزرگی آپ کے قبل از

تولدہی جلوہ نما تھے ایام حمل میں جب ہی واسطے تہجد کے اٹھتی آپ بھی بیدار ہوتے اور ایک گوشہ میں
بازیادہ ذکر فرماتے کہ آواز اللہ اللہ مجھے سنائی دیتی تھی - جب آپ ڈھائی برس کے ہوئے ظلِ
عاطفت پدری سر سے اوٹھ گیا۔ متصدی پرورش آپکی والدہ ماجدہ ہوئیں - جب عمر شریف آپکی
چار برس ۴ ماہ اور چار روز کی ہوئی حضرت خضر علیہ السلام نے واسطے تربیت و تادیب سپرد حضرت
خواجہ ابا حفص حداد کے جو قطب زمانہ تھے فرمایا اور ارشاد کیا کہ مولانا مجھے اس لڑکے سے
بہت کچھ کام لینا ہے آپ اسے نیک تربیت فرمائیں۔ ایک عرصہ تک آپنے خواجہ ابا حفص سے
علم تحصیل کیا اور قدرے قاضی حمیدالدین ناگوری رحمہ سے بھی پڑھا۔ بعد حصول علم راہ خدا کی
تلاش میں نکلے سعادت ازلی اور توفیق لم یزلی شامل حال تھی بتاریخ پنجم ماہ رجب المرجب سنہ ۶۱۲
ہجری بروز پنجشنبہ بمقام بغداد شریف امام ابواللیث سمرقندی کی مسجد میں شرف بیعت حضرت
خواجہ بزرگ وارث النبی فی الہند خواجہ معین الدین حسن سنجری قدس اللہ سرہ العزیز سے مشرف
ہوئے ایک عرصے تک بغداد شریف میں ہمراہ خواجہ بزرگ رہکر ریاضات شاقہ و مجاہدات
بالغہ فرمائیں نیز رہنمائی خلق میں معروف رہے اور فیض صحبت حاصل کیا۔ جب حضرت خواجہ بزرگ
نے بموجب فرمان واجب الاذعان حضرت رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
بغداد شریف سے قصد اجمیر شریف فرمایا اور روانہ ہوئے آپ بھی بمقتضائے محبت اپنے مرشد کامل
کے ہمراہ ہوئے دہلی پہونچے۔ خواجہ بزرگ نے چند روز قیام فرمایا بروقت نہضت فرمائے
جانب اجمیر آپ کو دہلی میں چھوڑ گئے آپنے اشتیاق ہم صحبت رہنے کا اظہار فرمایا ارشاد
والا ہوا کہ قرب روحانی کو بعد مکانی مزاحم نہیں تم کو یہیں رہنا چاہیئے کہ تمہارا یہی مقام ہے
الآخر موجب ارشاد مرشد آپ نے سکونت دہلی اختیار کی لیکن واسطے حصول ملازمت جمالی
دو تین مرتبہ اجمیر شریف تشریف لیگئے حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کمال عنایت و مہربانی
سے واسطے بازدید حضرت شہید المحبت دوبارہ دہلی تشریف لائے۔ وقت وصال مبارک حضرت
خواجہ بزرگ رضہ حاضر اجمیر شریف نہ تھے۔ چند روز پیشتر حسب الارشاد حضرت خواجہ بزرگ

بحصول خلافت دہلی تشریف لائے تھے آپکی بزرگی کی اس سے زیادہ اور کیا دلیل ہوگی کہ حضرت خواجہ بزرگ نے وقت عطائے خلافت ارشاد فرمایا کہ اے قطب الدین تم بڑے نیک بخت ہو کہ آج چالیس روز سے متواتر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں مجھے ارشاد فرماتے ہیں کہ قطب الدین میرا اور حقتعالی کا دوست ہے اوسے اپنی خلافت عطا کرو اور میرا خرقہ پہناؤ اور آجکی شب میں نے حضرت رب العزت کو عالم رویا میں دیکھا کہ مجھے ارشاد فرمایا قطب الدین میرا دوست ہے جو نعمت اوسکی تمہارے پاس ہے پہونچاکر اپنا خلیفہ مقرر کرو۔ حضرت قطب الاسلام کے حالات اور کمالات میں کتابیں بھری ہوئی ہیں اس مختصر میں یہ گنجائش کہاں جو ایک شمہ تحریر میں آوے اگر مختصر ہی لکھا جائے تو یہ اختصار بجائے خود ایک کتاب ہو جائےگی۔ شائقان ذکر مبارک کو لازم ہے کہ اس امر کے حصول کیواسطے کتب سیر کی طرف رجوع لائیں اب یہ فقیر خادم درویشاں غلام احمد خاں کسیقدر ذکر وصال مبارک حیز تحریر میں لاکر اصل مطلب یعنی ترجمہ ملفوظ مبارک شروع کرتا ہے۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر؛

وفات مبارک حالت سماع میں ہوئی اور اسی وجہ سے شہید المحبت خطاب پایا کیفیت اس واقعہ کی کتب سیر میں اسطرح سے مرقوم ہے کہ بتاریخ ۱۲ ماہ ربیع الاول خانقاہ عالیہ میں بتقریب عرس حضرت رسالت پناہی سماع ہو رہا تھا ہزارہا صوفیائے عظام مست بادۂ عرفاں زینت دہ مجلس تھے۔ قوالوں نے یہ شعر گانا شروع کیا ؎ عاشق رویت کجا بیند بکس؛ لبتہ مویت نمی یابد خلاص؛ اس شعر پر حضرت قطب الاسلام کو رقت ہوئی۔ نہایت درجہ بیقراری نے گھیرا بعد تھوڑی دیر کے قوالوں نے اس شعر کا گانا چھوڑکر یہ غزل چھیڑی ؎ منزل عشقت مکانے دیگر است؛ مرد ایں رہ را نشانے دیگر است؛ کشتگان خنجر تسلیم را؛ ہر زماں از غیب جانے دیگر است؛ شعر دوم مذکرۂ بالا پر حضرت قطب الاسلام رضی اللہ تعالی عنہ کو بدرجۂ نہایت وجد ہوا مثل ماہی بے آب طپاں تھے تین شب و روز یہ بیقراری متصل رہی الا بوقت نماز ہوش آتا نماز سے فارغ ہونے پر پھر وہی بے قراری رونما ہوتی تھی۔ بالآخر اسی حالت ذوق و شوق میں تاریخ ۱۴ ماہ

ربیع الاول ۶۳۳ھ ہجری بمقام دہلی انتقال فرمایا اور ہی زرخرید زمین میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔ عمر مبارک قطب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے علی التحقیق آگاہی حاصل نہیں الا شاہزادہ محمد دارا شکوہ رحمۃ اللہ علیہ نے سفینۃ الاولیا میں تحریر فرمایا ہے کہ عمر حضرت قطب الاسلام بوقت بیعت حضرت خواجہ بزرگ سولہ برس کی تھی اور روضۃ اقطاب میں صاحبزادہ محمد بولاق تحریر فرماتے ہیں کہ عمر حضرت کی وقت حصول خلافت بیس برس کی تھی وقت وصال مبارک کے عمر میں سبکا اختلاف ہے لیکن مشہور ہے کہ آپ عالم جوانی میں رہگرائے دار بقا ہوئے۔ واللہ اعلم بالصحیح الحال۔

اغاز ترجمہ کتاب مستطاب فوائد السالکین

مجلس اول خواجہ حریق المحبت فریدالحق والدین مسعود گنجشکر اجودھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب اس بندہ حقیر خادم درویشان کو دولت قدمبوسی حضرت قطب الاسلام رض کی حاصل ہوئی آپنے اوسیوقت کلاہ چہار ترکی میرے سر پر رکھی اور نہایت مہربانی فرمائی اوس روز میں اور قاضی حمیدالدین ناگوری اور مولانا علاؤالدین کرمانی اور سید نورالدین مبارک اور شیخ نظام الدین ابوالموید اور مولانا شمس الدین ترک اور شیخ محمود موینہ دوز اور بہت سے اصحاب اہل صفہ حاضر خدمت فیضدرجت تھے خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقارہ نے فرمایا کہ مرشد کو اسقدر قوت اور تصنیع خاطر چاہیے کہ جب طالب اوسکی خدمت میں واسطے حصول بیعت کے حاضر ہووے اوسے واجب ہے کہ ایک ہی نگاہ میں تمام آلائش دنیا جو اوسکے سینہ میں ہو من کل الوجوہ نکال ڈالے اور ایسا صاف کرے کہ کوئی کدورت زنگ اور لگاؤ دنیاوی باقی نرہے بعد اوسے اپنی بیعت سے ممتاز فرماکر واصل الی اللہ کرے اگر اسقدر قوت پیر میں نہو تو چاہیے کہ پیر اور مرید دونوں بادیہ ضلالت میں ہیں۔ اسکے بعد فرمایا اسرار العارفین میں خواجہ ابوبکر شبلی رح تحریر فرماتے ہیں کہ بدخشاں کے ملک میں ایک بزرگ سے میری ملاقات ہوئی میری زبان اوسکی تعریف سے قاصر ہے نہایت ہی صاحب ذوق وشوق وجذب ومحبت تھی موافق طریق سنت مینے سلام انپر عرض کیا رد سلام کیا اور فرمایا میٹھو میںنے تعمیل ارشاد

کی چند روز اُنکی صحبت میں رہا وہ بزرگ صائم الدہر تھے بروقت افطار جَو کی دو روٹیاں عالمِ غیب سے
آتی تھیں آپ اُنسے روزہ کھولتے اور بقدرِ رمق نوش جان فرماتے ساکنین شہر آپکے بدرجہ غایت معتقد تھے
ایک روز جو مرضی مبارک ہوئی آپنے وہاں کے حاکم کو ارشاد کیا کہ ایک خانقاہ تیار کروا دے چنانچہ بسعادت
جانکے چند روز میں خانقاہ طیار آراستہ اور پیراستہ کی اور آپسے اسکے تیار ہو جانیکا حال عرض کیا آپ اس
خانقاہ میں تشریف لائے اور حکم دیا ہر روز بازار سے ایک کُتا خرید کر لاویں حسب الحکم روز کُتے خرید کر آتے
آپ اُنکا ہاتھ پکڑ کر سجادہ پر بٹھاتے اور فرماتے خدا کے سپرد کیا آخر الامر وہ کتے ایسے ہو گئے کہ ہر ایک
اونمیں کا پانی پر چلتا تھا اور جس کسیکو وہ نقش دیتے اچھا ہو جاتا۔ خواجہ ابوبکر شبلی رح فرماتے ہیں کہ مجھے
دیکھنے کرامت اُن کتوں سے تعجب اور حیرت ہوئی وہ بزرگ بنور باطن میرے خطرے سے آگاہ ہوئے
اور فرمایا اے شبلی سجادہ پر وہ شخص بیٹھے اور دوسرے کا ہاتھ وہ شخص پکڑے جسے صاحب
سجادہ ہونے کی طاقت ہو اور طاقت اوسکی یہ ہے کہ جسکا ہاتھ پکڑے وہ صاحب سجادہ بنا دے
اگر ایسا نکر سکے راہِ سلوک میں مدعی اور دروغ زن ہے۔ اسکے بعد فرمایا اہل سلوک لکھتے ہیں کہ کمالیت
مرد کی چار چیز سے پیدا ہوتی ہے۔ اول کم سونا۔ دوم کم بولنا۔ سوم تھوڑا کھانا۔ چہارم خلق سے
کم صحبت رکھنی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا غزنین میں ایک بزرگ تھے صاحب تجرید اور تفرید تھے جو کچھ
فتوحات سے اونہیں حاصل ہوتا کبھی اپنے پاس نہ رکھتے۔ اگر دن میں آتا شام تک بیباق فرماتے
اور جو شب کو حاصل ہوتا صبح تک نہ رکھتے۔ چھوٹا۔ بڑا۔ درویش۔ تونگر اونکی خانقاہ سے محروم نہ جاتا
بھوکے کو سیر کرتے ننگے کو کپڑے پہناتے غرضکہ بڑے صاحب نعمت درویش تھے۔ میں نے اُنکی زبانی
سنا فرماتے تھے کہ چالیس برس میں نے مجاہدہ کیا کچھ حاصل نہوا ذرہ روشنائی اپنی ذات میں نہ پائی جب
متذکرہ بالا چار چیزیں اختیار کی ہیں اسقدر روشنائی پیدا ہوئی ہے کہ اگر آنکھ اٹھا کر اوپر دیکھتا
ہوں عرش اور حجاب عظمت تک کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی اور جو زمین پر نظر کرتا ہوں تحت الثریٰ
تک کی اشیاء دکھائی دے جاتی ہیں۔ یہ معاملہ مجھپر تیس برس سے ہویدا ہوا ہے کہ میں نے اپنی
آنکھ بند کر رکھی ہے۔ اسکے بعد میری جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا اے درویش جب تک

تھوڑا نہ کھاوے اور کم نہ سووے اور کم نہ بولے اور خلقت سے صحبت کم نہ کریگا ہرگز جوہر درویشی حاصل نہ ہوگا۔ درویشوں کا گروہ وہ ہے جنہوں نے سونا اپنی ذات پر حرام کر لیا ہے اور صحبت خلق مارافعی سے بدتر جانتے ہیں تب مرتبۂ قربت تک پہونچتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو درویش واسطے دکہلاوے دنیا کے لباس اچھا پہنے وہ درویش نہیں ہے بلکہ راہ سلوک کا راہزن ہے اور جو درویش خواہش نفسانی سے پیٹ بھر کہانا کہائے وہ نفس پرست ہے۔ درویش نہیں ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وقت سفر دریائی میں نے ایک درویش کی زیارت کی نہایت صاحب نعمت تھے اور مجاہدوں سے یہ حال ہو رہا تہا کہ صرف ہڈیاں ہی جسم مبارک میں باقی تہیں انکا یہ دستور تہا کہ بعد از وقت چاشت مشغولی سے فراغت پاکر لنگر میں تشریف لیجاتے لنگر اون کا ہزار من غلہ روزانہ کا تہا نماز پیشین تک اوسکی تقسیم میں مصروف رہتے۔ ہر آنے والے کو کہانا کہلاتے اور ننگے کو کپڑے پہناتے۔ الغرض جبتک انکے پاس سے کل ختم نہو چکتا بانٹتے رہتے پھر مصلے پر جا بیٹھتے اور ہر آنیوالے کو زیر مصلا سے جو اوسکے نصیب کا ہوتا نکالکر عطا فرماتے میں چند روز اونکی صحبت میں رہا وہ صائم الدہر بہی تہے جب وقت افطار ہوتا چار کہجوریں عالم غیب سے اونکے پاس آتیں وہ دو مجہے دیتے اور دو آپ کہاتے مجہ سے فرماتے تہے کہ جبتک خلق کی صحبت سے اجتناب نہ کیا جائے اور کم نہ سووے تہوڑا نہ بولے کم خوراک نہ ہو جائے عالی مقام نہیں ہو سکتا اسکے بعد حضرت قطب الاسلام ادام اللہ بقاءہٗ نے ارشاد فرمایا کہ ای درویش حضرت عیسیٰ علیہ السلام تجرید اور تفرید میں بدرجہ کامل اکمل تہے جب اونہیں آسمان پر لیگئے آواز آئی کہ انہیں الگ ہی رکہو کہ آلائش دنیا انکے ساتہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہایت حیرت زدہ ہوئے اسباب دنیاوی اپنے کپڑوں میں دیکہنے لگے خرقہ شریف میں ایک سوئی اور ایک کاسۂ چوبیں پایا۔ عرض کی بار خدایا اسکا کیا کروں۔ وحی ربانی ہوئی پہینک دو آپنے اوسے پہینک دیا تب آسمان پر گزر ہوا۔ اے درویش جب ایسی قلیل و کم مایہ چیز پر ایسے اولوالعزم پیغمبر پر اعتراض ہوا تو افسوس اُن لوگوں کے حال پر ہے جو دنیا میں بالکل آلودہ ہو رہے ہیں

اون کا کس طرح گذر ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا درویش کو مجرد رہنا چاہیے کہ بوجہ اسکی اوسکی ترقی
معراج ہوتی ہے۔ اسکے بعد ایک اور درویش کا ذکر کیا کہ وہ بڑے بزرگ تھے۔ ہر روز ایک سیر آبخورا پیتا
تھا اور وہ سیراب نہوکر دوسرے کی سیری طلب کرتے تھے تاانکہ اونپر بے شمار اسرار الٰہی کھل گئے۔ اسکے
بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور فرمایا میں نے اون ہی بزرگ کی زبانی
یہ رباعی مثنوی سنی تھی بہت ہی پسندیدہ ہے **مثنوی** ہرآں ملکے کہ و اپس مے گزارم ؁ دو صد
ملکے درپیش دارم ؁ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک اور طائفہ متحیران نے فرمایا ہے کہ درویش
وہ ہے جو ہر وقت رہروی ہزاروں ملک پاؤں کے نیچے سے نکالے اور قدم آگے کو بڑھاوے
جسکو اوس عالم سے خبر نہیں وہ درویش نہیں۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ بعض اولیاء اللہ
نے جو اسرار الٰہی کو فاش کیا ہے وہ اون سے غلبات شوق میں ہوا۔ مدہوشی میں کوئی سر فاش
کرگئے لیکن بعض جو کامل حال ہیں اون سے کوئی سر فاش نہیں ہوا پس راہ سلوک میں حوصلہ
وسیع چاہیے کہ اسرار جگہ پکڑیں اور فاش نہونے پائیں کیونکہ راز ستر دوست ہے جو شخص کامل ہوتا ہے کبھی
سر دوست کو فاش نہیں کرتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں ایک عرصہ تک حضرت خواجہ معین الدین حسن
سجزی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ آپنے کوئی سر اسرار دوست سے ظاہر
کیا ہو۔ اسکے بعد میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے فرید کامل اکمل ایسے ہی ہوتے ہیں کہ انسے کسی حالت
میں بھی سر دوست فاش نہیں ہوا اور وہ ستر اسراروں پر واقف ہوتے چلے گئے۔ بعدہ فرمایا کہ فرید
اگر منصور کامل ہوتا ہرگز وہ سر دوست کو منکشف نکرتا۔ چونکہ کامل نہ تھا ایک قطرہ ہی سے چھلک پڑا
اور اسرار دوست کو کشف کردیا پس نتیجہ اوسکا یہ نکلا کہ سولی پر چڑھایا گیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ حضرت جنید بغدادی جب عالم سکر و سکوت میں تھے تو سوائے اسبات کے دوسری بات نکرتے کہ
ہزار افسوس اوس عاشق پر کہ دوستی کا دم بھرے اور جب کوئی سر اوسپر کھولیں وہ فوراً اپنی زبان سے
باہر نکالدے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ
کے سنا ہے وہ فرماتے تھے ایک بزرگ تھا اوس نے مدتوں عبادت کی اور بہت سے مجاہدے کیئے اس

عبادت اور ریاضت سے اوپر ایک بھید ظاہر ہوا افسوس کہ اسکا حوصلہ تنگ تھا وہ اس سر کو ضبط نہ کرسکا فوراً اس محبت کے اسرار کا کشف کر دیا اسیوقت تمام نعمت سلب کرلی گئی وہ اس سلب نعمت کے رنج سے دیوانہ ہوگیا۔ ہاتف نے آواز دی کہ اے خواجہ اگر تم اس اسرار کو ظاہر نہ کرتے تو تجھ کو حاصل کرنے دوسرے اسرار کے بھی ہوتے لیکن تمہیں اسکی قابلیت نہیں تم سے واپس لیکر دوسرے کو دے دیا گیا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہٗ نے زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ ای فرید راہِ سلوک میں ایسے ایسے لوگ ہوئے ہیں کہ ہزار ہا دریائی اسرار الٰہی کو پی گئے اور نعرہ ہل من مزید مارتے رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کسی بزرگ نے دوسرے بزرگ کو خط لکھا کہ آپ اس شخص کے حق میں کیا فرماتے ہیں کہ جو ایک قدح محبت سے چھلک اٹھا ہو اُنہوں نے جواباً تحریر فرمایا کہ افسوس اوسکی کم ہمتی اور کم حوصلگی پر۔ مرد ایسے ہونے چاہئیں کہ ہزار ہا دریا معرفت الٰہی پی جائیں اور دعوائے ہل من مزید کرتے رہیں۔ یہاں ایسے ہی ہیں کہ پچاس برس سے بھی جاتا گذر رہا ہے اور ہل من مزید پکار رہے ہیں اور میں تم کو منع کرتا ہوں کہ کہیں بکار نہ اٹھو جسنے بھید ظاہر کیا وہ بے نصیب رہا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جبتک درویش سب لوگوں سے بیگانہ نہو جائے اور تجرید اختیار نہ کرے اور آلائش دنیا میں گرفتار رہے کبھی اوسکو مقام قرب حاصل نہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جب عبادت ہفتاد سال حضرت بایزید بسطامی رح کو مقام قرب میں لیگئے ندا آئی کہ واپس لیجاؤ اپنے ہمراہ آلائش دنیا لائے ہیں۔ اسیوقت حضرت بایزید بسطامی رح نے اپنے بدن کا ملاحظہ کیا ایک کوزہ گلی اور ایک چمڑے کا ٹکڑا خرقہ میں پایا فوراً نکالکر پھینک دیا تب مقام قرب میں جگہ پائی پس ای بھائی جب بایزید جیسے بزرگ کو ایسی تھوڑی آلائش سے جسکی کچھ مقدار نہیں جگہ نہ ملی تو وے شخص جو حد سے زیادہ آلائش دنیا میں گرفتار ہیں درگاہِ خداوندی میں کیونکر باریاب ہونگے اے بھائی راہ سلوک اور شے ہے اور دنیا داری اور شے ہے یہ اجتماع ضدین ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا درویش جب کامل ہوجاتا ہے جو کچھ حکم دیتا ہے وہی ہوجاتا ہے ذرہ اوس سے متجاوز نہیں ہوتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور قاضی حمید الدین ناگوری جو میرے بڑے عہد دوست ہیں جا

دریا مسافر تھے ہم نے وہاں ایک عجیب قدرت الٰہی مشاہدہ کی جو بیان میں نہیں آسکتی نزدیک دریا
ایک مقام تھا میں اور قاضی حمید الدین دونوں باہم وہاں بیٹھے تھے کہ اثر گرسنگی معلوم ہوا ناگاہ ایک
بکری موںہہ میں دو روٹیاں لیے پیدا ہوئی اور ہمارے سامنے رکھکر چلی گئی ہم دونوں نے بہا میں اور
آپس میں گفتگو شروع کی کہ یہ بکری نہتی رجال الغیب سے کوئی ہتا۔ اثنائے گفتگو میں ایک بہت بڑا بچھو لنگڑا
جانب دریا رواں تہا کنارے دریا کے پہونچکر اپنے تئیں دریا میں ڈالا اور عبور کر گیا ہمیں دیکھنے
اس واقعہ سے تعجب ہوا میں نے قاضی صاحب سے کہا کہ اسمیں ضرور کوئی سر الٰہی پوشیدہ ہے
اوسے دریافت کریں۔ یہکر میں اور قاضی صاحب اوٹھے اور اوسکے عقب میں رواں ہوئے کنارۂ دریا پر پہونچے
دریا زور شور سے رواں تہا اور ناؤ بیڑہ کشتی کوئی شے موجود نہ تھی جو باعث عبور دریا ہوتی۔ ہم عاجز ہو
بیٹھے میں درگاہ الٰہی میں دعا کی کہبار خدایا اگر ہم نے اپنا کام کمال کو پہونچا لیا ہو تو دریا میں راہ دیدے
ناگاہ دریا شق ہو گیا اور درمیان دریا راہ ہویدا ہوئی۔ ہم اوس راہ میں رواں ہو کر پار اتر گئے وہ بچھو
ہمارے آگے آگے رواں تہا۔ بچھو ایک درخت کے تلے پہونچا جسکے سایہ میں ایک مرد سو رہا تہا
اور ایک اژدر کلاں درخت کی جانب واسطے کاٹنے اوس مرد خوابیدہ کے آتا تہا۔ بچھو نے پہونچکر
سانپ کے ڈنک مارا سانپ مرگیا اور بچھو غائب ہو گیا۔ ہم دونوں اوس سانپ کے نزدیک گئے ہمارے
اندازہ میں بوجہ اوس اژدر کا ہزار من کے قریب ہوگا۔ ہم وہاں اس امر کے منتظر ٹھیرے کہ
جب وہ مرد اوٹھے ہم اوس سے ملاقات کرکے اپنا رستہ لیویں۔ اوسکے اوٹھنے میں دیر ہوئی ہم اوسکے نزدیک
گئے دیکہا تو معلوم ہوا کہ شخص شرابی ہے شراب پیکر قے کی اور بدمست پڑا ہے۔ ہمیں افسوس ہوا
کہ ناحق اسقدر تکلیف اٹہائی اور متعجب ہوئے کہ ایسے بے فرمان شخص پر خدا تعالیٰ نے اسقدر نوازش
فرمائی کہ اوسے ایسی آفت سے بچایا۔ جونہی یہ اندیشہ ہماری دل میں گذرا ویسے ہی ہاتف غیب نے
آواز دی کہ اگر ہم پارساؤں پر ہی اپنی توجہ مبذول رکہیں پس غریبوں کا کون حامی ہوگا۔ ہم
اسی گفتگو میں تھے کہ وہ غریب شخص بدمست جاگ اٹہا سانپ کو اپنے متصل مرا ہوا دیکہکر نہایت
حیران و پریشان و متعجب ہوا ہم نے تمام کیفیت بچھو و سانپ کی بیان کی وہ اپنے کردار سے

نہایت شرمندہ و نادم ہوا فی الفور توبہ کی تھوڑے سے عرصہ کے بعد ہم نے سنا کہ وہ بہت بڑا بزرگ ہوا اور واصل الی اللہ ہو گیا۔ سات حج پیادہ پا برہنہ کیے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جب وقت نیک پہنچتا ہے عنایت الٰہی شامل حال ہو جاتی ہے ہوائی لطف چلنے لگتی ہے۔ وہ قادر ہے اگر چاہے ہزاروں گبر اور خراباتیوں کو ایک لحظہ میں صاحب سجادہ کرے اور بخشدیوے اور جب بدبختی شامل حال ہوتی ہے نسیم قہاری چلنے لگتی ہے ہزاروں صاحب سجادہ خراب ہو جاتے ہیں۔ پس اے بھائی حق تعالیٰ سے کبھی نڈر نہونا چاہیئے عاقبت کسیکو معلوم نہیں کیا معلوم کیا ہو گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ابلیس لعین کو اگر عاقبت معلوم ہوتی بے شبہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرتا چونکہ عاقبت معلوم نہتی اپنی طاعت پر خیال کیا جس سے غرور پیدا ہوا۔ خاک کو سجدہ کرنا اپنی کسر شان سمجھا سجدہ نکرنیسے ساری طاعت اوسپر اُلٹی ماری گئی اور راندۂ بارگاہ الٰہی ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں کسی تیہ میں گیا تہا کہ وہاں دس دس بیس بیس آدمی جا بجا متحیر کہڑے تہے الّا وقت نماز عالم صحو میں آتے اور نماز ادا کر کے پہر عالم سکر میں ہو جاتے میں اونکی خدمت میں بہت دنوں تک رہا ایکروز چند آدمی اونکی گروہ کے میرے روبرو ہوش میں آئے تہے میں نے اون سے عرض کیا کہ آپ لوگوں کا حال کب سے ہے جواب دیا کہ تقریباً ساٹھ یا ستر برس ہوئے ہونگے کہ ہم نے قصہ راندۂ درگاہ کبریائی ہونے ابلیس لعین کا سنا تہا اوسوقت سے ہمارا یہ حال ہے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ لقاءہ ہائے ہائے کا نعرہ مار کر زور سے رونے لگے اور یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائے کہ حال کاملوں کا اس سے بہی بڑھکر ہے وہ لوگ اپنے ہی احوال میں متحیر ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ میرا شمار کس طائفہ میں ہے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام دام اللہ لقاءہ کہڑے ہو گئے۔ مجلس خضت ہو گئی اور آپ عالم تحیر میں مشغول ہو گئے۔

مجلس دوم ۔ روز پنجشنبہ تاریخ چہارم شوال المکرم ۶۶۶ھ ہجری سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی قاضی حمید الدین ناگوری۔ مولانا علاء الدین کرمانی۔ مولانا شمس الدین ترک اور بہت سے صوفیائے عظام حاضر خدمت شریف تہے۔ گفتگو اہل سلوک کے بارہ میں تہی آپنے ارشاد فرمایا سالک راہ ط

ہیں کہ سر سے پاؤں تک دریائے محبت میں غرق رہیا انپر کوئی ساعت ایسی نہیں گذرتی کہ باران محبت و عشق عالم غیب سے اون کی ذات پر نہوتا ہو اسکے بعد ارشاد فرمایا عارف وہ ہے کہ ہر لحظہ و ہر لمحہ ہزار حالات عجیبہ اوسپر ظاہر ہووین اور وہ عالم سکر میں غرق ہووے اگر اسوقت اُسکے سینہ میں زمین و زمان و ما فیہا داخل ہوجاویں اوسے اونکے اُترنے سے مطلق خبر نہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا سمرقند میں میں ایک بزرگ سے ملاقی ہوا وہ عالم تحیر میں متحیر تھے میں نے وہاں کے ساکنین سے دریافت کیا کہ اونہیں اس حال میں کَے برس ہوئے لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اونہیں بیس برس سے اوس حال میں دیکھتے ہیں۔ الغرض میں چند روز اونکی صحبت میں رہا ایک وقت عالم صحو میں پایا دریافت کیا کہ کتنے روز ہوئے آپ اس عالم میں ہیں کہ کسی کے آنے جانے سے مطلع نہیں ہوتے اُنہوں نے جواب دیا کہ اے نادان اوسوقت کہ درویش دریائے محبت میں غرق ہوتا ہے جو کچھ اوسپر منجلی ہو اوس سے اور نیز ہژدہ ہزار عالم سے اوسے خبر نہیں ہوتی۔ اگر ایسے وقت میں اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں اوسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنے کی بھی خبر نہو گی۔ پس اے درویش یہ راہ عشق بازی ہے جس نے اس راہ میں قدم رکھا وہ اپنی جان سلامت نہیں لیگیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جب حضرت یحیی علیہ السلام کے حلق پر معاندین نے چھری رکھی اور گلا کاٹنے لگے آپنے شدت درد سے چاہا کہ فریاد کریں اُسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس تشریف لائے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر آپنے اُف کی تو نام آپ کا جریدۂ پیغامبران سے محو کر دیا جائے گا حضرت یحیی علیہ السلام نے اس حکم سُنتے پر اُف تک نہ کی اور نہایت صبر کے ساتھہ جان جان آفرین کو سونپی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسیطرح جب آرہ حضرت زکریا علی نبینا و علیہ السلام کی سر مبارک پر رکھا گیا اور چیرنے لگے آپنے بھی شدت تکلیف سے آہ کرنی چاہی اسی طور حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور یہی حکم خداوندی سنایا۔ آپ بھی خاموش ہو رہے یہاں تک کہ جسم مبارک کے آرہ سے دو ٹکڑے ہوگئے یہ فرماکر حضرت خواجہ قطب الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا جو شخص دعویٰ محبت کرے اور وقت تکلیف کے فریاد کرا اوٹھے وہ محبت

صادق نہیں ہے بلکہ کاذب اور دروغگو ہے کیونکہ دوستی کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو بلا دوست کی جانب سے پہونچے اوسے نعمت غیر مترقبہ جانے کہ اسی بہانہ سے یاد کیا گیا - اسکے بعد فرمایا - رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رسم تھی کہ جس روز اونپر بلا نازل ہوتی آپ نہایت خوش ہوتیں اور فرماتیں کہ دوست نے میرے یاد کی اور جس روز بلا نازل نہ ہوتی فرماتیں اور بدرجہ اتم رنج کرتیں کہ کیا سبب ہوا جو آج میری یاد نہ ہوئی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ دعوائے محبت اوسے کرنا چاہیئے جو بلائے دوست پر صبر کر سکے کیونکہ بلا دوست کی دوستی کے واسطے ہے جس روز دوست پر بلا منزل ہو جاننا چاہیئے کہ یہ نعمت اوس سے لے لی گئی کیونکہ راہ سلوک میں نعمت اسی بلائے دوست کو کہتے ہیں رباعی مابلا بر کسے قضا نکنیم ؛ نام او را ز اولیا نکنیم ؛ ایں بلا گوہر خزانہ ماست ؛ گوہر خود بکس عطا نکنیم ؛ اسکے بعد حکایت مردان غیب بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا جب ابن آدم میں صلاحیت شمول مردان غیب ہوتی ہے - مردان غیب اوسے آواز دیتے ہیں وہ اُنکی جانب روان ہو کر اونمیں جا ملتا ہے - اسکے بعد ارشاد فرمایا - شیخ عثمان سنجری نام میرے دوست اور پیر بھائی تھے نہایت عابد و زاہد صائم الدہر تھے جب کام اُنکا کمالیت کو پہنچا مردان غیب نے اون سے ملاقات کی اور اپنے زمرہ میں شامل ہو جانے کو عرض کیا - آپنے منظور فرمایا - اسکے بعد ایک روز وہ میرے ہمراہ دوستوں کی مجلس میں بیٹھے تھے مردان غیب نے آواز دی شیخ عثمان آؤ ہم جاتے ہیں اُنھوں نے لبیک کہا اور ہمارے درمیان سے اوٹھکر آواز کی طرف چلے گئے - نہ معلوم کہاں گئے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور قاضی حمید الدین ناگوری طواف خانہ کعبہ میں مصروف تھے ہمارے آگے ایک بزرگ جنکا نام شیخ عثمان تھا اور وہ شیخ ابو بکر شبلی کی آل میں سے تھے - طواف کر رہے تھے ہم نے اونکی ہمقدمی اختیار کی اونکے نقش پا پر اپنا قدم رکھتے تھے - شیخ عثمان نے روشن ضمیری سے ہمارا حال دریافت کیا اور فرمایا متابعت ظاہری کیا کرتے ہو لازم ہے کہ میری متابعت باطنی اختیار

کروں میں نے آپکی متابعت باطنی کیا ہے ارشاد فرمایا میں ہر روز ہزار مرتبہ قرآن شریف ختم کرتا ہوں
مجھے اور قاضی حمید الدین ناگوری کو اونکے اس کلام سے تعجب ہوا کہ یہ طاقت بشری سے باہر ہے۔
شاید ہر سورت کی آیات شروع پڑھ لیتے ہونگے۔ ہم اسی اندیشہ میں تھے کہ انہوں نے مڑکر
ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کہ جیسا تم خیال کرتے ہو غلط ہے میں ہزار مرتبہ روزانہ قرآن شریف
حرفاً بعد حرف پڑھتا ہوں جب یہ حکایت ہو رہی تھی مولانا علاؤ الدین کرمانی نے ارشاد فرمایا
کہ جو بات عقل میں نہ آوے وہ کرامت ہے کیونکہ کرامت میں عقل کچھ درک نہیں کر سکتی
حضرت خواجہ قطب الاسلام سنکر آبدیدہ ہوئے اور فرمایا جو شخص مقامات علیا کو پہونچا
وہ اپنے نیک اعمال سے پہونچا فیض الٰہی ہر کسی کے خمیر میں مرکب ہے الا کوشش اور جد
وجہد چاہئیے کہ مقامات عُلیا حاصل ہوں۔ اسکے بعد گفتگو آداب مجلس کے بارے میں واقع ہوئی
خواجہ قطب الاسلام دام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ مجلس میں جو جگہ خالی ہو وہیں بیٹھ جائے
کہ آنے والے کی وہی جگہ ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ دعا گو مقام اجمیر شریف میں مولانا
صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر تھا۔ میرے مرشد وارث النبی فی الہند
بزرگ معین الحق والدین رحمۃ اللہ رحمۃً واسعۃً بھی زینت دہ مجلس تھے امر متذکرۂ بالا میں
گفتگو ہو رہی تھی مولانا صلاح الدین علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا کہ ایکبار پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کسی جگہ تشریف فرما تھے اور اصحاب مانند ہالہ کے جو گرد قمر ہوتا ہے حلقہ کیے ہوئے
بیٹھے تھے تین آدمی آئے ایک کو اوس حلقہ میں جو رسول خدا صلعم کے گرد تھا جگہ ملی
دوسرے کو حلقہ میں جگہ نہ ملی وہ باہر بیٹھا تیسرا منغص ہوکر چلا گیا اُسیوقت حضرت جبرئیل
علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے نبی آخر الزمان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان آدمیوں سے
جو شخص دائرہ میں بیٹھا ہے ہم نے اوسے پناہ دی اور دوسرے کو بھی جو پس دائرہ بیٹھا تھا اپنے لطف
وکرم سے بخشدیا مگر تیسرا جو چلا گیا بے نصیب رہا اوسکے موہنہ پھیرنے سے ہماری رحمت نے
اوس سے موہنہ پھیر لیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تنبیہ ابو اللیث سمرقندی میں لکھا ہے کہ جو

شخص مجلس باوی اور اوس میں نہ بیٹھے وہ ملعون ہے اسکے بعد گفتگو فرمانِ پیر بارہ میں ہوئی آپنے
ارشاد فرمایا کہ نفس پیر دو طرح پر ہے۔ ایک نفس نیک دوسرا نفس بد خدا ایسا نکرے کہ نفس بد کسی کے
واسطے جاری فرمائیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
کے سنا ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک روز میں اور خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ ایک جگہ بیٹھے
تھے کہ شیخ برہان الدین نام ایک بزرگ جو میرے پیر بھائی تھے خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ
کی خدمت میں آئے کسیقدر پریشانیِ خاطر اونکے چہرے سے ظاہر تھی حضرت خواجہ عثمان ہرونی
قدس سرہ نے ارشاد فرمایا ای برہان الدین آج تمہاری طبیعت پر ملال کیسا ہے عرض کی کہ قبلہ
عالم میں اپنے پڑوسی کے سبب نہایت تنگ ہوں اوس نے اپنے مکان پر چوبارہ بنایا ہے جس سے
میرا مکان اوسکے مکان سے نیچا ہو گیا اوسکے چڑھنے اُترنے سے میرے مردانِ خانہ کی بے پردگی
ہوتی ہے خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ نے برہان الدین سے دریافت کیا کہ وہ تجھے میرا مرید
جانتا ہے یا نہیں برہان الدین نے عرض کی کہ قبلہ میرے مرید ہونے سے واقف ہے آپ نے لیکایک زبانِ
مبارک سے فرمایا پھر کیا وجہ ہے کہ وہ کوٹھے پر سے نہیں گر پڑتا اور اوسکا مُہرۂ گردن نہیں ٹوٹتا
اس عرصہ میں برہان الدین کو گھر کا کوئی کام یاد آگیا خدمت شیخ سے رخصت ہو کر گھر کو گئے۔ راہ میں سنا
کہ تمہارا پڑوسی کوٹھے پر سے گر پڑا اور ایسا گرا کہ اوسکا مہرۂ گردن ٹوٹ گیا۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ میں اجمیر شریف میں بخدمت خواجہ بزرگ حاضر تھا۔ اس زمانہ میں راجہ پتھورا کی حکومت
تھی وہ ہر وقت درپے تکلیف و تصدیع حضرت خواجہ رہتا تھا اور یہ چاہتا تھا کہ کوئی ایسی
سبیل ہو کہ آپ یہاں سے تشریف لیجائیں ہر کسی سے اس امر کے متعلق صلاح پوچھتا تھا
جب خبر صحیح حضرت خواجہ بزرگ میں پہونچی آپ مراقبہ میں تھے ناگاہ مراقبہ میں ارشاد فرمایا کہ
ہم نے پتھورا کو زندہ مسلمانوں کے سپرد کیا چند روز نہ گذرے تھے کہ لشکر سلطان شہاب الدین غوری
انار اللہ برہانہ کا پہونچا اور پتھورا کو زندہ گرفتار کیا۔ پس جاننا چاہیئے کہ درویش کے ایک
کلام میں آگ اور دوسرے میں پانی ہوتا ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام یہ فوائد فرمارہے تھے

کہ ملک اختیار الدین ایبک جو بادشاہ کی طرف سے حاکم قصبہ تھا خدمت شریف میں حاضر ہوا اور بیعت
حاصل کی اور مثال کئی گاؤں کی معافی کی آپکی خدمت میں بطور نذر پیش کی حضرت خواجہ
قطب الاسلام نے حاضرین کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ امر خلاف رسم ہمارے پیران عظام
کے ہے کہ معافی دیہات یا کوئی نذرانہ مقررہ قبول کریں دنیا میں اوسکے طالب بہت ہیں یہ
اونہیں کے سزاوار ہے۔ اسکے بعد آپنے جا نماز کا کونا اٹھایا اور ملک اختیار الدین کو بلا کر ارشاد
کیا دیکھو ملک اختیار الدین اور سب حاضرین نے زیر مصلا دریائی ذخار خزائن الٰہی کا رواں دیکھا
آپنے ملک اختیار الدین ایبک سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ اے اختیار الدین جس شخص کے
پاس خزائن الٰہی کے دریا رواں ہوں اُسے ان چند دیہات کے مثال سے کیا سروکار۔
یہ مثال لیجا کر واپس کرو اور بادشاہ کو مطلع کر دو کہ آئندہ درویشوں کے ساتھ ایسی گستاخی
پیش نہ آوے ورنہ زیاں پاویگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ معین الدین حسن سنجری قدس اللہ
سرہ العزیز اور شیخ اوحد الدین کرمانی اور شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہما
اور یہ دعا گو ایک جگہ بیٹھے تھے گفتگو انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں ہو رہی تھی اس زمانہ میں
سلطان شہاب الدین محمد غوری خود اسپ سوار تھے ناگاہ ہماری طرف سے گذرے نظر ان
بزرگواروں کی اُنپر پڑی زبان مبارک خواجہ معین الحق والدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ سے برآمد ہوا کہ
یہ لڑکا بادشاہ دہلی ہوگا اور جبتک شاہ دہلی نہ ہوے گا نہ مرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کلمات نیک بزرگوں کے اکسیر کی خاصیت رکھتے ہیں۔ اسکے بعد گفتگو
دربارہ بیعت واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ تجدید بیعت بھی درست ہے اگر کوئی شخص اپنے پیر سے بیعت ہو چکا ہو
یا توبہ میں لغزش واقع ہو وہ دوبارہ بیعت کر سکتا ہے اگر وہ بیعت نہ کرے گا بیعت اول درست
نہ رہے گی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کتاب روضہ مصنفہ شیخ الاسلام برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ میں
لکھا ہے کہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے بعزم
فتح مکہ کیا قبل از غزوہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بطریق سفارت مکیوں کے

پاس روانہ کیا اونکے جانے پر دشمنوں نے از راہ حسد یہ گپ اُڑائی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ مکہ شریف میں شہید کیے گئے جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سُنی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع فرمایا اور ارشاد فرمایا نئے سر سے بیعت جنگ ساکنان مکہ کیواسطے کرو سبنے از سر نو بیعت کی اوسوقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے تنہ سے لگے ہوئے بیٹھے تھے اس بیعت کو بیعت شجرہ اور بیعت رضوان بہی کہتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقائہ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو صحابہ رضو نے بہی تجدید بیعت کی ہے حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اسکے بعد مینے التماس کیا کہ حضوری مرشد حاصل نہوا ور توبہ میں لغزش واقع ہوجاوے تو کیا کرنا واجب ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام والمسلمین نے ارشاد فرمایا کہ اپنے پیر کے کپڑے آگے رکہے اور اُنسے بیعت کرے اور فرمایا مینے کئی مرتبہ ایسا کرتے اپنے مرشد کو دیکہا ہے اور کبہی کبہی مینے بہی کیا ہے۔ اسکے بعد حکایت حسن اعتقاد مریدوں میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ بغداد شریف میں ایک درویش کو کسی اتہام میں پکڑ کر قاضی کے روبرو لائے قاضی نے بعد تحقیقات کے حکم قتل کا سنایا جلاد یہ حکم سنکر درویش کو سیاست گاہ میں لے گیا اور موافق قاعدہ کے قبلہ کرخ کیا چاہا کہ قتل کرے اوس درویش نے منہ قبلہ سے پہیر کر رُخ بجانب مزار اپنے پیر کے کرلیا۔ جلاد نے کہا وقت موت موہنہ بجانب قبلہ کرنا چاہیئے درویش نے کہا کہ تو اپنے کام میں مشغول ہو مینے موہنہ اپنے قبلہ کی جانب کرلیا ہے۔ وہ دونوں اسی حیص و بیص میں تہے کہ قاصد خلیفہ کا حکم لیکر آیا کہ تم قصور اس درویش کا معاف کیا لازم ہے کہ چہوڑ دیا جاوے حضرت خواجہ قطب الاسلام نے اس حکایت کے بعد ارشاد فرمایا کہ دیکہو اوسکی خوش عقیدتی نے صاف قتل سے بچا لیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکدفعہ حضرت معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ درمیان اصحاب تمکین تہے گفتگو مختلف ابواب میں ہو رہی تہی جب آپکی نگاہ سمت قبلہ جاتی آپ فوراً کہڑے ہوجاتے چنانچہ اوس بیٹہک میں تقریباً ایکسو دس مرتبہ ایسا اتفاق ہوا اور سب اصحاب صفہ حیران تہے کہ

کہ یہ کیا معاملہ ہے اور اسکی کیا وجہ ہے الا بوجہ ادب آپ سے کوئی دریافت نہ کرسکتا تھا جب خواجہ بزرگ مجلس سے فارغ ہوئے میں نے ایک شخص سے جو خادم خاص حضرت کا تھا اور حضرت خواجہ اوسکو ایسے بعض امور جو سب کے روبرو قابل اظہار نہیں ہوتے تھے بتلا دیتے تھے کہا کہ وقت خلوت حضرت سے اسکا سبب دریافت کیجیو اوسنے ایکروز موقع پاکر حضرت خواجہ بزرگ سے تمام کیفیت عرض کی آپنے ارشاد کیا کہ اسطرف مزار مبارک میرے مرشد رضی اللہ عنہ کا ہے جب میری نگاہ اوسطرف پڑتی تھی مجھپر لازم ہوجاتا تھا کہ تعظیماً سرو قد ہوں - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مرید کو پیر کے حضور اور غیبت میں یکساں رہنا چاہیئے اور جب اُنکا انتقال ہوجائے اسوقت زیادہ ادب کرنا لازم ہے۔ اسکے بعد گفتگو سماع کی شروع کے بارہ میں ہوئی آپنے فرمایا کہ جو لذت سماع میں ہے وہ کسی دوسری چیز میں نہیں ہے اور وہ کیفیت ایسی ہے کہ بغیر سماع کے حاصل نہیں ہوسکتی اسکے بعد ارشاد فرمایا میں اور قاضی حمیدالدین ناگوری خانقاہ شیخ علی سنجری میں مقیم تھے وہاں سماع ہوا قوالوں نے یہ شعر گایا ؎ کشتگان خنجر تسلیم را ؛ ہر زماں از غیب جانے دیگر است ؛ مجھے اور قاضی حمیدالدین ناگوری کو اس شعر پر وجد ہوا تین دن کیفیت رہی کہ ہم اس بیت کے سننے سے بے خبر اور بیہوش تھے بعد اسکے جائے قیام پر آئے اور قوالوں کو ساتھ لائے مکان پہنچ لاکر پھر یہی بیت گوائی اور چار روز متواتر بیہوش رہے البتہ وقت نماز کے ہوش آجاتا تھا بعد نماز پھر بیہوش ہوجاتے تھے الغرض سات روز سماع میں مشغول رہے ہر روز ایک ہی کیفیت ظاہر ہوتی تھی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور قاضی حمیدالدین ناگوری ایک شہر میں پہونچے وہاں بارہ آدمیوں کی جو جماعت متحیر ان سے تھی زیارت کی ہر ایک اونمیں سے صاحب کمال تھا نماز کے وقت ہوش میں آتے اور متحیر ہوجاتے - اسکے بعد ارشاد فرمایا اے فرید انبیاء علیہم السلام معصوم اور اولیائے کرام محفوظ ہیں یہی وجہ ہے کہ عالم سکر میں بھی کوئی فعل خلاف شریعت اُنسے سرزد نہیں ہوتا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور میرے مرشد خواجہ بزرگ حج کو تشریف لے گئے بروقت واپسی ایک شہر میں جسکا نام یاد نہیں رہا ایک بزرگ کی زیارت سے

سے مشرف ہوئے وہ ایک غار میں تھے خوف اور ہیبت الٰہی نے اون کے بدن پر گوشت باقی نہ رکھا تھا اس قدر لاغر ہو رہے تھے کہ گویا ایک چوب خشک ہیں خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو چند روز یہاں قیام کریں میں نے عرض کیا جو حضور والا کی خوشی ہو مجھے طرح منظور ہے۔ الغرض میں اور خواجہ بزرگ ایک ماہ سے زیادہ اونکی صحبت میں رہے اس عرصہ میں صرف ایک روز کے لئے عالم صحو (ہوشیاری) میں آئے تھے مگر اس روز بھی تھوڑی دیر ہوش میں رہے پھر تحیر کے عالم میں ہو گئے ہم نے اون کا وقت عالم صحو کا پایا سلام عرض کیا۔ جواب میں وعلیکم السلام ارشاد فرمایا اور فرمایا۔ ای عزیزو تمہیں یہاں تکلیف ہوئی۔ مگر اسکا بدلہ نیک حاصل ہوگا کیونکہ اہل سلوک نے فرمایا ہے جو درویشوں کی خدمت کرتا ہے وہ البتہ منزل مقصود کو پہنچیگا پھر ارشاد فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ ہم بیٹھ گئے اپنا ذکر فرمانے لگے کہ میں محمد اسلم طوسی رح کی اولاد سے ہوں مجھے اس عالم تحیر میں آئے تیس سال ہوئے کہ روز و شب کی کچھ خبر نہیں حق تعالےٰ نے مجھے آج صرف تمہارے سبب عالم صحو میں لایا ہے۔ العزیزو اب تمہیں اجازت ہے رخصت ہو۔ خدا تمہیں اس زحمت کی جو تم نے یہاں اٹھائی مکافات نیک دیوے لیکن ایک بات میری یاد رکھنا کہ دنیا کی طرف متوجہ نہونا اور خلقت سے تنہائی اختیار کرنا اور جو کچھ تمہارے پاس نذر و نیاز سے پہنچے اوسے ایثار اور تصدق کرتے رہنا کبھی اپنے پاس نہ رکھنا ورنہ جوہر درویشی حاصل نہوگا۔ اور آخرین نصیحت میری یہ ہے کہ سوائے مشغولی حق دوسری چیز سے التفات نکرنا یہ ارشاد فرما کر وہ درویش پھر عالم تحیر میں ہو گئے میں اور خواجہ بزرگ وہاں سے روانہ جانب بغداد ہوئے جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرما چکے عالم تحیر میں ہو گئے مجلس برخاست ہوئی۔ دعاگو اپنے خرابہ میں جہاں مقیم تھا چلا گیا اور اپنے کام میں مشغول ہوا الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس سوم۔ روز یکشنبہ سوم ماہ مبارک شوال ۵۲۰ھ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو سلوک کے بارہ میں ہو رہی تھی خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاءہ

نے ارشاد فرمایا کہ مشائخ و اولیائے طریقت نے بالاتفاق سلوک کے ایک سو اسّی درجہ رکھے ہیں۔ لیکن
اولیاء طریقہ جنیدیہؒ نے سو درجہ اور اولیاء طریقۂ ذوالنون رحؒ نے ستر درجہ رکھے ہیں اور طبقۂ
ابراہیم اور بشر حافی میں کل پچاس درجہ شمار کیے جاتے ہیں اور خواجہ بایزید بسطامی رحؒ و عبداللہ
مبارک اور خواجہ سفیان ثوری رحؒ فرماتے ہیں کہ سلوک کے کل پینتالیس درجہ ہیں۔ اور اولیائے
طریقۂ شاہ شجاع کرمانی رحؒ و سمنون محب رحؒ اور خواجہ مرتعش رحؒ کے نزدیک سلوک میں بیس ہی
درجہ ہیں الاّ ہمارے مشائخ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ دراصل سلوک میں
پندرہ ہی درجہ ہیں اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ ان درجات میں ایک درجہ کشف و کرامت کا
ہے چاہیئے کہ اوس درجہ میں اپنی ذات کو پوشیدہ رکھے جس نے اپنی ذات کو درجہ کشف و کرامت
میں ظاہر کیا وہ آئندہ ترقی درجات سے بے بہرہ رہے گا۔ تفصیل درجہ کشف و کرامت اسطرح پر
ہے جنکے نزدیک سلوک میں ایک سو اسّی درجہ ہیں۔ اون میں اسّی درجہ کشف و کرامت کا ہے
طبقۂ جنیدیہ میں سترواں درجہ کشف و کرامت کا ہے طبقۂ بصریہ میں تیسواں درجہ اور طریقۂ
ذوالنون مصری میں پچیسواں درجہ کشف و کرامت کا ہے اور شاہ شجاع کرمانی کے نزدیک دسواں
درجہ کشف و کرامت کا ہے اور خواجگان چشت کے نزدیک پانچواں درجہ کشف و کرامت کا
ہے پس مرد وہی ہے کہ مرتبہ کشف و کرامت میں اپنی ذات کو ظاہر نہ کرے کہ سلوک کے
کل درجات حاصل ہو جاویں کشف و کرامت کے اظہار سے بقیہ درجات سے محروم رہنا پڑیگا
اسکے بعد مجھسے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اہل سلوک نے یہ درجات اسواسطے رکھے ہیں کہ ہر
راہ سلوک کو آسانی ہووے اور وہ اپنے حالات و مقامات سے واقف ہو کر اوس کی ازدیاد
میں کوشش کرے جب حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ یہ تمثیل بیان فرما چکے
آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ امت محمدی میں ایسے ایسے مرد ہو گذرے ہیں اور موجود
ہیں کہ ان درجات کو حاصل کر کے ہزارہا درجات اُنہوں نے حاصل کیے اور ایک ذرہ اسرار
دوست کا باہر نہیں نکالا اور مطلق اس امر کا خیال نہیں کہ ہم کون ہیں اور کیا ہیں۔

پس اسی قدر جب کوئی شخص ان مقامات سے گذر کر اور آگے کے مقامات حاصل کرتا ہے عالم تحیر میں چلا جاتا ہے اور اُنکا فراق وصال سے بدل ہو جاتا ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہ یہ بیان اور فوائد ارشاد فرما کر عالم تحیر میں ہو گئے۔ دعا گو اپنے مقام پر آکر مشغول ہوا الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس چہارم روز دوشنبہ تاریخ پندرھویں ماہ ذیقعدہ ۶۲۴ھ ہجری دولت قدم بوسی حاصل ہوئی درویشان اہل صفہ مثل مولانا علاء الدین کرمانی۔ شیخ محمود موزہ دوز حاضر خدمت تھے گفتگو در باب تکبیر کہنے کے واقع ہوئی کہ درویش لوگ جو ہر گلی کوچہ میں کہہ لیتے ہیں اسکی کیا اصل ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ ظلہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو کہیں نہیں لکھا کہ ہر گلی و کوچے میں تکبیر کہی جائے اور نہ یہ طریقہ نیک ہے البتہ واسطے شکرانہ نعمت کے تکبیر کہنا حدیث شریف میں آیا ہے کہ تکبیر کہنے سے نعمت مزید ہوتی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا تکبیر کے معانی حمد ہیں اور شکر نعمت میں حمد کرنی چاہیئے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ جب میں مجلس شیخ شہاب الدین عمر سہروردی میں حاضر تھا وہ بغداد میں رہتے تھے مجھے بارہا اونکی صحبت میں جانے کا اتفاق ہوا فی الواقع بہت بڑے بزرگ نہایت زاہد و عابد تھے میں نے اپنی عمر میں باوجود اس سیر و سیاحت کے اونکے برابر کوئی عابد زاہد نہیں دیکھا الغرض ایک درویش اونکی خدمت میں آیا اور سلام عرض کیا اور دست مبارک اُنکا پکڑتے ہی فوراً تسبیح و تکبیر میں مصروف ہو گیا حضرت کو اُسکا فعل از حد گراں گذرا فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اصحاب بیٹھے ہوئے تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت میری امت سے چوتھائی بہشت پُر ہوگی اور تین حصے دوسری امتوں کے ہونگے اسکے سنتے ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہڑے ہوئے اور فرمایا اوا اسکے شکر یہ میں تکبیر کہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں نعمت مزید فرمائے حضرت صدیقؓ کی زبان مبارک سے نکلتے ہی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہڑے ہو گئے اور واسطے ازدیاد نعمت کے تکبیر کہی اسکے بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دی ہوئی کہ آپکی امت سے ایک ثلث بہشت

پڑھی گی اور دو ثلث دیگر حل ہو گئے جوں ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت صدیق اکبر رض کی تقلید کی اصحاب رض نے حضرت فاروق رض کی متابعت کی اسکے بعد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بروز حشر بہشت بریں میں میری امت نصف ہوگی اور نصف دوسری ملتیں ہونگی۔ حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رض کھڑے ہوگئے اور اپنے دونوں ماسبق یاروں کی تقلید کی دیگر صحابہ نے متابعت کی۔۔ اس کے بعد مرتبہ چہارم حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبتک میری امت داخل بہشت نہ ہوگی دوسری امتیں داخل نہ ہو سکیں گی۔ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اسکے شکرانہ میں بھی تکبیر کہنی چاہیئے سب صحابہ نے تقلید کی۔ اسکے بعد حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح نے فرمایا کہ درویشوں نے جو چار تکبیریں بیان کی ہیں وہ یہی چار تکبیریں ہیں - پس ہر وقت تکبیر نہ کہنی چاہیئے۔ اسکے بعد گفتگو اس امر میں واقع ہوئی کہ اگر مرید نماز نفل پڑھتا ہو پیر آواز دیوے اور وہ نماز چھوڑ کر چلا آوے تو کیسا ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاءہ نے ارشاد فرمایا کہ نماز نفل چھوڑ کر جواب دینا افضل ہے اسکا ثواب بہت ہے نماز نفل کا ثواب اس قدر نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضرت خواجہ بزرگ نے آواز دی میں نے فوراً نماز چھوڑ دی اور جواب دیا فرمایا آؤ میں خدمت شریف میں حاضر ہوا ارشاد فرمایا کہ کیا کر رہے تھے میں نے عرض کیا نماز نفل میں مشغول تھا مخدوم نے آواز دی میں حاضر خدمت ہوا ارشاد والا ہوا بہت خوب کیا اپنے پیر کا فرمان بجالانا نماز نفل سے افضل ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کی خدمت میں حاضر تھا اہل صفہ اور بزرگان چشت خدمت شریف میں حاضر تھے حکایت کرامات اولیاء اللہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں ہو رہی تھی ایک طالب خدا نے آکر خدمت شریف میں واسطے بیعت کے عرض کی آپنے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا اور دوبارہ عرض کیا

کہ میں اس غرض سے آیا ہوں کہ حضرت کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہوں آپ اوس وقت نہایت خوش تھے ارشاد فرمایا اگر میرا حکم بجالاؤ گے۔ پس مجھے تمہارے مرید کرنے میں عذر نہ ہوگا۔ اوس نے عرض کی بندہ بیدرم ہوں فرمان والا بجالانے میں مجھے کیا انکار ہے حضرت ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تم کلمہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہو بجائے اسکے لاالہ الا اللہ یوسف چشتی رسول اللہ پڑھو۔ وہ شخص راسخ الاعتقاد تھا فوراً کہہ اوٹھا۔ یوسف چشتی رسول اللہ۔ آپنے اوسے ہاتھ دیا کہ بیعت کرے اوس نے بیعت کی آپ نے نوازش فرمائی اور خلعتِ خاص عطا فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں خود ہی کمترین غلامانِ حضرت خواجہ کائنات ہوں۔ میری یہ مجال کہاں کہ اونکی برابری یا ہمسری کا دعویٰ کروں یہ صرف واسطے دیکھنے تیرے حسنِ اعتقاد کے تھا تجھے راسخ الاعتقاد پاکر مرید کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص توبہ کرے اوسے لازم ہے کہ اون شخصوں سے جنکی صحبت میں بیٹھنے سے وہ خراب ہوا تھا اجتناب کرے کبھی اون کے پاس ہو کر نہ نکلے۔ ورنہ خوف ہے کہ شاید پھر پہلے حال میں مبتلا نہ ہو جائے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ خواجہ حمید الدین سہوالی بہت بڑے بزرگ تھے۔ جب اونہوں نے دست مبارک خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ پر توبہ کی اور خانقاہ شریف میں رہنا اختیار کیا اونکے پرانے یار غاروں نے آکر اون سے چاہا کہ اونکی صحبت چھوڑیں اور پھر اوسی ذوق وشوق پر قائم ہوں۔ خواجہ حمید الدین نے اون سے اعراض کیا اور کہا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ زیادہ بک بک مت کرو۔ میں نے ازار بند کو اس قدر مستحکم ومضبوط باندھا ہے کہ بروز حشر حورانِ بہشتی پر بھی نہ کھولوں گا خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاءہٗ یہہ بیان فرما رہے تھے کہ کھانا سامنے لایا گیا آپ کھانا کھانے میں مشغول ہوئے ہنگام اکل طعام شیخ نظام الدین ابو المؤید تشریف لائے اور سلام عرض کیا۔ خواجہ ادام اللہ بقاءہٗ نے جواب نہ دیا بلکہ التفات بھی نہ فرمایا۔ یہ امر حضرت شیخ نظام الدین ابو المؤید پر نہایت گراں گذرا۔ جب حضرت خواجہ تناولِ طعام سے فارغ ہوئے اور مجلس شریف میں تشریف لائے خواجہ نظام الدین ابو المؤید نے

سوال کیا کہ آپ کہانا کہارہے تبے اوسوقت میں خدمت شریف میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپنے جواب سلام نہ دیا اسکا کیا سبب ہے حضرت خواجہ ادام اللہ ظلہ نے ارشاد فرمایا میں طاعت میں مشغول تہا تجہے کیونکر جواب دیتا کیونکہ درویش کہانا واسطے قوت عبادت کے کہاتے ہیں جب اون کی یہ نیت ہے وہ عین عبادت میں ہیں اور وقت طاعت جواب نہیں دیا جاتا پس لازم ہے کہ جب کوئی کھانا کہائے تو سلام نہ کرے۔ بعد اکلِ طعام سلام کرے۔ امام الحرمین نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات جو آپ نے بیان کی ازروئی عقل ہے یا نقل حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بیان میرا ازروئی عقل ہے۔ اس عرصہ میں آپ عالم شکر میں ہو گئے مجلس برخاست ہوئی۔ دعاگو اپنے خرابہ میں ذکر مشغول ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک ؁

مجلس پنجم۔ روز پنجشنبہ تاریخ پنجم ماہ ذی الحج ۶۱۴ھ ہجری دولت قدم بوسی حاصل ہوئی۔ درویشانِ اہلِ صفہ مثل قاضی حمیدالدین ناگوری مولانا علاء الدین کرمانی سید نورالدین مبارک وسید شرف الدین ومولانا علم الدین ومولانا شرف الدین دلوالی وشیخ ابوالحی وشیخ محمود موزہ دوز ومولانا فقیہ حداد کہ ہرایک اون کا اپنی مثل نہیں رکہتا تھا اور عرش سے فرش تک اونکو یکساں نظر آتا تھا حاضر خدمت شریف تہے۔ گفتگو درباره حج اور مسافران خانہ کعبہ ہورہی تہی حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ ظلہ نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالی کے ایسے بہی بندے ہیں کہ جب اپنی جگہ ہوتے ہیں کعبہ کو حکم ہوتا ہے کہ اوسی جگہ جاوے کہ وہ بزرگ اس کا طواف کریں حضرتِ خواجہ ادام اللہ تقواہ یہ فرمارہے تہے کہ حضرت خواجہ اور تمام اصحاب اہل صفہ کہڑے ہوکر عالم تحیر میں مشغول ہو گئے ہمیں اپنے وجود کی بالکل خبر نہ تہی۔ میں بہی اس مجلس مبارک میں عالم ذوق شوق میں مشغول تہا۔ اتنے میں خواجہ ادام اللہ ظلہ اور ہم نے تکبیریں بلند کیں جس طرح وقت طواف کعبہ میں تکبیریں بلند کرتے ہیں اس عالم ذوق و شوق میں ہرایک کے بدن سے خون جانے لگا جو قطرہ خون کا زمین پر گرتا تہا اوس سے حروف

تکبیرات ظاہر ہوتے تھے اس حالت میں ہمیں ہوش ہوا خانہ کعبہ کی زیارت کے موافق آداب
خانہ کعبہ بجالائے چار دفعہ اوسکے گرد پھرے ہاتف غیبی نے آواز دی کہ حج حضرت خواجہ
بزرگ و دیگر اصحاب اہل صفہ قبول ہوا۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کا دستور
تہا کہ ہر سال اجمیر شریف سے خانہ کعبہ کی زیارت کو جاتے تہے جب آنکی کمالیت کو پہونچا حاضران کعبہ
آپکی زیارت مکہ معظمہ میں کرتے حالانکہ آپ اپنی جگہ میں مشغول رہتے تہے آخرالامر معلوم ہوا کہ ہر رات
حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ واسطے زیارت خانہ کعبہ کے جاتے ہیں اور فجر ہونے سے پیشتر
لوٹ آتے ہیں اور نماز صبح اپنے جماعت خانہ میں ادا فرماتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا میرے
مرشد علیہ الرحمۃ مجہہ سے بیان فرماتے ہے کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ
سنا آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز کو جب اشتیاق خانہ کعبہ غالب
ہوتا تہا خانہ کعبہ کو فرشتے سرزمین چشت میں لے آتے تہے کہ خواجہ مودود چشتی زیارت سے
مشرف ہوں حضرت خواجہ اوسکی زیارت کرتے اور جو نمازیں وقت زیارت آئی ہیں ادا فرماتے
جب جمیع مہمات زیارت سے فراغت پالیتے فرشتے خانہ کعبہ کو اوسکے مقام پر پہنچا دیتے۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی قدس سرہ بہت بڑے بزرگ تھے ستر برس تک اُنہوں نے اپنے
سجادہ سے قدم نہ اُٹہایا تہا حاضران کعبہ آپکو ایام حج میں خانہ کعبہ میں پاتے اور واپس آنے پر کہتے کہ
ہم نے زیارت حضرت خواجہ کی خانہ کعبہ اور بیت المقدس میں کی ہے۔ اسکے بعد گفتگو درباره قرآن مجید
و فرقان حمید واقع ہوئی۔ حضرت خواجہ قطب الاسلام دام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ شروع
حال میں قرآن شریف مجہے حفظ ہوتا تہا بدیں وجہ میری خاطر متردد رہتی تہی ایک شب خواب میں زیارت
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا بعد قدمبوسی عرض مدعا کی آپنے ارشاد فرمایا اور مجہ
اُٹہاؤ میں نے حسب الحکم سر اوپر کیا۔ ارشاد ہوا سورۂ یوسف کی مواظبت کرو۔ میں یہ خواب دیکہکر بیدار
ہوا چند روز سورۂ یوسف کی مواظبت کی حق تعالیٰ نے مجہے آخر عمر میں قرآن شریف روزی فرمایا
اسکے بعد ارشاد فرمایا جو قرآن شریف حفظ کرنا چاہے اوسے لازم ہے کہ سورۂ یوسف کی خوب مواظبت

کرے انشاء اللہ تعالیٰ جلد قرآن شریف یاد ہو جائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا میں نے زبانی حضرت
خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ کے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ مجھ سے میرے مرشد حضرت خواجہ عثمان
ہرونی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی کو بھی قرآن شریف یاد
نہ ہوتا تھا اس باعث نہایت متردد رہتے تھے ایک شب اپنے پیرو مرشد کو خواب میں دیکھا
کہ اُنہوں نے ارشاد فرمایا کس لیئے اسقدر متردد ہو اگر قرآن شریف حفظ نہیں ہوتا ہر روز
سو مرتبہ سورۂ اخلاص بہ نیت یاد کرنے قرآن شریف پڑھا کرو حق تعالیٰ قرآن شریف
حفظ کرا دیگا۔ جب بیدار ہوئے حسب الحکم سورۂ اخلاص کی مواظبت کی بفضل الٰہی چندروز میں قرآن
شریف حفظ ہو گیا۔ اور آخر عمر میں پانچ ختم روزمرہ کرتے تھے۔ اسکے بعد دوسری عبادات
میں متوجہ ہوتے۔ ان فوائد بیہ کے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام عالم تحیر میں مشغول ہو گئے
مجلس برخاست ہوئی دعاگو بھی اپنی جائے قیام پر آکر مشغول ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مجلس ششم بروز شنبہ بستم ماہ ذی الحج ۶۲۹ ہجری تاریخ مذکور کو دولت قدمبوسی حاصل
ہوئی عزیزان اہل صفا اور درویشان صاحب نعمت موجود تھے۔ حوض شمسی کے بارہ میں
گفتگو ہو رہی تھی حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاءہٗ نے ارشاد فرمایا کہ جب سلطان
شمس الدین التمش نے حوض مذکور بنانا چاہا اوسکے لیئے زمین تلاش کرنی شروع کی
ہر روز ارکان دولت کو ہمراہ لیکر واسطے تلاش زمین کے جاتا جب اوس زمین پر جہاں
اب حوض ہے پہنچا زمین مذکور از بس پسند خاطر سلطان ہوئی۔ ارکان دولت سے کہا کہ
یہ زمین لائق حوض مجوزہ ہے سب نے پسند کیا۔ یہ سلطان شمس الدین واصلان الٰہی سے بھی
تھا جب اپنے مکان پر پہنچا وقت سونے کے سو گیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ نزدیک زمین
حوض مجوزہ ایک شخص میانہ قد دراز گیسو ایسا خوبصورت جسکی خوبصورتی بیان میں نہیں سکتی
مع چند نفر یاران و دوستان کھڑا ہوا ہے میں نے اونکی طرف اور اونہوں نے میری جانب
دیکھا بمجرد دیکھنے کے ایک شخص اونمیں کا میرے پاس آیا اور کہا آؤ تم کو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم

کی زیارت کرادیں میں اونکے ساتہہ گیا وہ ترو تازہ اسپ سوار کے لے گئے۔ اور کہا اے شمس یہہ رسول خدا صلعم ہیں جو تمہیں عرض کرنا ہے عرض کرو۔ میں اونکے قدموں پر گرپڑا چونکہ خیال طیاری حوض سے جان کو کاہش تہی اونکے بارہ میں عرض کیا آپنے گہوڑے کو ایڑ دی وہ اوچھلا اوسکی ٹاپ کے پڑنے سے پانی نکل آیا آپنے ارشاد فرمایا کہ ای شمس اسی جگہ حوض بنا کرو کہ اس لذت اور شیرینی کا پانی دنیا میں کسی جا نہیں ہے۔ شمس والی دہلی یہہ خواب دیکہکر بیدار ہوئے اور ارکان دولت سوار ہوکر موقع پر پہونچے دیکہا تو فی الواقع نشان سُم اور چشمہ پانی کا موجود ہے۔ شمس والی دہلی نے اوترکر پانی پیا اور ارکان دولت نے بہی پیا۔ سب نے اعتراف کیا کہ اس خوبی و لطافت کا پانی دنیا میں نہ ہوگا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ برکاتہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمام لذت اور شیرینی اس پانی میں جو تم ملاحظہ کرتے ہو سب حضرت رسول مقبول کے قدم مبارک کا صدقہ ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس حوض کے قرب وجوار میں صدہا مردانِ خدا آسودہ ہیں اور نہ معلوم تا بقیامت کس قدر آسودہ ہوں گے۔ اس کے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ برکاتہ آنکھوں میں آنسو بہر لائے اور شمس الدین التمش کے حالات بیان فرمانے لگے کہ وہ نہایت راسخ الاعتقاد مرید تہا۔ اکثر راتوں کو شب بیداری کرتا اور بہت کم سوتا۔ جب سوکر اوٹہتا کوزہ پانی کا آپ بہر لیتا نوکر چاکروں کو نہ اوٹھاتا کہ آرام سے سوئے ہوؤں کو کیوں تکلیف دوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شمس والی دہلی اکثر راتوں کو بہ تبدیل لباس شہر میں گشت کرتے تہے تاکہ حال رعیت کا دریافت ہو۔ غریب مسلمانوں کے گہر پر جاتے اور روپیہ پیسہ عطا کرتے۔ ہر ایک کا حال پوچہتے۔ جب وہاں سے روانہ ہوتے مسجد اور غیر آباد جگہوں میں جاتے وہاں کے رہنے والوں کی خبر گیری کرتے اور ہزار معذرت درمیان لاتے اور کہتے اگر کوئی بات میرے سے ملاقی ہونے کی دریافت کرے اصلا ذکر نہ کرنا۔ وقت صبح کی دربار روزمرہ کرتے اور اُن تمام مسلمانوں کو جنسے رات کو ملاقات کی تہی اور وہ فاقہ سے تہے بلاتے نہایت دلداری کرتے اور حسب ضرورت ہر کسی کی امداد کرتے اور کہتے۔ اگر کوئی

تم پر ظلم و تعدی کرے تو فوراً مجھے اطلاع دو کہ میں تختِ معدلت پر بیٹھا ہوا ہوں جن امور کا تصفیہ کرتا ہوں آج
کرلو کل بروز حشر مجھے تمہارے معاملات سے برآئیگی قوت نہیں ہے۔ اس کے بعد حضرت خواجہ قطب
الاسلام ادام اللہ بقاءہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات اسواسطے کہی کہ دعوی مظلوموں کا اونکے
ذمہ سے ساقط ہو جاوے اور اس بات کہنے کو جگہ ملے کہ میں نے تمہیں بلایا تھا اور تم نہ آئے
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شب میرے قدموں میں آکر گر پڑے میں نے سر اٹھا کر
پوچھا اتنے حیران و پریشان کیوں ہو۔ عرض کیا کہ حضور نے از راہ پرورش یہ بادشاہت
عطا فرمائی۔ اب میری یہ آرزو ہے کہ روز حشر کی شرمندگی سے چھوٹ جاؤں جیسے
آپنے میرا دامن یہاں پکڑ رکھا ہے وہاں بھی پکڑے رہیں۔ میں نے قبول کیا۔ تب چھوڑا
بہت خوشی ہوکر چلے گئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں سفر بدایوں میں تھا یہ
شمس والی دہلی بھی وہیں تھے ایکروز میدان میں چوگان بازی کے لیے تشریف لیگئے
ایک شخص ضعیف العمر نے آکر سوال کیا اُنہوں نے کچھ جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک
جوان شخص سائل ہوا اوسے مٹھی بھر روپے دیئے۔ حاضرین کو تعجب ہوا اون کے رفع تعجب
کے لیے فرمایا کہ اے عزیزو! ہر شخص کو دینے والا خدا ہے میں کون ہوں جسکو دلاتا ہے
دیتا ہوں۔ اسکے بعد قضیہ شیخ نجم الدین صغری شیخ الاسلام دہلی اور شیخ جلال الدین تبریزی
کا بیان فرمایا کہ شیخ الاسلام دہلی نے نعوذ سے شیخ جلال الدین تبریزی رح پہ تہمت لگائی تھی
کہ امردوں سے صحبت رکھتے ہیں۔ جب یہ قضیہ روبرو سلطان شمس الدین پیش ہوا اونہوں نے
تحقیقات کا حکم دیا اسپر محضر بنایا گیا اور مُہریں کرائی گئیں۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ شیخ
جلال الدین تبریزی کو حاضر لاویں۔ میں بھی اوسوقت موجود تھا کہ شیخ جلال الدین بارگاہ
سلطانی میں تشریف لائے سلطان نے اون سے حال پوچھا من وعن بیان فرمایا اور کہا کہ اسمعاملہ میں ایک
منصف مقرر ہونا چاہیئے شیخ الاسلام سے پوچھا گیا اُنہوں نے منظور کیا کہ جسکو شیخ جلال الدین
منصف مقرر کریں مجھے منظور ہے انہوں نے جواب دیا کہ میں نے بہاء الدین زکریا کو منصف مقرر کیا

چونکہ شیخ بہاء الدین زکریا موجود دہلی نہ تھے ملتان تشریف رکھتے تھے بدیں وجہ شیخ الاسلام نے اعتراض کیا کہ وہ کب یہاں آسکیں گے اور کوئی منصف مقرر ہونا چاہیئے۔ شیخ جلال الدین تبریزی نے ارشاد فرمایا کہ کل وہ وقت پیش ہونے محضر کے یہاں تشریف لاویں گے۔ سب متعجب ہوئے۔ الغرض دوسرے روز پہر روبکاری ہوئی تمام ائمہ دہلی حاضر تھے۔ مقدمہ شروع ہوا۔ شیخ جلال الدین تبریزی بھی آئے اور صف نعال میں بیٹھے ہر کسی نے التماس کیا آپ اوپر اپنی جگہ پر بیٹھیں آپنے جواب دیا کہ یہ وقت دعوے کا ہے مقام میرا یہی ہے بعد اسکے روبکاری شروع ہوئی ہر کسی نے اپنی رائے ظاہر کرنی شروع کی تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ شور ہوا کہ خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی تشریف لاتے ہیں سب متعجب ہوئے کہ انہیں کس نے خبر کی اور کب وہاں سے روانہ ہوئے کہ یہاں آئے۔ القصہ شیخ بہاء الدین زکریا مجلس میں تشریف لائے۔ تمام عمائد نے تعظیم کی۔ آپنے جوتیاں شیخ جلال الدین تبریزی کی اُٹھا لیں اور چومیں اور آنکھوں سے لگائیں سب کو بزرگی شیخ جلال الدین تبریزی کی معلوم ہوئی سب اپنے کردار سے نادم ہوئے سب کی آنکھیں کُھلیں۔ سب نے معذرت کی۔ شمس والی دہلی بھی نہایت عذر معذرت سے پیش آیا۔ معافی کا طالب ہوا۔ حضرت نے معاف فرمایا۔ بعدہ ہمراہ شیخ بہاء الدین زکریا مجلس سے اوٹھکر چلے گئے رات کو دریائی جمن کے کنارے پر مقیم رہے اور صبح اپنے اپنے مقامات کو چلے گئے۔

الحمد للہ کہ رسالہ فوائد السالکین باتمام رسید

ترجمۂ راحت القلوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد خادم درویشاں بلکہ تراب نعال اقدام ایشان غلام احمد خاں تربیان ابن جناب فیض مآب سالک مسالک راہ طریقت رہبر و راہ شریعت سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین مولانا بالفضل اولٰنا بالکمال خاصۂ خاصگان حضرت مولانا مولوی غلام محمد خاں صاحب حنفی چشتی نظامی فخری سلیمانی ادام اللہ ظلہ ساکن قصبہ جھجر از مضافات شہر شاہجہان آباد عرف دھلی بخدمت حضرات ارباب دانش واصحاب بینش عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ ترجمہ ہے کتاب مستطاب راحت القلوب کا کہ جس میں حضرت شیخ شیوخ العالم قطب الاولیا فرد الاتقیا علامۃ الوری شیخ الاسلام والمسلمین فرید الحق والملۃ والدین مسعود گنجشکر اجودھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات بابرکات کو حضرت سلطان المشائخ برہان الحقائق سراج الاولیا تاج الاصفیا محبوب رب العالمین نظام الحق والدین محمد بن احمد بدایونی بخاری ثم الدہلوی نور اللہ مرقدہ نے بطریق مجالس جمع فرمایا ہے اور یہ ترجمہ گنج چہارم ہے مجموعہ معدن الیواقیت والجواہر اعنی مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت قدس اسرارہم سے بعد الحمد والمنۃ کہ یہ ترجمہ ایک باب اور دو فصل پر تمام ہوا۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر

باب چہارم ترجمہ کتاب مستطاب راحت القلوب منقسم بر دو فصل فصل اول

نبذے از احوال برکت اشتمال حضرت خواجہ حریق المحبت مسعود گنجشکر اجودھنی نور اللہ مرقدہ

فصل دوم ترجمہ کتاب مستطاب راحت القلوب۔ ناظرین کتاب سے امید ہے کہ اس ذرہ بے مقدار یعنی مترجم کتاب کو دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں ؎ زناظرین رسائل دعا طمع دارم؛ ازانکہ خاطی ام و سربسر گنہگارم؛

تبذے از حال برکت اشتمال حریق المحبت برہان العاشقین حضرت خواجہ فرید الحق والملة والدین مسعود گنجشکر اجودھنی قدس اللہ سرہ العزیز تبرکاً وتیمناً صورت تحریر یافت

نام نامی و اسم گرامی آپ کا مسعود بن سلیمان ہے آپ قوم سے شیخ فاروقی یعنی خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں کہ سلسلۂ نسبی آپ کا سترہ واسطوں سے حضرت فاروق رضؓ تک پہنچتا ہے حضرت کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی قرسم خاتون بنت مولانا وجیہ الدین خجندی ہے کہ ایک اعظم لشار عارفات و کاملات سے گزرے ہیں ذکر خیر اون کا اکثر کتب سیر میں موجود ہے لقب شریف آپ کا فرید الدین گنج شکر اور حریق المحبت ہے کہ آتش عشق و محبت الٰہی نے آپکے وجود میں بجز اپنی ذات کے جلوہ کے اور کچھ باقی نچھوڑا تھا۔ فرید الدین لقب آپ کو عطیا فرمودۂ حضرت خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ مؤلف تذکرة الاولیا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ لقب آپکو غیب سے حاصل ہوا تھا اور لقب گنجشکر سے ملقب ہونے کی تین وجہ کتب سیر میں مرقوم ہیں۔ اول یہ کہ ایک مرتبہ آپ نے دہلی میں روزہ طے رکھا تھا بعد وقت مقررہ افطار کیا۔ الاکوئی ایسی چیز دستیاب نہیں ہوئی جو باعث تسکین جوع ہوتی۔ لاچار بعد از نصف شب آپنے غایت گرسنگی سے ہاتہ زمین پر مارا چند سنگریزے ہاتہ میں آئے آپ نے اوٹہا کر اونکو موہنہ میں ڈال لیا کہ وہ پتھر کے ٹکڑے آپکے موہنہ میں شکر ہوگئے۔ جب یہ آپ کے پیر روشنضمیر خواجہ قطب الاقطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی آپنے ارشاد فرمایا کہ فرید گنجشکر ہے۔ دوم یہ کہ ایک دفعہ آپ خدمت مبارک حضرت خواجہ شہید المحبت قدس سرہ العزیز میں حاضر ہونیکے واسطے جائے اقامت سے روانہ ہوئے۔ راہ میں کئی مقام تک کہانے کو کچہ نملا۔ ایک روز

غایت ضعف و گرسنگی سے زمین پر گر پڑے جو خاک آپکے مونہہ میں پہونچی وہ شکر ہوگئی۔ جب خبر یہ سمع مبارک خواجہ قطب الاقطاب رح میں پہونچی آپنے ارشاد فرمایا کہ فرید الدین گنجشکر ہے۔ سوم یہہ کہ ایک روز آپ بر سر راہ تشریف فرما تھے ایک بنجارہ سامنے سے گذرا جسکے عرابوں پر شکر لدی ہوئی تھی آپ نے اوس سے دریافت کیا ان بوروں میں کیا ہے اوس نے ازراہ تمسخر جواب دیا کہ نمک ہے۔ آپنے ارشاد فرمایا خیر نمک ہوگا۔ وہ شکر اوسی وقت نمک ہوگئی۔ منزل پہنچکر جب اوسنے بار کشادہ کیئے تو بجائے شکر کے نمک پایا روتا ہوا خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ غلام سے بیہودگی واقع ہوئی جو شکر کو نمک بتلایا کہ انفاس نفیسہ حضور سے نمک ہوگیا وہ شکر تھی۔ آپنے فرمایا کہ اگر شکر تھی تو شکر ہو جاوے گی۔ آپ کے اس فرمانے سے وہ نمک پھر مبدل بہ شکر ہوگیا۔ خانخاناں بیرم خاں مرحوم نے اس تلازمہ میں کیا خوب کہا ہے ؎ کان نمک و جہان شکر گنجور بر۔ آں کز نمک شکر کند واز نمک شکر۔ ولہ درّ لمن قال فی قصیدہ ؎ کان نمک و گنج شکر شیخ فرید۔ کز گنجشکر کان نمک کرد پدید۔ در کان نمک کرد نظر گشت شکر۔ شیریں تر ازیں کرامتے کس نشنید۔ ولادت باسعادت آپکی قصبہ کہوتی وال ہوئی کہ آج کل اوسکو مشائخ کی چاولی کہتے ہیں درمیان پاک پٹن و مہاران شریف ضلع ملتان میں واقع ہے۔ آپ نے قبل ازارادت سیر ربع مسکوں کی فرمائی اور ہر شہر و دیار کے اولیاء اللہ سے فیض صحبت پایا۔ چنانچہ یہ امر آپکے ملفوظات سے ظاہر ہے۔ جب دہلی پہونچے آوازۂ عظمت و جلال حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سنا حاضر خدمت شیخ ہوکر مجلس اول ہی میں فرط عظمت و کشش شیخ سے مرید ہوئے خواجہ حریق المحبت خود ہی اعتراف فرماتے ہیں کہ میں نے سیر ربع مسکوں کی کی ہزار ہا اولیاء اللہ دیکھے اور انکی صحبت میں رہا۔ مگر جو عظمت و جلال میری نظر سے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کا گذرا وہ کسی ایک میں نہ تھا۔ میں اون کا مرید ہوا۔ شیخ نے بعد تین روز کے دروازۂ عطا و کرم کا مجھپر کہولدیا اور مالامال کرکے فرمایا کہ اے فرید بعد کامل ہونے کے میرے پاس آئے۔ انتہیٰ

کلامہ آپ یہی منقول ہے کہ آپ تحصیل علم میں بمقام ملتان مصروف تھے اور ایک بزرگ صاحب درس (یعنے تعلیم دینے والے) سے کتاب نافع جو فقہ کی مشہور کتاب ہے پڑھتے تھے کہ اون ہی ایام میں حضرت خواجہ شہید المحبت اوش غنے ملتان تشریف لائے۔ جب آپ پر نظر پڑی کشف و وقائع آئندہ سے حال آپ کا معلوم کیا اور نزدیک بلاکر فرمایا کہ اے صاحب کیا پڑھتے ہو۔ آپنے عرض کی کہ نافع پڑھتا ہوں۔ اسپر حضرت نے فرمایا کہ نافع سے کچھ نفع پہونچنے کی امید ہے؟ آپ نے گذارش کی نافع سے خیر مگر مجھکو نگاہ کرم حضور سے فائدہ پہونچنے کی زیادہ تر امید ہے۔ یہ کہکر قدوم مبارک حضرت خواجہ شہید المحبت رضؓ میں گر پڑے۔ معتقد ہوئے اور تعلیم چھوڑکر ہمراہی حضرت خواجہ شہید المحبت نور اللہ مرقدہ دہلی تشریف لائے اور رشتہ مریدان میں منسلک ہوکر خرقۂ خلافت پایا۔ وقت بیعت آپکی عمر ہندرہ یا اٹھارہ سال کی تھی اور بعد بیعت اسّی برس تک زندہ رہے جملہ عمر شریف آپکی پچانوے یا اٹھانوے سال کی ہوئی۔ آپکو فقر و فاقہ در شر حال نہایت مرغوب و محبوب تھا۔ جب کسی مقام پر تشریف لیجاتے وہاں کے باشندے انوار الٰہی کو جو آپکے رخ انور میں تاباں تھے دیکھکر فوراً خدمت میں حاضر ہوتے یہ امر آپکو ناگوار ہوتا تھا آپ اون سے کنارہ کش ہوکر دوسری جگہ تشریف لیجاتے تھے جب وہاں بھی ایسا معاملہ پیش آتا تو کسی اور جگہ تشریف لے جاتے شدہ شدہ اجودھن پہونچے کہ باشندے وہانکے منکر درویشاں نہایت بد مزاج اور سخت گیر تھے کسی نے آپ کے پہونچنے پر التفات تک نہ کیا اور نہ خاطر و مدارات سے پیش آئے بلکہ بُرا بھلا کہنا شروع کیا جب آپنے یہ معاملہ دیکھا بہت خوش ہوکر اپنے نفس کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے فرید یہ تیرے رہنے کی جگہ ہے۔ ساکنان اجودھن نے اپنی جبلی عادت کے وجہ سے آپکو تھہ میں رہنے بھی نہ دیا۔ پس آپ شہر کے باہر ایک گھنیہ دار کیر کے درخت کے سایہ میں مقیم ہوئے اور یاد خدا ہیں مشغول۔ اکثر وقت اپنا مسجد جامع میں بسر فرماتے تھے وہیں آپکو اولا دھوئی فاقہ پہ فاقہ کھینچے تھے اور شدت سے تنگی و محنت کی تکلیف اوٹھانی پڑتی تھی اور وہیں

نشو ونما پاتے تھے۔ چونکہ آپکی دلیل روشن اور برہان قوی تھی پوشیدہ طور پر رہنا نہ ملا شہرت آپ کی نزدیک و دور ہوئی اور ہر اطراف و جوانب سے مشائخ اور ائمہ دین آنے لگے اور بالآخر اس شہرت نے یہاں تک کثرت پکڑی کہ آمد و رفت و بود و باش صلحا سے اجودھن کا نام تبدیل ہوکر پاک پٹن ہوگیا۔ آپنے بمتابعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم چار شادیاں کیں۔ پانچ فرزند نرینہ اور تین لڑکیاں آپ سے باقی رہیں۔ پوتوں اور نواسوں کا کوئی شمار نہ تھا۔ آپکے ذکر اور خوارق عادات سے جملہ کتب سیر معمور ہیں اس مختصر میں بوجہ نہونے گنجائش کے تحریر نہ ہوئے۔ طالبان کو کتب سیر کی جانب رجوع کرنی چاہیئے۔ آپکی ادنی کرامت یہ ہے کہ آپ نے دروازہ رحمت و بخشائش الٰہی کا ہر کس و ناکس کے واسطے کھولدیا تھا کیسا ہی خاطی مذنب فاسق فاجر آپکی خدمت میں حاضر ہوتا۔ آپ اوسکو شرف بیعت سے مشرف فرماکر مقامات اعلی پر پہونچاتے تھے آپ کے خلفاء کی تعداد اوپچاس ہزار تین سو بیالیس ہے۔ مریدوں کا اندازہ اس تعداد خلفاء سے کرلیا جاوے واللہ اعلم کسقدر زیادہ ہونگے۔ وفات شریف آپکے عہد سلطان غیاث الدین بلبن انار اللہ برہانہ میں بروز سہ شنبہ پنجم ماہ محرم الحرام ۶۶۴ھ ہجری میں ہوئی مزار مبارک آپ کا پاک پٹن میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

آغاز ترجمہ کتاب مستطاب راحت القلوب

مجلس اول ۔حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین اولیا قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ ۱۵ ماہ رجب المرجب ۶۵۵ھ ہجری بروز چہار شنبہ مجھے سعادت قدمبوسی حضرت سید العابدین سند العارفین کی حاصل ہوئی آپنے نہایت مہربانی اور شفقت فرمائی اور اوسی وقت کلاہ جو زیب دہ فرق مبارک تھی مع خرقہ خاص و نعلین چوبیں براہ کرم مجھے لطف فرمائیں الحمد للہ علی ذلک اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میرا ارادہ ولایت ہند کسی اور شخص کو دینے کا تھا مگر تم راستہ میں تھے کہ مجھپر الہام ربانی ہوا کہ یہ نظام الدین کا حق ہے جب وہ آوے اوسے عطا کرنا چاہیئے۔ اسکے بعد میں نے چاہا کہ شرح اوس اشتیاق کی جو بر اے حصول قدمبوسی مجھے تھا عرض

کروں۔ حضور کی دہشت اسقدر مجھپر غالب ہوئی کہ تمام عرضداشت بھول گیا۔ چونکہ حضرت السید العابدین
ضمیر روشن رکھتے تھے میرے اس خطرہ پر مطلع ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ ہاں میرے ملنے کا
اشتیاق تم پر بہت غالب تھا اور یہ بھی واسطے رفع ہیبت کے فرمایا کہ کل داخل دہشتہ یعنے
ہر ایک داخل ہونے والے پر دہشت مسلط ہوتی ہے۔ اسکے بعد میرے خیال میں گذرا کہ آئندہ
جو کچھہ زبان فیض ترجمان سے کلمات قدسیہ سنوں اونکو تحریر کرتا جاؤں۔ اس اندیشہ کا گزرنا تھا
کہ آپ میری جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ زہے سعادت اوس مرید کی کہ جو کچھہ اپنے پیر کی زبان سے سنے
لکھتا جاوے اور اوسکو اپنا طریقہ رہبروی بنالیوے اوسکو بالعوض ہر ایک حرف کے ثواب عبادت ہزار
سال ملیگا۔ اور بعد مرنے کے جگہ اوسکی بہشت میں ہوگی۔ اور یہ بیت بھی حسب حال ہیں دعا گو کے ارشاد
فرمائی ؎ اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ ÷ سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ ÷ بعد اسکے
ارشاد فرمایا کہ آدمی کو ہر حال میں ایسا رہنا چاہیئے کہ محبت او پر مستولی ہو کیونکہ کوئی لمحہ اور لحظہ ایسا
نہیں گذرتا کہ میرے دلمیں یہ آواز نہ آتی ہو کہ زندہ دل وہ ہے جس میں محبت خدا ہے۔ اوسکے
بعد یہ حکایت درویشی کے بارہ میں ہوئی کہ درویشی کل پردہ پوشی ہے اور خرقہ پہننا اوس شخصکو لازم ہے
جو مسلمانوں اور غیر قوموں کا بھی عیب چھپاوے اور کسیکے آگے مکاشفہ سے گفتگو نکرے اور جو کچھہ مال اسباب
وغیرہ ہے اوسکو سب راہ خدا میں خرچ کرے اور ایک کوڑی اوس میں سے بچا نہ رکھے اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ اصحاب طریقت اور مشائخ کبار اپنے فوائد میں بیان فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ تین قسم پر
منقسم ہے۔ زکوٰۃ شریعت زکوٰۃ طریقت اور زکوٰۃ حقیقت پس زکوٰۃ شریعت یہ ہے کہ جب دو سو درم شرعی
ہوں پانچدرم اوس میں سے دیکے اور زکوٰۃ طریقت یہ ہے کہ منجملہ دو سو درم کے پانچدرم اپنے واسطے رکھے اور
باقی کو راہ خدا میں دیدے اور زکوٰۃ حقیقت یہ ہے کہ ان دو سو درم میں سے ایک حبہ بھی اپنے واسطے نہ رکھے
کیونکہ درویشی پردہ پوشی اور از خود فراموشی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی
کی زیارت کی ہے اور اون سے فیض صحبت کئی روز تک حاصل رہا ہے کوئی دن ایسا ہوتا تھا کہ اونکی
خانقاہ میں دس بارہ ہزار سے کم فتوح آتی ہو اور وہ اوسکو اسیروز راہ خدا میں خرچ نہ فرماتے

ہوں۔ ایک پیسہ شام تک باقی نہ رکھتے تھے فرماتے تھے کہ اگر میں باقی رکھوں مجھے درویش نہ کہیں گے بلکہ
مالدار کہیں گے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ درویشی قناعت ہے اگر درویش کے پاس فتوح مطلق نہ ہو تو بھی
وہ یہ نہ کہے کہ مجھے کچھ نہیں ملا کیونکہ کتب سلوک میں مرقوم ہے کہ مالک بن دینار ایک بزرگ کی زیارت
کو گئے اور اون سے باتیں کرنے لگے کہ وقت کھانے کا آپہونچا اس درویش کی لڑکیوں نے دو
روٹیاں جَو کی جنمیں نمک نہ تھا لاکر آگے ہر دو بزرگواروں کے رکھدیں۔ درویش نے
کھانے کو کہا۔ مالک بن دینار نے چکھا نمک نہ پایا فرمانے لگے کہ نمک ہوتا تو بہتر تھا درویش
کی لڑکیوں نے جب یہ بات سنی فوراً بقال کی دُکان میں لوٹا گروی رکھکر نمک لے آئیں
اور مالک بن دینار کے حوالہ کیا۔ مالک بن دینار اور اُس بزرگ شخص نے جنکی ملاقات
کو گئے تھے وہ روٹیاں نمک سے کھائیں۔ جب کھانے سے فراغت پائی مالک بن دینارؒ
نے شکر یہ جناب باری عزاسمہ کا ادا کیا اور کہا کہ قناعت یہ ہے کہ جَو کی روٹیاں کھائی جائیں
درویش کی لڑکیاں سُن رہی تھیں فوراً جواب دہ ہوئیں کہ اگر آپکو قناعت حاصل ہوتی تو لوٹا
ہمارا بقال کی دُکان میں گروی نہ رکھا جاتا۔ آج ستر و برس ہو گئے ہیں کہ ہم نے اپنے نفس
کو نمک سے محروم رکھا ہے۔ ہمیں یہ خبر نہیں کہ نمک کس رنگ کا ہوتا ہے اور اے مالک
تم حکایت کھانے کی کرتے ہو۔ اے مالک درویشی اور شے ہے اور سخن درویشی اور شے تم نہیں
جانتے کہ درویشوں پر کیا کیا مصیبتیں گزرتی ہیں اور کس کس طرح وہ آزمائے جاتے ہیں
اسکے بعد گفتگو دربارۂ خرقہ ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم جب معراج سے واپس آئے آپنے صحابہؓ کو طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مجھے فرمان
الٰہی ہوا ہے کہ خرقۂ درویشی اوس شخصکو دوں جو میرے سوال کا جواب شافی دے میں
نہیں جانتا کہ جواب شافی مجھے کس سے حاصل ہوگا۔ آپکے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کی جانب
مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر یہ خرقہ تم کو دیا جاوے تم اسکا حق کیا بجا لاؤ گے۔ آپنے جواب دیا کہ صدق
اختیار کرونگا اور بندگی مولا میں قصور نہ ہوگا اور جو کچھ مال میرے پاس ہوگا یا آویگا وہ اسکے

راستہ میں ایثار کروں گا۔ بعد اسکے حضرت عمر فاروقؓ سے بہی یہی بات پوچھی اُنھوں نے جواب دیا کہ اگر یہ خرقہ آپ مجھے لطف فرمائیں میں اسکی عوض عدل اختیار کروں گا اور خدا کے بندوں کے درمیان انصاف کروں گا۔ مظلوموں کی داد کو پہونچوں گا بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے بہی یہی سوال کیا۔ آپنے جوابدیا کہ یارسول اللہؐ اگر یہ خرقہ آپ مجھے لطف فرماویں گے میں حیا اختیار کروں گا اور جو کچھ کہ حق اس خرقہ کا ہے بجا لاؤنگا۔ سخاوت اختیار کروں گا۔ بعد اسکے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دریافت کیا کہ اگر تم کو دیا جاوے تو کیا کروگے آپ نے جواب دیا کہ اے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اگر یہ خرقہ مجھے مرحمت فرمائیں تو میں بندگانِ خدا کی پردہ پوشی کرونگا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہی جواب باصواب تہا جو مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا پس یہ خرقہ انکو دیا جاتا ہے۔ بعد اسکے شیخ الاسلام آنکہوں میں آنسو لائے اور ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور بیہوش ہوگئے جب ہوش میں آئے ارشاد فرمایا کہ درویشی پردہ پوشی ہے درویش کو چاہئیے کہ یہ چار باتیں اختیار کرے اگر یہ چار باتیں اوسمیں ہونگی اوسکو درویش کہینگے اول آنکھوں کو بند کرے کہ عیب بندگان خدا نہ دیکھے۔ دوسرے کان بہرے کرلے کہ ناشنیدنی باتیں نہ سنے تیسری زبان گونگی کرے کہ سخن ناگفتنی مونہہ سے نہ نکلے۔ چوتہے پاؤں کو لنگڑا رکہے کہ جب اُسکا نفس کسی ناجائز بغیر ضرورت کسی جگہ جانا چاہے وہاں نہ جاوے جب یہ چاروں باتیں اوسکو حاصل ہونگی اوسے درویش کہیں گے ورنہ مدعی دروغگو ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی چالیس برس آنکھوں پر پٹی باندہے رہے کسی نے اسکا سبب پوچہا آپنے جواب دیا کہ پٹی اسواسطے باندہ رکہی ہے کہ عیب آدمیوں کا دکہلائی نہ دیوے اور اگر اتفاقیہ دکہلائی دے جائے اوسکو چھپاؤں کسی سے ذکر نکروں۔ بعد اسکے شیخ الاسلام نے مراقبہ کیا دیر تک مراقب رہے جب سر اٹہایا میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا درویش کو ایسا ہونا چاہئیے کہ جو کچھ اوسکی خواہش ہو ویسا ہی ہوجاوے شیخ الاسلام یہ ذکر فرمارہے تہے کہ محمد شاہ نامی آپکے پیر بہائی خدمت شریف میں حاضر ہوئے آپنے اونکی خاطر کی اور بیٹھا نیکا ارشاد فرمایا جب وہ حسب الایماء

بیٹھ گئے لا آثار تفکر اونکے چہرے سے عیاں تھے اونکے بہائی پر حالت سکرات موت و نزع جان طاری
تھی آپنے روشن ضمیری سے اونکا حال دریافت فرماکر اونسے مخاطب ہوکر فرمایا۔ حال کیسا ہے؟ کچھہ
جاے اندیشہ نہیں جاؤ تمہارا بہائی اچھا ہو گیا۔ محمد شاہ بعد ادای آداب اپنے گھر روانہ ہوئے جب
گھر پہونچے دیکھا کہ فی الواقع بہائی کی بیماری جاتی رہی ہے اور وہ بالکل تندرست ہے کہ بیٹھا ہوا
کہانا کہا رہا ہے مطلق آثار زحمت اسپر نمایاں نہیں ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ
وجہہ اکثر خطبہ میں پڑھا کرتے تھے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کو کوئی چیز پہونچی ہو اور آپنے درمیان صبح اور قیلولہ کے خرچ نہ فرمائی ہو۔ شام تک کوئی چیز
آپ باقی نہ رکھتے تھے اوسیوقت مولانا بدر الدین اسحاق رحہ نے عرض کیا کہ اسراف کیا ہے
اور اوسکی حد کہاں تک ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ جو کچھہ بے نیت دیں اور خدا کے واسطے نہ دیں وہ
اسراف ہے اور اگر تمام عالم کی اشیاء براہ خدا دی جاویں تو وہ اسراف نہیں حضرت شیخ
الاسلام یہ فوائد بے بہا بیان فرمارہے تھے کہ نماز ظہر کی اذان ہوئی آپنے نماز ظہر ادا فرمائی اور بعدہ مشغول
ہونے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس دوم روز دوشنبہ تاریخ ۱۶ ماہ رجب ۶۵۵ ہجری بدولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ شیخ
بدر الدین غزنوی اور شیخ جمال الدین ہانسوی اور مولانا شرف الدین بنیہ قاضی حمید الدین
ناگوری رحمہم اللہ حاضر خدمت تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ درویش کے پاس خواہ مسکین خواہ تونگر
آوے لازم ہے کہ اوسکو محروم نہ جانے دے جو کچھہ موجود ہو اوسکو دینا چاہیئے۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ جو شخص میرے پاس آتا ہے کچھہ واسطے نذر کے لاتا ہے۔ اگر کوئی فقیر آوے اور کچھہ
نہ لاوے مجھپر فرض ہے کہ اوسے میں کچھہ عطا کروں۔ اسکے بعد آپ آنکھوں میں آنسو بھر لائے
اور ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحاب آتے تھے براے
حصول علم و احکام شرع آپکے فیضان صحبت سے مقصود اونکا اونکو حاصل ہوتا تھا جب آپسے
مرخص ہوتے تو جو کچھہ آپ سے سنا تھا وہ اوروں کو سکھلاتے اور نصیحت و موعظت فرماتے

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام عمدۃ الابرار تاج الاولیا قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ کی رسم تھی کہ جس روز اون کے لنگر خانہ میں کوئی خوردنی شے موجود نہوتی۔ آپ شیخ بدرالدین غزنوی خادم خانقاہ سے ارشاد فرماتے کہ اگر پانی موجود ہو تو اُسیکا دور چلاؤ کہ آج کا روز بھی بخشش اور عطا سے خالی نہ جاوے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب بغداد اور اوسکے نواح میں میں سیاحت کرتا تھا اوسوقت مجھ سے اور خواجہ اجل شیرازی رح سے ملاقات ہوئی میں نے سلام کیا اُنھوں نے جواب سلام دیکر مصافحہ کیا اور ایک تیز نظر سے مجھے دیکھکر کہا۔ "بیا اے لنگر عالم کہ نیک آمدی"۔ میں یہ سنکر بیٹھ گیا آپنے بہت لطف وکرم میرے حال پر مرعی فرمایا اور کئی روز مجھے مہمان رکھا۔ آپ کی عادت دیکھی گئی کہ کسی آنیوالے کو خالی نہ جانے دیتے تھے میرے سامنے کبھی ایسا نہوا کہ کبھی کوئی آنے والا خالی گیا ہو اگر کچھ اور موجود نہ ہوتا آپ خستہ خرما جو ہمیشہ اپنے پاس موجود رکھتے تھے عطا فرماتے مجھے بروقت رخصت دعا دی کہ اللہ تعالی تمہارے رزق میں برکت کرے۔ میں وہاں سے روانہ ہوا لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ صاحب نفس ہیں نفس آپ کا کبھی خالی نہیں جاتا ہے جیسا فرماتے ہیں ویسا ہی ہوتا ہے اور اوسکا اثر اولاد میں بھی اوسکے باقی رہتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوسی نواح میں ایک اور بزرگ سے ملاقات ہوئی بعد مراسم معمولی انہوں نے مجھ سے بیٹھنے کے واسطے ارشاد فرمایا میں حسب الارشاد بیٹھ گیا وہ بہت لاغر اندام تھے گوشت اونکے بدن میں مطلقاً نہ تھا اور جس مقام پر وہ رہتے تھے وہ ایسے ویرانہ میں تھا کہ آدمی کے وہاں جانے کا کیا ذکر چرند و پرند تک نہ تھے یہ حال دیکھکر مجھے خیال گذرا کہ یہ بزرگ ایسے خرابہ میں کیوں رہتے ہیں اور صورت انکے معاش کی کیا ہے اس خیال کا میرے دلمیں گذرنا تھا کہ وہ بزرگ میری طرف مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اے فرید مجھے اس غار میں رہتے ہوئے چالیس برس گذرے ہیں۔ خورش میری سوائے خس و خاشاک کے اور کچھ نہیں۔ میں نے جب یہ مکاشفہ انکا دیکھا سر اون کے قدموں پر رکھا اور چند روز اونکی صحبت میں رہا پھر وہاں سے جانب بخارا روانہ ہوا۔ وہاں شیخ سیف الدین باخرزی رح سے ملاقات

ہوئی بزرگ با عظمت وہیبت تھے جب اُنکی مجلس میں پہنچا سلام عرض کیا ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ
میں بیٹھ گیا آپ ہر لحظہ میری جانب دیکھکر فرماتے تھے کہ یہ لڑکا صاحب خانقاہ ہونیوالا ہے
تھوڑی دیر کے بعد سیاہ کمل جو دوش مبارک پر پڑا ہوا تھا اُتار کر مجھے لطف فرمایا اور ارشاد
فرمایا کہ یہ گلیم اوڑھ لو۔ میں نے یہ امر مسعود سمجھکر اوڑھ لیا۔ چند روز آپکی خدمت میں رہا
ایسا ایک دن بھی نہ ہوتا تھا کہ ایک ہزار آدمی سے کم اونکے دسترخوان پہ کھانا کھاتے ہوں اور
آنیوالا انکی خانقاہ سے محروم جاتا ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وہاں سے روانہ ہوکر ایک مسجد میں شب باش
ہوا وہاں استماع میں آیا کہ اس مسجد کے متصل ایک صومعہ ہے۔ ایک بزرگ اہل دل اوسمیں
رہتے ہیں میں علی الصباح اونکی خدمت میں پہونچا۔ شرف زیارت سے مشرف ہوا۔ وہ بزرگ
عالم تحیر میں کھڑے تھے چار رات دن کے بعد عالم صحو (ہشیاری) میں آئے۔ میں نے سلام کیا
بعد جواب سلام ارشاد فرمایا کہ تم کو مجھ سے رنج پہونچا ہے بیٹھ جاؤ۔ میں حسب الارشاد بیٹھ گیا
اونہوں نے اپنا قصہ کہنا شروع کیا کہ میں خاندان شمس الدین سے ہوں تیس برس سے اس
غار میں رہتا ہوں۔ ای فرید اس تیس برس میں سوائی ہیبت اور حیرت کے مجھے کچھ اور حاصل
نہیں ہوا۔ شاید تم اسکے سبب سے واقف ہو۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے اسکا باعث معلوم نہیں آپ
ارشاد فرمائیں فرمانے لگے کہ یہ راہ راستبازوں کی ہے جس شخص نے اس راہ میں قدم راستی
سے رکھا وہ منزل مقصود کو پہنچا۔ وصال دوست اوسے حاصل ہوگا۔ اگر اس راہ میں بے رضائی
دوست کے قدم ماریگا جل جائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز سے مجھے محبت الٰہی نصیب
ہوئی میرے اور حق تعالی کے درمیان ستر ہزار پردے تھے فرمان ہوا آگے آؤ جب پہلا پردہ اٹھا
مقربان درگاہ کو دیکھا کہ کھڑے ہوئے اپنی آنکھیں اوپر کیے ہوئے ہیں اور زبان حال سے
کہہ رہے ہیں کہ ہم تیرے دیدار کے مشتاق ہیں۔ بعدہ دوسرے حجاب سے گزرا وہاں بھی یہی
حال تھا جب حجاب خمس میں پہنچا آواز آئی کہ اے فلاں شخص اس حجاب سے وہ عبور کرسکتا ہے جو جملہ
موجودات دنیاوی کو ترک کرے بلکہ اپنی ذات سے بیگانہ ہوجاوے تاکہ مجھ سے بانہ ہو۔

میں نے عرض کی کہ میں سب ہی بیگانہ ہوا ہوں۔ آواز آئی کہ اگر تو نے سب کو چھوڑ دیا تو مجھ سے یگانہ ہوا
اوسوقت میں نے نگاہ ڈالی اپنے تئیں اس صومعہ میں پایا۔ پس اے فرید اس راہ میں سب سے بیگانہ ہونا چاہیے
کہ حق تعالیٰ سے یگانہ ہو۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ اثنائے گفتگو میں
وقت نماز شام کا آگیا میں نے اور اُنہوں نے باہم جماعت سے نماز پڑہی۔ جب نماز سے فارغ
ہوئے دیکھا کہ غیب سے دو کاسہ آش اور چار روٹیاں اُتریں اُنہوں نے مجھ سے کہانے کے واسطے
ارشاد کیا۔ میں نے وہ کھانا اونکے ساتھ کہایا عجب مزے کا تہا کہ وہ حلاوت آجتک میں نے کسی اور
طعام میں نہیں پائی۔ الغرض اس رات کو وہاں مقیم رہا بعدہ روانہ ہوکر ملتان پہونچا۔ برادر محترم مولانا
بہاء الدین زکریا ملتانی سے ملاقی ہوا اُنہوں نے بعد مصافحہ کے دریافت کیا کہ تم نے اپنا کام کہاں تک
پہونچایا ہے میں نے جواب دیا کہ میری کمالیت یہاں تک پہونچی ہے کہ اگر میں اس کرسی کو جس پر
آپ متمکن ہیں ہوا میں اُڑنے کا حکم دوں ہر آئینہ ہوا میں بلند ہو۔ یہ بات میرے موںہہ سے
پوری نہ نکلی تھی کہ کرسی ہوا میں بلند ہوئی۔ حضرت بہاء الدین زکریا نے ہاتہہ اپنا کرسی پر
مارا اور فرمایا کہ نیچے رُو یہ سخن بطریق تمثیل تہا نہ بسبیل حکم۔ بعدہ مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم نے اچھی
دستگاہ بہم پہنچائی ہے وہاں سے مرخص ہوکر دہلی آیا چند روز سکونت اختیار کی ملازمت شیخ الاسلام
شیخ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رح کی حاصل ہوئی جو نعمت اور لعمت میں نے اونمیں مشاہدہ کیں
کسی ایک میں اس شہر میں نہ دیکہی تہی میں اونکا مرید ہوا تیسرے روز آپنے دروازہ عطا وکرم کا مجہپر کہول دیا
اور یہ ارشاد فرمایا کہ اے فرید تم اپنا کام پورا کرکے میرے پاس آئے جب یہ بیان فرمایا زور سے چیخ
ماری اور بیہوش ہوگئے بعد تین روز کے ہوش میں آئے میری طرف مخاطب ہوکر فرمانے لگے کہ مردان
خدا نے ایسی ایسی صعوبتیں اور کرب اُٹہائی ہیں تب کہیں مقامات علیا کو پہونچے ہیں یہ سعادت
تمام بنی آدم میں مرکب ہے اور فیضان الٰہی سب کے واسطے یکساں ہے لیکن مرد ہونا چاہیے
جو جد وجہد کرکے اپنا مقام حاصل کرے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس راستہ میں سفر دل سے کرو
اور قدم صدق کا رکہو اور بغیر آنکہوں کے دیکہو ورنہ ہرگز ہرگز مقام قرب کو نہ پہونچوگے

بعد اسکے یہ رباعی ارشاد فرمائی رباعی تو راہ نرفتہ ترا نمودند ؛ ورنہ کہ زہایں درکہ بروئے کشودند ؛
جاں در رہ دوست باز اگر میخواہی ؛ تو نیز چناں شوی کہ ایشاں بودند ؛ آپ بار بار اسی رباعی کی
تکرار کرتے تھے اور ہر مرتبہ بعد پڑھنے رباعی کے سر سجدہ میں رکھتے اور سر اوٹھاکر پھر پڑھتے اور پھر
سر بسجدہ ہوتے تا اینکہ وقت نماز ظہر کا آگیا۔ موذن نے اذان دی آپ اٹھکر نماز میں مصروف
ہوئے خلق اور دعا گو اپنے اپنے مقام پر واپس آئے۔

مجلس سوم روز چہار شنبہ ۲۰ ماہ رجب المرجب ۶۵۵ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔
شیخ برہان الدین غزنوی شیخ جمال الدین ہانسوی۔ مولانا ناصح الدین پسر قاضی حمید الدین
ناگوری اور مولانا شمس الدین برہان اور دیگر مشائخین عظام رضوان اللہ تعالی علیہم حاضر
خدمت مبارک تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد
فرمایا ہے حب الدنیا راس کل خطیئة یعنی محبت دنیا تمام خطاؤں کی جڑ ہے اور دوسری حدیث
میں آیا ہے من ترک الدنیا ملک ومن اخذ الدنیا ہلک۔ یعنی جسنے چھوڑ دیا دنیا کو وہ فرشتہ ہوا اور
جسنے پکڑا دنیا کو ہلاک ہوا۔ اور حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ دنیا اور دوستی دنیا
سے بڑھکر کوئی اور حجاب درمیان بندہ اور حق تعالی کے نہیں ہے جس قدر دنیا میں زیادہ مشغولی
ہوگی اوسیقدر حق سے دوری ہوگی اوسوقت آپنے ایک مثال متضمن اسی معنی کے بیان فرمائی
کہ ایک آدمی سیدھا کھڑا ہے وہ سامنے دیکھتا ہے اور جب اوسنے موہنہ پیچھے موڑ لیا تو وہ
آگے دیکھنے سے رہگیا۔ آدمی کو چاہیے کہ کسی حال میں دنیا سے مشغول نہ ہو ورنہ حق سے باز رہیگا
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ زبان فیض ترجمان شیخ الاسلام خواجہ شہید محبت سے سنیے بذات خود سنا
ہے اور وہ مرفوعا اپنے استاد سے نقل فرماتے تھے کہ جب تک آدمی صیقل محبت سے زنگ دنیا کی
آئینہ دل سے پاک کرے اور ذکر حق سے محبت پکڑے کہ ہستی غیر کی اپنے درمیان سے اٹھادے
اوسوقت خدا تعالی سے یگانہ ہوگا اگر ایسا نہ کرے گا حاشا و کلا مطلق بہرہ ور نہوگا اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ دل کے واسطے ہی حیات وممات ہے۔ علاوہ حیات وممات حسیی کے کہ جسم

روح خارج ہونے پر دفن کر دیتے ہیں دل اپنی زندگی اور موت علیحدہ ہی رکھتا ہے جسکی نسبت
اللہ تعالیٰ عز اسمہ قرآن شریف میں فرماتا ہے اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا یعنی بکثرت شغل دنیا فَاَحْيَيْنٰهُ
یعنی بذکر مولا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دل ہرگاہ لذت شہوات۔ ماکولات۔ اور مشروبات میں مبتلا
ہوتا ہے غفلت اوسپر اثر کرتی ہو اور ہوا اوسپر مستولی ہوتی ہے بجز ذکر حق تعالیٰ سبحانہ ہر طرح کے وسوسے
آتے ہیں پس دل سیاہ ہو جاتا ہے اور دل کا سیاہ ہو جانا حکم دل کی موت کا رکھتا ہے کیونکہ
جس زمین میں جھنڈ اور گھاس زیادہ ہوتی ہے وہ تخم قبول نہیں کرتی اوسے بنجر رکھتے
ہیں۔ ایسا ہی دل کا حال ہے۔ اور وہ دل جو یاد حق میں مشغول ہے اوسپر دیو پری آسیب
کسیطرح کی بلیات مستولی نہیں ہو سکتی۔ ایسا دل زندہ ہے کہ کسیطرح کا تعلق دنیاوی نہیں
رکھتا۔ اور ہوا اوس سے جاتی رہتی ہے۔ یہ دل دل منور ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا
کہ کتاب عمدہ میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اصل اس راہ
میں صلاحیت دل کی ہے اور صلاحیت دل اوسوقت حاصل ہوتی ہے کہ اپنی ذات کو کل
غل وغش دنیاوی سے اور حسد و نفاق سے پاک و صاف کرے۔ اعمال درویشی یہی ہیں اور
جوہر درویشی بھی یہی ہے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا
کہ وہ درویش جو اس دنیائے دنی کی رفعت وجاہ کا خواستگار ہو اور اپنی ذات کو اسپر لطف
مرد مان کرنے کی خواہش کرے پس اوسکی نسبت جاننا چاہیے کہ وہ درویش نہیں ہے درویشوں کا
بدنام کرنیوالا ہے اور مرتد طریقت ہے کیونکہ فقرا کو دنیا سے اعراض آیا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ بہنگام قیام بغداد مجلس حضرت خواجہ اجل شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میں سنا تھا آپ فرماتے تھے
کہ کتاب عمدہ مصنفہ حضرت سید الطائفہ میں مرقوم ہے کہ درویش کو مطلق حرام ہے کہ دنیا اور
اہل دنیا سے آمیزش کرے امرا و سلاطین کے پاس اوٹھے جاوے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
ایکمرتبہ بادشاہ عراق اسقدر سخت بیمار ہوا کہ صاحب فراش ہو گیا اور تین سال اس زحمت میں گرفتار رہا
آخر الامر اوسنے حضرت خواجہ سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ کو طلب کیا اونکے ذریعہ سے حقعانت

طلب کرے الغرض خواجہ سہیل رح بادشاہ کے پاس حسب الطلب گئے اور اپنا ہاتھ اوس کے جسم پر پھیرا
حق تعالی نے شفاء مطلق بادشاہ کو عنایت کی۔ حضرت عبداللہ سہیل تستری رح نے اس امر کے کفارہ کیلئے
سات برس تک خلق سے عزلت اختیار کی اور ارشاد فرماتے ہیں کہ بزرگان دین اور مشائخ طریقت کا فرمودہ
ہے کہ صحبۃ الاغنیاء للفقراء سمّ قاتلٌ حاصل امر یہ ہے کہ جہاں تک تم سے صحبت اغنیا اور ارباب
دنیا سے بچا جاوے بچو۔ التفات مطلق نکرو کیونکہ محبت دنیا کی انکے دلوں میں استوار ہو رہی ہے ملنے
والوں کو بھی نقصان پہنچاویگی۔ حضرات صوفیہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ایک ذرہ کے برابر دوستی
دنیا جس درویش کے دل میں ہوگی وہ مردود طریقت ہے۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ ذکر ہوئی۔ آپنے ارشاد
فرمایا کہ ذکر حق میں یہانتک مشغول ہونا چاہیئے کہ ہر بن مو زبان ہو جاوے چنانچہ میں نے کتاب اسرار العارفین
میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ خواجہ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ ذکر خداوندی میں تھے کہ ہر بال کی جڑ سے
خون روانہ ہونے لگا۔ اہل خانہ نے کاسۂ چوبیں اونکی نشستگاہ کے نیچے رکھدیا کہ جو بہے وہ کاسہ میں
جمع ہو جائے۔ آپکے جسم مبارک سے اسقدر خون رواں ہوا کہ بہت تھوڑے عرصہ میں وہ کاسہ بھر گیا اور
اہل خانہ نے وہ خون پی لیا۔ اسکے بعد میریطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اصل اس راہ میں صلاحیت
دل ہے اور یہ صلاحیت اوس شخص کو حاصل ہوتی ہے کہ لقمۂ حرام سے پرہیز کرے اور اہل دنیا
سے مجتنب رہے اوسکو گلیم اور صوف پہننا روا ہے ورنہ لباس زہاد پہننا نہ چاہیئے۔ اس کمبل کی
قدر حضرت موسی کلیم اللہ آدم صفی اللہ ابراہیم خلیل اللہ یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جانی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ قطب الملۃ والدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کے
سنا ہے کہ میں خدمت حضرت خواجہ مودود چشتی رح میں دس برس حاضر رہا ہوں میرے روبرو کبھی ایسا
اتفاق نہیں ہوا کہ کسی بادشاہ یا امیر کی ملاقات کو وہ گئے ہوں البتہ واسطے ادای نماز جمعہ کے صومعہ
سے مسجد جامع میں تشریف لیجاتے تھے۔ حضرت خواجہ مودود کی زبانی میں نے سنا ہے کہ جب درویش
کسی بادشاہ یا امیر کے دروازے پہ جاوے اوس سے گلیم اور جملہ اسباب درویشی چھین لینا چاہیئے
اول اوسکو منع کریں اگر باز نہ آوے پس وہ گلیم و خرقہ جو اوڑھے یا پہنے ہو آگ میں ڈالدینا چاہیئے کہ

جل جاویں کیونکہ دنیا اور اہل دنیا سے آمیزش کرنیوالا درویش نہیں ہے۔ مدعی دروغگو کاذب ہے اور
فرماتے تھے کہ جب کبھی اہل صفہ یا صاحب گلیم کو کوئی حاجت پیش آتی تھی وہ گلیم او صوف پہنکر زنجیر
گلے میں ڈالتے اور مناجات کرتے کہ الٰہی بہ برکت اس لباس درویشی کے حاجت رفع فرما حق تعالیٰ اونکی
اُس مہم کو سرانجام پہونچا دیتا تہا۔ اسکے بعد میری جانب مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ جو شخص جامہ شمین پہنے
اوسکو لازم نہیں ہے کہ لقمہ چرب و شیریں کہاوے اور جب مجلس اہل سلوک کا پہنے بادشاہوں اور اہل دنیا سے
ملے اگر ہر دو مو خر الذکر ریگا وہ لباس اہل سلوک میں خیانت کرنے والا ہوگا اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ اسرار العارفین میں مرقوم ہے کہ کسی شخص نے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ سے عرض کی کہ ایک شخص
آپکے مریدوں میں سے بادشاہ اور اہل دول کے پاس آمد و رفت رکہتا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ
اوسکو حاضر لاؤ وہ سامنے لایا گیا۔ آپنے دیکہتے ہی وہ گلیم اور لباس یعنی خرقہ درویشی اُتروا لیا اور جلوا دیا
اور ایک تیز نظر سے دیکہکر ارشاد فرمایا کہ لباس انبیا و اولیا اور عرفا کو ہر روز ناپاک آدمیوں میں لیجا کر
جو خبیث کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس لباس سے روبرو حضرت الٰہی کیجاوے یہ بالکل ناممکن
ہے اسکے بعد حضرت مالک بن دینار کی حکایت بیان فرمائی کہ وہ تین کپڑے اوپر تلے پہنتے تہے جب
نماز کا وقت آتا وہ لباس جو سب سے اوپر تہا اور وہ جو سب سے نیچے تہا اوتار ڈالتے اور پیراہن درمیانی
سے نماز ادا فرماتے اسکا سبب اُنسے دریافت کیا گیا جواباً ارشاد فرمایا کہ پیراہن اول یعنی اوپر والے پر نگاہ
خلق پڑتی ہے اور پیراہن سوم یعنی سب سے نیچے کی پوشش سے بوحرص و غل و غش کی آتی ہے
لیکن پیراہن درمیانی ان باتوں سے فارغ ہے۔ پس بہتر یہ ہے کہ اوس سے ہی نماز ادا کیجاوے
اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکہوں میں آنسو بہر لائے اور ارشاد فرمایا کہ متقدمین نے ایسی ہی احتیاط
کی ہے تو مقامات علیا کی تہ کو پہونچے ہیں۔ آپ یہ ارشاد فرما رہے تہے کہ وقت نماز پیشین آگیا
شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس چہارم روز سہ شنبہ ۲۷ رجب ۶۵۵ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی شیخ جمال الدین
ہانسوی۔ شیخ نجیب الدین متوکل۔ شیخ بدر الدین غزنوی شمس دبیر اور بہت سے بزرگ حاضر خدمت

تھی گفتگو شب معراج اور اوسکی فضیلت کے بارہ میں ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا شب معراج نہایت
باعظمت اور بابرکت شب تھی کیونکہ حضرت رسول اللہ صلعم کو اس رات عروج حاصل ہوا۔ جو شخص اس رات کو زندہ
رکھے یعنی تمام رات جاگتا رہے ہر آئینہ دلیل اسبات کی ہے کہ اُسکو بھی معراج روزی ہو۔ یعنی سعادت
معراج کی اور ثواب اُسکا اوس جاگنے والے کے نامۂ اعمال میں تحریر کیا جاویگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ ایک مرتبہ میں جانب بغداد مسافر تہا جب بغداد میں پہنچا اور وہاں کی سیر کی اور مطلب اس سیر و سیاحت
سے یہ تہا کہ کسی اہل اللہ کی زیارت نصیب ہو چنانچہ میں اپنا یہ ارادہ ہر کس و ناکس کے آگے ظاہر
کرتا اور اُن سے بزرگان دین کا سراغ پوچہتا۔ الغرض مجھے ایک بزرگ کا حال معلوم ہوا کہ کنارہ
دریائی دجلہ کے مسکن گزین ہیں۔ میں اونکی خدمت میں حاضر ہوا وہ نماز میں مصروف تہے۔ مجھے اُنکا
انتظار کرنا پڑا کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے اوس وقت میں نے سلام کیا۔ وہ جواب سلام دیکر فرمانے لگے کہ
بیٹھ جاؤ میں حسب الامر میں بیٹھ گیا۔ اونکے چہرہ سے ایک عظمت و ہیبت ظاہر تہی اور موہنہ اون کا
مانند چاند چودہویں رات کے تابان و درخشان تہا۔ الغرض وہ میری جانب مخاطب ہوئے اور ارشاد
فرمایا کہ کہاں سے آئے ہو میں نے کہا کہ اجودہن سے آتا ہوں ارشاد فرمایا کہ اگر بزرگوں کی زیارت
کی غرض سے یہ سفر اختیار کیا ہے اللہ تعالیٰ تم کو بھی بزرگی عنایت فرماویگا۔ جب اونہوں نے
یہ فرمایا میں نے سر تسلیم خم کیا۔ اسکے بعد اُنہوں نے اپنی حکایت بیان فرمانی شروع کی کہ اے
مولانا فرید مجھے پچاس برس یا اس سے کچھ کم و بیش اس غار میں رہتے ہوئے گذرے میں حضرت
خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہوں۔ جڑی بوٹی میری خورش ہے۔ شب گذشتہ
کو کہ ۲۷ رجب کی شب تہی میں شب بیدار تہا اے فرید اگر تم آج کی رات کی حکایت سنو تو
میں بیان کروں۔ میں نے عرض کیا کہ بسر و چشم سنوں گا۔ فرمانے لگے کہ عرصہ تیس سال سے
شب زندہ دار رہوں لیکن شب گذشتہ اتفاقاً میری آنکھ مصلے پر لگ گئی۔ کیا خواب دیکھتا ہوں
کہ آسمان اول سے ستر ہزار فرشتے اُترے اور میری روح کو عالم بالا میں لے گئے جب آسمان اول
پر پہنچا فرشتوں کو دیکھا کہ کھڑے ہوئے یہ تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ سُبحٰن ذی الملک و الملکوت

میں نے دریافت کیا یہ کب اس طور پر کھڑے ہیں آواز آئی جس روز سے مخلوق ہوئی اوسی روز سے
اسی طرح کھڑے ہیں اور عبادت انکی تسبیح ہے بعد اس آسمان سے آسمان دوم پر پہونچا اور عجائبات
قدرت الٰہی مشاہدہ کیں کہ وصف اور حال اُن کا بیان نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ
سے کیا کیا اشیاء عجیبہ پیدا کی ہیں۔ القصہ زیر عرش پہنچا آواز آئی کہ وہیں ٹھیراو میں ٹھیرایا گیا جملہ
انبیاؑ و اولیاء اوسجگہ حاضر تھے میں نے اپنے دادا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دیکھا کہ متفکر سر نیچا
کیے ہوئے کھڑے ہیں۔ اوسوقت میرا نام لیکر پکارا میں نے جواب میں لبیک عرض کی فرمان ہوا اچھے
آئے اور عبادت کا حق خوب بجا لائے اب تم پر عنایت کی جاتی ہے تمہارا مقام علیین ہوا۔ میں اس امر
کے سننے سے بہت خوش ہوا اور سر سجدہ میں رکھا۔ فرمان ہوا سر اوٹھاؤ۔ میں نے سر اُٹھایا اور عرض
کی اس سے بالاتر رتبہ کا خواستگار ہوں۔ حکم ہوا ای فلانے اسجگہ سے آگے نہ جا سکوگے معراج تمہاری
اسی جگہ تک ہے جب کام اچھا اس سے زیادہ کروگے اعلیٰ رتبہ کے مستحق ہوگے جب میں نے یہ آواز
سنی واپس ہوا اور نزدیک خدا اپنے خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے آیا اور پیروں میں گر پڑا اور
دریافت کیا آپ متفکر اور سر افگندہ کسواسطے ہیں ارشاد فرمایا کہ جب تجھے اسجگہ لائے ہیں متحیر ہوا
کہ شاید اس سے کوئی خلاف امر صادر ہوا ہو اور اُسوجہ سے لائے ہوں۔ کہ مجھے شرم دلائی جائے کہ
یہ تمہارا پوتا ہے جو تمہارے طریقہ کے خلاف ہے میں یہ سنکر بیدار ہوگیا اور اپنے تئیں اسمقام میں پایا
پس ای فرید جو طلب خدا کرتا ہے حق تعالیٰ بھی اوسکا طالب ہوتا ہے۔ آدمی کو لازم ہے کہ ہر وقت
اپنی علو مرتبہ کی کوشش کرتا رہے جو شخص اس رات کو جاگے گا البتہ سعادت اس شب کی اوسکو
حاصل ہوگی یہ فرماکر خاموش ہورہے میں بوجہ ہوجانے رات کے ٹھیر گیا انکا قاعدہ دیکھنے میں آیا بعد نماز عشا
کے نماز معکوس پڑھتے ہیں اور صبح تک نماز معکوس میں رہتے ہیں علی الصباح وہاں سے روانہ ہوکر
بغداد واپس آیا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ اس شب کو سو رکعت نماز اس ترتیب
سے پڑھنی چاہیئے کہ بعد سورہ فاتحہ کے پانچ پانچ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے جب فارغ ہو تو سو دفعہ استغفار
پڑھے اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے بعد اسکے سر بسجدہ ہوکر حاجت طلب کرے انشاء اللہ تعالیٰ

حاجت اوسکی پوری ہوگی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ
فرمایا کرتے تھے کہ ۲۰۔ رجب کی شب شب رحمت ہے جو شخص اس شب کو زندہ رکھے گا اللہ تعالیٰ
کی ذات سے امید ہے کہ بے بہرہ نہ رہے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ۲۰۔ رجب کی شب کو ستر ہزار فرشتے اپنے سروں پر انوار الٰہی کے
طبق رکھے ہوئے زمین پر اترتے ہیں اور اوس گھر میں جاتے ہیں جس کے رہنے والے یاد خدا میں بیدار ہوں
حکم ہوتا ہے کہ ان نور کے طباقوں کو انکے سروں پر اُلٹ دو۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکھوں
میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ معلوم نہیں کیا سبب ہے کہ لوگ اس نعمت عظمیٰ سے بے بہرہ رہتے
ہیں۔ یہ ذکر ہو رہا تھا کہ شیخ بدرالدین غزنوی مع چھ نفر درویشوں کے حاضر خدمت ہوئے اور
حضرت شیخ الاسلام کے نزدیک بیٹھ گئے۔ گفتگو سماع کے بارہ میں ہوئی۔ ہر شخص اپنی اپنی سمجھ
کے موافق بیان کرتا تھا حضرت شیخ الاسلام نے شیخ جمال الدین ہانسوی رح کی طرف مخاطب ہوکر
ارشاد فرمایا کہ سماع راحت دل ہے اور اہل محبت کو جنبش دینے والا ہے جو کہ محبت میں شناوری
کرتے ہیں۔ اور اسیوقت یہ بھی بیان فرمایا کہ رسم عاشقوں کی یہ ہے کہ جب نام دوست کا سنتے
ہیں واسطے تعظیم کے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت شیخ بدرالدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے
دریافت کیا کہ سماع میں جو بعض وقت بے ہوشی ہو جاتی ہے اوسکا کیا سبب ہے آپنے زبان
مبارک سے ارشاد فرمایا کہ یہ بے ہوشی روز اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے روز سے ہے کہ جب الست بربکم سنا تھا
بیہوش ہوگئے تھے یہ وہی بے ہوشی اون میں اثر کرجاتی ہے۔ اسکے بعد شمس دبیر نے زمین خدمت
چومکر عرض کی کہ جس روز الست بربکم کہا گیا تھا جملہ ارواح یکجا تھیں یا متفرق آپنے ارشاد فرمایا
سب یکجا تھیں شمس دبیر نے دوبارہ عرض کیا کہ پھر یہ جہود و ترسا و مغ وغیرہ کیونکر ہو گئے شیخ الاسلام نے
ارشاد فرمایا کہ امام محمد غزالی رحہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ندا الست بربکم
کی دی تمام ارواح چار صفوں میں ہوگئیں۔ خصہ اول پہلی صف والوں نے بلیٰ دل و زبان سے
کہا اور سجدہ کیا۔ یہ ارواح انبیا اولیا خاص یعنی شہیدوں کی تھیں۔ پھر صف دوم سنتے

دل سے بلیٰ کہا اور زبان سے نہ کہا اور سجدہ کیا۔ یہ ارواح ہنود کی ہیں کہ کافر پیدا ہوئیں اور بعد مسلمان ہوئیں اور خاتمہ اسلام پر ہوا۔ اور صف سوم نے زبان سے بلیٰ کہا اور دل سے نہ کہا اور سجدہ کیا وہ ارواح مسلمانوں کی ہیں وہ مسلمان پیدا ہوئیں اور بعدہ عیاذاً باللہ مرتد ہوئیں اور کافر داخل دوزخ ہوئیں اور صف چہارم نے بلیٰ نہ دل سے کہا اور نہ زبان سے کہا اور نہ سجدہ کیا۔ وہ قوم کافر پیدا ہوئے اور کافر مرے۔ جب شیخ الاسلام یہ بیان فرما چکے فرمانے لگے کہ اہل سماع اسی روز الست کی بے ہوشی سے بیہوش ہوگئے تھے اب ہی بیہوش ہوجاتے ہیں۔ وہ بیہوشی ان میں مرکب ہے جب دوست کا نام سنتے ہیں حرکت و حیرت اور ذوق و بیہوشی۔ یہ چاروں چیزیں ان میں پیدا ہوجاتی ہیں۔ اور یہ سب سبب معرفت سے ہے۔ یعنے جبتک معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ یہ چاروں چیزیں حاصل نہیں ہوسکتیں اور مقصود طاعت سے یہی ہے کہ معرفت الٰہی حاصل ہو۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں یہ ترقیم فرمایا ہے کہ ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ نہیں پیدا کیا میں نے جن وانس کو مگر واسطے طاعت کے۔ اور اہل سلوک کے نزدیک لیعبدون سے مراد لیعرفون ہے۔ مقصود اس سے شناخت دوست ہے۔ جبتک اُسکو نہ پہچانوگے مزا طاعت میں نہ پاؤگے عشق مجازی میں دیکھ لینا چاہیئے کہ جب ایک دوسرے پر عاشق ہوجاتا ہے وہ جبتک اپنے معشوق کو دیکھ نہیں لیتا عاشق نہیں ہوتا۔ اور جبتک اوسکے آشناؤں سے نہیں ملتا آشنا نہیں ہوتا۔ پس حقیقت و طریقت میں بھی یہی حکم ہے یعنے جبتک معرفت ذات باری حاصل نہیں ہوتی وہ اولیاؤں سے نہیں ہوسکتا اور جبتک خود کو کسی اولیاء اللہ کے پلہ میں نہیں باندھتا ذوق طاعت اوسکو حاصل ہونا محال ہے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ اہل معرفت کے تئیں مقصود الست بربکم سے یہی شناخت دوست ہے یعنی جبتک خدا کو نہ پہچانوگے ذوق طاعت نہ پاؤگے۔ اسکے بعد محمد شامی ایک قوال جو خدمت شیخ احد کرمانی کا قوال تھا مع اپنی چوکی کے حاضر خدمت ہوا۔ اوسوقت شیخ جمال الدین ہانسوی اور شیخ بدرالدین غزنوی بھی حاضر تھے آپنے قوال کو حکم دیا کہ راگ شروع کرو انہوں نے

اجازت پاکر راگ شروع کیا۔ شیخ الاسلام کو وجد ہوا سات روز و شب حالت وجد میں رہے۔ جب وقت
نماز ہوتا تھا نماز ادا فرماتے بعدہٗ پھر وجد میں ہو جاتے بعد سات روز کے عالم وجد سے عالم صحو میں آکر اوس
غزل جو محمد شاہ اور اوسکے ہمراہی گا رہے تھے یہ تھی۔ غزل ملامت کردن اندر عاشقی راست ٭ ملامت
کے کند آنکس کہ بیناست ٭ نہ ہر مردے راہ عشق زیبد ٭ نشان عاشقاں از دور پیداست ٭ نگاہے
تا توانی پارسا باش ٭ کہ نور پارسائی شمع دلہاست ٭ بعد اسکے حکایت سلوک میں واقع ہوئی۔
آپنے ارشاد فرمایا کہ اہل سماع وہ طائفہ ہیں کہ جب سماع و تحیر میں مستغرق ہوتے ہیں اوسوقت ہزاروں
تلواریں اُنکے سر پر ماریں اُنہیں مطلق خبر نہیں ہوتی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ عارف جب عالم تحیر
میں ہوتا ہے اوسکو اوسوقت کسی آنیوالے کی خبر نہیں ہوتی اگر اوسکے ہزار فرشتے داہنے کان
میں داخل ہوکر بائیں کان میں سے نکلجائیں اوسے اونکے آنے جانے کی مطلق خبر نہوگی۔ بعد اسکے
اون چند درویشوں نے جو آئے تھے عرض کی کہ ہم مسافر ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اسجگہ سے آگے روانہ
ہوں لیکن ہمارے پاس زاد راہ نہیں ہے کچھ عنایت فرمائیے کہ ہم چلے جاویں آپنے تین چار
خستہ خرما جو آگے رکھے تھے اوٹھاکر اونکو دیئے اور رخصت فرمایا۔ جب اونہوں نے وہ خرما
ہاتھ میں لیے ایک دوسرے کی جانب متوجہ ہوئے اور چاہا کہ انکو پھینک دیویں کہ خستہ خرما کی ضرورت
نہیں پھینکتے وقت جو ہاتھ پر نظر ڈالے تو دیکھا کہ خرما زر خالص ہوگئے ہیں وہ سب یہ کرامت
عینہ دیکھکر معتقد حضرت شیخ الاسلام کے ہوئے اور اپنے منزل مقصود کی جانب راہی ہوئے
اس اثنا میں اذان نماز ظہر کی ہوئی حضرت شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس
برخاست ہوئی۔ ہر شخص اپنے اپنے مقام کو گیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس پنجم روز پنجشنبہ بتاریخ ۱۰ شعبان المعظم ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی شیخ
جمال الدین ہانسوی رح حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں حاضر تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ اسرار
العارفین میں مرقوم ہے کہ جو مرید ہونیکا کوئی شخص ارادہ کرے اوسکو لازم ہے اول غسل کرے اور
شب بیدار ہو اور اس رات میں اپنی خیریت اور اپنے پیر برادروں کی عافیت بارگاہ عز اسمہ سے

سے طلب کرے اگر رات بھر نہ جاگ سکے تو بروز پنجشنبہ بوقت چاشت یا بروز دوشنبہ بوقت مذکور اپنے
تمام عزیز و اقارب کو جمع کرے اور جو خویشان متصل نہ ہوں تو صالح مسلمانوں کو جمع کرے اور سجادہ
کے روبرو مستقبل قبلہ بیٹھے اور دو رکعت نماز استخارہ پڑھے اور پیر کو لازم ہے کہ اپنے تمام مریدوں
کو اپنے روبرو بلائے اور اپنے پاس بٹھلائے اور آیات قوارع پڑھکر اُس مرید ہونیوالے کے
مونھہ پر دم کرے اور غسل کے واسطے ارشاد فرمائے جب نہاکر آوے آیات قوارع دوبارہ پڑھکر
اُسکے مونھہ پر دم کرے اور اسکو مستقبل قبلہ بٹھلاکر مقراض اپنے ہاتھ میں لے اور بوقت مقراض چلانیکے
تین مرتبہ باواز بلند تکبیر کہے اور اس میں اختلاف ہے نزدیک اہل سلوک کے بعضے کہتے ہیں کہ تکبیر اس
نیت سے کہی جاتی ہے کہ کہنے والا نفس امارہ اور نفسِ متمردہ کی جانب مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ میں
تم کو ساتھ حرب کے باہر لاؤں گا اور غزا کروں گا اور سنت غازیوں کی یہ ہے کہ بوقت مجاربہ تکبیر کہتے
ہیں تاکہ شیطان رجیم دور ہو اور کسیطرح کا وسوسہ نکرے جب تکبیروں سے فارغ ہو اکیس مرتبہ
کلمۂ توحید زبان سے پڑہوائے اور اکیس مرتبہ استغفار بھی پڑھوانا چاہیئے۔ بعد اسکے مقراض مرید
کے سر پر چلانے کا اسطور سے کہ اول ایک بال اوسکی پیشانی کا پکڑے اور اوسوقت جانب باری تعالیٰ متوجہ
ہوکر یہ کہے کہ ای ملک آباد شاہ یہ بندہ تیری بارگاہ سے بہاگا ہوا تہا اب پہر آیا ہے چاہتا ہے کہ تیری
بندگی مانند بندگان کے کرے اور چاہتا ہے سوائی تیرے اوسکے دل میں آوے اوسے باہر
نکالے۔ بعد اسکے ایک بال پیشانی کے داہنی جانب کا پکڑے اور ایک بائیں جانب کا پکڑے
اور ایک درمیان سے پکڑے پہر تینوں کو بل دیکر ایک بال بنالیوے اور بعض مشائخ نے فرمایا
ہے کہ صرف ایک ہی بال پکڑے مقابل کا۔ الاقول اصح یہ ہے جو پیشوائی عارفان حضرت خواجہ حسن
بصری رح نے فرمایا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ مقراض سر پر چلانا چاہیئے
خواہ کسیطرح سے ہو اور قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اصل ہے کیونکہ خلیفہ اہل صفہ وہی ہیں اور
اُنہیں کے باب میں یہ حدیث ہے۔ انا مدینۃ العلم و علیؓ بابہا بعد اسکے میں نے دریافت کیا کہ اصل
مقراض چلانیکی کیا ہے اور یہ سنت کس سے جاری ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ ابتدا اسکی حضرت ابراہیم علیہ

السلام سے ہے اور بعض کے نزدیک ابتدا اس کی حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ہے کہ انہوں نے خلیل اللہ علیہ السلام کو تلقین کیا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز حبیب عجمی اور حسن بصری رضی اللہ عنہما یکجا بیٹھے تھے۔ ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ میں مرید فلانے درویش کا ہوں آپنے ارشاد فرمایا کہ اوس سے نشان پوچھنا چاہیئے۔ اوس سے سوال کیا کہ تیرے مرشد نے تجھے کچھ تلقین کیا ہے جواب دیا کچھ نہیں البتہ میرے سر پر مقراض چلائی تھی ہر دو بزرگ یہ سنکر خاموش ہوگئے اور فرمایا ہُوَ مُضِلٌّ وَضَالٌّ ؛ اسی جگہ سے اشارہ ہے کہ شیخ کو لازم ہے کہ مرید کا عارف ہو۔ اسکے بعد شیخ الاسلام نے مجلس کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ شیخ کو اسقدر قوت اور نصیح خاطر ہونا چاہیئے کہ جب آنے والا بہ نیت ارادت آوی وہ اپنی نگاہ سے زنگ دنیاوی جو اوس کے سینے میں ہو نکال ڈالے اور موافق آئینہ کے روشن کردے اگر اوس سے یہ ممکن نہو تو پیر وہ مرید نکرے ورنہ دوسرے کو بھی گمراہ کرنے والا ہوگا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی صاحب سجادہ کے پاس بہ نیت ارادت آوے پس اوسکو لازم ہے کہ اوسکی حرکات و سکنات نفوس ثلاثہ پر نظر کرے اول یہ دیکھے کہ یہ مبتلائی نفس امارہ تو نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالی عز اسمہ وجل جلالہ نے ارشاد فرمایا ہے وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ بعد نفس لوامہ پر نگاہ کری کہ تحقیق مبتلائی نفس لوامہ ہے کما قال اللہ تعالی وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ بعد اس کے مطمئنہ پر نظر کرے کہ تحقیق مبتلائی نفس مطمئنہ ہے کما قال اللہ تعالی يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً۔ اسکے بعد دیکھے کہ مرید میں اوصاف سلیم ہیں یا نہیں اور تمام مذکورہ بالا باتوں کو خوب اچھی طرح دیکھ لیوے بعد اسکے ہاتھ واسطے بیعت کرنیکے دے اور شرف بیعت سے مشرف کرے اور موافق قاعدے کے مقراض چلاوے اگر کوئی زمرہ مشائخ یا اہل سلوک سے مقراض چلانی نہ جانتا ہو اور نہ بال پکڑنے جانے وہ پیر ہی بادیہ بادیہ گمراہی میں ہے مرید کا تو کیا ذکر۔ کیونکہ جب شیخ ہی راستہ نجانتا ہو وہ کیونکر مرید کو راستہ بتلا سکیگا نتیجہ یہ دونو گمراہی میں ہونگے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ حکایت بیان فرمائی کہ جس روز بشر حافی تائب ہوکر رشتہ غلامان خواجہ جنید بغدادی رحمہ میں منسلک ہوئے

موافق قاعدہ کے مقراض انکے سر پر چلائی گئی اور خرقہ عطا فرمایا - یہ نعمت پاکر خواجہ بشر حافی اپنے مسکن پر
آئے اور جبتک زندہ رہے پاؤں میں جوتیاں نہ پہنیں - لوگوں نے اسکا سبب دریافت کیا جواب دیا کہ
میری یہ مجال نہیں کہ اوس بادشاہ بادشاہان کے بچھائے ہوئے فرش پر جوتیاں پہنکر چلوں دوسرا
سبب یہ ہے کہ جس روز میں نے خدا تعالی سے آشتی کی اسروز ننگے پاؤں تھا اب مجھے شرم آتی ہے
کہ بعد شرف حضوری کے جوتیاں پہنوں - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو مرید یا شیخ مذہب سنت وجماعت پر
نہو اور حکایت اوسکے موافق کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے نہیں ہوئی وہ ایک ٹھگ ہے زیادہ وقعت
نہیں رکھتا کیونکہ دہواں آتش کی نشانی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اکثر مرید بادیہ ضلالت میں بھٹکتے پھرتے
ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہر ایک مومن کے دلمیں عظمت وکرامت الٰہی رکھی گئی ہے اور تقرب الٰہی
حاصل کرنے کا مادہ اومیں موجود ہے - مگر افسوس کہ خلق حل کی اصلاح سے غافل ہے اوسکی اصلاح نہیں
کرتی لاچار وہ بادیہ ضلالت میں جا پڑتا ہے اہل سلوک نے فرمایا ہے قلب المومن عرش اللہ تعالی
یعنے قلب مومن عرش خدا ہے - بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ وہ درویش جسکے آگے ستر پردے حجاب کے ہوں
اور ذرہ روشنی اوسکو حاصل نہو اور چلانے مقراض اور دینے خرقہ سے خبر نہ رکھتا ہو پس مثال اسکی
مانند ایک ٹھگ اور راہزن کے ہے کہ خود گمراہ ہے اور مرید کو گمراہ کرتا ہے پس ضرور ہے کہ درویش
صاحب حال ہو کہ قوت چلانے مقراض اور عطائے خرقہ رکھتا ہو اور طریقہ سلف اور مذہب سنت و
جماعت پر قائم ہو اور اگر وہ بیعت کرے تو درست ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ شفیق بلخی رحمۃ اللہ
علیہ دلیل انسانی میں تحریر فرماتے ہیں کہ جسکو عزلت خلق سے عطا نہیں ہوئی تحقیق جانو کہ اللہ تعالی
نے اوسکو اپنے سے دور رکھا ہے کیونکہ اختلاط خلق خالی از خلل نہیں رونده وجوئندہ مولا کو جیسا کہ
کتب سلوک میں مرقوم ہے اور خواجہ بایزید بسطامی نے فرمایا ہے کہ بے حاجت گھر سے قدم باہر نہ نکالے
اور مجمع اہل دنیا میں نہ بیٹھے - اگر مجلس علم میں حاضر ہو تو مضائقہ نہیں ہے اور بے ضرورت گفتگو نہ کرے
کیونکہ ان باتوں کے کرنے سے روشن ضمیری جاتی رہتی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب مرید کے سر پر
مقراض چلاوے اوسیوقت امرد واسطے غسل کر نیکے کرے اور تہوڑی شیرینی اپنے ہاتھ سے

اوسکے موںہہ میں ڈالے اور تین مرتبہ کہے "الٰہی ہذا خود را الطالب راہ خویش بروی شیریں گرداں"۔ بعد اسکے
حکم موافق اوسکے حال کے کرے اگر شایان خلوت ہو خلوت کا حکم دے اگر محل سکوت ہو سکوت کیواسطے
ارشاد فرماوے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اسرار العارفین میں مرقوم ہے کہ خلوت کی مدت چالیس روز
ہے اور نزدیک بعض اصفیا کے ستر روز اور نزدیک بعض کے ننانوے روز لیکن قول معتبر خواجہ
عبداللہ سہل تستری صاحب اسرار العارفین کا ہے اور طبقہ جنیدیہ میں مدت خلوت کی بارہ سال ہے
اور اہل بصرہ کے نزدیک آٹھ سال اصل یہ ہے خلوت کی مدت کا کچھ تعین نہیں مقصود از خلوت
صرف بذریعہ ریاضت کے سد حاکرنا نفس امارہ کا ہے کہ وقت خلوت و عزلت میں حبس ہوتا
ہے کہ کار خراب نکرے اور سکوت سے مراد طبقات مشائخ میں مراقبہ ہے اور جب خلوت و عزلت
میں بیٹھے ضرور ہے کہ شیخ اوسکو اپنے ہاتھ سے پیراہن پہنادے تاکہ بہ برکت اُس جامہ کے
روشنی اوسکو حاصل ہو اور خرقہ دینے سے یہی مراد ہے اور بعض بعض مشائخ مثل خواجہ فضیل
بن عیاض اور خواجہ حسن بصری رحمہما اللہ سے منقول ہے کہ ٹوپی اپنے مرید کو اُڑھادے اور بعد اسکے
تلقین ذکر کرے اور ذکر تین قسم پر منقسم ہے اول لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوم سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ سوم یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اسطرح کرنا چاہیئے کہ نو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ کہے اور دسویں مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو شامل کرلے اور ذکر سُبْحَانَ اللّٰہِ الی آخرہ۔ اکسٹھ مرتبہ کہے
اگر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کا ذکر کرے بیس مرتبہ کہے لیکن ہر ایک ذکر بلند آوازی سے کرے کہ پڑوس کے بیٹھنے
والے بھی سن لیویں اور ارشاد فرمایا کہ طبقۂ جنیدیہ والے اسکو بارہ مرتبے کرتے ہیں اور ہمارے
مشائخ سے منقول ہے کہ ذکر اوسوقت تک کرتا رہے کہ ہر بُن مُو سے آواز ذکر نکلنے لگے اوسوقت یہ بھی
فرمایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام وقت ذکر کرنیکے بیہوش ہو جاتے تھے جنگل چلے جاتے تھے اور وہاں غلبات
شوق سے باواز بلند فرماتے کہ اے منزہ از مکاں آپ ہی غور کر کہ دل میرا تیرے فراق میں خون سے بھر گیا
اگر تیرا ذکر میرا مونس نہوتا ہر آئینہ روح میری اس کالبد خاکی سے پرواز کر جاتی۔ اسکے بعد
شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی قدس سرہ

سرہ نے فرمایا کہ میں نے سراج الاسرار میں لکھا دیکھا ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیر مرید کے واسطے مثال ایک دایہ کی ہے کہ جس وقت بچہ بدخوئی پکڑتا ہے وہ اوسکو کسی اور امر میں مشغول کر دیتی ہے وہ اوس سے موانست پکڑتا ہے اور اپنی بدخوئی بھول جاتا ہے شیخ کو بھی موافق حال مرید کے کرنا چاہیئے کبھی موافق حال اوسکے ذکر کرنیکا امر کرے اور کبھی قرآن شریف کی تلاوت کے واسطے فرماوے اور یہ نصیحت کرے کہ دنیا اور اہلِ دنیا سے پرہیز ضرور ہے کہ صحبت اونکی درویش کے حق میں سم قاتل ہے۔ کوئی صحبت تونگروں کی صحبت سے بدتر نہیں ہے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ مریدوں اور پیر دونوں کو اوپر بیان کی ہوئی باتیں بجالانا چاہیئے۔ اب یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ اگر کسی شخص کو مرشد کامل نہ ملے پس اسکو کیا کرنا چاہیئے۔ ایسے شخص کے مناسب حال یہ امر ہے کہ کتب اہلِ سلوک مطالعہ میں رکھے اور اونکی متابعت کرے تاکہ مشابہ ارادت سے ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ کو چاہیئے کہ مرید کو وصیت کرے کہ صحبت ملوک و اہلِ دنیا سے مجتنب رہے اور طالب شہرت و ثروت کا نہو اور بے طلب بات نہ کہے اور بے ضرورت صومعہ یا خانقاہ سے قدم باہر نہ نکالے کہ اصل اس راہ میں ترک علائق دنیاوی ہے کہ حضرت نبی صلعم نے فرمایا حب الدنیا رأس کل خطیئۃ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ صاحب سجادہ بے ضرورت اشد سجادہ سے نہ اُٹھے کہ اصحابِ طریقت اور دانشمندوں کا فرمودہ ہے کہ جو عالم طلبِ دنیا کرے گا پس حلال و حرام کون بیان کرے گا اور جو صوفی سجادہ سے غیر حاضر ہوگا کوچہ و بازار میں پھریگا تلقین کون کرے گا کیونکہ اونکو دوسرا کام درپیش آرہا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ شبلی کا فرمودہ ہے کہ علامت روندگانِ راہ الٰہی کی یہ ہے کہ وہ جس طرح سے ہوسکتا ہے شب جمعہ کو زندہ رکھتے ہیں اور اوس شب کو ذکر یا تلاوت یا نماز میں گزارتے ہیں فاضلتر اُس شب کے اخبار میں یہ ہے کہ نماز پڑھتا ہے کہ نماز صفت معراج کی رکھتی ہے الصلوٰۃ معراج المؤمن مشہور ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا فرمایا کہ سلوک صرف اسطرح سے قائم رہ سکتا ہے کہ بندہ اپنے تئیں دنیا اور صحبت اغنیا سے دور رکھے اور ہوائے نفس سے باز رہے اور صحبت صالحوں کی اختیار کرے کہ حضرت رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صحبة الصالحین نور ورحمة للعالمین یعنی صحبت صالحوں کی ایک نور ورحمت واسطے اہل عالم کے ہے۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرماکر مشغول ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس ششم - تاریخ یازدہم ماہ مذکور ۶۵۵ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی گفتگو بی نمازوں کے بارہ میں ہوئی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ بے نماز البتہ اپنی طاعت ماموره بجا نہیں لاتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مجھے وقت مسافرت نواح غزنی میں ایک شب کسی مسجد میں شب باش ہونیکا اتفاق ہوا وہاں چند درویش رہتے تھے ہر ایک اون میں سے حد سے زیادہ مشغول تھا۔ میں رات بھر انکی خدمت میں رہا جب صبح ہوئی وہاں سے روانہ ہوکر ایک حوض پر پہونچا۔ ایک بزرگ حد سے زیادہ مشغول حوض پر تشریف فرما تھے اون سے ملاقات ہوئی۔ مینے سلام عرض کیا وہ سلام کرکے ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا - وہ بہت لاغر اور ضعیف الاندام زار ونزار تھے میں نے سبب دریافت کیا جواب دیا کہ مجھے عارضہ شکم ہے۔ الغرض میں دن بھر اونکی خدمت میں رہا جب رات ہوئی عارضہ اونکا زیادہ ہوا۔ ان صاحب کرامت کی عادت تھی کہ ہر شب اکیس بیس رکعات نماز نفل ادا فرماتے تھے دو رکعت کے بعد اونکو قضائے حاجت کی ضرورت ہوتی تھی قضاء حاجت کیواسطے تشریف لیجاتے واپس آکر غسل کرتے اور دوگانہ ادا کرتے۔ پھر حاجت ہوتی جاتے اور غسل کرکے دوگانہ ادا فرماتے۔ قصہ مختصر اوس شب انکو ساٹھ مرتبہ نہانا پڑا وہ ساٹھ مرتبہ نہائے اور اپنا وظیفہ لوا کیا۔ آخر بار جب نہانے تشریف لے گئے میان آب ہی انتقال فرمایا۔ سبحان اللہ کیا مضبوط اور راسخ الاعتقاد تھے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور ارشاد فرمایا اللہ اللہ اپنے ارادہ پر کسقدر مستحکم تھے کہ دم واپسیں بھی اپنے ارادہ سے نہ ٹلے اور جبتک اپنے وظیفہ لوپانہ کرلیا انتقال نفرمایا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص بیمار ہو اوسکو جاننا چاہیئے کہ یہ بیماری واسطے اوسکے رحمت ہے اوسکو گناہوں سے پاک کرتی ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب میں بخارا میں بخدمت سیف الدین باخرزی حاضر تھا ایک شخص اونکی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ یا حضرت میں مال رکھتا ہوں

آج کئی برس سی اوس میں نقصان پاتا ہوں اور بعض وقت خود ہی بیمار ہو جاتا ہوں اوس سے اور نقصان
ہوتا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ اے بھائی جب کسی مسلمان کے مال میں نقصان دکھلائی دیوے۔ جاننا چاہیے
کہ کوئی عضو دلمیں پیدا ہوا تہا اوسکی درستی کے واسطے یہ امر سرزد ہوا کہ اوسکا ایمان درست ہو جاوے
بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ صحابہ اور تابعین کے آثار میں تحریر ہے کہ کل بروز قیامت آمنا وصدقنا
فقراء کو ایسا درجہ دیا جاویگا کہ انپر لوگ حرص کرینگے اور کہیں گے کاشکے ہم دنیا میں رنجور ہوتے بعد اسکے
ارشاد فرمایا کہ آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ اپنے کام میں لگا رہے اور جب کوئی درد و محنت آوے خیال
کرے کہ کہاں سے اور کیوں آئی اسکا سبب اسکو معلوم ہو جائیگا کیونکہ آدمی طبیب نفس ہے۔ اسکے
بعد شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ بیت پڑھی ؎ ای لبا وردکان ترا دار وست
ای لبا شیرکان ترا آہوست ۔ اسکے بعد گفتگو در بارۂ درویشاں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ہر حال
میں درویشوں سے عقیدہ رکہنا چاہیے تاکہ اونکی برکت سے یہ شخص بھی حمایت حق میں رہے بعد اسکے
ارشاد فرمایا کہ شیرخان والی ملتان واوچ میرے حق میں عقیدہ اچہا نہ رکہتا تہا میں اکثر اوسکی عدم
توجہی سے یہ بیت زبان پر لاتا ؎ افسوس کہ از حال منت نیست خبر ۔ آنگہ خبرت شود افسوس
خوری ۔ تہوڑی ہی روز گذری تہے کہ کافر اوسکے ملک پر چڑھ آئے اور ملک اوسکا تاخت و تاراج
کر ڈالا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس زمانہ میں یہ فقیر ملک سیوستان کی سیر و سیاحت میں مصروف
تہا۔ ان ایام میں شیخ احد الدین کرمانی سے ملاقات ہوئی اونہوں نے از راہ کرم مجھے بغل میں لیا
اور فرمانے لگے کہ جو مشائخ کی تمنے خدمت کی ہے وہ تمہارے واسطے سعادت ہے اور میرے پاس
آنا بہی تمہارے واسطے اچہا ہوا۔ الغرض میں اونکے ہاں مقیم ہوا دس درویش اور بہی آنکی مجلس میں
حاضر تہے اور سب صاحب نعمت تہے گفتگو کرامت کے بارہ میں کر رہے تہے ایک اون میں سے کہہ اٹھا
کہ اگر ہر ایک انمیں سے صاحب ولایت ہے اوسکو لازم ہے کہ کرامت ظاہر کرے شیخ احد کرمانی مجلس میں
تہے سبکا اتفاق ہوا کہ اول کرامت کا اظہار حضرت کریں کہ اس مجلس میں پیش قدم درویشاں ہیں
شیخ احد کرمانی نے جب یہ سنا درویشوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ والی اس شہر کا مجھ سے اعتقاد

نہیں رکھتا ہے اور بعض وقت مجھے تکلیف دیتا ہے عجب ہے کہ آج میدان سے سلامت آئے آپ نے ابھی
کلام پورا نہ فرما چکے تھے کہ ایک شخص بھاگا ہوا آیا اور مجلس میں کہنے لگا کہ اسیوقت بادشاہ اس شہر کا چوگان
کھیلتے ہوئے گھوڑے پر سے گر پڑا اور مر گیا۔ بعد اسکے وہ درویش میری طرف رجوع ہوئے اور کہنے لگے کہ اب
آپ کرامت دکھلائیں۔ میں نے سر مراقبہ میں کیا۔ تھوڑی دیر مراقب رہا اور سر اوٹھا کر اُن سب سے کہا
ہاں آنکھیں کھولو درویشوں نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو اپنے تئیں خانہ کعبہ میں پایا۔ تھوڑی دیر وہاں
رہے اور پھر جہاں تھے وہاں آ گئے اون سب نے مشاہدہ اس کرامت سے اقرار کیا اور کہا درویش ایسا ہی
ہونا چاہیئے جب میں کرامت دکھلا چکا۔ میں نے اور شیخ اوحدالدین کرمانی نے اُنسے کہا کہ ہماری باری
ہو چکی اب تم دکھلاؤ۔ اُنہوں نے بہت خوب کہکر سر خرقہ میں ڈالا اور غائب ہو گئے۔ خرقے اونکے خالی
پڑے رہے درویش خرقوں میں نہ تھے اسکے بعد شیخ الاسلام میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے
کہ مولانا نظام الدین جو شخص خدا کی عبادت کرتا ہے اور اُسکے حق خدمت میں تقصیر نہیں کرتا
حقتعالی بھی اُسکی رضا کے موافق کام کرتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وقت سیاحت ملک بدخشاں میری
ملاقات شیخ عبدالواحد شبیہ ذوالنون مصری رحمتہ سے ہوئی۔ وہ شہر کے باہر ایک غار میں رہتے تھے
مرحبہ الم زار و نزار ہو رہے تھے۔ ایک پاؤں اُنکا غار میں رہتا اور دوسرا کاٹ کر باہر ڈال رکھا تھا
ایک ہی پاؤں پر عالم تحیر میں کھڑے تھے۔ میں اُنکے نزدیک گیا۔ سلام کیا جواب دیکر اُنہوں نے مجھے
بیٹھنے کے واسطے اجازت دی اور عالم تحیر میں ہو گئے۔ میں حسب الامر بیٹھ گیا وہ تین رات دن تک عالم
صحو میں نہ آئے اور مجھ سے التفات نکیا۔ بعد تیسرے روز کے عالم صحو میں آئے اور ارشاد فرمایا کہ اے
فرید میرے متصل مت آنا ورنہ جل جاؤ گے اور دور ہی رہو کہ محجور رہو گے۔ الا میرا حال سن لو
میں کہ اس غار میں ستر برس سے ہوں اور خورش میری عالم غیب سے ہے۔ ایک وقت ایسا اتفاق
ہوا کہ ایک عورت اس راستہ سے جاتی تھی میری نگاہ اوسپر پڑی بمقتضائی بشریت میری طبیعت
میں میل آیا حجرہ سے باہر نکلنا چاہا کہ ہاتف نے آواز دی کہ اے مدعی یہی عہد تھا کہ سوائے میرے
دوسرے سے بھی آویزش کرے۔ چھری میری کمر میں تھی۔ یہ آواز سنکر میں متنبہ ہوا اور فی الفور اپنا

پاؤں کو جو باہر نکل آیا تھا کاٹ کر پھینکدیا اس واقعہ کو تقریباً تیس برس ہوئے ہونگے کہ میں حیران ہوں کہ بروز
قیامت جب اس امر سے سوال کریں گے کیا جواب دوں گا۔ بعد اسکے شیخ الاسلام نے فرمایا کہ وہ شب میں نے
وہیں گذاری بوقت افطار کچھ دودہ اور خرمے کہ گنتی میں دس تھے ایک طباق میں لگے ہوئے اُترے میں نے
اونکے آگے رکھے فرمانے لگے کہ اسی قدر یہ ہر روز پانچ اترتے تھے آج زیادہ ہیں یہ تمہارے حق کے ہیں تم
نوش فرماؤ۔ میں نے آداب بجالاکر اون چھواروں کو کھالیا۔ تھوڑی دیر میں وہ بزرگ پھر مشغول ہوگئے
اوسوقت خلیفہ بدخشاں مع اپنے ارکان دولت کے حاضر آیا اور آداب کرکے کھڑا ہوا آپنے اوس کی جانب
مخاطب ہوکر فرمایا کیا حاجت ہے خلیفہ نے عرض کی کہ سیوستان کا حاکم مال خراج ادا نہیں کرتا میں
اجازت چاہتا ہوں کہ اُسپر فوج کشی کروں۔ وہ بزرگ متبسم ہوئے۔ ایک لکڑی آگے پڑی تھی فوراً اوسکو
اوٹھاکر جانب سیوستان پھینکدی اور ارشاد فرمایا کہ والی سیوستان کو مارڈالا۔ خلیفہ نے جب یہ حال
دیکھا اپنے مقام کو واپس آگیا۔ چند روز گذرے ہونگے کہ وہاں کے باشندے بہت سا مال لائے اور
بیان کیا کہ والی سیوستان دربار عام میں بیٹھا تھا ناگاہ دیوار شق ہوئی اور ایک شخص کا ہاتھ دیوار
سے مع لکڑی ظاہر ہوا جس نے وہ لکڑی بادشاہ کی گردن میں ماری جس سے سر اوسکا جدا ہوگیا اور
یہ آواز آئی کہ شیخ عبدالواحد میں بدخشاں میں ہے یہ اوسکا ہاتھ تھا جسنے اوسکو مارا۔ بعد اس کے
شیخ الاسلام نے فرمایا کہ میں چند روز اونکی خدمت میں رہا بعدہ حسب الاجازت روانہ ہوا۔ مجھے
اون سے بہت کچھ فیض پہنچا۔ آپ یہ فرمارہے تھے کہ اذان نماز ظہر کی ہوئی۔ حضور نماز میں
مصروف ہوئے اور مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک ؁

مجلس ہفتم بتاریخ ۱۳ ماہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی گفتگو کشف و کرامات حضرت خواجہ
ابوالغیث مدنی اور شیخ مدنی اور شیخ سعد حموی کے بارہ میں ہوئی حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ
نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ ابوالغیث قدس سرہ از حد بزرگ تھے۔ شیخ یوسف چشتی اور شیخ شہاب الدین
عمر سہروردی اور شیخ فریدالدین عطار اور خواجہ ابی النور عثمان ہارونی قدس سرہم کے ہمعصر تھے
اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جب بلائے مغل نازل ہوئی اور مغلوں نے یمن کا محاصرہ

شروع کیا والی ملتان بیتاب ہو کر آپکی خدمت میں آیا اور بہت عرض معروض کی اوسوقت آپکے دست
مبارک میں پتلی سی چھڑی تھی آپنے وہ خلیفہ کو عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا جسوقت آفتاب غروب
ہو اور رات ہو جاوے لشکر مغل پر شبخون مارنا انشاء اللہ کام انجام کو پہونچیگا۔ خلیفہ بعد بجا آوری
آداب روانہ ہوا اور بوقت مقررہ بموجب ارشاد حضرت کے عمل میں لایا۔ لکڑی کے پھینکتے ہی
لشکر مغل میں ہزیمت واقع ہوئی۔ ایک دوسرے پر گرتے پڑتے بھاگے۔ سواران ملتان نے
اون کا تعاقب کیا اور کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ ایک نفر قوم مغل سے زندہ واپس نہ آیا
بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رحمۃ اللہ فرماتے
ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور شیخ جلال الدین تبریزی خدمت شیخ بہاء الدین زکریا میں بمقام ملتان
موجود تھے اوس قباچہ والی ملک اوچ خدمت شیخ بہاء الدین میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لشکر مغل
نزدیک شہر پہونچگیا ہے جو ارشاد عالی ہو عمل میں لایا جاوے۔ حضرت شہید المحبت قدس سرہ کے
ہاتھ میں اوسوقت ایک تیر چوبیں تھا آپنے وہ قباچہ کو عطا فرمایا اور حکم دیا کہ جانب لشکر مغل
تیر پرتاب کرو وہ ارشاد خواجہ ہوتے ہی عمل میں لایا۔ اُسیوقت لشکر مغل میں ہزیمت پڑی اور ایک
نے دوسرے کو قتل کرنا شروع کیا ایک نفر بھی لشکر مغل سے باقی نہ بچا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
زمانہ خواجہ ابو اللیث سمنی رحمۃ اللہ علیہ میں بملک یمن قحط عظیم ہوا۔ ایام بارش میں ایک بوند بھی
آسمان سے نہ برسی۔ کنوؤں میں پانی بالکل نہیں رہا۔ زراعت خشک ہوگئی۔ جملہ بنی آدم
ودواب سخت تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ خلیفہ یمن اور جملہ باشندگان اس عذاب سے تنگ ہوکر
بخدمت حضرت خواجہ ابو اللیث سمنی رحمۃ اللہ رجوع لائے کہ دعائی بارش باران مانگیں کہ ببرکت دعا جناب
حضرت اللہ اس آفت جانکاہ سے نجات بخشے۔ آپنے منظور فرمایا اور ارشاد کیا کہ بوقت صبح سب آدمی جمع
ہوں کہ شہر کے باہر چلکر نماز استسقا پڑھی جاوے دوسرے روز حسب الارشاد شیخ برہنہ سر و پا صحرا بیابان ہوئے
اور تشریف حضرت منبر پر چڑھکر حمد و ثنا جناب باری عز اسمہ بیان کی اور حضرت رسول مقبول صلعم پر درود بھیجا
اور پھر منہ جانب آسمان اوٹھا کر کہا کہ یا الٰہی اگر میری عبادت تیری درگاہ بے نیاز میں مقبول ہے

پس باران رحمت نازل فرما۔ یہ بات پوری زبان مبارک حضرت سے نہ نکلی تھی کہ گھٹا چھا گئی اور خلق تمام
بھیگتی ہوئی اپنے مکانوں کو گئی۔ واللہ پانچ شبانہ روز برابر برستا رہا کہ ساکنین دیار میں نے اقرار کیا
کہ ایسی بارش ہم نے کبھی نہیں دیکھی تھی اسکے بعد حکایت انکی وفات کے بارہ میں کی حضرت شیخ الاسلام
ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ جب وقت وصال انکا قریب آیا اور وہ صبح ہوئی جسکی شام کو آپ رحلت فرما گئے آپنے
نماز صبح ادا کی اور وقت اشراق تک موافق معمول کے مصلے پر متمکن رہے۔ جب نماز اشراق سے فارغ ہوئے خادم
کو طلب فرما کر حکم دیا کہ غسال کو بلا لاوے۔ وہ حاضر آیا آپنے ارشاد فرمایا کہ جامہ و سبو و چہ آب و تختہ و خوشبو ہی موجود
کرو۔ اور مجھے دکھلاؤ۔ فرمان ہوتے ہی اشیا مہیا ہو گئیں اور سامنے شیخ کے لائی گئیں۔ جب آپنے ملاحظہ
فرمایا ارشاد فرمایا کہ اس مقام کو خالی کرو یہ فرما کر سورہ یٰسین پڑھنی شروع کی اور جب والیہ ترجعون تک
پہونچے رحلت فرمائی اسیوقت اوس مکان سے آواز آئی کہ دوست دوست سے ملاقی ہوا یہ ارشاد فرما کر
حضرت شیخ الاسلام ہائی ہائی کر کے رو پڑے اور نعرہ مار کر بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے یہ بیت ارشاد
فرمائی ؎ در کوئے تو عاشقاں چناں جان بدہند ۔ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ۔ اسکے بعد غلبات شوق میں
یہ حکایت بیان فرمائی کہ جب عمر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پوری ہوئی اور وقت وصال آپہونچا آپ بازار
میں مانند مستوں کے پھر رہے تھے کہ ملک الموت علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اونسے سلام کیا آپنے
جواب سلام دیکر ارشاد فرمایا کہ تم کون ہو۔ ملک الموت نے جواب دیا کہ میں ملک الموت ہوں آپنے اونکے مونہہ
اس زور سے طمانچہ مارا کہ وہ یہ کہتے ہوئے واپس تشریف لے گئے کہ میں اب بارہ نہ آؤنگا۔ جب ملک الموت اپنی
جگہ پر پہونچے سر بسجدہ ہو کر عرض کی کہ بارالہا تو نے مجھے ایسے شخص پر بھیجا کہ اگر میں طمانچہ کھا کر اونکے سامنے
سے نہ ہٹ جاتا گمان غالب تھا کہ وہ مجھے مار ڈالتا۔ اس عرضداشت پر از جانب باریتعالیٰ خطاب ہوا کہ
ای ملک الموت ہم نے تجھے اسواسطے اوسپر بھیجا تھا کہ تمہیں معلوم ہو جاوے کہ ہمارے بندے ایسے ہی ہیں جسے
تجھے کچھ علاقہ نہیں ہے انکی جان میں خود ہی قبض کرتا ہوں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دوسرے روز حضرت
موسیٰ علیہ السلام نماز پڑھکر بیت المقدس میں مستقبل قبلہ بیٹھے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے
اور سلام کرکے ایک سیب بہشتی دیا جب آپنے سونگھا خوشبوے دوست سے مشام جان معطر ہوئی

آپ نے ایک نعرہ مارا اور جان جان آفریں کی سپرد کی یہ فرما کر حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ اسقدر روئے کہ آپ کا گریہ تمام حاضرین مجلس میں اثر کر گیا۔ ایک آواز آہ وزاری کی مجلس سے نکلنی شروع ہوئی تھوڑی دیر میں شیخ الاسلام بے روتے روتے بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ در کوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند؛ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ بہت سے مشائخ عظام مزار مبارک حضرت موسیٰ علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام پر حاضر تھے کہ مزار فائض الانوار سے آواز آئی کہ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ۔ حاضرین سے ایک بزرگ کہہ اوٹھے کہ یہ کمالیت عشق ہے جب زندہ تھے اسی دھن میں تھے اب بعد مردن بھی وہی حال ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ سننے میں آیا ہے کہ بروز حشر حضرت موسیٰ علیہ السلام کنگرہ عرش پکڑ کے یہ فرماویں گے رَبِّ اَرِنِیْٓ اُنْظُرْ بِالْمَلَکَ فِی الْمُشْتَاقِ فرشتے آپکو پکڑ لیں گے کہ ایسا نہ ہو کہ تمام اہل قیامت شور شتیاق سے برہم ہو جاویں۔ اسکے بعد میری جانب مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ مولانا نظام الدین مرد کو لازم ہے کہ جس کام کو کرے مستحکم طور سے کرے ایسا نکرے کہ پھر اوسکو چھوڑ دیوے جب عشق الٰہی کرے چاہئے کہ ہر وقت و ہر ساعت محبت و عشق دوست میں مستغرق ہو اور ہر لحظہ عشق اسکا مزید ہوتا جائے کہ شمار وسکا سلف صالحین میں ہو۔ اسکے بعد غلبات شوق میں یہ مثنوی بار بار ارشاد فرمانے لگے ؎ در کوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند؛ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک جوان واصلان حق میں سے تھا جب عمر اوسکی تمام ہوئی ملک الموت نے اوسکو شرق سے غرب تک ڈھونڈھا الا پتہ اوسکا نہ پایا مجبور اپنے مقام میں آکر سربسجدہ ہو عرض کی کہ یا الٰہی اس جوان کو میں نے شرق سے غرب تک ڈھونڈھا الا پتہ اوسکا نہ لگا اور نام اسکا تختہ حیات سے پاک ہو گیا ہے ارشاد باری ہوا کہ اوس جوان کو فلاں خرابہ میں تلاش کرو ملک الموت اوس خرابہ میں بھی تشریف لیگئے الا وہاں بھی کچھ پتہ نہ لگا لاچار پھر اپنے مقام پر واپس تشریف لائے اور عرض ثانی مثل عرض اول کی حکم ہوا کہ اے ملک الموت تم ہمارے دوستوں کی روح قبض نہیں کر سکتے ہو اور نہ انکو دیکھ سکتے ہو اور نہ اوس جگہ کو پا سکتے ہو جہاں وہ دوست ہیں وہ لوگ میرے پاس ہیں میرے نام پر میری بو کے پہونچتے ہی جان اپنی دیتے ہیں اور تجھے خبر تک نہیں ہوتی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور

زور سے رو پڑے اور یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ درکوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کے انتقال کا وقت قریب آیا۔ حضرت کے بڑے صاحبزادے مخدوم شیخ صدر الدین عارف حاضر خدمت تھے کہ ایک شخص نے آکر ایک کاغذ حوالہ کیا اور کہا کہ یہ فرمانِ الٰہی ہے اسے تم نہ کھولنا اور دستِ مبارک حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا میں دینا کہ وہی اسکو کھولیں گے۔ شیخ صدر الدین نے عنوان نامہ پڑھا اور ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور اوس شخص سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ تم ملک الموت ہو اور یہ فرمان طلب دوست ہے تم خود ہی جاکر کیوں نہیں دیتے۔ جواب دیا کہ مجھے حکم ہے کہ میں یہ فرمان تمہارے ہی ذریعہ سے خدمتِ شیخ میں پہنچاؤں۔ شیخ بہاء الدین اوس وقت مشغولی میں تھے جب فارغ ہوئے شیخ صدر الدین نے وہ نامہ حوالہ شیخ کیا۔ حضرت خواجہ بہاء الدین نے حکم دیا کہ سب لوگ یہاں سے ہٹ جاویں۔ جب سب لوگ ہٹ گئے آپنے سر سجدہ میں رکھا اور جان جان آفریں کے سپرد کی اُسیوقت مکان کے اندر سے آواز آئی کہ دوست دوست سے ملاقی ہوا۔ یہ بیان فرماکر شیخ الاسلام نے نعرہ مارا زار زار رونے لگے۔ روتے روتے بیہوش ہوگئے۔ جب ہوش میں آئے یہ مثنوی پڑھی ؎ درکوئے تو عاشقاں چناں جان بدہند؛ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز؛ اسکے بعد حکایت نقل (رحلت) شیخ سعد الدین حمویہ رح کی بیان فرمائی کہ بزرگ کامل تھے جب حج کے واسطے تشریف لے گئے بعد مراجعت بغداد میں آکر مسکن گزیں ہوئے آپکے آتے ہی شہرہ آپکی ولایت کا بغداد میں پڑگیا اون ایام میں اکثر ساکنین بغداد کسی مرض میں مبتلا تھے آپنے آتے ہی صلاء عام دی کہ جو شخص بیمار و زخمی ہو۔ میرے پاس آوے اس حکم کے سنتے ہی بیماروں کے گروہ کے گروہ حاضر خدمت ہونے لگے۔ آپنے ہاتھ انپر پھیرنا شروع کیا۔ جسپر ہاتھ رکھتے تھے وہ اچھا ہو جاتا تھا بیماری بالکل زائل ہو جاتی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہاں سے روانہ ہوکر غزنین تشریف لائے یہاں بھی کتنے ہی معیوب اور سقیم آدمیوں کو آپکے ملمس انامل سے فائدہ ہوا۔ بعد اسکے وہاں سے روانہ ہوکر اوچ میں مقیم ہوئے جب وقت وفات آپکا قریب

ہو چکا اور جس روز کہ انتقال فرماویں گے وہ روز آگیا آپ اپنے تمام خادموں اور جلیسوں کو ہمراہ لیکر جنگل تشریف لے گئے اور مستقبل قبلہ بیٹھ کر سورہ بقر پڑھنی شروع کی بوقت اشراق وہ سورت ختم ہوئی آپنے پھر اوس سورت کو پڑھنا شروع کیا۔ جب ختم ہوئی سر سجدہ میں رکھکر انتقال فرمایا۔ ہاتف غیب نے اس مضمون کی آواز دی جو سب حاضرین نے سنی کہ بندہ نیک بخت اپنے دوست سے ملاقی ہوا۔ یہہ بیان فرماکر حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور یہ مثنوی زبان فیض ترجمان سے فرمائی۔ ؎ درکوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند • کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ سیف الدین باخرزی رح کا قاعدہ تہا کہ نماز شام پڑھکر اوسی جگہ لیٹ جاتے اور خادم بعد گزرنے ایک ثلث شب کے بیدار کرتا۔ اوس وقت آپ وضو کرتے موذن اذان نماز عشا کی دیتا پس نماز عشا باجماعت ادا فرماتے سب لوگ نماز عشا پڑھکر رخصت ہو جاتے اور آپ صبح تک یاد خدا میں بیدار رہتے اسی طریقہ پر آپ کی عمر تمام ہوئی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ اُن ہی ایام میں ایک روز ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ دروازہ شہر بخارا سے ایک مشعل سوزاں باہر نکلی اُسنے یہ خواب روبرو ایک بزرگ کے بیان کیا اور طالب تعبیر ہوا اُنہوں نے جوابدیا کہ تعبیر اسکی یہ ہے کہ ایک بزرگ کامل شہر سے انتقال کریگا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا۔ کہ اوسی روز شیخ سیف الدین باخرزی رح نے اپنے پیر کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ اشتیاق تیرے ملاقی ہونے کا ہم کو بہت ہے تمہیں آنا چاہیئے اس خواب کے دیکھنے سے آپکو معلوم ہوگیا کہ زمانہ میری وفات کا قریب ہے اوس روز سے برابر مجلس وعظ میں ذکر فراق ہی کیا کئے خلق اللہ حیران تہی کہ خیر باشد آپ ہمیشہ فراق و وداع کا ذکر کیوں فرماتے ہیں جب آپ وعظ اخیر بیان فرما چکے تب سب حاضرین مجلس کی طرف مخاطب ہو کر خاص طور سے ارشاد فرمایا کہ اے گروہ مومنین بتحقیق جانو کہ میں نے اپنے پیر دستگیر کو خواب میں دیکھا کہ مجھے طلب فرماتے ہیں پس اب میں روانہ ہوتا ہوں اور تم کو وداع کرتا ہوں۔ یہ فرماکر آپ منبر پر سے اُتر پڑے اور جماعتخانہ کو تشریف لے گئے۔ قصہ مختصر شب ہوئی۔ اور تمام اصحاب حاضر خدمت تہے اور درد فراق

حضرت بے مانند مشغول چلے تھے شب گزر کر صبح ہوئی۔ قریب ایک تہائی کے روز گذرا ہوگا اوسوقت ایک شخص صوف پہنا ایک سیب ہاتھ میں لیے ہوئے آیا اور سلام کر کے زمین پر بیٹھ گیا اور وہ سیب آپکے ہاتھ میں دیا آپنے اوسکو سونگھا اور جان جاں آفرین کے سپرد کی۔ یہ بیان فرما کر شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رو پڑے اور یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ در کوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند ؛ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ؛ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے حضرت شیخ بدر الدین غزنوی اور مولانا بدر الدین اسحاق کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ تم اس مثنوی کی تکرار کرو انہوں نے حسب الارشاد بار بار پڑھنا شروع کیا۔ خدمت شیخ الاسلام پر حالت طاری ہوئی جو او نہیں کے سزاوار تھی کہ بیان میں نہیں آسکتی۔ حضرت کو ایسی کیفیت حاصل ہونے کی وجہ سے سب حاضرین مجلس پر ایک رقت ہوئی کہ حلاوت اور کیفیت اوسکی ابتک باقی ہے یہ عالم تین رات دن رہا ہر دو اصحاب تین شبانہ روز برابر مثنوی مذکور پڑھتے رہے بعد تین روز کے حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ عالم صحو (ہوشیاری) میں آئے اور مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس ہشتم تاریخ ۲۹۔ ماہ مذکور ششہ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ کئی درویش خانقاہ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی سے آئے تھے گفتگو سلوک کے بارہ میں ہو رہی تھی حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ درویشوں کا طریقہ تحمل ہے اور تحمل بھی اسقدر کہ جبتک جان تک پہنچے اگر کوئی شخص ننگی تلوار گردن پر رکھے یا مارے تو بھی اوس سے راضی و خوش رہنا چاہیئے اور دم مارنا اور اوسکے واسطے بد دعا کرنا سزاوار نہیں حضرت شیخ الاسلام یہ فرما رہے تھے کہ ایک بڑھیا عورت زار ونالاں خدمت مبارک میں حاضر ہوئے حضرت اوسکے نزدیک تشریف لے گئے اور آہستہ سے فرمایا کیف حالک یعنے تیرا حال کیسا ہے بڑھیا نے عرض کی اے بزرگوار آج عرصہ بیس سال سے میرا لڑکا مجھ سے جدا ہے۔ اُسکا حال مجھے مطلق معلوم نہیں واللہ اعلم زندہ ہے یا مر گیا۔ حضرت شیخ الاسلام نے یہ سنکر مراقبہ کیا اور دیر تک مراقب رہے بعدہ سر اُٹھا کر ارشاد فرمایا کہ جا تیرا لڑکا گھر آگیا ہے بڑھیا پیچھے چلی گئی ہنوز اپنے گھر پہونچنے پائی تھی کہ راستہ ہی میں لڑکا ملگیا۔ بڑھیا بہت خوش ہوئی اور

اور فرط خوشی سے گھر کے اندر لگئی حال پوچھنا شروع کیا کہ اس عرصہ تک کہاں رہا جوان نے جواب دیا کہ اسجگہ سے پندرہ سو کوس دور تہا لیکا یک میرا دل تجہ سے ملنے کے واسطے چاہا اور اس خیال سے کہ دیکھیے کب ملاقات نصیب ہو کنارہ دریا پر کھڑا ہوا رو رہا تہا کہ ایک پیر مرد نورانی چہرہ خرقہ پہنے ہوئے میرے متصل آئے اور دریافت کیا کہ رونے کا کیا باعث ہے میں نے اپنا حال عرض کیا فرمانے لگے کہ اگر میں تجھے گھر پہونچا دوں تو کیسی بات ہو۔ یہ بات مجھے بغایت خوش معلوم ہوئی۔ ہنوز میں نے جواب نہیں دیا تہا کہ اونہوں نے ارشاد فرمایا کہ اپنا ہاتھ مجھے پکڑاؤ اور اپنی آنکھیں بند کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب آنکھیں کھولیں تو مکان کے دروازے پر موجود تھا۔ عورت نے یہ ماجرا سنکر اپنے دلمیں خیال کیا کہ وہ بزرگ شیخ الاسلام ہی تھے فوراً حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر قدموں میں گر پڑی۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی وظیفہ یا ورد متعبدوں سے فرو گذاشت ہوجاوے وہ اونکے حق میں موت سے بڑہکر ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ میں حضرت ابو یوسف چشتی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر تہا ایک صوفی نے حاضر خدمت ہوکر عرض کی کہ آج شب میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ موت تیرے نزدیک ہے۔ حضرت نے اتنا بیان سنتے ہی فی الفور ارشاد فرمایا کہ کل کے روز نماز صبح تجہ سے قضا ہوئی ہے صوفی نے جب سنا خیال کیا پس فی الواقع حال ایسا ہی تہا جیسا حضرت نے ارشاد فرمایا تہا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تارک ورد کو ایسے خواب اسواسطے دکہلاتے ہیں کہ وہ متنبہ ہو۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ قاضی رضی الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وظیفہ روز سورہ یسین پڑھنے کا تہا جسروز کہ انتقال فرمایا تھا دوسرے روز صبح یہ وظیفہ اُنسے قضا ہوگیا آپ گھوڑے پر سوار چلے جاتے تھے اتفاقاً گھوڑا بہڑکا اور اوسکا پاؤں ایک گڑھے میں جا پڑا آپ گھوڑے پر سے گر گئے اور سر ٹوٹ گیا کہ اوسی روز انتقال فرمایا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ صاحب ورد کو لازم ہے کہ روز وظیفہ پڑہے اگر دن میں نہ ہو سکے تو رات کو پڑھنا چاہیے۔ اور اگر رات کا

وظیفہ ہو اور وقت پر نہ پڑھ سکے تو دن کو پڑھنا لازم ہے بہر حال وظیفہ ترک نہ کرے۔ اگر وظیفہ ترک ہو جائی تو جاننا چاہیے کہ یہ امر شومی بخت سے واقع ہوا اور یہ شومی بخت تمام ساکنانِ تمام شہر پر موثر ہوگی اور ممکن ہے کہ اوسکی وجہ سے اہل شہر کسی بلا میں مبتلا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک سیاح نے مجھ سے یہ حکایت بیان کی تہی کہ میں نے شہر دمشق کو اُجاڑ پایا۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ وہانکے بعض باشندوں نے وظیفہ ترک کیا تہا اور ایک سال تک برابر تارک ورد رہے ناگاہ لشکر مغل اونکے شہر میں آیا اور شہر کو ویران اور تباہ اور خراب کر دیا اور بہت سے مسلمانوں کو بلا وجہ شہید کیا اور ہزار ہا غلام بنا کر لے گئے۔ یہ سب شومی اونکے ورد کے ترک سے ہتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری نور اللہ مرقدہ کی رسم تھی کہ آپ کے پڑوسیوں میں سے جسکا انتقال ہوتا آپ اوسکے جنازے کے ہمراہ جاتے نماز اور دفن کے بعد جب سب لوٹ آتے آپ تنہا اوسکی قبر پر بیٹھے رہتے اور اوظائف اوراد عیات جو ایسے وقت پڑہنی آئی ہیں پڑھتے۔ بعد فراغت واپس تشریف لاتے۔ چنانچہ ہنگام قیام اجمیر ایک شخص نے جو آپ کا ہمسایہ تہا انتقال کیا۔ آپ حسب معمول اوسکے جنازے کے ہمراہ گئے اور موافق قاعدہ مستمرہ بعد لوٹ جانے جمیع اشخاص ہمراہیان جنازہ کے آپ اُس ہمسایہ کی قبر پر ٹہر گئے۔ خواجہ قطب الاقطاب فرماتے ہیں کہ میں بہی اسوقت اونکے ہمراہ تہا میں نے دیکہا کہ رنگ آپکا متغیر ہوا اور پہر اُسیوقت اصلی رنگ پر آگیا اور آپ الحمد للہ فرماتے ہوئے اوٹہہ کہڑے ہوئے۔ اور مجہسے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ بیعت بہی عجیب چیز ہے میں نے حضرت سے اسمعاملہ میں تغیر لونِ مبارک کو دریافت کیا آپنے ارشاد فرمایا کہ جسوقت اس مردہ کو قبر میں دفن کیا اور تمام لوگ چلے گئے صرف میں ہی بیٹھا رہا۔ کیا دیکہتا ہوں کہ فرشتے عذاب کے آئے اور اوسکو عذاب کرنا چاہا معاً اُسیوقت حضرت خواجہ ابی النور عثمان ہروِنی قدس سرہ بہی تشریف لائے اور اُن فرشتوں سے کہا کہ یہ میرا مرید ہے اسے تعذیب مت کرو فرشتوں نے خدمت خواجہ میں عرض کی کہ بیشک یہ آپ کا مرید ہے الا آپ سے خلاف تہا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو کچہہ تم بیان کرتے ہو یہ سب سچ ہے مگر اس نے اپنی ذات کو اس فقیر کے ساتہہ

شروع کیا والی ملتان بیتاب ہوکر آپکی خدمت میں آیا اور بہت عرض معروض کی اوسوقت آپ کے دست مبارک میں پتلی سی چھڑی تھی آپنے وہ خلیفہ کو عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا جسوقت آفتاب غروب ہو اور رات ہوجاوے لشکر مغل پر شبخون مارنا انشاء اللہ کام انجام کو پہونچیگا۔ خلیفہ بعد بجا آوری آداب روانہ ہوا اور بوقت مقررہ بموجب ارشاد حضرت کے عمل میں لایا۔ لکڑی کے پہینکتے ہی لشکر مغل میں ہزیمت واقع ہوئی۔ ایک دوسرے پر گرتے پڑتے بہاگے۔ سواران ملتان نے اون کا تعاقب کیا اور کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ ایک نفر قوم مغل سے زندہ واپس نہ آیا بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور شیخ جلال الدین تبریزی خدمت شیخ بہاء الدین زکریا میں بمقام ملتان موجود تھے اوس قباچہ والی ملک اوچ خدمت شیخ بہاء الدین میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لشکر مغل نزدیک شہر پہونچگیا ہے جو ارشاد عالی ہو عمل میں لایا جاوے۔ حضرت شہید المحبت قدس سرہ کے ہاتھ میں اوسوقت ایک تیر چوبیں تھا آپنے وہ قباچہ کو عطا فرمایا اور حکم دیا کہ جانب لشکر مغل تیر پرتاب کرو وہ ارشاد خواجہ ہوتے ہی عمل میں لایا۔ اُسیوقت لشکر مغل میں ہزیمت پڑی۔ وہ ایک نے دوسرے کو قتل کرنا شروع کیا ایک نفر بھی لشکر مغل سے باقی نہ بچا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ زمانہ خواجہ ابو اللیث یمنی رحمۃ اللہ علیہ میں ملک یمن قحط عظیم ہوا۔ ایام بارش میں ایک بوند بھی آسمان سے نہ برسی۔ کنوؤں میں پانی بالکل نہیں رہا۔ زراعت خشک ہوگئی۔ جملہ بنی آدم و دواب سخت تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ خلیفہ یمن اور جملہ باشندگان اس عذاب سے تنگ ہوکر بخدمت حضرت خواجہ ابو اللیث یمنی رحمۃ رجوع لائے کہ دعائی بارش باران مانگیں کہ ببرکت دعائی حضرت اللہ اس آفت جانکاہ سے نجات بخشے۔ آپنے منظور فرمایا اور ارشاد کیا کہ بوقت صبح سب آدمی حاضر ہوں کہ شہر کے باہر چلکر نماز استسقا پڑہی جاوے دوسرے روز حسب الارشاد شیخ بر گزیدہ حاضر ہایان ہوگئے وقت حضرت نے منبر پر چڑہکر حمد و ثنا جناب باری عز اسمہ بیان کی اور حضرت رسول مقبول صلعم پر درود بہیجا اور پہر مونہہ جانب آسمان اوٹہا کر کہا کہ یا الٰہی اگر میری عبادت تیری درگاہ میں نیاز ہے مقبول ہے

لیس باران رحمت نازل فرما۔ یہ بات پوری زبان مبارک حضرت شیخ سے نکلی ہی کہ گھٹا چھا گئی اور خلق اللہ بھیگتی ہوئی اپنے مکانوں کو گئی یعنی تا پانچ شبانہ روز برابر برستا رہا کہ ساکنین دیار ہمیں نے اقرار کیا کہ ایسی بارش ہم نے کبھی نہیں دیکھی تھی اسکے بعد حکایت انکی وفات کے بارہ میں کی حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ جب وقت وصال انکا قریب آیا اور وہ صبح ہوئی جسکی شام کو آپ رحلت فرماوینگے آپنے نماز صبح ادا کی اور وقت اشراق تک موافق معمول کے مصلے پر متمکن رہے۔ جب نماز اشراق سے فارغ ہوئے خادم کو طلب فرمایا حکم دیا کہ غسال کو بلا لاوے۔ وہ حاضر آیا آپنے ارشاد فرمایا کہ جامہ و سبوچہ آب تختہ و خوشبو ہی موجود کرو۔ اور مجھے دکھلاؤ۔ فرمان پہونچتے ہی اشیا مہیا ہو گئیں اور سامنے شیخ کے لائی گئیں۔ جب آپنے ملاحظہ فرمایا ارشاد فرمایا کہ اس مقام کو خالی کر دو یہ فرما کر سورہ یسین پڑھنی شروع کی اور جب والیہ ترجعون پر پہونچے رحلت فرمائی اسیوقت اوس مکان سے آواز آئی کہ دوست دوست سے ملاقی ہوا یہ ارشاد فرما کر حضرت شیخ الاسلام ہائی ہائی کر کے رو پڑے اور نعرہ مار کر بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے یہ بیت ارشاد فرمائی ؎ در کوے تو عاشقاں چناں جاں بدہند۔ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ آسکے بعد علیٰ شوق میں یہ حکایت بیان فرمائی کہ جب عمر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پوری ہوئی اور وقت وصال آ پہونچا آپ بازار میں مانند مستوں کے پھر رہے تھے کہ ملک الموت علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اونسے سلام کیا آپنے جواب سلام دیکر ارشاد فرمایا کہ تم کون ہو۔ ملک الموت نے جواب دیا کہ میں ملک الموت ہوں آپنے اونکے مونہہ پر اس زور سے طمانچہ مارا کہ وہ یہ کہتے ہوئے واپس تشریف لے گئے کہ میں اب بارہ نہ آؤنگا جب ملک الموت اسی جگہ پر پہونچے سر بسجدہ ہو کر عرض کی کہ بار آلہا تو نے مجھے ایسے شخص پر بھیجا کہ اگر میں طمانچہ کھا کر اوسکے سامنے سے نہ ہٹ جاتا گمان غالب تھا کہ وہ مجھے مار ڈالتا۔ اس عرضداشت پر از جانب باریتعالی خطاب ہوا کہ ای ملک الموت ہم نے تجھے اسواسطے اوسپر بھیجا تھا کہ تجھیں معلوم ہو جاوے کہ ہمارے بندے ایسے ہی ہیں جنسے تجھے کچھ علاقہ نہیں ہے انکی جان میں خود ہی قبض کرتا ہوں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دوسرے روز حضرت موسیٰ علیہ السلام نماز پڑھکر بیت المقدس میں مستقبل قبلہ بیٹھے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور سلام کرکے ایک سیب بہشتی دیا جب آپنے سونگھا خوشبوے دوست سے مشام جان معطر ہوئی

آپ نے ایک نعرہ مارا اور جان جاں آفریں کی سپرد کی یہ فرما کر حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ اس قدر روئے کہ آپ کا گریہ تمام حاضرین مجلس میں اثر کر گیا۔ ایک آواز آہ و زاری کی مجلس سے نکلنی شروع ہوئی تھوڑی دیر میں شیخ الاسلام روتے روتے بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ در کوئے تو عاشقاں چناں جان بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ بہت سے مشائخ عظام مزار مبارک حضرت موسیٰ علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام پر حاضر تھے کہ مزار فائض الانوار سے آواز آئی کہ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ حاضرین سے ایک بزرگ کہہ اوٹھے کہ یہ کمالیت عشق ہے جب زندہ تھے اسی دھن میں تھے اب بعد مردن بھی وہی حال ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ سننے میں آیا ہے کہ بروز حشر حضرت موسیٰ علیہ السلام کنگرہ عرش پکڑ کے یہ فرماویں گے رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ فِی الْمُشْتَاقِیْنَ فرشتے آپکو پکڑ لیں گے کہ ایسا نہو کہ تمام اہل قیامت شور شتیاق سے برہم ہو جاویں۔ اسکے بعد میری جانب مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ مولانا نظام الدین مرد کو لازم ہے کہ جس کام کو کرے مستحکم طور سے کرے ایسا نکرے کہ پھر اوسکو چھوڑ دیوے جب عشق الٰہی کرے چاہیے کہ ہر وقت وہر ساعت محبت وعشق دوست میں مستغرق ہو اور ہر لحظہ عشق اسکا مزید ہوتا جاوے کہ شمار اوسکا سلف صالحین میں ہو۔ اسکے بعد غلبات شوق میں یہ مثنوی بار بار ارشاد فرمانے لگے ؎ در کوئے تو عاشقاں چناں جان بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک جوان واصلان حق میں سے تھا جب عمر اوسکی تمام ہوئی ملک الموت نے اوسکو شرق سے غرب تک ڈھونڈھا لا پتہ اوسکا نہ پایا مجبور اپنے مقام میں آکر سربسجدہ ہو عرض کی کہ یا الٰہی آج ان کو میں نے شرق سے غرب تک ڈھونڈھا لا پتہ اوسکا نہ لگا اور نام اسکا تختۂ حیات سے پاک ہو گیا ہے ارشاد باری ہوا کہ اوس جوان کو فلاں خرابہ میں تلاش کرو ملک الموت وہیں خرابہ میں بھی تشریف لیگئے الا وہاں بھی کچھ پتہ نہ لگا لاچار پھر اپنے مقام پر واپس تشریف لائے اور عرض ثانی مثل عرض اول کی حکم ہوا کہ اے ملک الموت تم ہمارے دوستوں کی روح قبض نہیں کر سکتے ہو اور نہ انکو دیکھ سکتے ہو اور نہ اوسجگہ کو پا سکتے ہو جہاں وہ دوست ہیں وہ لوگ میرے پاس ہیں میرے نام یا میری ہوا کے ہوتے ہی جان اپنی دیتے ہیں اور تجھے خبر تک نہیں ہوتی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور

زور سے رو پڑے اور یہ مثنوی زبانِ مبارک سے ارشاد فرمائی سہ درکوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کے انتقال کا وقت قریب آیا۔ حضرت کے بڑے صاحبزادے مخدوم شیخ صدر الدین عارف حاضر خدمت تھے کہ ایک شخص نے آکر ایک کاغذ حوالہ کیا اور کہا کہ یہ فرمانِ الٰہی ہوا ہے تم نہ کھولنا اور دستِ مبارک حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا میں دینا کہ وہی اسکو کھولیں گے۔ شیخ صدر الدین نے عنوانِ نامہ پڑھا اور ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور اوس شخص سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ تم ملک الموت ہو اور یہ فرمان طلب دوست ہے تم خود ہی جا کر کیوں نہیں دیتے۔ جواب دیا کہ مجھے حکم ہے کہ میں یہ فرمان تمھارے ہی ذریعہ سے خدمتِ شیخ میں پہنچاؤں۔ شیخ بہاء الدین اوسوقت مشغولی میں تھے جب فارغ ہوئے شیخ صدر الدین نے وہ نامہ حوالہ شیخ کیا۔ حضرت خواجہ بہاء الدین نے حکم دیا کہ سب لوگ یہاں سے ہٹ جاویں۔ جب سب لوگ ہٹ گئے آپنے سر سجدہ میں رکھا اور جان جان آفریں کے سپرد کی اُسیوقت مکان کے اندر سے آواز آئی کہ دوست دوست سے ملاقی ہوا۔ یہ بیان فرماکر شیخ الاسلام نے نعرہ مارا زار زار رونے لگے روتے روتے بیہوش ہوگئے۔ جب ہوش میں آئے یہ مثنوی پڑھی سہ درکوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز۔ آسکے بعد حکایت نقل (رحلت) شیخ سعد الدین حمویہ رح کی بیان فرمائی کہ بزرگ کامل تھے جب حج کے واسطے تشریف لے گئے بعد مراجعت بغداد میں آکر مسکن گزیں ہوئے آپکے آتے ہی شہرہ آپکی ولایت کا بغداد میں پڑ گیا اون ایام میں اکثر ساکنین بغداد کسی مرض میں مبتلا تھے آپنے آتے ہی صلائے عام دی کہ جو شخص بیمار و زحمتی ہو۔ میرے پاس آوے اس حکم کے سنتے ہی بیماروں کے گروہ کے گروہ حاضر خدمت ہونے لگے۔ آپنے ہاتھ انپر پھیرنا شروع کیا جسپر ہاتھ رکھتے تھے وہ اچھا ہو جاتا تھا بیماری بالکل زائل ہو جاتی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہاں سے روانہ ہوکر غزنی میں تشریف لائے یہاں بھی کتنے ہی معیوب اور سقیم آدمیوں کو آپکے لمس انامل سے فائدہ ہوا۔ بعد اسکے وہاں سے روانہ ہوکر اوچ میں مقیم ہوئے جب وقت وفات آپکا قریب

سو بخارا جس روز کہ انتقال فرما ویں گے وہ روز آگیا آپ اپنے تمام خادموں اور جلیسوں کو ہمراہ لیکر جنگل تشریف لے گئے اور مستقبل قبلہ بیٹھکر سورہ بقر پڑھنی شروع کی بوقت اشراق وہ سورت ختم ہوئی آپنے پھر اوس سورت کو پڑھنا شروع کیا۔ جب ختم ہوئی سر سجدہ میں رکھکر انتقال فرمایا۔ ہاتف غیب نے اس مضمون کی آواز دی جو سب حاضرین نے سنی کہ بندہ نیک بخت اپنے دوست سے ملاقی ہوا۔ یہ بیان فرماکر حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور یہ مثنوی زبان فیض ترجمان سے فرمائی۔ ع درکوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند ❊ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ❊ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ کا قاعدہ تھا کہ نماز شام پڑھکر اوسی جگہ لیٹ جاتے اور خادم بعد گزرنے ایک ثلث شب کے بیدار کرتا۔ اوسوقت آپ وضو کرتے موذن اذان نماز عشا کی دیتا پس نماز عشا باجماعت ادا فرماتے سب لوگ نماز عشا پڑھکر رخصت ہو جاتے اور آپ صبح تک یاد خدا میں بیدار رہتے اسی طریقہ پر آپکی تمام ہوئی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ اُن ہی ایام میں ایک روز ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ دروازہ شہر بخارا سے ایک مشعل سوزاں باہر نکلی اُسنے یہ خواب دو بروایک بزرگ کے بیان کیا اور طالب تعبیر ہوا اُنہوں نے جوابدیا کہ تعبیر اسکی یہ ہے کہ ایک بزرگ عالمیں شہر سے انتقال کریگا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اوسی روز شیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ اشتیاق تیرے ملاقی ہونیکا ہم کو بہت ہے تمہیں آنا چاہیئے اس خواب کے دیکھنے سے آپکو معلوم ہوگیا کہ زمانہ میری وفات کا قریب ہے اوسروز سے برابر مجلس وعظ میں ذکر فراق ہی کیا کئے خلق اللہ حیران تھی کہ خیر باشد آپ ہمیشہ فراق و وداع کا ذکر کیوں فرماتے ہیں جب آپ وعظ اخیر بیان فرما چکے تب سب حاضرین مجلس کی طرف مخاطب ہوکر خاص طور سے ارشاد فرمایا کہ اے گروہ مومنین تحقیق جانو کہ میں نے اپنے پیر دستگیر کو خواب میں دیکھا کہ مجھے طلب فرماتے ہیں لیس اب میں روانہ ہوتا ہوں اور تم کو وداع کرتا ہوں۔ یہ فرماکر آپ منبر پر سے اُتر پڑے اور حالقام کو تشریف لے گئے۔ قصہ مختصر شب ہوئی۔ اور تمام اصحاب حاضر خدمت تھے اور درد فراق

حضرت ہے مانند مشعل کے جلتے تھے شب گزر کر صبح ہوئی۔ قریب ایک تہائی کے روز گذرا ہوگا اوسوقت ایک شخص صوف پہنے ایک سیب ہاتھ میں لیے ہوئے آیا اور سلام کر کے زمین پر بیٹھ گیا اور وہ سیب آپکے ہاتھ میں دیا آپنے اوسکو سونگھا اور جان جان آفرین کے سپرد کی۔ یہ بیان فرما کر شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رو پڑے اور یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ درکوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند ؛ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ؛ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے حضرت شیخ بدرالدین غزنوی اور مولانا بدرالدین اسحاق کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ تم اس مثنوی کی تکرار کرو انہوں نے حسب الارشاد بار بار پڑھنا شروع کیا۔ خدمت شیخ الاسلام پر حالت طاری ہوئی جو اونہیں کے سزاوار تھی کہ بیان میں نہیں آسکتی۔ حضرت کو اسمیں کیفیت حاصل ہونے کی وجہ سے سب حاضرین مجلس پر ایک رقت ہوئی کہ حلاوت اور کیفیت اوسکی ابتک باقی ہے یہ عالم تین رات دن رہا ہر دو اصحاب تین شبانہ روز برابر مثنوی مذکور پڑھتے رہے بعد تین روز کے حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ عالم صحو (ہوشیاری) میں آئے اور مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس ہشتم تاریخ ۲۹۔ ماہ مذکور ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ کئی درویش خانقاہ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی سے آئے تھے گفتگو سلوک کے بارہ میں ہو رہی تھی حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ درویشوں کا طریقہ تحمل ہے اور تحمل بھی اسقدر کہ جان اس حد تک پہنچے کہ اگر کوئی شخص ننگی تلوار گردن پر رکھے یا مارے تو بھی اوس سے راضی و خوش رہنا چاہیئے اور دم مارنا اور اوسکے واسطے بد دعا کرنا سزاوار نہیں حضرت شیخ الاسلام یہ فرما رہے تھے کہ ایک بڑھیا عورت زار و نالاں خدمت مبارک میں حاضر ہوئی حضرت اوسکے نزدیک تشریف لے گئے اور آہستہ سے فرمایا کیف حالک یعنے تیرا حال کیسا ہے بڑھیا نے عرض کی اے بزرگوار آج عرصہ بیس سال سے میرا لڑکا مجھ سے جدا ہے۔ اُسکا حال مجھے مطلق معلوم نہیں واللہ اعلم زندہ ہے یا مر گیا۔ حضرت شیخ الاسلام نے یہ سنکر مراقبہ کیا اور دیر تک مراقب رہے بعدہ سر اٹھا کر ارشاد فرمایا کہ جا تیرا لڑکا گھر آگیا ہے بڑھیا اپنے گھر چلی گئی ہنوز اپنے گھر پہونچنے پائی تھی کہ راستہ ہی میں لڑکا ملگیا۔ بڑھیا بہت خوش ہوئی اور

اور فرط خوشی سے گھر کے اندر لیگئی حال پوچھنا شروع کیا کہ اس عرصہ تک کہاں رہا جوان نے جواب
دیا کہ اسجگہ سے پندرہ سو کوس دور تہا یکایک میرا دل تجہہ سے ملنے کے واسطے چاہا اور اس خیال میں
کہ دیکہیے کب ملاقات نصیب ہو کنارہ دریا پہ کہڑا ہوا رو رہا تہا کہ ایک پیر مرد نورانی چہرہ
خرقہ پہنے ہوئے میرے متصل آئے اور دریافت کیا کہ رونے کا کیا باعث ہے میں نے اپنا حال
عرض کیا فرمانے لگے کہ اگر میں تجہے گہر پہونچا دوں تو کیسی بات ہو۔ یہ بات مجہے بغایت دشوار
معلوم ہوئی۔ ہنوز میں نے جواب نہیں دیا تہا کہ اونہوں نے ارشاد فرمایا کہ اپنا ہاتھ مجہے
پکڑاؤ اور اپنی آنکہیں بند کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب آنکہیں کہولیں تو مکان کے
دروازے پر موجود تھا۔ عورت نے یہ ماجرا سنکر اپنے دلمیں خیال کیا کہ وہ بزرگ شیخ الاسلام
ہی تہے فوراً حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر قدموں میں گر پڑی۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام
نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی وظیفہ یا ورد متعبدوں سے فروگذاشت ہو جاوے
وہ اونکے حق میں موت سے بڑہکر ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ میں حضرت ابو یوسف
چشتی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر تہا ایک صوفی نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ آج
شب میں نے خواب میں دیکہا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ موت تیرے نزدیک ہے۔ حضرت نے
اتنا بیان سنتے ہی فی الفور ارشاد فرمایا کہ کل کے روز نماز صبح تجہہ سے قضا ہوئی تہی صوفی
جب سنا خیال کیا پس فی الواقع حال ایسا ہی تہا جیسا حضرت نے ارشاد فرمایا تہا اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ تارک ورد کو ایسے خواب اسواسطے دکہلاتے ہیں کہ وہ متنبہ ہو۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا
کہ قاضی رضی الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وظیفہ روز سورہ یسین پڑہنے کا تہا جس روز کہ انتقال فرمایا تہا
اوس روز صبح یہ وظیفہ اونسے قضا ہو گیا آپ گہوڑے پر سوار چلے جاتے تہے اتفاقاً گہوڑا بہڑکا اور
اوسکا پاؤں ایک گڑہے میں جا پڑا آپ گہوڑے پر سے گر گئے اور سر ٹوٹ گیا کہ اوسی روز انتقال
فرمایا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ صاحب ورد کو لازم
ہے کہ روز وظیفہ پڑہے اگر دن میں نہ ہو سکے تو رات کو پڑہنا چاہیئے۔ اور اگر رات کا

وظیفہ ہو اور وقت پر نہ پڑھ سکے تو دن کو پڑھنا لازم ہے بہر حال وظیفہ ترک نہ کرے۔ اگر وظیفہ ترک ہو جائی
تو جاننا چاہیے کہ یہ امر شومی بخت سے واقع ہوا اور یہ شومی بخت تمام ساکنان تمام شہر پر مؤثر ہوگی
اور ممکن ہے کہ اوسکی وجہ سے اہل شہر کسی بلا میں مبتلا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک سیاح
نے مجھ سے یہ حکایت بیان کی تھی کہ میں نے شہر دمشق کو ام جاڑ پایا۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ
وہاں کے بعض باشندوں نے وظیفہ ترک کیا تہا اور ایک سال تک برابر تارک ورد رہے ناگاہ
لشکر مغل اونکے شہر میں آیا اور شہر کو ویران اور تباہ اور خراب کر دیا اور بہت سے مسلمانوں کو
بلا وجہ شہید کیا اور ہزار ہا غلام بنا کرلے گئے۔ یہ سب شومی اونکے ورد کے ترک سے تھی۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری نور اللہ مرقدہ کی رسم تھی کہ آپ کے
شہر و محلے میں سے جب انتقال ہوتا آپ اوسکے جنازے کے ہمراہ جاتے نماز اور دفن کے بعد جب
سب لوٹ آتے آپ تنہا اوسکی قبر پر بیٹھے رہتے اور وظائف اور اد حیات جو ایسے وقت پڑھنی
آتی ہیں پڑھتے۔ بعد فراغت واپس تشریف لاتے۔ چنانچہ ہنگام قیام اجمیر ایک شخص نے
جو آپ کا ہمسایہ تہا انتقال کیا۔ آپ حسب معمول اوسکے جنازے کے ہمراہ گئے اور موافق قاعدہ
مستمرہ بعد لوٹ جانے جمیع اشخاص ہمراہیان جنازہ کے آپ اس ہمسایہ کی قبر پر ٹہر گئے۔ خواجہ
قطب الاقطاب فرماتے ہیں کہ میں بہی اسوقت اونکے ہمراہ تہا میں نے دیکہا کہ رنگ آپکا متغیر ہوا اور پہر
اسیوقت اصلی رنگ پر آگیا اور آپ الحمد للہ فرماتے ہوئے وہاں سے کہڑے ہوئے۔ اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے
لگے کہ بیعت بہی عجیب چیز ہے میں نے حضرت سے اس معاملہ میں تغیر لون مبارک کو دریافت کیا آپنے ارشاد فرمایا کہ
جسوقت اس مردہ کو قبر میں دفن کیا اور تمام لوگ چلے گئے صرف میں ہی بیٹھا رہا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ
فرشتے عذاب کے آئے اور اوسکو عذاب کرنا چاہا معاً اسیوقت حضرت خواجہ ابی النور عثمان ہرونی
قدس سرہ بہی تشریف لائے اور ان فرشتوں سے کہا کہ یہ میرا مرید ہے اسے تعذیب مت کرو فرشتوں
نے خدمت خواجہ میں عرض کی کہ بیشک یہ آپ کا مرید ہے الا آپ سے خلاف تہا۔ آپ نے
ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تم بیان کرتے ہو یہ سب سچ ہے مگر اس نے اپنی ذات کو اس فقیر کے سپرد کیا تہا

وابستہ کیا تھا۔ میں چاہتا نہیں کہ اوسکو عذاب ہو آپ فرما رہے ہیں کہ فرمان الٰہی ان شرائط کے ساتھ صادر ہوا کہ اسکو عذاب میں گرفتار نکرو۔ ہمیں خاطر حضرت کی منظور ہے۔ یہ سنکر فرشتے واپس چلے گئے حضرت شیخ الاسلام نے بیان فرما کر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے بیعت بھی عجب چیز ہے الآمر دکو لازم ہے کہ اسکا پکا ہو رہے بعدازاں یہ مثنوی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائی ؎ گر نیک زعم مرا از ایشاں گیرند ٭ ور بد باشم مرا بدیشاں بخشند ٭ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام فرمانے لگے کہ اسوقت مجھے ایک حالت پیدا ہوئی ہے۔ اگر کوئی قوال حاضر ہو تو اس رباعی کو پڑھے اتفاقاً اوسروز کوئی قوال حاضر نہ تہا۔ جب حضور کو یہ حال معلوم ہوا آپنے حضرت مولانا بدرالدین اسحاق کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ وہ مکتوب جو قاضی حمیدالدین ناگوری نے لکہا تہا پڑہو۔ مولانا بدرالدین اسحاق نے تمام مکاتیب جو خدمت شیخ الاسلام میں اوس سال آئے تہے اور ایک خریطہ میں یکجا جمع تہے اپنا ہاتہ واسطے نکالنے مکاتیب کے اس خریطہ میں ڈالا کہ تمام خطوط کو نکالکر اوس میں تلاش کریں۔ برکت حضرت شیخ الاسلام سے باوجودیکہ اوس خط کو ایک عرصہ گذر گیا تہا سب سے پہلے وہی مکتوب ہاتہ میں آیا۔ حضرت بدرالدین اسحٰق اوس مکتوب کو لیکر خدمت شیخ الاسلام میں حاضر ہوئے اور اوس عریضہ کو پڑھنا شروع کیا۔ لکہا تہا کہ فقیر و حقیر ضعیف و نحیف محمد عطا کہ بندۂ درویشان است واز سر و دیدہ خاک قدم ایشان۔ حضرت مولانا نے صرف اسقدر پڑھا تہا کہ حضرت شیخ الاسلام کو اسیقدر عبارت کے استماع سے ایک حالت عجیب و غریب لاحق ہوئی کہ میرے فہم میں بیان آ نہیں آسکتا۔ اوس مکتوب میں ایک رباعی بہی تہی مولانا بدر اسحاق نے یہ حالت دیکہکر اس رباعی کو پڑھنا شروع کیا رباعی آن عقل کجا کہ در کمال تو رسد ٭ آں روح کجا کہ در جلال تو رسد ٭ گیرم کہ تو پردہ برگرفتی ز جمال ٭ آں دیدہ کجا کہ در جمال تو رسد ٭ اسکے بعد ذکر دربارہ مسافرت اور بیعت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے واقع ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب شیخ قطب الدین بختیار کاکی اور شیخ جلال الدین تبریزی ہر دو بزرگواروں کی ملاقات ہوئی اور حکایات سیاحی درمیان میں آئی۔ میں بہی اونکی خدمت میں حاضر تہا۔ شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ

اللہ علیہ نے ارشاد کیا کہ ایک دفعہ میں ملک قریش میں مسافر تہا۔ وہاں بہت سے بزرگوں کی زیارت سے
مشرف ہوا اور اونکی خدمت سے بہت نعمت حاصل ہوئی۔ القصہ ایک بزرگ کی ملازمت کا ذکر
ہے کہ وہ ایک غار میں جو شہر سے متصل تہا رہتے ہے جب میں اونکے پاس پہونچا وہ نماز میں مصروف
تہے میں نے توقف کیا یہانتک کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے اوسوقت میں نے سلام کیا انہوں نے
جواب سلام میرا نام لیکر دیا۔ میں متحیر تہا کہ میرے نام سے اونکو کیونکر اطلاع ہوئی۔ سب سے پیشتر
میں نے یہی سوال کیا کہ آپکو میرے نام سے کیونکر اطلاع ہوئی بجواب اسکے انہوں نے نَبَّأَنِیَ الْعَلِیْمُ
الْخَبِیْرُ سے یعنے بتلایا مجکو جاننے والے خبردار نے یعنے جو تجہے یہاں لایا ہے اوسنے مجہے تمہارے نام سے
اطلاع دی ہے میں یہ سنکر قدموں پر گر پڑا آپنے مجہے اوٹہا کر بیٹہنے کے واسطے ارشاد فرمایا حسب الامر
بیٹہ گیا انہوں نے اپنی حکایت بیان فرمانی شروع کی کہ تمہاری طرح سے میں بہی مسافرت کرتا ہوا اصفہان
میں ایک بزرگ سے ملاقی ہوا وہ بزرگ بڑے صاحب کمال تہے۔ عمر انکی ایکسو پچاس سال سے زیادہ
تجاوز کر گئی تہی۔ فرماتے تہے کہ میں خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا پڑوتا ہوں۔ اہل شہر کو اونسے
بہت اعتقاد تہا جب کسیکو کوئی حاجت پیش آتی اونکی خدمت میں رجوع کرتا۔ آپکی دعا فرمانے سے
اوسکی حاجت فورًا پوری ہو جاتی تہی کبہی ایسا اتفاق نہوتا تہا کہ اونکی دعا رد ہو گئی ہو یہ فرما
انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک ہزار ستر اولیاء اللہ کی خدمت کی ہے۔ ہر ایک نے مجہہ سے
نصائح فرمائیں آخری ملاقات میری شمس العارفین سے تہی اور آخرین نصیحت بہی انہیں کی
نصیحت ہے حضرت شمس العارفین ارشاد فرماتے تہے کہ ای درویش اگر تجہکو واصل الی اللہ ہونا منظور ہے
پس دنیا سے بیزار ہو امور دنیاوی میں متعلق رہنا ہی سر تمام خطاؤں اور گناہوں کا ہے جو دنیا سے
بیزار ہوا وہی واصل بحق ہوا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ میں رات کو مقیم رہا۔ وقت افطار دو روٹیاں
عالم غیب سے پیدا ہوئیں انہوں نے ایک میرے سامنے رکہی اور مجہے کہانیکو ارشاد فرمایا میں نے
کہائی از حد کیفیت معلوم ہوئی۔ جب میں کہانے سے فارغ ہوا اونہوں نے مجہے ارشاد فرمایا کہ اس
گوشہ میں جا کر ایک ثلث شب مشغول بہ نماز و مراقبہ ہو میں نے تعمیل ارشاد کی۔ تہوڑا ہی عرصہ

لہٰذا اتنا کہ مراقبہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص سبز پوش آیا - اور اوسکے متصل سات شیر آئے اور
سلام کر کے اوسکے مقابل بیٹھ گئے - مجھے دیکھنے اس امر تعجب انگیز سے ایک تحیر ہوا کہ الٰہی تیرے
ایسے بھی بندے ہیں کہ شیروں نے اونسے اُنس اختیار کیا ہے - الغرض اُنہوں نے کلام اللہ آغاز
کیا اور آخر شب تک دس مرتبہ کلام اللہ ختم کیا اور پھر تلاوت میں مشغول رہے تا اینکہ صبح ہوگئی
میں نے نماز صبح اُنکے ہمراہ ادا کی اُنہوں نے مجھے سبز پوش بزرگ سے ملاقی کرایا اور ارشاد فرمایا کہ
یہ بزرگ میرے بھائی خضر علیہ السلام ہیں - میں اُنسے بغلگیر ہوا اور اُنہوں نے مجھپر بہت شفقت اور
مرحمت فرمائی بعدہ وہ بزرگ مع شیروں کے چلے گئے شیخ جلال الدین تبریزیؒ فرماتے
ہیں کہ میں نے بوقت اشراق اُنسے اجازت روانگی طلب کی فرمانے لگے اے جلال جاتے ہو تو
جاؤ - اِلّا لازم ہے کہ ہمیشہ درویشوں کی خدمت کرتے رہنا اور اپنی ذات کو اُنکے پلے میں باندھنا
اور بجا آوری احکام خداوندی میں ذرا سستی نکرنا ورنہ مقاماتِ اعلیٰ سے رہ جاؤگے یہاں سے
تھوڑی دور پر چشمہ آب ہے دو شیر اوسکے محافظ ہیں کسیکو اوس راہ سے گذرنے نہیں دیتے
جانے والے کو آزار پہنچاتے ہیں جب تم اوس مقام پر پہونچو میرا نام ان شیروں کے روبرو لینا
وہ تمکو راستہ دینگے اور کچھ ضرر نہیں پہونچائینگے بسلامت گذر جاؤگے - حضرت شیخ جلال الدین
تبریزی رہ فرماتے ہیں کہ میں بعد ان وصایا کے روانہ ہوا جب اوس چشمہ پر پہونچا وہ شیر
نعرہ زناں مجھپر حملہ آور ہوئے اور چاہتے تھے کہ مجھے پارہ پارہ کر ڈالیں میں نے بلند آواز سے
کہا کہ فلانے بزرگ کی زیارت سے مشرف ہو کر اپنے گھر واپس جاتا ہوں - جب اُنہوں نے نام اوس بزرگ
کا سنا حملہ سے باز رہے - میرے پاس آکر میرے تلوؤں سے اپنی آنکھیں ملتے تھے اور عاجزی
کرتے تھے میں آگے روانہ ہوا پھر واپس اپنے مقام پر گئے - اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد
فرمایا کہ جب شیخ جلال الدین تبریزی رہ نے اپنی سیاحت کی حکایت تمام کی حضرت قطب الاقطاب
بختیار کاکی اوشی نے اپنی مسافرت کی حکایت آغاز کی کہ میں مبدا حال میں کسی شہر میں وارد ہوا
جسکا نام مجھے یاد نہیں - اس شہر کے باہر ایک ویران مسجد تھی - اوس میں ایک بزرگ اقامت فرما

تھے اور اوس مسجد میں ایک مینار رہتا جسکو ہفت منارہ کہتے تھے اور اوسکے متعلق یہ ایک روایت مشہور تھی کہ اگر باقاعدہ ساعات خاص دعائیں اس منارکے زیرسایہ مانگی جاویں وہ مقبول ہوتی ہیں ایک آن میں سے یہ تھی کہ دو رکعت نماز ادا کرے اور وہ دعا جو واسطے ملاقی ہونے حضرت خضر علیہ السلام کے آئی ہے دعا مانگی جاوے۔ضرورت حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوگی۔ حضرت شہید المحبت ارشاد فرماتے تھے کہ میں نے عمل مذکورہ بالا کرنے کا ارادہ کیا اور منارہ پر واسطے دعا پڑھنے کے چڑھا اور دعا ختم کرکے نیچے اوترا اور تھوڑی دیر خضر علیہ السلام کی ملاقات کے انتظار میں مسجد کے اندر بیٹھا رہا۔ ایک فرد لبشر مسجد میں نہ آیا میں ملاقات سے ناامید ہوکر باہر نکلا زینہ مسجد پر ایک شخص سے ملاقات ہوئی اوسنے دریافت کیا کہ تم بے وقت اس مسجد میں کس غرض سے آئے تھے۔میں نے جواب دیا کہ مجھے ملاقات خضر علیہ السلام کی آرزو تھی الا شرف قدمبوسی سے محروم رہا ناامید ہوکر اپنی جائے اقامت پر واپس جاتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا کہ خضر کی ملاقات سے تمکو کیا حاصل ہوگا وہ بھی تمہارے موافق سرگرداں ہے شاید تم طالب دنیا ہو جو خضر کی طلب کرتے ہو میں نے کہا خیر میں طالب دنیا نہیں ہوں۔ بجواب اسکے اُنہوں نے کہا کہ اس شہر میں ایک بزرگ رہتے ہیں کہ بارہ مرتبہ خضر علیہ السلام اونکی ملاقات کے واسطے اونکے گھر گئے الا ملاقات میسر نہیں ہوئی۔میں اور وہ بزرگ اس امر میں بحث کر رہے تھے کہ ایک بزرگ نورانی چہرہ پاکیزہ سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے وہ بزرگ بہ تعظیم تمام اونکے استقبال کو گئے اور متصل پہونچکر قدموں میں گر پڑے میں اپنے مقام پر کھڑا دیکھتا رہا جب میرے متصل پہونچے اوس شخص سے مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ اس درویش کو کچھ غرض دنیا ہے یا طالب دنیا ہے اُنہوں نے جواب دیا کہ انکو غرض دنیا ہے اور نہ یہ طالب دنیا ہیں مگر آپ کی ملاقات کی آرزو رکھتے ہیں۔ ہم یہ باتیں کر رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ ہر طرف سے صوفی آنے شروع ہوئے۔ تھوڑے عرصہ میں ایک مجمع ہوگیا اقامت پڑھی گئی۔ ایک شخص نے آگے بڑھکر نماز پڑھائی چونکہ ماہ رمضان تھا تراویح پڑھی گئی اُنہوں نے تراویح میں بارہ سیپارے پڑھے میرے دل میں بعد فراغت خیال آیا کہ اگر اور زیادہ پڑھتے

جاتے تو بہتر ہوتا۔ نماز پڑھکر ہر شخص اپنے اپنے مقام کو چلا گیا۔ میں اوس مسجد میں شب باش ہوا صبح تک وہاں رہا۔ صبح تک کوئی متنفس نہ آیا۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرمارہے تھے کہ اذان ہوئی۔ آپ نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ ہر شخص اپنی جائے اقامت پر واپس آیا۔ الحمد للہ علی ذلک ⁂

مجلس نہم۔ بتاریخ پنجم ماہ رمضان المبارک ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ گفتگو فضیلت ماہ رمضان المبارک میں ہورہی تھی۔ حضرت شیخ الاسلام دام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کا مہینا عجب بابرکت مہینا ہے۔ اس ماہ میں شیطان علیہ اللعنۃ کو لوہے کی زنجیروں سے جکڑ دیتے ہیں کہ جمیع مسلمان اوس کے شر سے محفوظ رہیں۔ اس ماہ میں در رحمت واسطے عام مسلمانوں کے کشادہ کیے جاتے ہیں کہ جسکا جی چاہے اس باب رحمت میں داخل ہو۔ اور اس ماہ کے فیض عام سے محروم نہ رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس ماہ میں ہر روز ایک ایک فرشتہ ہر ایک مومن کے سر پر خوان رحمت لیے کھڑا رہتا ہے کہ جب وہ مسلمان روزہ افطار کرے وہ فرشتہ طبق رحمت اوسکے سر پر نثار کردے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک عبادت کی جزا اور مکافات مقرر فرمائی ہے مگر روزہ کی کوئی جزا مقرر نہ فرمائی بلکہ اسکی جزا کے بارہ میں فرمایا کہ الصوم لی وانا اجزی بہ یعنی روزہ میرے واسطے ہے۔ اور میں ہی اسکی جزا دونگا۔ اوسکے بعد ارشاد فرمایا کہ روزہ درمیان مولا اور بندہ کے ایک راز ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس ماہ کے حق عزوجل نے تین حصے مقرر فرمائے اور ہر ایک کا جدا گانہ نام رکھا ہے۔ اول عشرہ کا نام عشرۂ رحمت ہے کہ اس میں رحمت عام نازل ہوتی ہے دوسرے عشرہ کا نام عشرہ مغفرت ہے کہ اس میں ہر روز ہر لحظہ و لمحہ لاکھوں مسلمانوں کی مغفرت اور رستگاری ہوتی ہے۔ تیسرا عشرہ موسوم بہ آزادی از دوزخ ہے۔ اس عشرہ میں ہر ایک مومن جو ذرہ کے برابر ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو اپنے فضل وکرم سے بخشدیتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو فرد بشر ماہ رمضان کے آنے سے خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو سال بھر کبھی رنجیدہ نہ فرماویگا۔

اور اسکے کسب میں برکت عطا فرمائیگا اور جو شخص ماہ رمضان کے ختم ہونے سے دلگیر ہوا اسکو سعادت دوجہانی نصیب فرماتا ہے اور وہ کبھی غمناک نہ ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے روزے رکھنے سے ہزار سالہ عبادت کا ثواب ملتا ہے اور بے شمار بدیاں اسکے نامۂ اعمال سے حک کیے جاتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے آخر عشرے میں شب قدر ہوتی ہے بلکہ اصل تو یوں ہے کہ اس ماہ کے آخر عشرے کی ہر ایک شب شب قدر ہے۔ مرد کو لازم ہے کہ ان راتوں میں یاد حق سے غافل نہ رہے کہ مبادا سعادت شب قدر سے محروم ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس طائفۂ صوفیہ میں ایسے ایسے مرد ہیں کہ انکو سال کی ہر ایک شب شب قدر ہے کیونکہ نعمت اس شب کی تمام راتوں میں مرکب ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہمارے سلسلہ کے بزرگوں نے اس ماہ کی ہر شب کو ایک ایک قرآن تراویح کی بیس رکعتوں میں ختم کیا ہے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ ہر شب تراویح میں دو ختم قرآن شریف فرماتے تھے اس حساب سے ساٹھ قرآن شریف تیس روز کی تراویح میں ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب میں ملک غزنی کی سیاحی میں مصروف تھا کسی شہر کی مسجد میں امام حدادی کی شرف قدمبوسی سے رمضان شریف میں مشرف ہوا اور ایک عرصہ تک انکی خدمت میں رہا وہاں ایک اور بزرگ باعظمت و ہیبت صاحب کمال شیخ محمد عبداللہ باخرزی نامی رہتے تھے امامت اس مسجد کی انسے متعلق تھی وہ بزرگ ہر شب میں تین ختم قرآن شریف کرتے تھے بلکہ چار سیپارہ اور زیادہ پڑھ جاتے تھے۔ یہ دعاگو انکے ساتھ رہا اور اس سعادت سے بھی بہرہ یاب ہوا انہوں نے مجھے نصیحت کی کہ راہ سلوک میں جفاکشی اور محنت بہت ضروری ہے جبتک مجاہدات کاملہ اور ریاضات شاقہ نکروگے مقامات اعلیٰ کو نہ پہونچوگے کیونکہ اہل صفہ کا فرمودہ ہے کہ اصل اس راہ میں مجاہدہ ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت بایزید بسطامی نے ستر برس اللہ تعالیٰ کی عبادت اسطور سے کی کہ ایک ایک دو دو برس تک نفس کو پانی سے محروم رکھا اور اسکی کوئی آرزو پوری نہ کی۔ جب انکی رسائی بارگاہ رب العلےٰ میں ہوئی ہاتف نے آواز دی کہ ابھی تمہیں آلائش دنیا باقی ہے پہلے اسے

اوسے رفع کریں تب حضوری حاصل ہوگی۔ حضرت بایزید رحؒ نے عرض کی کہ یا الٰہی تو عالم الغیب ہے
میری دانست میں میرے پاس کوئی شے دنیاوی نہیں ہے میں کس چیز کو رفع کروں حکم ہوا کہ اپنے گھر
میں دیکھو جب بغور دیکھا سوائے ایک پوستین اور مٹی کے پیالے کے دوسری چیز نہ پائی آپنے اونکو پھینکدیا
اوسوقت رسائی ہوئی۔ جب حضرت شیخ الاسلام یہ بیان فرما چکے ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور
فرمانے لگے کہ حضرت بایزید رحؒ نے بسبب ایک پوستین اور مٹی کے پیالے کے بار نہ پایا افسوس
اون آدمیوں کے حال پر کہ اونکے پیچھے اسقدر بکھیڑے لگے ہوئے ہیں وہ کیونکر بار پاویں گے
اسکے بعد شیخ الاسلام نے سب کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ ماہ رمضان ہے میری خواہش ہے کہ
اس ماہ میں ہر روز تراویح میں ختم قرآن کیا جاوے تم میں سے کون کون اس امر کو پسند کرتے ہیں
سب نے قبول کیا اور عرض کی کہ زہے سعادت اگر یہ دولت میسر ہووے اوسروز سے شیخ الاسلام
نے تراویح میں دو ختم قرآن کرنے شروع کیے بلکہ دس سیپارہ اور زیادہ پڑھتے تھے اور
چوتھائی شب باقی رہتی تھی۔ اس ماہ میں میں بھی (یعنے حضرت محبوب الٰہیؒ) موجود تھا۔ الحمد للّٰہ
علی ذالک۔ اسکے بعد گفتگو کشف وکرامت کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا
کہ ایک مرتبہ میں خدمت شیخ جلال الدین اوچی رحؒ میں حاضر تھا اونکی خانقاہ میں چند نفر
درویش قلندر وش لوہے کی سیخیں کمر میں باندھے آئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے اور کلام فایدہ
سخت ودرشت کرنے لگے آپنے اونکے واسطے کھانا منگوایا۔ سب قسم کا کھانا تھا الا دہی اوسمیں نہ تھا
انہوں نے آپکی ایذادہی کی غرض سے دہی طلب کیا دہی جماعت خانہ میں موجود نہ تھا حضرت
شیخ جلال الدین رحؒ نے دہی کی طلبی سنکر میرا مونہہ دیکھا اور میں نے اونکے رخ انور پر نظر کی فرمانے
لگے کہ دہی تو دستیاب نہیں ہوتا کیا بندوبست کیا جاوے میں نے عرض کی کہ انکو حکم دیجئے کہ
اوس موری پر جہاں سے پانی آپکے مطبخ کا باہر نکلتا ہے جاویں اور دہی لے آویں شیخ نے مطابق میری
عرضداشت کے اونکو حکم دیا یہ بات اونپر ازبس گراں معلوم ہوئی اوٹھکر بدررو پر گئے وہاں جاکر
کیا دیکھتے ہیں کہ تمام بدررو دہی سے معمور ہے جہانتک انہیں منظور تھا اوٹھا کر لائے

اور کھانا کھایا۔ بعدہ شیخ جلال الدین نے اونکو اجازت روانگی دی۔ اسکے بعد حکایت مشعر بہ احوال بزرگی شیخ جلال الدین اوچی رح بیان فرمائی۔ ایک مرتبہ کوئی شخص ساکن اوچ برائے حصول سعادت حج زیارت مدینہ منورہ گیا تھا وہاں آپ سے ملاقی ہوا حالانکہ شیخ اپنے مکان پر موجود تھے۔ القصہ ایک عرصہ تک وہاں آپکے ساتھ رہا اور مناسک حج بھی آپکے ہمراہ بجالایا۔ جب کعبہ شریف زاد اللہ شرفا وتعظیماً سے واپس آیا اور اپنے گھر رہنے لگا حضرت کی خدمت میں آتا جاتا تھا ایکروز بر سبیل تذکرہ حج کا ذکر درمیان آیا اوسنے اپنا اور آپ کا ماجرا جو ایام حج میں گذرا تھا بیان کرنا چاہا۔ آپ بروشن ضمیری سے اوسکے ارادہ پر مطلع ہوئے اور خفا ہو کر ارشاد فرمایا کہ خبردار مردان خدا کا راز فاش نکرنا۔ یہ جسم جو اس کمبل کے نیچے ہے بخدا اگر ارادہ کرے پس ایک چشم زدن میں کعبہ شریف جا پہونچے اور واپس چلا آوے اور اپنی جائے اقامت پر ہی موجود ہو۔ پھر ارشاد فرمایا کر اس شخص سے کہا کہ اپنی آنکھیں بند کر اوسنے حسب الارشاد اپنی آنکھیں بند کیں ایک لحظہ کے بعد آپنے آنکھیں کھولنے کو ارشاد فرمایا۔ جب اوسنے آنکھیں کھولیں اپنے تئیں اور حضرت خواجہ کو کوہ قاف میں متصل اوس فرشتہ کے جو کوہ قاف پر موکل ہے پایا اور پھر اوسی وقت اپنے آپکو اور شیخ کو اوسی جگہ موجود پایا جہاں یہ گفتگو ہو رہی تھی۔ اوس شخص نے یہ کرامت دیکھکر اعتراف کیا کہ بیشک ارشاد والا صحیح ہے۔ مردان خدا کو سوائے خدا تعالی عزاسمہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ شیخ جلال الدین اوچی اوچ میں نماز کبھی نہ پڑھتے تھے جب وقت نماز کا ہوتا آپ غائب ہو جاتے۔ آخر معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ زاد اللہ شرفا وتعظیما میں نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فرمارہے تھے کہ ایک مرتاض ریاضت کش جوگی حاضر خدمت ہوا۔ زمین ادب چومی۔ ہیبت حضرت کی اسقدر اوسپر مستولی ہوئی کہ اوسنے جو زمین چومنے کے واسطے سر جھکایا تھا پھر نہ اوٹھا سکا۔ دیر تک ویسا ہی رہا۔ آپنے یہ حال ملاحظہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ سر اوٹھاؤ اوسنے فوراً سر اوٹھایا اور ہاتھ باندھکر حضرت شیخ الاسلام کے سامنے کھڑا ہوا آپنے ارشاد فرمایا کہ اے جوگی کہاں سے آتے ہو۔ اور

جوگی پر حضرت شیخ الاسلام کی ہیبت اسقدر غالب ہو گئی تھی کہ باوجود حضرت شیخ الاسلام نے تین مرتبہ دریافت حال کیا اااوسنے کچھ جواب نہ دیا۔ جب چوتھی مرتبہ اپنے دریافت فرمایا آہستہ سے جواب دیا کہ آپ کی ہیبت مجھ پر اسقدر غالب ہو گئی ہے کہ میری زبان سے کلمہ باہر نہیں نکلتا اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ یہ جوگی کسی امر کا دعویٰ کرکے آیا تھا جب میرے سامنے پہونچا مجھے خیال آیا کہ سر اس جوگی کا زمین سے مل جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ تم نے مشاہدہ کر لیا ہے۔ جب یہ جوگی اپنے ارادہ سے مستغفر ہوا تب میں نے سر اوٹھانے کا حکم دیا۔ اگر یہ اپنے ارادہ سے باز نہ آتا تا قیامت سر اوسکا زمین سے پیوست رہتا اسکے بعد آپ اوس جوگی سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ تم نے اپنا کام کہاں تک کمال کو پہنچایا ہے اوس نے جواب دیا کہ جوگیوں کے ہاں کمال یہ ہے کہ جب چاہیں ہوا میں اوڑ جائیں۔ یہ کہکر ہوا میں بلند ہوا۔ حضرت شیخ الاسلام نے بھی اپنی جوتیاں ہوا میں رواں کیں وہ جوگی کے سر سے اوپر چلی گئیں اور اوسکے سر پر لگنے لگیں۔ جوگی چپ و راست بہت چھپتا پھرا مگر جوتیوں نے پیچھا نہ چھوڑا۔ الغرض اوسے مار مار کر روبرو شیخ الاسلام کے لا کھڑا کیا۔ جوگی معترف ہوا کہ جس شخص کی جوتیوں کا یہ مرتبہ ہے وہ خود کس درجہ میں ہوگا۔ یہ کہکر جوگی مشرف باسلام ہوا اور تھوڑے عرصہ میں از واصلان الٰہی ہو گیا۔ بعد اسکے اُس جوگی نے حالات وکیفیت ماہ و روز بیان کرنے شروع کیے کہ دنیا میں جو انسان نیک و بد ہوتے ہیں اوسکا یہی سبب ہے کہ مرد مباشرت بلا دریافت اوقات سعد و نحس کے کرتے ہیں۔ اگر وقت نیک ہوا اولاد نیک ہوتی اور بوقت نحس مباشرت کرنے سے اولاد بدبخت ہوتی ہے۔ پس لازم ہے کہ آدمی اوقات نیک و بد جانیں کہ اولاد صالح ہو۔ الغرض اوس نے اسکے متعلق تمام کیفیت اور حالات بیان کیے میں بغور سنتا رہا اور اون سبکو ذہن نشین کرکے شیخ الاسلام کی خدمت میں عرض کیا۔ آپنے متبسم ہو کر ارشاد فرمایا کہ مولانا نظام الدین بہتر ہوا جو تم نے سیکھا مگر تم کو اس سے فائدہ نہیں پہونچیگا بعد اسکے چند نفر درویش صوف پوش جو بیت المقدس سے آئے تھے خدمت شیخ الاسلام میں حاضر ہوئے

آپ نے بیٹھنے کو ارشاد فرمایا سب بیٹھ گئے اور شیخ الاسلام کی جانب بنظر غور سے دیکھنا شروع کیا ہر بار
غائر نظر سے شیخ الاسلام کو دیکھتے تھے اور حضرت اپنا سر مبارک نیچے فرما لیتے تھے۔ جب اون درویشوں کو
یارای ضبط نہ رہا بیساختہ کہہ اوٹھے کہ ہم نے آپکو بیت المقدس میں جھاڑو دیتے دیکھا ہے اور
جب ہم نے آپ سے نام دریافت کیا تھا آپنے فرید اجودھنی بتلایا تھا یہ سنکر شیخ الاسلام نے ارشاد
فرمایا کہ بے شک تم سچ کہتے ہو لیکن تم نے عہد کیا تھا کہ یہ بات ہم کسی سے نہ کہیں گے آپ وہ وعدہ
فراموش کر گئے یہ سنکر وہ شرمندہ ہوئے بعد اسکے شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ ای عزیزو اللہ تعالے
کے ایسے بندے ہیں کہ ہر جگہ موجود رہتے ہیں خانہ کعبہ اور بیت المقدس میں بھی اور جہاں آپ بیٹھے
ہیں وہاں بھی یہ ارشاد فرماکر اون سے ارشاد فرمایا کہ آنکھیں بند کرو انہوں نے آنکھیں بند کیں
پھر فرمایا کہ آنکھیں کھولو انہوں نے آنکھیں کھولیں۔ جو شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا تھا معائنہ
کیا سب نے لیش نعرہ مارکر بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا مشرف بہ بیعت حضرت شیخ الاسلام ہوئے
آپنے اونہیں سیوستان میں رہنے کے واسطے ارشاد فرمایا اور ولایت سیوستان تفویض اون کے حوالے
کے کی۔ بعد اسکے آنیوالوں کی زبانی معلوم ہوا کہ حضرت شیخ الاسلام روزانہ ایک مرتبہ
بیت المقدس جاتے ہیں اور وہاں سے بعد جاروب کشی واپس تشریف لاتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت
شیخ الاسلام نے اپنی ریاضت اور مجاہدہ کی حکایت بیان فرمائی کہ میں بیس برس عالم تفکر میں
کھڑا رہا بالکل نہیں بیٹھا میرے پاؤں سوج گئے تھے اور خون اون سے بہتا تھا مجھے یاد نہیں کہ ان
بیس سال میں میں نے کچھ کھایا ہو۔ شیخ الاسلام یہ بیان فرما رہے تھے کہ درویش شہاب الدین غزنوی
کہ یاران اعلی شیخ الاسلام سے تھے تشریف لائے آپ نے اونہیں بیٹھنے کے واسطے ارشاد فرمایا
وہ حکم پاکر بیٹھ گئے شاید والی لاہور نے اونکو سو دینار شیخ الاسلام کو نذر دینے کے واسطے دیے
تھے۔ شہاب الدین نے پچاس نذر کیے اور پچاس آپ رکھے۔ چونکہ حضرت شیخ الاسلام روشن ضمیر تھے
آپنے قبول فرماکر ارشاد فرمایا کہ شہاب الدین خوب تقسیم برادرانہ کی برادر دار نصفا نصفی کی
ہے درویشوں کو یہ بات لازم نہیں وہ شرمندہ ہوئے اور فوراً بقیہ دینار نکالکر حضرت

کی خدمت میں نذر گذرانیں۔ حضرت شیخ الاسلام نے وہ سو دینار اونہیں عنایت فرمائے اور ارشاد
فرمایا کہ یہ بات اسواسطے کی گئی کہ خیانت بڑا گناہ ہے خائن اگر کتنی ہی عبادت کرے الا مقصود
کو نہ پہونچیگا۔ اسکے بعد شیخ شہاب الدین نے از سر نو بیعت کی کہ اونکی ابتدائی بیعت میں خلل آگیا
تہا اور بعہدہ تلقین اور ہدایت سے مقامات اعلی کو پہونچاکر اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ الحمد
للہ علی ذلک۔

مجلس دہم بتاریخ پنجم شوال المکرم ۶۵۵ہجری سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ شیخ جمال الدین
ہانسوی شیخ بدرالدین غزنوی۔ مولانا بدرالدین اسحاق اور بہت سے اصفیای عظام حاضر
خدمت تہے وہ جوگی بہی حاضر تہا میں نے جوگی سے دریافت کیا کہ طریقہ تمہارے جوگ کا کیا
ہے۔ اور اصل کام درمیان تمہارے کونسا ہے اوسنے جواب دیا کہ ہمارے مسلک میں
نفس آدمی میں دو عالم ہوتے ہیں ایک عالم علوی دوسرا عالم سفلی۔ حضرت شیخ الاسلام قدس
سرہ العزیز نے یہ سنکر ارشاد فرمایا کہ فی الواقع یہ سچ کہتا ہے۔ عالم سفلی میں نگہداشت پاکی اور پارسائی
کی ہے۔ یہ فرماکر حضرت شیخ الاسلام آنکہوں میں آنسو بہر لائے اور فرمانے لگے کہ مجہکو اسکا یہ کہنا
بہت اچہا معلوم ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص دعوی دوستی حق تعالی سبحانہ کا کرے
اور اوسکے دلمیں محبت دنیاوی ہو وہ کاذب ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی حمید الدین
ناگوری کتاب تاریخ میں تحریر فرماتے ہیں کہ نزول رحمت الٰہی کے تین وقت ہیں۔ اول حالت
سماع دوم وقت کہانا کہانیکے جبکہ کہانا بہ نیت قوت برائے طاعت الٰہی کہایا جاوے۔ سوم
درویشوں کے اجتماع کے وقت جبکہ آپس میں بیٹہیں اور ذکر و مکالمہ میں مشغول ہوں
شیخ الاسلام قدس سرہ یہ فرمارہے تہے کہ چہہ یا سات نفر درویش وارد ہوئے۔ سرخ و سال
الاصحاب نعمت خاندان عالیہ چشتیہ کے مرید تہے۔ شیخ الاسلام رضی اللہ تعالی عنہ نے
اونکی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹہلایا۔ اونہوں نے خدمت شیخ الاسلام میں عرض کی کہ ہم میں سے
ہر ایک کو کچہہ کہنا ہے اگر حضرت اپنے کسی خادم کو حکم دیں پس وہ ہمارا ماجرا

سے حضرت شیخ الاسلام نے منظور کیا۔ مجھے حکم دیا کہ تم جاؤ اور مولانا بدرالدین اسحاق کو اپنے ساتھ لو اور
اونکا ماجرا سنو ہا لقصہ میں اور بدرالدین اسحاق اونکا ماجرا سننے لگے۔ اسقدر نرمی سے گفتگو کرتے
تھے کہ مجھے اور بدرالدین اسحاق کو اونکی حسن تقریر سے گریہ طاری ہوگیا۔ اور ہم دونوں نے اپنے
دل میں یہ خیال کیا کہ کیا عجب ہے کہ یہ فرشتے ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہماری تعلیم کے واسطے
بھیجا ہو کہ مکالمہ اس نہج سے کرنا چاہیے جب ہم اونکا ماجرا سن چکے اور خدمت شیخ الاسلام میں حاضر
ہوکر اُنکا ماجرا عرض کیا۔ حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ ماجرا اسیطرح
بیان کرنا چاہیے کہ بہنگام تقریر رگ گردن بھی جنبش نکرے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب ایک شخص کھانا
بہ نیت قوت بجائی طاعت کھاتا ہے یہ کہانا اسکا کہانا نہیں ہے بلکہ عبادت ہے۔ اسکے بعد گفتگو
حضرت عبداللہ بن مسعود رض کی تعریف میں واقع ہوی کہ بڑے عالم تھے۔ حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد
فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رض کی شان میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
ہے کہ عبداللہ بن مسعود رض ظرف علم ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ مجلس حضرت شیخ الاسلام
خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح میں حاضر تھا۔ رئیس نام میرا ایک شخص ہم خرقہ تھا۔ اوس نے
خدمت حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ میں حاضر ہوکر عرض کی کہ میں نے آجکی رات ایسا خواب دیکھا
کہ ایک قبہ ہے اور حوالی قبہ میں خلق اللہ کا اژدحام ہے ایک شخص اس قبہ کے اندر سے باہر آتا ہے
اور پیغام خلائق لیکر پھر اندر جاتا ہے میں نے آدمیوں سے پوچھا کہ اس قبہ میں کون صاحب تشریف
فرما ہیں اُنہوں نے جواب دیا کہ اس قبہ میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے
ہیں اور یہ شخص جو آتے جاتے ہیں خواجہ عبداللہ بن مسعود رض ہیں میں اونکے نزدیک گیا سلام
عرض کیا اور ملتجی ہوا کہ مجھے زیارت حضرت رسالت پناہ صلعم سے مشرف ہونے کی خواہش ہے
میرا یہ بیان سنکر حضرت خواجہ عبداللہ بن مسعود رض اندر تشریف لے گئے اور باہر آکر ارشاد فرمایا کہ
حضرت رسول مقبول صلعم ارشاد فرماتے ہیں کہ تجھے ابھی اہلیت ہماری زیارت کی نہیں ہوئی ہے لیکن
میرا سلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے کہو اور اتنا اور کہنا کہ آپ ہمیشہ تحفہ بھیجا

کرتے تھے وہ پہونچتا رہتا مگر اب تین روز سے نہیں آیا مانع اسکا بخیر ہو۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ العزیز نے حالات مجاہدات حضرت خواجہ شہید المحبت رضہ بیان فرمانے شروع کیے کہ بیس برس تک آپ رات کو مطلق نہ سوئے اور زمین سے پہلو نہ لگایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ درویشی میں خواب حرام ہے۔ کیونکہ درویش کو خواب و قرار حرام ہے۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فرما رہے تھے کہ شمس دبیر حاضر خدمت ہوئے اور قدمبوسی کے بعد کھڑے ہو کر عرض کیا کہ میں نے حضور کی مدح میں ایک قصیدہ کہا ہے اگر اجازت والا ہو قصیدہ سنایا جائے۔ حضرت شیخ الاسلام نے اجازت عنایت فرمائی شمس دبیر نے کھڑے ہو کر سنانا شروع کیا۔ جب قصیدہ ختم ہوا آپنے ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے۔ حضرت نے دوبارہ پڑھنے کے واسطے ارشاد فرمایا۔ وہ پڑھنے لگے۔ آپ سنتے جاتے تھے کسی شعر پر استحسان فرماتے اور کسی کسی شعر میں مناسب حال اصلاح بھی دیتے تھے۔ جب تمام قصیدہ سن چکے ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ عرض کرنا ہو کرو۔ شمس دبیر حضرت شیخ الاسلام کے قدموں میں گر پڑے اور عرض کی کہ میری صرف ایک بڑھیا ماں ہے جسکی پرورش سے میں قاصر ہوں کہ نہایت تنگی معاش رکھتا ہوں۔ شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ اچھا شکرانہ لاؤ۔ الغرض شمس دبیر گھر جا کر چند جیتل رکابی لائے اور حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے روبرو رکھے آپنے فاتحہ پڑھکر تقسیم کا حکم دیا۔ ہر کسی کو موافق قسمت کے کم و بیش پہونچے چار چھے ہی ملے تھے۔ برکت دعای شیخ الاسلام سے شمس دبیر کو وسعت و فراخی حاصل ہوئی۔ چند روز میں وہ سلطان غیاث الدین بلبن (شہنشاہ دہلی) کے دبیر ہوئے۔ اور کام اونکا بنگیا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس یازدہم پنجم ماہ شوال ۶۵۵ ہجری سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی والی اجودھن نے اپنے کارکنوں کے ہاتھ دو گانوں کی معافی کی مثال اور دو سو روپیہ نقد بطور نذرانہ روانہ کیے تھے وہ حاضر لائے گئے اور نقد مع مثال دیہات خدمت شیخ الاسلام میں پیش کیا گیا۔ آپنے متبسم ہو کر فرمایا کہ میں نے آجتک کوئی شے مثل دیہات وغیرہ کسی سے قبول نہیں کی اور نہ یہ سنت ہمارے خواجگان کی ہے تم واپس لیجا کر کہدو کہ اسکے طالب بہت ہیں اونہیں دینا چاہیئے۔ اس کے بعد

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ایک حکایت مناسب اسی معنی کی بیان میں فرمائی کہ سلطان
ناصر الدین (جو سلطان غازی کہلاتے ہیں) کے زمانہ میں سلطان غیاث الدین بلبن (وزیر
سلطان غازی) بروقت واپسی از ملتان بجانب دہلی میری ملاقات کے واسطے اجودہن میں
آئے اور جب مجھ سے ملاقی ہوئے مثال چار گاؤں کے اور کسیقدر نقد میری نذر کیا اور عرض کی کہ
مثال چار گاؤں کی حضرت کے واسطے اور نذرانہ درویشوں کے لیے ہے۔ میں نے جواب دیا کہ آپ اسکو واپس
لے جائیں طالب اسکے بہت ہیں انکو دینا چاہیئے کہ ہمارے خواجگان کی یہ رسم نہیں ہے بعدہ
شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے کہ اگر میں دیہات قبول کروں اور مال تم سے لوں تو لوگ
مجھے درویش نہ کہینگے مالدار کہیں گے اور درویش دیہہ دار میرا لقب ہو جاویگا بس کیوں یہ
بات خلق اللہ سے کہلوائی اور نیز بعد اسکے یہ مونہہ درویشوں میں دکھلانے کے قابل نہ رہیگا
اور میں انکے درمیان کھڑا نہ ہو سکوں گا۔ حاشا وکلا مجھے یہ امر منظور نہیں اسکو واپس لیجاؤ اور دوسروں
کو دو کہ طالب اسکے بہت ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکمرتبہ خدمت شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی میں وزیر سلطان شمس الدین التمش انار اللہ برہانہ حاضر آیا اور مثال چھہ گاؤں کی
اور ایک طشت پر از زر نذر کیا اور عرض کی کہ یہ سلطان شمس الدین کی جانب سے ہدیہ ہے
حضرت شہید المحبت متبسم ہوئے اور فرمانے لگے کہ مجھے قبول کرنے میں عذر نہوتا اگر خواجگان ماقبل
نے بھی قبول فرمایا ہوتا جبکہ اونہوں نے قبول نہیں فرمایا میں کیوں کر قبول کر سکتا ہوں اگر
آجکے دن انکے طریقہ پر نہ چلا اور متابعت نہ کی تو کل کے روز کسطرح سے اونکے روبرو سرخرو
ہونگا اسکو واپس لیجاؤ کہ طالب اسکے بہت ہیں کہ اسکے واسطے ٹوپی سر سے اتار کر نیچے رکھدیتے ہیں بعد
اسکے گفتگو احادیث مشارق الانوار کے بارے میں ہوئی حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا
کہ جو کچھہ صاحب مشارق نے لکھا ہے نہایت صحت کے ساتھہ لکھا ہے۔ سب احادیث مشارق الانوار
کی صحیح ہیں۔ بیس ہزار حدیثیں مشارق میں منقول ہیں۔ بعد اسکے مولانا رضی الدین صغانی
رحمہ اللہ کی حکایت بیان فرمائی کہ جب انہیں روایت حدیث میں مشکل درپیش ہوتی

اور صدق کو نزاع تھی وہ خدمت صاحب مشارق میں رجوع کرتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وقت تنہا بیٹھے تھے سوائے عبداللہ بن عباس رض کے اور دوسرا شخص موجود نہ تھا آپنے عبداللہ بن عباس کا ہاتھ پکڑکر اپنے برابر کھڑا کیا وہ ہٹ کر اپنی جگہ چلے گئے حضرت نے دوبارہ پھر ایسا ہی کیا۔........ پھر وہ ہٹ کر اپنی جگہ چلے گئے حضرت رسول مقبول صلعم نے دریافت کیا کہ برابر کیوں نہیں کھڑے رہتے۔ عبداللہ بن عباس رض نے عرض کیا کہ اس نخیف کی مجال نہیں جو حضور کے برابر کھڑا ہو۔ آپکو اُنکی یہ حسن ادب کی بات بہت اچھی معلوم ہوئی اونکے حق میں دعا کی اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ (یعنے بار خدایا اسکو دین میں فقیہ کر) اسکے بعد گفتگو کشف وکرامات کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ کرامت کا اظہار نکرنا چاہیے کہ یہ کام پست حوصلہ لوگوں کا ہے مشائخ طبقات نے اس اظہار کو پسند نہیں کیا اس سے نفس کو ایک طرح کا تکبر پیدا ہوتا ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ خواجہ حسن نوری رح دریائے دجلہ کے کنارے پر تشریف لے گئے ایک ماہی گیر نے دریا میں جال ڈال رکھا تھا آپنے اپنے دلمیں خیال کیا کہ اگر مجھہ میں کرامت ہوگی ضرور ایک مچھلی ڈھائی من وزنی بلا کم وبیش اس جال میں آنی چاہیئے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ماہی گیر نے جب جال کھینچا ڈھائی من کی مچھلی جال میں سے نکلی۔ جسوقت یہ خبر حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو پہونچی آپنے ارشاد فرمایا کہ کاش اوس جال میں ایک سانپ ہوتا اور حسن نوری کو ڈستا اور وہ شہید وفات پاتے۔ اب معلوم نہیں اونکی عاقبت کیسی ہوگی اسکے بعد شیخ سعدالدین حموی رح کی حکایت بیان فرمائی کہ میرا اور اونکا بہت ساتھہ رہا ہے فرماتے تھے کہ جس نے کرامت ظاہر کی اوسنے ایک فرض ترک کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ برادرم شیخ سعدالدین حموی رح فرماتے تھے کہ والی شہر مجھہ سے عقیدہ رکھتا تھا ایک روز میرے مکان پر آیا اور اپنا حاجب اندر واسطے خبر لانیکے بھیجا کہ صوفی سے کہو کہ باہر آوے ہم اوسے دیکھنا چاہتے ہیں۔ حاجب نے اندر آکر پیغام بادشاہ کا مجھہ سے کہا میں نے اوسکی بات پر کچھہ التفات نکیا اور نماز میں مصروف ہوا حاجب نے باہر نکل کر ماجرا اُسکے

گذشتہ بادشاہ سے کہا۔ بادشاہ سواری سے اُتر کر اندر آیا میں اُسے آتا دیکھکر واسطے تعظیم کے اٹھا معانقہ کیا اور دونوں ایک جگہ بیٹھے اوسوقت میں نے خادم کو اشارہ کیا کہ ایک طباق میں سیب لگاکر لادے جب سیب آگئے میں نے سیب کو پارہ کر کے خود کھانا اور بادشاہ کو دینا شروع کیا۔ اس طباق میں ایک سیب سب سے بڑا تھا اُسے دیکھکر بادشاہ کے دلمیں گزرا کہ اگر شیخ کو صفائی باطن حاصل ہوگی تو یہ سیب مجھے اُٹھا کر دیں گے۔ بادشاہ کے دلمیں اس خیال کا گزرنا تھا کہ میں نے وہی سیب اٹھایا اور بادشاہ کی جانب مخاطب ہوکر یہ حکایت بیان کی کہ ایکبار تبہ سفر حضر میں میرا گذر کسی شہر میں ہوا۔ اس شہر میں ایک جماعت دیکھی کہ ایک بقال نے ایک گدہے کی دو آنکھیں کپڑے سے باندہیں اور اس مجمع میں ایک شخص کے ہاتھ میں اپنی انگوٹھی اوتار کر دی اور اس گدہے کو اون آدمیوں کے حلقہ میں چہوڑ دیا۔ گدھا چشم لبستہ اوس مجمع میں ہر کسیکو سونگھتا پہرتا تہا یہاں تک کہ اوس مرد کے پاس جسکے ہاتھ میں انگشتری تہی آیا اوسکو سونگھہ کر کہڑا ہو گیا بقال نے پہونچکر انگشتری اوس سے لے لی بعد اس تقریر کے بادشاہ کی جانب مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ اگر میں کشف وکرامت سے کوئی بات کروں تو اپنے تئیں اوس گدہے کے برابر کروں۔ اگر نکروں اور کرامت نہ دکہلاؤں تمہارے دلمیں یہ خیال گذرے گا کہ اس درویش کو صفائی باطنی نہیں ہے۔ یہ کہکر وہ سیب بادشاہ کو دیدیا یہ سُنکر حضرت شیخ الاسلام ہائے ہائے کر کے رو پڑے اور فرمانے لگے کہ مردانِ خدانے اپنی ذات کو پوشیدہ رکھا ہے کسی شخص کے آگے ظاہر نہیں کیا۔ حضرت شیخ الاسلام یہ بیان فرمارہے تھے کہ بانگِ نماز ہوئی۔ حضرت اوٹھکر نماز میں مصروف ہوئے۔ دعاگو اپنے مقام کو واپس آیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس دوازدہم تاریخ دہم ماہ شوال ۶۵۶ھ ہجری علی صاحبہا الف الف تحیۃ والسلام سعادت قدمبوسی میسر ہوئی شیخ بدرالدین غزنوی اور بہت سے صوفیائے کرام حاضر خدمت تھے گفتگو امیرالمومنین عمر بن الخطابؓ کے عدل کے بارہ میں ہورہی تہی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جب تک امیرالمومنین عمر بن الخطابؓ ایمان لائے تھے بانگ نماز کی غار میں دی جاتی تہی جس روز امیر

المومنین ایمان لائے تلوار ننگی کھینچکر کھڑے ہوگئے اور بلال رضہ سے کہا کہ منبر خانہ کعبہ پر چڑھکر اذان دو۔ ایسا ہی کیا گیا۔ جب اذان علانیہ ہوئی کافروں میں لرزہ پڑگیا کہ آج کیا سبب ہوا جو یاران محمد صلے اللہ علیہ وسلم علانیہ اذان دیتے ہیں اوس مجمع کفار سے ایک نے کہا کہ آج عمر بن الخطاب رضہ ایمان لائے ہیں۔ یہ سنتے ہی کمر جملہ کفار کی ٹوٹ گئی۔ آپس میں کہنے لگے کہ آج ہمارے مذہب میں خلل پڑگیا کہ عمر رضہ نے دین محمدی قبول کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز عمر بن الخطاب رضہ درہ لیے ہوئے جارہے تھے کہ ایک دہی والا راستہ میں کھڑا ہوا رو رہا تھا۔ آپ نے اوس سے دریافت کیا کیوں روتا ہے۔ اوس نے جواب دیا کہ آپ اس امر کو روا رکھتے ہیں کہ آپکے عہد میں دہی میرا گر پڑے اور زمین اوسے پی جاوے۔ امیر المومنین رضہ کو یہ سنکر ایک حالت پیدا ہوئی وہیں کھڑے ہوگئے اور درّہ اُٹھا کر نعرہ مارا کہ اے زمین دہی دیتی ہے یا نہیں ورنہ اس دُرّے سے عدل کروں ہنوز یہ کلمات آپکے دہن مبارک سے پورے نکلے ہی نہ تھے کہ زمین پھٹ گئی اور دہی اوپر نکل آیا۔ اس دہی والے نے سبوچہ اپنا پُر کیا اور چلا گیا۔ اسکے بعد حضرت امیر المومنین رضہ کی بزرگی کے بارہ میں حکایت بیان فرمائی کہ ایک روز آپ بیٹھے ہوئے اپنے خرقہ میں بخیہ کر رہے تھے پشت مبارک آپکی جانب آفتاب تھی تمازت آفتاب سے پشت مبارک گرم ہوگئی۔ آپنے نگاہ غضب سے آفتاب کی طرف دیکھا معاً فرشتوں کو حکم ہوا کہ نور آفتاب کا محو کریں کہ گستاخی سے حضرت عمر رضہ کے ساتھ پیش آیا فرشتوں نے فی الفور تعمیل کی اور نور آفتاب سے لے لیا۔ جملہ جہان تاریک ہوگیا۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اوس زمانہ میں حیات تھے از حد غمناک ہوئے فرمانے لگے شاید قیامت قائم ہوئی جو نور آفتاب سے لیا گیا۔ یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور بیان کیا کہ یا رسول اللہ قیامت قائم نہیں ہوئی نور آفتاب بوجہ گستاخی کرنے خدمت عمر بن الخطاب رضہ میں لیا گیا ہے کہ اونکی پشت مبارک پر اسکی تیز شعاعیں پڑیں کہ وہ گرم ہوگئی اور اُنہوں نے نگاہ گرم سے جانب آفتاب دیکھا۔ حق تعالی نے حکم دیا کہ نور اوسکا لیا جاوے اور جبتک عمر رضہ معاف نہ فرماویں اوسکو واپس نہ ملے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ

وسلم نے یہ ماجرا سنکر حضرت عمر فاروق رضہ کو طلب فرمایا اور شفاعت کی حضرت عمر رضہ نے معاف فرمایا کہ اگرچہ میں نے غصہ سے آفتاب کو دیکھا تہا لاحضور کے حکم سے معاف کرتا ہوں فی الفور جہان روشن ہوگیا اسیطرح اونکی بزرگی کے بارہ میں ایک اور حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ آپنے قیصر روم کے پاس ایلچی روانہ کیا کہ وہ مال نہ بہیجتا تہا ہمیشہ حیلہ وحوالہ اور عذر لاطائل پیش کرتا تہا۔ اسکو اون دنوں فقرا امیرالمومنینؓ سے خبر ہوگئی تہی اوسنے بہی دو ایلچی آپکی خدمت میں روانہ کیئے کہ وہ آپکے حالات دیکہکر قیصر روم کے سامنے اسکا اظہار کریں۔ اگر لائق ہوں تو مال اوا ہووے ورنہ خیر۔ جب فرستگان قیصر مدینہ شریف میں آئے امیرالمومنینؓ کے مکان پر گئے آپ وہاں تشریف فرما نہ تہے لوگوں سے دریافت کیا کہ امیرالمومنین کہاں تشریف فرما ہیں۔ لوگوں نے جواب دیا کہ خطیرہ میں تشریف رکہتے ہیں۔ الغرض وہاں گئے دیکہا کہ آپ خرقہ میں بخیہ کررہے ہیں ایلچیوں نے پہونچتے ہی سلام کیا۔ امیرالمومنین نے اپنی روشن ضمیری سے دریافت کیا کہ یہ فرستادگان قیصر روم ہیں۔ پس انکی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ مال لائے انہوں نے عرض کیا نہیں قیصر مال نہیں دیتا آپکے سامنے درہ رکہا ہوا تہا اوٹہایا اور ارشاد فرمایا کہ ہم نے قیصر کو تخت سے گرادیا۔ ایلچی حیرت زدہ ہوکر واپس گئے اثنا راہ میں انکو خبر پہونچی کہ قیصر تخت پر بیٹہا ہوا رہا کرتا تہا ناگاہ دیوار پہٹی اور ایک ہاتہ مع درہ نکلا جو قیصر کی گردن میں لگا۔ جس سے اسکا سر جدا ہوکر گر پڑا۔ انہوں نے یہ کیفیت بلو اجبہ معائنہ کی تہی مفصل پہونچکر بیان کی۔ بعد اسکے اسقدر مال آیا جسکا حساب نہیں اور ہزارہا کفار معائنہ اس کرامت سے مسلمان ہوگئے الحمد للہ علی ذالک

مجلس سیزدہم بتاریخ بست ویکم ماہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی گفتگو دربارۂ ترک دنیا ہورہی تہے آپنے ارشاد فرمایا کہ ایکمرتبہ ایک بزرگ پانی پر مصلا بچہا کے نماز پڑہ رہے تہے جب فراغت پاچکے یہ دعا مانگی کہ بار خدایا خضر نے گناہ کیا ہے اوسے توبہ نصیب فرما۔ اسیوقت خضر علیہ السلام بہی آئے اور کہا اے برادر مجہسے کیا گناہ سرزد ہوا ہے جسکی میں توبہ کروں انہوں نے کہا تونے بیابان میں ایک درخت نصب کیا ہے جسکے سایہ میں بیٹہتا ہے اور کہتا

ہے کہ واسطے خدا اسکا اوسے لگایا ہے خضر علیہ السلام فی الحال مستغفر ہوئے اسکے بعد انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھکو تمام دنیا دی جاوے اور واسطے قبول کرنے کے حکم ہو اور یہ بھی کہا جاوے کہ ہم اسکا حساب تم سے نہیں لیں گے اور یہ بھی کہیں کہ اگر قبول نکریگا پس تجھے دوزخ میں ڈالینگے پس میں دوزخ قبول کروں گا دوزخ کو دنیا پر ترجیح دوں گا خضر علیہ السلام نے اسکا سبب دریافت کیا آپنے جواب دیا کہ دنیا مبغوضۂ خدا ہے اللہ عزوجل اوسکو دشمن رکھتا ہے میں اسکی خاطر سے دوزخ قبول کرونگا مگر دنیا نہیں — اسکے بعد گفتگو دربارۂ مشغولی حق ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ آدمی کو لازم ہے کہ ہر حال یاد حق میں مشغول رہے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام نے ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص نے کسی درویش صاحب کمال سے درخواست کی کہ بوقت مشغولی حق میرے حق میں دعا فرمائیگا۔ آپنے جواب دیا کہ مجھے بڑا افسوس اس امر کا ہے کہ ایسے وقت میں تیری یاد آوے اور میں دعا کروں۔ اسکے بعد گفتگو دربارہ عقد کتاب ہوئی۔ کتاب مفصل آپکے روبرو رکھی ہوئی تھی آپنے اوسکی غرض بیان فرمانے شروع کیے اسی درمیان میں فرمایا کہ اللہ تعالی کی آدمیوں پر دو منت ہیں ایک ظاہری دوسری باطنی منت ظاہری یہ ہے کہ اوسنے ہدایت کے واسطے پیغامبر علیہم السلام بھیجے۔ دوسری منت باطنی عقل ہے کیونکہ اگر عالم کو عقل نہو علم سے اوسے کچھ فائدہ نہ پہونچیگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے آثار تابعین میں لکھا دیکھا ہے کہ جب مہتر آدم علیہ السلام پر حضرت جبرئیل نازل ہوئے فرمان ہوا کہ علم و عقل بھی لیجاؤ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ غرضکہ آپ علم و عقل دونوں حضرت کی خدمت میں لائے مہتر آدم متفکر ہوئے کہ اسمیں سے کسکو قبول کروں۔ پس بعد بہت ہی غور کے عقل آپنے قبول فرمائی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر سلیمان علیہ السلام کو اونکے صحیفے میں فرمان ہوا تھا کہ جملہ عاقلوں اور صالحوں کو واجب ہے کہ چار ساعت سے غافل نرہیں۔ اول ایک ساعت چاہیے کہ اوسمیں اپنے خداوند سے ملاقات کریں یعنے نماز پڑھیں اور نماز کے آخر میں ساعت دعا کے کہ ساعۃ فیھا یناجی ربہٗ اور دوسری ساعت وہ ہے کہ ہر شخص اپنی حالت پر غور کرے اور دیکھے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔

کیا کھاتا ہوں کیا پیتا ہوں۔ کیسے اعمال مجھ سے سرزد ہوتے ہیں۔ اور ایک ساعت محاسبہ نفس کی ہونی چاہیئے۔ کہ کھاوے پیوے اور سووے اور نفس کو اوسکی مراد کو پہونچاوے وساعۃ یجالس عند الاخوان یخبرون عن غوائبہ یعنے ایک ساعت یہ شخص اپنے بھائیوں کے پاس بیٹھے اور جو اونکی برائیاں اوسکی نظر میں آویں کسی شخص سے نہ کہے اور نزدیک مردمان زشت خو ناپسندیدہ کے نہ بیٹھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدرستی علم وعقل دونوں شریک ہیں کہ جدا نہیں ہو سکتے کیونکہ عقل کو بغیر علم کے چارہ نہیں پس فاضل ترین مردمان وہ ہے جو اپنی ذات کو پہچانے وہی صاحب عقل ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی حمید الدین ناگوری رح تحریر فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی غایت ہے اور غایت عبادت کی عقل ہے اور عبادت بے علم کے ہیچ بیہودہ ہے۔ اور علم بغیر از عقل درد سر ہے اور عبث روز قیامت بھی عقل ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت امام اعظم رح سے پوچھا کہ آپ جو آیت اور حدیث سے ہزارہا مسئلہ استنباط فرماتے ہیں یہ کس قوت سے فرماتے ہیں آپنے ارشاد فرمایا عقل سے۔ اگر عقل نہوتی تو ایک مسئلہ بھی استخراج نہیں کر سکتا تھا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ تمام وجوہات مندرجۂ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ عقل لطیف ترین جملہ اشیا ہے۔ اگر عقل نہوتی معرفت باریتعالی کسیطرح ممکن نہ تھی اتنے میں اذان نماز کی ہوئی۔ حضرت شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر واپس آئے۔

مجلس چہاردہم۔ بتاریخ دوم ماہ ذی قعدہ ۶۵۵؁ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ گفتگو علم اور فضل کے بارے میں ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ علم تمام عبادتوں سے افضل ہے اللہ تعالی کے نزدیک اور اوسکا فضل نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ سے زیادہ ہے۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ علم کی قدر ومنزلت عالم ہی جانتے ہیں۔ اور زہد کی قدر زاہد۔ اور علوم میں ایک ایسا علم ہے کہ عالم بھی اوسکو نہیں جانتے اور کام ان دونوں سے باہر ہے۔ مرد کو لازم ہے کہ ان دونوں امور سے گذر جائے اور اپنے دل کو طرف سے قطع کر کے مشغول الی اللہ ہو

بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ آدمی درجہ علم جانیں تو تمام کاموں کو چھوڑ دیویں اور علم میں مشغول ہوں کیونکہ علم ایک ابر ہے باران رحمت کا جس نے اوسپر ہاتھ مارا تمام معاصی سے پاک ہوا۔ اوسیوقت ایک حکایت بھی بیان فرمائی کہ علم مثال ایک چراغ کے ہے قندیل آبگینہ پاک میں کہ تمام عالم علوی اور سفلی اور عالم ملکوت اوس میں روشن ہے۔ پس جو شخص علم میں مشغول ہوا وہ تاریکی سے کیا واسطہ کیونکہ وہ روشنی علم میں ہے۔ بعد اسکے اسی محل میں فرمایا کہ علما علم سے غافل ہیں دنیا کو انہوں نے اپنا قبلہ گاہ بنایا ہے اور ساختہ غرور دانائی کے اپنے نفس کو مغرور کیا ہے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رو پڑے کہ اب قوت و برکت علم میں نہیں ہے کیونکہ عمل اسپر نہیں رہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شرح علما میں لکھا ہے کہ فردائی قیامت آمنا و صدقنا صلحا اور اہل علم کہ دنیا میں اہل دنیا سے مشغول ہیں اور علم پر کار بند نہیں فرمان الٰہی ہوگا انکو عرصات قیامت میں حاضر لاویں جب حاضر ہوں گے فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ علم ہائے آتشین انکی گردنوں میں ڈالکر دوزخ میں ڈالدیں۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ یہ عالموں کا وہ گروہ ہوگا کہ ظاہر میں خلق کو علم اور پارسائی کا حکم کرتے تھے اور خود علم پر کاربند نہیں ہوتے تھے اور حیلہ و بہانہ سے اہل دنیا کو اپنے دام تزویر میں پھنساتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ راحت الارواح میں قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ جب آدمی طریقۂ علم اختیار کریں گے اور اوسپر کاربند ہونگے حق سبحانہ و تعالیٰ انکو ایسی توفیق عطا فرمائیگا کہ حق کو باطل سے جدا کرینگے اور نیک کو بد سے پہچانینگے اور حرام سے حلال کو علاحدہ کرینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ علم کی کئی قسمیں ہیں۔ عالم مطلق اُس شخص کو کہا جاویگا جو علم نبوی صلعم جانتا ہو اور علم نبوی صلعم علم آسمانی ہے کہ وحی پروردگار عالم کی تھی کہ حضرت رسول مقبول صلعم پر نازل ہوئی تھی اور آپکے ذریعے سے وہ باتیں ہم کو پہونچیں۔ اسکے بعد گفتگو در بارۂ معرفت واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جبتک کسی شخص کو معرفت الٰہی نہیں ہوتی وہ دوسروں کے پیچھے مبتلا پھرتا ہے لیکن جب اسکو محبت حق سبحانہ تعالیٰ کی ہو جاتی ہے اوسکے بعد اگر اوسکے پاس فرشتہ اور مجید آجا

عالم آوے وہ اپنی آنکھوں سے بھی نہ دیکھیگا۔ اسکے بعد مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اہل معرفت کا ایسا
فریق ہے کہ اگر عرش اعلی سے تحت الثری تک کے جمیع فرشتے اور ملائک مقرب مثل جبرئیل و میکائیل
و اسرافیل علیہم السلام اوسکی خدمت میں آویں وہ محبت باریتعالی میں ایسا مستغرق ہوگا کہ اونکو نہیں
پہچانیگا اور نہ اونکے آنے جانے سے اوسکو خبر ہوگی اگر اوسکو یہ حال معلوم ہو جاوے تو جاننا چاہیے کہ
وہ مدعی دروغگو ہے اوسے کچھ مشغولی نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکمرتبہ میں شیخ شہاب الدین عمر
سہروردی کی خدمت میں حاضر تہا وہ فرماتے تھے کہ جب اللہ چاہتا ہے کہ کسیکو اپنے دوستی کی نعمت عطا
عطا فرماوے اپنے ذکر کا دروازہ اوسپر کھولدیتا ہے اور سرائے فردانیت میں داخل فرماتا ہے کہ وہ محل
جلال و عظمت اوسکا ہے پس وہ عارف ربانی حفظ حق تعالی سبحانہ میں رہتا ہے اسکے بعد اسی محل
میں فرمایا کہ ایک روز میں خدمت شیخ الاسلام معین الدین چشتی رح میں تہا وہ فرماتے تھے کہ اہل
معرفت کو توکل اوقات ہے اور وہ علم علوی ہے شوق کی قسم سے اگر اوسکو ایسے وقت جلادیں تو بھی
مطلق خبر نہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل معرفت کو دعوی اور گفتگو کرنی اوسوقت درست
ہوگی کہ وہ اول اپنا ثمرہ معرفت خلق کو دکہلا دیں اور جو لوگ اُنکے پاس بطریق بحث آویں
بزور اپنی کرامت کے اونکو ملزم گردانیں۔ اسکے بعد حکایت وصل شیخ جلال الدین تبریزی رح کی
بیان فرمائی کہ آپ وقت انزہاق روح مسکراتے تھے۔ اوسوقت آپکے ایک مریدنے دریافت
کیا کہ اسوقت یہ کیسا تبسم ہے آپنے جواب دیا کہ اہل معرفت کا ایسا ہی حال ہوتا ہے۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ عشق اور معرفت میں وہی کامل ہے جسکو کسی حال میں سوائے یاد باریتعالی کے دوسرا
خیال نہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی شیخ الاسلام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
اوشی کے سنا ہے فرماتے تھے کہ درخت معرفت کو فکر کا پانی دینا چاہیے کہ خشک نہو اور درخت غفلت کو
آب جہل دیں کہ خشک ہو جاوے اور درخت توبہ کو آب ندامت دینا چاہیے کہ پژمردہ نہو اور درخت
موت کو آب موافقت دینا چاہیے کہ پژمردہ ہو جاوے۔ اسکے بعد حکایت درمیان وصال
مبارک حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رح بیان فرمائی کہ جسروز آپ کا وصال ہوگا اُس روز

تمام اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم نے حضرت رسول مقبول صلعم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ دوست خدا تعالیٰ کا معین الدین حسن سنجری آنیوالا ہے آؤ اوسکی پیشوائی کو چلیں جب حضرت معین الدین سنجری رح نے انتقال فرمایا ان کی پیشانی پر یہ عبارت بخط نور لکھی ہوئی پائی گئی تھی ھٰذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ حضرت شیخ الاسلام یہی قصہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان نماز پیشین ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوگئے اور دعاگو اور خلق اپنے مقام پر واپس آئی۔ الحمد للہ علی ذالک ✦

مجلس پانزدھم تاریخ بارھویں ماہ ذیقعدہ ۶۵۶ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی مولانا بدر الدین غزنوی اور شیخ جمال الدین ہانسوی اور بہت سے بزرگ مجلس شریف میں حاضر تھے گفتگو درباره ترک دنیا ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ جس روز سے اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا ہے اوس روز سے آج تک اوسکی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ مومنوں کو دو چیزوں سے ڈرنا چاہیئے۔ ایک درازی امل۔ دوم متابعت دنیا و ہوائے نفس کیونکہ ہوائے نفس بندہ کو اللہ تعالیٰ سے دور رکھتی ہے اور درازی امل فراموش کرنیوالی آخرت کی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک بزرگ سے بمقام غزنی سنا تھا کہ دنیا آدمی کی طرف پشت کئے ہوئے ہے اور آخرت سامنے اور زندگی بیچ دونوں سامنے ہیں پس لازم ہے کہ دنیا پر آخرت اختیار کی جاوے پس آخرت کو ہمیشہ یاد رکھا جاوے کہ آخرت ہی کام آویگی اور جو اختیار کروگے کل کے روز حسرت ہوگی وہاں عمل نیک کرنا چاہوگے الا نکر سکوگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ عبداللہ سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے جب ترک دنیا کیا تمام اموال و اسباب خلق خدا پر ایثار کیا۔ مردمان خانہ اور دیگر لوگوں نے اونکو طعنے تشنے دینے شروع کیئے کہ آپنے خرچ ضروری کے واسطے بھی کچھ نہ رکھا اسکا کیا سبب ہے آپنے ارشاد فرمایا نگاہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے اسرار العارفین میں لکھا دیکھا ہے کہ یحییٰ معاذ رازی رح فرماتے ہیں کہ جب حکمت آسمان سے اُتری اوسنے جانب قلب نگاہ کی۔ حکمت نے جب دلکو ان چار چیزوں سے خالی پایا اوس میں قرار پکڑا اول وہ دل جسکے اندر حرص دنیا نہ تھی۔ دوسرے وہ دل جسکے اندیشہ نہ تھا کہ کل کیا کروں گا۔ سوم

وہ دل جس کے اندر مومنوں سے حسد و حقد کا ذرہ نہ تھا۔ چہارم وہ دل جسکے اندر دوستی شرف وجاہ کی نہ تھی۔ اگر ان چاروں میں سے ایک خصلت بھی انکو معلوم ہوئی۔ اونے فوراً اس دل سے کنارہ کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور برادرم بہاءالدین زکریا۔ ایک جگہ جمع تھے۔ گفتگو زہد کے بارہ میں ہوئی۔ انھوں نے ارشاد فرمایا کہ زہد فروشی تین چیزیں ہیں جسکے اندر یہ تین چیزیں نہیں ہیں وہ زاہد نہیں ہے۔ اول جاننا دنیا کا اور اوس سے ہاتھ اوٹھا لینا۔ دوم طاعت مولا کرنا اور آداب کی رعایت رکھنا۔ سوم آرزومندی آخرت کی کرنی۔ اور اوسکو طلب کرنا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ فضیل بن عیاض رح فرماتے تھے کہ روز قیامت دنیا بن سنور کر عرصات قیامت میں پھرے گی اور اپنی ترتیب اور نکوروئی کا حال بیان کریگی اور کہے گی یا الہ العالمین تو مجھے سزاوار ایک بندے کا کر حضرت عزت کی بارگاہ سے جواب آویگا کہ اے دنیا نہ میں تجھے پسند کرتا ہوں اور نہ اون لوگوں کو دوست رکھتا ہوں جو تجھے دوست رکھتے ہیں۔ پس دنیا ہباءً منثوراً ہو جاویگی۔ اسکے بعد مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ مرد کو چاہیئے کہ دنیا کو اختیار نکرے ورنہ کل اسکے ساتھ دوزخ میں جانا ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس قدر نذرانہ میرے پاس آتا ہے اگر میں جمع کروں تو ایک خزانہ جمع ہو جائے لیکن جو کچھ آتا ہے میں اوسکو صرف کر دیتا ہوں۔ وہ اللہ کی راہ میں صرف ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ خواجہ مودود چشتی رح شرح اولیا میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام برائیوں کو ایک جگہ جمع کیا اور اسپر کنجی دنیا کی لگا دی۔ پس جو شخص دانا ہے وہ گرد اس خانہ اور اوس کنجی کے نہیں بھٹکتا کیونکہ برے کام دنیا سے ہیں۔ تفسیر امام زاہد رح حضرت شیخ الاسلام کے سامنے رکھی ہوئی تھی اسے دیکھکر ارشاد کہ نجاء المخففون وھلک المثقلون (یعنی رستگار ہوئے سبکبار اور ہلاک ہوئے وہ لوگ جو گران بار تھے۔ اسکے بعد گفتگو باریتعالیٰ عز اسمہ کے ذکر کے بارہ میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ذکر اللہ تعالیٰ عز اسمہ کا تمام اشیاء سے زیادہ بزرگ ہے پس درویشوں کے شایان حال نہیں کہ ایسی نعمت عظمیٰ سے محروم رہیں اور اپنی عمر اس ذکر میں صرف نکریں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں کہ بمجرد اوسکا نام سننے

کے اپنا جان جل عذا کرتے ہیں چنانچہ آثار تابعین میں لکھا ہے کہ ایک درویش جنگل میں ساٹھ برس سے
عالم تحیر میں کہڑے تہے ناگاہ غیب سے یا اسکی آواز آئی۔ اہنوں نے جب یہ نعرہ سنا بجرد سننے کے
زمین پر گر پڑے اور جان جان آفریں کے سپرد کی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر اہل سلوک کسیوقت
ذکر اللہ تعالی سے غافل ہوتے ہیں اوسوقت اونہیں یہ خیال ہوتا ہے کہ ہم مرگئے اگر زندہ ہوتے
ذکر مولا فوت نہوتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا بغداد میں ایک بزرگ تہے ہر روز تین ہزار بار ذکر یا اللہ
اون کا وظیفہ تہا ایک روز یہ وظیفہ اون سے فوت ہو گیا۔ عالم غیب سے آواز آئی کہ فلاں ابن فلاں مر گیا
اہل شہر یہ آواز سنکر اوس زاہد کے مکان پر گئے۔ دیکہا تو زندہ تہے سب متعجب ہوئے اور معذرت
کی اونکے معذرت کرنے سے وہ بزرگ متبسم ہوئے اور فرمانے لگے اس میں تمہارا کچہ قصور نہیں
فی الواقع جسوقت وہ آواز دی گئی میں مُردہ تہا۔ کیونکہ میرا وظیفہ مجہہ سے فوت ہو گیا تہا اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ زبان پر ذکر مولا جاری رکہنا نشان ایمانداری کا ہے اور بیزاری ہی نفاق
ہے اور ذکر اللہ تعالی کا حصار ہے شر و آفت سے اور یہی ذکر آتش دوزخ سے خلاص کرنیوالا ہوگا
اوسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شرح مشائخ میں مرقوم ہے کہ جب مسلمان ذکر اللہ تعالی میں زبان کھولتے
ہیں۔ آسمان سے آواز آتی ہے کہ اللہ تعالی تمپر رحمت کرے اور خدا تعالی نے تمہارے گناہ بخش دیے
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ملک سیوستان میں میں نے ایک درویش کو دیکہا کہ کہڑے ہوئے اللہ تعالے
نعرا ہمکر رہے تہے۔ میں انکے پاس ٹہیرا۔ ایک روز اونکو ہوش ہوا مجہہ سے فرمانے لگے جسکو سعادت
ابدی نصیب کرتے ہیں دروازہ ذکر کا اوسپر کشادہ کرتے ہیں وہ شخص سوتے جاگتے اٹہتے بیٹہتے
ذاکر ہی رہتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ سوائی وقت قضای حاجت کے اور شب وقت ذکر کرنا چاہیے
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ تہے جسکو حدیث میں مشکل واقع ہوتی اونکے پاس آتا وہ اس مشکل
کو رفع فرماتے تہے وہ پڑہے لکہے نہ تہے۔ یہ علم اونکا ذکر کے سبب سے تہا۔ اسکے بعد گفتگو کنگہا کرنیکے
درمیان واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ داڑہی میں کنگہا کرنا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
کی سنت ہے اور یہی طریق دیگر پیغمبران علیہم السلام کا تہا جو شخص رات کو داڑہی میں کنگہا کریگا

اللہ تعالیٰ اوسکو آفت فقر و تنگدستی سے پناہ میں رکھیگا اور ہر ایک بال کی بدلے ہزار دل بردوں
کے آزاد کرنے کا ثواب بلطف فرماوے گا۔ اگر آدمی کنگھا کرنے کے ثواب کو جان لیویں کس اسکا کسقدر زیادہ
ثواب ہے پس دیگر عبادات کی طرف ملتفت نہوں اور اوسی عبادت میں مصروف رہیں اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ ایک شخص کا کنگھا دوسرے شخص کو نکرنا چاہیئے کیونکہ اس سے جدائی واقع ہوتی ہے اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ عہد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے کہ آپ کی حیات میں ایک شخص کے
دو بچے توام پیدا ہوئے جو آپس میں جڑے ہوئے تھے۔ یہ خبر حضرت رسول اللہ صلعم کو پہونچائی گئی۔ اور
عرض کیا گیا کہ اونکی جدا کرنے کی تجویز فرمائی۔ آپ متفکر تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف
لائے اور کہا کہ یا رسول اللہ ان دونوں کے سروں میں ایک ہی کنگھا کرنا چاہیئے علاحدہ ہو جاوینگے
ایسا ہی کیا گیا وہ دونوں علاحدہ ہو گئے۔ اسکے بعد گفتگو نماز جماعت کے بارہ میں ہوئی حضرت
شیخ الاسلام نے اسبارہ میں نہایت غلو فرمایا۔ فرمانے لگے کہ اگر دو آدمی بھی ہوں تو جماعت کرلینی
چاہیئے اگرچہ دو آدمیوں سے جماعت نہیں ہوتی مگر ثواب جماعت ملتا ہے جب دو آدمی نماز جماعت
سے پڑھیں پس برابر کھڑے ہوں۔ اسکے بعد شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے یہ حکایت بیان
فرمائی کہ اطراف لاہور میں ایک بزرگ مجھ سے ملاقی ہوئے۔ صاحب عظمت و نعمت تھے جیسے
جب اون سے ملاقات کی مجھ سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے کہ مجھے ذکر باریتعالیٰ کرتے وقت چھ
باتیں حاصل ہوتی ہیں اول یہ کہ جب ذکر شروع کرتا ہوں میرا دل حاضر ہوتا ہے اور اسمقام
تک عروج حاصل کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ساتھ چشم دل کے دیکھنے لگتا ہے۔ دوم بوقت ذکر اللہ
تعالیٰ مجھے معاصی سے دور رکھتا ہے دل میں خیالات دنیاوی نہیں آتے اور جسکے دل سے وقت
ذکر خیالات دنیاوی دور نہوں یہ علامت اس امر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اوسکو دور رکھتا ہے سوم
ذکر باری تعالیٰ کرنے سے شرف دوستی اللہ تعالیٰ کا حاصل ہوتا ہے اور دوستی اوسکے دل میں مستحکم
ہوتی ہے چہارم یہ کہ جب ذکر خدا تعالیٰ کا بہت کرے شرف دوستی حق تعالیٰ حاصل ہونے
سے شر و آفت دیو و پری سے امن میں رہتا ہے۔ پنجم خاتمہ ذاکر کا بخیر ہوگا۔ ششم خدائے

تعالیٰ گور میں اُس کا مونس ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کوئی ذکر بہتر از ذکر خدا تعالیٰ عز اسمہ نہیں ہے اور اس میں سب سے بڑھکر پڑھنا کلام اللہ کا ہی کہ ثمرہ اوسکا تمام عبادتوں سے فاضلتر ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی قطب الاسلام شیخ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کے سنا تھا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورۂ ملک کا نام توریت میں مانوثرہ ہے اور فارسی میں مانوثرہ کا ترجمہ باز رکھنے والا عذاب گور سے ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کو سورۂ یٰسین پڑھے شب قدر کے برابر ثواب پاویگا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ بغداد میں ایک بزرگ تھے رات دن اللہ اللہ کہتے تھے ایک روز ایسا اتفاق ہوا جس وقت وہ راہ میں جا رہے تھے ایک لکڑی اون کی سر پر گری جس سے اون کا سر زخمی ہوگیا اور خون بہنے لگا ہر ایک قطرہ جو زمین پر گرتا تھا اوس سے نقش اللہ منقش ہوتا تھا پس بہ تحقیق جاننا چاہیئے کہ خیال ہی پہلا ہوتا ہے جو شخص جس کام میں مصروف ہوگا اوسکا خاتمہ بھی اوسی میں ہوگا اور وہ اوسی خیال میں اوٹھیگا۔ اسکے بعد گفتگو دعا کے بارے میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ فتاویٰ کبریٰ میں لکھا ہے کہ ابی ہریرہ رضہ سے منقول ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیس شئ اکبر عند اللہ من الدعا یعنی کوئی شے اللہ تعالیٰ کی نزدیک دعا سے زیادہ بڑی نہیں ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ نے اپنے مرشد حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ سے روایت کی ہے کہ قوت القلوب میں تحریر ہے کہ ان اللہ یحب الملحین فی الدعا یعنی دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو جو بہت دعا مانگتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ملتان میں یہ دعا گو اور خواجہ بہاؤ الدین زکریا ایک جگہ بیٹھے تھے گفتگو دعا کے بارہ میں ہو رہی تہی ایک بزرگ صاحب نعمت بہی اُس جلسہ میں موجود تھے انہوں نے ارشاد فرمایا جب آدمی تین باتوں سے مجتنب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اوس سے تین چیزیں اُٹھا لیتا ہے۔ اول جو شخص زکوۃ چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ برکت اوسکے مال میں سے اوٹھا لیتا ہے۔ دوم جو شخص ترک قربانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ عافیت اوس سے اوٹھا لیتا ہے سیوم جو نماز پڑھنی چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اوس سے بوقت مرگ ایمان جدا کر دیتا ہے نعوذ باللہ منہا

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شخص بغداد میں شیر کے سامنے بغرض تلف ہونے اور مرنے کے ڈالا گیا۔ سات روز تک وہ شیر کے سامنے پڑا رہا شیر نے اوسکو مضرت نہ پہونچائی سلامتی اوسکی اس دعا کے پڑھنے سے تھی وہ اسم اعظم یہ ہے یَا دَائِمًا بِلَا فَنَاءٍ وَیَا قَائِمًا بِلَا زَوَالٍ یَا بَشِیْرُ یَا قَدِیْرُ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو دفع اذیت دشمن چاہے وہ ہمیشہ اس دعا کو پڑھتا رہے اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ ہر کسیکا دشمن نفس امارہ اور شیطان لعین ہے حضرت یہ فرما رہے تھے کہ اذان نماز ظہر کی ہوئی شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے اور خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر واپس گئے۔ الحمد للہ علی ذالک ؛

مجلس شانزدہم بتاریخ دوم ماہ ذی الحج ۶۰۸ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی گفتگو فضیلت ماہ ذی الحج کے بارہ میں ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی نور اللہ مرقدہ میں بروایت ابوہریرہ رضہ منقول ہے کہ جو شخص اول ماہ بہ نیت ذی الحج دو رکعت نماز پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ آیت اول سورہ انعام یعنی از الحمد للہ الذی خلق السموات تا۔ وَ یَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ پڑھے اور رکعت دوم میں بعد سورہ فاتحہ قل یاایہا الکافرون تک ایک مرتبہ پڑھے اللہ تعالی ثواب حج کرنے والوں کا اوسکے نامۂ اعمال میں ثبت فرماویگا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا۔ ایک جوان بدرجہ غایت فاسق وفاجر تھا جب اوسنے انتقال کیا خلق کو اوسکی طرف سے بہت تاسف تھا کہ حال اوس جوان کا قبر کے اوس تنگ و تاریک گڑہے میں کیسا ہوگا اوسی اثناء میں ایک بزرگ نے اوس جوان کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالی نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اوسنے جواب دیا کہ جب لوگ مجھے دفن کرکے واپس چلے آئے فرشتگان عذاب ہاتھوں میں گرزہا آتشیں لیئے آئے اور مجھے عذاب کرنا چاہتے تھے کہ فرمان اوس ذات کی طرف سے جو ہمیشہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا اور اوس قائم کی جانب سے جو کبھی فنا نہیں ہوگا آیا کہ ہاتھ عذاب کے اس بندے سے روکو کہ میں نے اسکو بخشدیا جگہ اسکی بہشت ہے کیونکہ وہ ایکدن حج کرنے والوں سے ہے فرشتگان عذاب نے ہاتھ تعذیب کا میری جانب سے روک کر عرض کی کہ بار خدایا یہ جوان فاسق وفاجر و مرائی (ریاکار) تھا اس سے کونسی ایسی نیکی ہوئی جو تونے اسکو بخشدیا۔ فرمان الٰہی ہوا کہ

ای فرشتو حال ایسا ہی ہے جو تم کہتے ہو لیکن یہ جوان ماہ ذی الحجہ کی اول رات کو ہر سال دو رکعت
نماز پڑھتا تھا میں نے اوسکو اس جہت سے بخشدیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وھب بن منبہ رضی سے
منقول ہے کہ حق تعالیٰ عز اسمہ وجل جلالہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تحفہ بھیجا کہ حضرت جبرئیل
علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ ای موسیٰ علیہ السلام ایام عشرہ ذی الحج کے دس روز آپکے
اور آپکی امت کے واسطے بہتر ہیں عبادت ہزار سالہ سے اور یہ کلمات نہایت بارفعت ہیں پس
آپ اپنی قوم کو فرمادیں کہ ہر ایک سو سو مرتبے پڑھے۔ یہ ایسا ہوگا گویا اوس نے توریت کی بارہ
ہزار مرتبہ تلاوت کی اور ان کلمات کے کہنے والوں کے نامۂ اعمال میں دس ہزار نیکیاں لکھی
جاویں گی اور اسیقدر بدیاں محو ہونگی اور ہزار فرشتے اوسکے حق میں دعا کریں گے۔ اور عمل اوسکے تمام
روئے زمین کے عمل کرنے والوں سے افضل ہوں گے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عوارف میں شیخ الاسلام
شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح تحریر فرماتے ہیں کہ لبستان فقیہ ابو اللیث سمرقندی رح میں لکھا
ہے کہ یہ کلمات انجیل میں نازل ہوئے ہیں اوسوقت ایک نابینا تھا۔ بہ برکت پڑھنے ان کلمات کے بینا
ہوگیا۔ اور بصارت اوسکی گئی ہوئی پھر عود کرآئی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز
نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص کو لازم ہے کہ ان کلمات کی کمال تعظیم و خدمت کرے۔ جو شخص اونکی
تعظیم مرعی رکھیگا۔ انشاء اللہ اسکا اثر دیکھیگا وہ کلمات یہ ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پہلے روز مندرجہ بالا سو مرتبہ پڑھے اور دوسرے روز یہ کلمات سو مرتبہ
کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا
فَرْدًا وِتْرًا وَلَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا تیسرے روز سو مرتبہ کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَحَدًا صَمَدًا اَلَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ؕ
چوتھے روز سو مرتبہ یہ کلمات کہے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پانچویں روز سو مرتبے کہے حَسْبِیَ

للہ دکفی سمع اللہ لمن دعا لیس ورآء اللہ منتہی سبحان لم یزل کریما و لا یزال رحیما
اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ روز ششم ہر سرے سے شروع کرے اور وہی ترکیب پہلے
کی ملحوظ رکھے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عشرۂ ذی الحج میں کسی
رات کو دو رکعت نماز بعد از وتر سونے سے پیشتر اسطرح پڑھے کہ رکعت اول میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ
واخلاص ایک ایک بار اللہ تعالی اوس شخص کو اسقدر ثواب عظیم عطا فرمادیگا کہ سوا ہی اللہ تعالی کے
دوسرا اوسکو حصر نہیں کر سکیگا اور اس نماز کا پڑھنے والا جبتک جگہہ اپنی بہشت میں نہ دیکھہ لیگا نہ مریگا
اسکے بعد ایک حکایت ملائم اسی معنی کے ارشاد فرمائی کہ شیخ سعد الدین حموی رح کو بعد انکے وصال
کے خواب میں دیکھا پوچھا کیف حالک انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالی نے مجھکو بخشدیا ہر عبادت کا ثواب
موافق اوسکے اندازہ ملا ان دو رکعتوں کے بدلے اسقدر ثواب ملا کہ اوسکو سوائی اللہ تعالی کے دوسرا
نہیں جانتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایام عشرۂ ذی الحج میں جمعہ کی رات کو چھہ رکعت نماز اس ترکیب
سے پڑھیں کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ بار اور بعد ہر سلام کے دس
دفعہ درود شریف اور بعد اسکے یہ کلمات لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین کئی مرتبہ ہے اللہ تعالی
اوسکو اسقدر ثواب عطا فرمائیگا کہ اوسکی نہایت ہو گی اور ایک لاکھہ چوبیس ہزار پیغامبروں کا
ثواب ملیگا اور دو برس تک کوئی گناہ اوسکے نامۂ اعمال میں نہ لکھا جاوے گا۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ میری ایک دوست جو نہایت صالح اور متقی تھے یہ نماز پڑھا کرتے تھے جب انکا وصال ہوا
لوگوں نے خواب میں دیکھا دریافت کیا کہ اللہ تعالی نے تمھارے ساتھہ کیا سلوک کیا۔ انہوں نے جواب دیا
کہ بخشدیا اور سبب میری بخشائش کا یہ نماز ہوئی اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز
نے ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری میں لکھا ہے کہ حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سورۂ والضحی ایام عشرۂ ذی الحج میں پڑھے گا
حضرت عزت جل جلالہ اوسکو بخشدیگا اور جو تمام عشرۂ ذی الحج میں ہر روز سورۂ والضحی پڑھتا رہیگا
اللہ تعالی آتش دوزخ سے اوسکو نجات عطا فرمائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ نوبتے نقل در حلقہ شیخ الاسلام

معین الدین سنجری رح کو خواب میں دیکھا منکر و نکیر کا حال دریافت کیا کہ یہ واقعہ شدنی آپ کے ساتھ
کیونکر ہوا آپنے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تمام مشکلات اپنے فضل و کرم سے آسان کیں جب مجھکو
زیر عرش لے گئے میں نے سر زمین پر رکھا آواز آئی کہ سر او پر اوٹھاؤ اتنا کسواسطے ڈرتے ہو۔ میں نے
عرض کیا کہ الٰہی میں تیری شان جباری سے ڈرتا ہوں فرمان ہوا کہ ای معین الدین جو شخص
ہمارے کام میں ہے ہم اوسکے کام میں ہیں۔ جو شخص ایام عشرۂ ذی حج میں سورۂ والفجر
پڑھیگا اوسکو ڈر سے کچھ کام نہیں جاؤ۔ ہم نے تم کو بخشدیا اور یکے از واصلان درگاہ کیا۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنا سورۂ والفجر کا ایام عشرۂ ذی الحج میں نہایت فائدہ مند ہے
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روز ترویہ میں چھ
رکعت نماز پڑھے اول رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ والعصر ایکبار اور رکعت دوم میں بعد سورۂ
فاتحہ سورۂ لایلاف قریش ایکبار رکعت سوم میں بعد فاتحہ سورۂ کافرون ایکبار رکعت چہارم میں
بعد فاتحہ سورۂ اذا جاء نصر اللہ ایکبار پڑھے اور باقی دو رکعتوں میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص تین تین
بار پڑھے اوسکا ثواب اسقدر ہے کہ اگر تمام مخلوق جمع ہو اور اس ثواب کا حصر کرنا چاہے الا حصر
نکر سکے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شب عرفہ ذی حج میں دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں
بعد فاتحہ آیۃ الکرسی سو بار پڑھے حق تعالیٰ کاتبان ثواب کو حکم دیگا کہ اس شخص کے نامۂ اعمال
میں ثواب ایک ہزار حج مقبول شدہ کا لکھو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک وقت میں جانب اجمیر
مسافر تھا جب وہاں پہونچا۔ روضۂ شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ میں
معتکف ہوا اور اس سعادت کو پایا۔ چنانچہ یہ نماز عرفہ والی حضرت خواجہ کے مزار متبرک پر پڑھی اور
روضۂ مخدوم جہانیاں شیخ معین الدین حسن سنجری رح کے متصل بیٹھکر تلاوت قرآن شریف
میں مشغول تھا۔ تہائی رات گذری ہوگی کہ میں سترہ سیپارہ پڑھ چکا تھا بہ تحقیق یاد نہیں
شاید سورۂ کہف یا سورۂ مریم پڑھ رہا تھا اتفاق سے ایک حرف ترک ہو گیا روضۂ مخدوم
سے آواز آئی کہ اس حرف کو پھر پڑھو میں نے دوبارہ پڑھا آواز آئی کہ خوب پڑھتے ہو خلف

تمہارے ہی موافق ہونا چاہیے جب میں ختم قرآن شریف سے فارغ ہوا سر بایاں مزار خواجہ میں رکھکر
رونے لگا اور مناجات کی کہ الٰہی مجھے معلوم نہیں کہ میں کس طائفہ سے ہوں آیا از آمرزیدگان ہوں
یا از راندگان۔ جوں ہی یہ اندیشہ میرے دلمیں گذرا روضہ متبرکہ سے آواز آئی کہ اے مولانا
فرید جس شخص نے یہ نماز جو تم نے آج یعنے بروز عرفہ عید الضحیٰ پڑھی بتحقیق وہ بخشے ہوؤں میں سے
ہے۔ میں دوبارہ تصدق مزار خواجہ ہوا اور خاطر میری جمع ہوئی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جس
روز میں یہاں سے روانہ ہوا پایاں روضہ مبارک سے مجھے نعمت بیحد وعدہ حاصل ہوئی کہ حصر میں
نہیں آسکتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص عرفہ کے روز درمیان ظہر و عصر کے چار رکعت اس ترکیب
سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سورۂ اخلاص پچاس بار اور بعد سلام کے سورۂ اخلاص
ایکہزار مرتبہ پڑھے اوسکو اسقدر ثواب عطا ہوگا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اوسکو دوسرا
نہ جان سکیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بروز عرفہ قبل از غروب آفتاب اِن کلمات کو سو مرتبہ پڑھے
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اسکے پڑھنے والے کے حق میں اللہ تعالیٰ
منادی کراتا ہے اور خوش ہو کر فرماتا ہے کہ اے میرے بندے مجھ سے سوال کر جو تو طلب کریگا
عطا کرونگا۔ اور اِن کلمات میں ایک بڑی تاثیر یہ ہے کہ جو شخص بوقت سونے اور سو کر اٹھنے کے
اِن کلمات کو پڑھیگا شر شیاطین سے امن میں رہیگا وہ کلمات یہ ہیں بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا يَسُوْقُ الْخَيْرَ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ
اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كُلُّ نِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ بِيَدِ اللّٰهِ بِسْمِ
اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَمَا كَانَ مِنْ
نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شب عید الضحیٰ میں بارہ رکعت آئی ہیں انکے پڑھنے سے
حج و عمرہ میں شرکت ہوتی ہے اور مال میں برکت وہ بارہ رکعت اسطور پڑھنی چاہیئے کہ ہر رکعت
میں بعد فاتحہ سورۂ مرسلات ایک ایک مرتبہ۔ اگر سورۂ مرسلات یاد نہو تو سورہ والشمس پانچ پانچ بار
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد حضرت خواجہ عثمان ہرونی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا دیکھا ہے کہ آخر روز ذی الحج

کہ وہ آخر روز سال کا ہے اس دعا کو پڑھے اللہ تعالیٰ تمام سال اوسکو اپنے حفظ و امان میں رکھے گا۔ وہ دعا یہ ہے
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللّٰھُمَّ مَا عَمِلْتُ مِنْ عَمَلٍ فِیْ ھٰذِہِ السَّنَۃِ مِمَّا نَھَیْتَنِیْ وَنَسِیْتُ
وَلَمْ تَنْسَہٗ وَعَلِمْتَ عَنِّیْ بَعْدَ ذٰلِکَ عَلٰی عُقُوْبَتِیْ وَدَعَوْتَنِیْ اِلَی التَّوْبَۃِ بَعْدَ جُرْمِیْ
عَلَیْکَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِنْھَا یَا غَفُوْرُ فَاغْفِرْلِیْ مَا عَمِلْتُ مِنْ عَمَلٍ
تَرْضَاہُ عَنِّیْ وَوَعَدْتَنِیْ عَلَیْہِ التَّوْبَۃَ فَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِیْ یَا عَظِیْمَ الرَّجَاءِ
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ خَیْرَ ھٰذِہِ السَّنَۃِ وَنَجِّنِیْ فِتْنَتَھَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ میرے محترم شیخ بہاؤالدین زکریا قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ جو شخص دو رکعت نماز
آخر ماہ ذی حج میں اس ترتیب سے کہ بعد سورہ فاتحہ سو آیت قرآن شریف کی پڑھے اور بعد سلام ساٹھ
مرتبہ یہی دعا کو پڑھے اللہ تعالیٰ اوسکے تمام سال کے گناہ معاف فرماتا ہے یہ فوائد بیان فرما کر شیخ
الاسلام نماز میں معروف ہوئے۔ دعاگو اور خلق اپنے اپنے مقام پر واپس آئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس ہفدہم بتاریخ ہفدہم ماہ ذی حج ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی گفتگو مذاہب
کے بارہ میں ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ اول مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ تعالیٰ کا
دوسرا امام شافعی کا تیسرا امام احمد حنبل کا چوتھا امام مالک رحمہم اللہ کا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ اگر آدمی ان چاروں میں سے ایک پر شک لاوے وہ مسلمان سنت و جماعت ہوگا اور جاننا چاہیے
کہ مذہب امام اعظم رح کا حق ہے اور دیگر مذاہب ثلاثہ بھی حق ہیں۔ اول مذہب قرار دیا گیا وہ امام اعظم
کا تھا وہ افضل المتقین و افضل المتقدمین رضی اللہ تعالیٰ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں مذہب امام اعظم
رحمۃ اللہ علیہ کا رکھتا ہوں۔ یہ مذہب صواب ہے بلا احتمال خطا رکھتا ہے اور دیگر مذاہب بھی ایسے ہی ہیں
الجنوں نے کہا ہے کہ ہر چار مذہب سنت و جماعت ہیں۔ اسکے مجتہدوں میں سے کسیکو ہوائی نفس سے
میل نہ تھا اور بدعت کے پاس بھی نہ تھے۔ انہوں نے بالکل متابعت کتاب خدا تعالیٰ اور حدیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فتاویٰ ظہیریہ میں مرقوم ہے کہ جب آخر بار
حضرت امام اعظم رح نے حج کیا فرمانے لگے معلوم نہیں دوبارہ حج نصیب ہو یا نہ ہو۔ یہ کہکر مجاوران کعبہ

کعبہ سے کہا دروازہ حرم کا کھولدو اور اجازت دو کہ ایک رات اللہ عزوجل کی عبادت حرم میں کروں انہوں نے عرض کی کہ اے امام یہ تیرا ہی کام ہے یہ دولت کسیکو آپسے پہلے نصیب نہیں ہوئی اور سبب آپکو حاصل ہونیکا یہ ہے کہ آپنے علم پھیلایا اور مردمان زمان کی اقتدا کی۔ یہ سنکر امام اندر تشریف لے گئے اور دوستوں کے درمیان بائے راست پر کھڑے ہوکر نصف قرآن شریف پڑھا اور بعد داہنا پاؤں اوٹھالیا بایاں ٹیک کر بقیہ نصف ختم کیا۔ جب فارغ ہوئے مناجات کی کہ بار الہا مجھ سے کوئی عبادت بن نہ آئی اور نہ میں نے تجھے شناخت کیا جیسا کہ حق شناخت کرنیکا تھا۔ میرے تمام نقصانات اور زلات بخشدے۔ آپ یہ فرمارہے تھے کہ ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے ابی حنیفہ بحقیقت تم نے ذات باری کو پہچانا اور جیسا کہ حق جاننے کا تھا جانا اللہ تعالیٰ نے تم کو بخشدیا اور فرمایا ہے کہ جو شخص تمہاری پیروی کریگا وہ بھی بخشدیا جاویگا۔ یہ روایت بیان فرماکر حضرت شیخ الاسلام نے فرمایا کہ میں حضرت کا پیرو ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسمعیل بخاری رح سے مروی ہے کہ امام محمد حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کو وفات کے بعد میں نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ حضرت عزت نے تمہاری ساتھ سلوک کیا امام محمد نے فرمایا کہ مجھکو بخشدیا اور یہ فرمایا کہ اگر مجھکو تیرا معذب کرنا ہوتا پس میں تجھے دولت علم نہ دیتا۔ امام بخاری رح فرماتے ہیں کہ میں نے اونسے سوال کیا کہ امام ابو یوسف رح کہاں ہیں انہوں نے جواب دیا کہ درمیان میرے اور ان کے فرق زمین و آسمان کا ہے پھر امام بخاری رح نے پوچھا کہ امام اعظم رح کا حال کچھ تم کو معلوم ہے فرمانے لگے کہ وہ علیین میں ہیں۔ اس کے بعد حکایت فرق مذاہب کے بارہ میں واقع ہوئی کہ بہترین مذہب کونسا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ امام اعظم رح کے مذہب کا ذکر کس زبان سے ہوسکتا ہے اونکے ایک شاگرد امام محمد رح تھے کہ امام شافعی رح اونکی گھوڑے کی رکاب پکڑکر ہمراہ چلتے تھے۔ پس اس سے دریافت کرلینا چاہیے کہ درمیان ہردو مذاہب کے کسقدر فرق ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی حمید الدین ناگوری رح اور شیخ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رح اور شیخ جلال الدین تبریزی اور شیخ بدر الدین غزنوی قدس اسرارہم مسجد جامع دہلی میں چندروز معتکف رہے ہر ایک نے دو ختم قرآن شریف رات دن میں اپنے ذمہ لازمی کیے تھے۔ ایک شب سب نے

آپس میں صلاح کی کہ اگر ہو سکے آجکی شب ایک پاؤں پر کہڑے رہکر اللہ تعالی کی عبادت کریں اور دور کعتوں میں
تمام رات گزاردیں آپنے صلاح پسند کی جب رات ہوئی قاضی حمید الدین ناگوری رحمہ نے سب کی اقتدا
کی اور ایک پاؤں پر کہڑے ہوئے اور ایک رکعت میں ایک قرآن شریف ختم کیا بلکہ چار سیپارہ
اور زیادہ پڑہے اور رکعت دوم میں بقیہ چھبیس سیپارے ختم کیے اور سلام پہیرا۔ اسکے بعد کہڑے ہو کر
ہاتہہ دعا کے واسطے اوٹہائے اور دعا مانگی کہ ہم سے تیری عبادت جیسی کہ چاہیئے تہی نہ ہو سکی پس
ہم کو بخش اور تیری خدمت میں جو نقصان ہم سے ہوا ہے اوس کو معاف فرما۔ جب دعا سے
فارغ ہوئے گوشہ مسجد سے آواز آئی کہ تحقیق تم نے ہماری عبادت میں کوتاہی نہیں کی ہم تم سے
بہت خوش ہیں ہم نے تم کو بخشدیا اور جو تمہارا مطلوب تہا عطا کیا۔ یہ سنکر سب بزرگ وہاں سے
متفرق اور جدا ہو گئے ہر ایک کسی جانب مسافر ہوا اسکے بعد گفتگو شجرہ پیران کے بارہ میں واقع
ہوئی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ ہر مرید کو اپنا شجرہ جاننا چاہیے کہ کتنے
واسطوں سے حضرت الوہیت سے ملتا ہے بلکہ یہ امر مرید پر فرض ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر
تجہ سے دریافت کریں کہ تو کس مذہب میں ہے تو جواب دینا چاہیے کہ امام اعظم رحمہ کے مذہب میں ہوں
اور وہ امام حماد کے مذہب میں تہے اور وہ مذہب القمہ میں اور وہ مذہب امام ابراہیم نخعی میں اور وہ
مذہب امام عبداللہ بن مسعودؓ میں اور وہ مذہب ابی ہریرہ رضؓ میں اور وہ مذہب محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میں اور آپ مذہب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام میں اور آپ مذہب نوح علیہ السلام میں
اور آپ مذہب آدم علیہ السلام میں اور آپ مذہب جبرئیل میں اور آپ مذہب میکائیل میں اور
آپ مذہب عزرائیل میں اور آپ مذہب اسرافیل میں تہے۔ پہر اگر تجہ سے سوال کریں کہ حضرت اسرافیل
علیہ السلام کس مذہب میں تہے پس کہنا چاہیے کہ درمیان حضرت اسرافیل اور حضرت صمدیت جل جلالہ
کے ایک خاص اسرار ہے کہ اوسکو کوئی نہیں جانتا۔ اسکے بعد حکایت ادعیہ ماثورہ اور آیات قرآن
شریف کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ آدمی کو دعا میں آیات کلام اللہ ضرور پڑہنا چاہیے
اور پیوستہ دعا میں مصروف رہے کہ اللہ تعالی کی امان میں رہیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ نماز تہجد، تحفہ

صلعم پر فرض تھی اور ہمارے واسطے سنت ہے اور وہ آٹھ رکعات ہیں۔ جو کچھ قرآن شریف میں سے یاد ہو ان
رکعات میں پڑھے۔ کوئی خاص سورت مقرر نہیں ہے۔ لیکن اس امر میں کوشش کرنی چاہیئے کہ قرائت
دراز ہو کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے قرائت دراز پڑھی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ شیخ یحیی
معین الیمن رح نامی بہت باکمال تھے کہ باوصف اظہار کمالات اونکے سے زبان قاصر ہے ایکروز نماز تہجد
اون سے قضا ہوگئی اوسکی پاداش میں درد زانو انکو پیدا ہوا۔ جو ایک عرصہ تک رہا۔ انہوں نے فکر کیا کہ
اسکی کیا وجہ ہے ناگاہ الہام ہوا کہ سبب اسکا قضائی تہجد بکروزہ ہے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد
شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری رح میں مرقوم ہے کہ جو شخص ہر روز سورہ بقر کی دس آیتیں اس ترکیب
سے پڑھے کہ قبل آیت الکرسی کے چار آیتیں اور بعد چار آیتیں اور آخر سورہ سے دو آیتیں۔ اسکی برکت سے
شیطان اوسکے گھر میں مسلط نہ ہوسکیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک درویش سے منقول ہے کہ کلمات
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہی یہی خواص رکھتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص آیا میں اسوقت
موجود تھا اوسنے عرض کی کہ مجھکو معاش میں نہایت سخت تنگی ہے۔ شیخ الاسلام نے یہ سنکر ارشاد
فرمایا کہ تم لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا کرو یہ تنگی رفع ہوجاویگی۔ اس شخص
نے سر تسلیم خم کیا اور چلا گیا بعد معلوم ہوا کہ چند روز میں امیر ہوگیا تھا۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص ان کلمات کو بہت دفعہ کہیگا اللہ تعالی
اوسکو آفت درویشی سے محفوظ رکھیگا۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب تنبیہ میں مرقوم ہے کہ
اللہ تعالی نے کسی پیغمبر پر وحی بھیجی تھی کہ عجب ہے کہ چار گروہ چار باتوں سے غافل ہیں اول تعجب
ہے اُس گروہ سے جو غم میں گرفتار ہیں اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
نہیں کہتے یہ دفع غم و فکر کے واسطے تریاق اکبر ہے۔ اللہ تعالی عز اسمہ فرماتا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ
مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر ایوب علیہ السلام بلائی جسمانی میں
مبتلا تھے۔ چالیس برس اس بلا میں مبتلا رہے جب وقت شفایابی آیا بارگاہ ایزدی میں مناجات

کی حکم ہوا کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بہت پڑھا کرو حضرت نے کئی روز
اس آیت کی مداومت حسب فرمان باری تعالی کی اللہ تعالی نے اونکو بلائی عظیم سے خلاص کیا
اسکے بعد ارشاد کیا کہ ایک جوان کو ہارون رشید نے گرفتار کیا اور یہ چاہتا تہا کہ ہلاک کرے وہ
بندی خانے میں بند تہا۔ ایک بزرگ اسکے قریب گذرے جوان کو از حد غمگین دیکہا آپکو اوسکے حال پر
ترس آیا چلتے وقت یہ آیت اوسکو بتلا گئے اوسنے اوسی وقت سے اِس آیت کو پڑھنا شروع کیا۔
چند روز میں خلاص ہوکر خدمت خاص پر مقرر ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ دوسری بات تنبیہ میں
یہ لکہی ہے کہ مجہے اوس گروہ سے تعجب ہے کہ وہ کسی شے سے ڈرتے ہیں اور یہ نہیں کہتے حَسْبُنَا اللّٰهُ
وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ
اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ ایک بادشاہ از حد ظالم تہا۔ باد غرور اوسکے سر میں سما گئی تہی
کہ دعوی خدائی کرتا تہا۔ خاک اوس ناپاک کے مونہ میں ہو جیو۔ اوسنے ایک روز اپنے دلمیں یہ خیال
کیا کہ ایسا حیلہ کرنا چاہیے جس سے اس دعوی کو استحکام کی صورت ہو۔ یہ حال اوسنے وزیر سے بیان
کیا وہ بڑا مکار تہا اوسنے مشورہ دیا کہ دو تین باتیں ایسی ہیں کہ اگر آپ کرسکیں دعوی خدائی آپکا
قائم ہو جاویگا۔ اول یہ کہ اس شہر میں دانشمند بہت ہیں اُنکو حکم دیجیے کہ آپکی مملکت سے چلی جاویں
جب چلے جاویں گے کوئی اسلام کا تلقین کرنے والا نہ رہیگا جو آپکا دعوی ہوگا سب منظور کر لینگے
بادشاہ نے یہ رائی اوسکی منظور کی اور جس قدر دانشمند اور واعظ تہے سبکو حکم دیا کہ فوراً چلے جاویں
سب چلے گئے اور جو باقی رہے تہے بادشاہ نے اونکو مروا ڈالا جب اون میں سے کوئی باقی نہ رہا پہر
وزیر سے پوچہا اب دوسری بات کہو اوسنے کہا کہ دوسری تجویز یہ ہے کہ کتابان کتب مروا ڈالے
جائیں اور کتابیں جلوا دی جاویں کیونکہ وہ علم تحریر کرتے ہیں اور لوگ اون سے فیض پاتے ہیں
بادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ سب مسلمانان شہر ضلالت اور گمراہی میں مبتلا ہوئے بادشاہ علانیہ اپنے
دین سے پہر گیا اور اپنے دعوے میں مشہور ہوا۔ الغرض ایک بزرگ حضرت خواجہ حسن بصری نور اللہ
مرقدہ کی اولاد سے تہے۔ وہ کلمات مذکور بہت پڑہتے تہے جب اونکو واسطے حصول اجازت قتل بادشاہ کے

روبرو لائے بادشاہ فوراً تخت سے تلے اوترآیا اور بہت سی معذرت کے بعد کہا کہ انکو چھوڑ دو اور بعد دینے خلعت کے روانہ کیا۔ اس واقعہ کی بعد وزیر نے بادشاہ سے کیفیت اس ماجرے کی پوچھی بادشاہ نے ڈرتے ہوئے کہا کہ جسوقت انکو میرے سامنے لائے میں نے بچشم خود دیکھا کہ اونکے داہنے بائیں سانپ اور بچھو تھے۔ مونہہ اون کے اسقدر بڑے کہ زمین اور آسمان کا ایک لقمہ کر جائیں آگ اون کے مونہہ سے نکلتی تھی مجھے دیکھتے ہی چاہا کہ نگلجائیں میں نے عجز وزاری کی اور گڑگڑا کر کہا کہ مجھ سے ان حضرات سے کچھ پرخاش نہیں۔ میرے اس کہنے پر انہوں نے مجھ سے طرح کی اور مجھے نگلنے سے چھوڑ دیا وزیر نے اس کلام کے سننے کے بعد اون صاحب کمال بزرگ سے جا کر پوچھا کہ آپ ایسی کون سی دعا پڑھتے تھے جو اسوقت کام آئی اور وجہ آپ کی خلاصی کی ہوئی آپنے جواب دیا کہ میں یہ کلمات حسبی اللہ ونعم الوکیل بے شمار پڑھتا رہوں۔ جو شخص ان کلمات کو پڑھتا رہے گا اوسکو مطلق کوئی آزار نہ پہونچیگا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ امر سوم جس سے تعجب ہے یہ ہے کہ جب کوئی شخص دشمنوں سے ڈرتا ہے اور یہ کلمات نہیں کہتا اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا الخ اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت خواجہ حسن بصری رح حجاج بن یوسف کے سامنے جاتے اس آیت کو پڑھکر تشریف لیجاتے۔ حجاج قسمیہ بیان کرتا تھا کہ میں کبھی کسی شخص سے ایسا نہیں ڈرا جیسا حضرت سے ڈرتا تھا جب آپ کی شکل مجھے نظر آتی تھی لرزہ میرے اندام پر پڑ جاتا تھا میں دیکھتا تھا کہ دو شیر آپکے ساتھ آتے ہیں اور مجھپر حملہ کرنا چاہتے ہیں آپ اونکو روکتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ امر چہارم جس سے تعجب ہے یہ ہے کہ آدمی بہشت کی آرزو کرتے ہیں اور اس دعا کو نہیں پڑھتے مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آثار تابعین میں مرقوم ہے کہ ایک جوان فاسق فاجر تھا ہمیشہ علی الدوام معصیت میں مبتلا رہتا۔ لیکن صبح اُٹھتے وقت اور سوتے وقت کلمات مذکورہ

بالا بہت کہتا تھا بعد اسکے دوسرے کاروبار میں مصروف ہوتا۔ القصہ جب وہ مر گیا بعد وفات اوسکو خواب میں دیکھا کہ بہشت بریں میں خراماں ہے دیکھنے والو نکو شادہ اس امر سے تعجب ہوا دریافت کیا کہ یہ سعادت تجھکو کس سبب حاصل ہوئی۔ جوان نے جواب دیا کہ اگرچہ میں بد تھا الا سونے سے آگے ہی اور سوتے وقت یہ کلمات مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ الخ بہت کہتا تھا اسکے بعد گفتگو ہیبت قبر اور پرسش منکر نکیر کے بارہ میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضہ سے عرض کی کہ مجھکو ہیبت قبر اور پرسش منکر و نکیر سے سخت کاہش رہتی ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ میں تجھکو ایسی چیز بتلاتا ہوں اگر تو اوسکو عمل میں لائے یہ ہراس مبدل بہ امانت ہو جائے تجھے چاہیئے کہ کبھی ترک نکرے وہ عمل یہ ہے کہ جمعہ کی شبکو دو رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے یہ عمل رفع ہیبت گور کے واسطے اکسیر ہے اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ اوس شخص نے اس نماز کی ہر شب جمعہ کو مواظبت کی شرح اولیا میں مرقوم ہے کہ بعد اوسکو کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ منکر و نکیر کے پنجہ سے کیونکر چھوٹے اونے جوابدیا کہ جب منکر و نکیر با شکل مہیب آئے اور مجھ سے سوال کیا میں اسکے جواب سے عاجز ہوا۔ چاہتے تھے کہ مجھے گرز ہائے آتشیں سے معذب کریں ناگاہ فرمان باری تعالیٰ پہونچا کہ اس شخص کو عذاب اور گرفتار تکلیف نکرو میں نے بخشدیا ہے۔ یہ سنکر اونہوں نے ہاتھ مجھ سے علاحدہ کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عبداللہ بن عباسؓ سے کسی نے سوال کیا کہ ھل عندك شیئ یحفظنی ضغطة القبر یعنی آپکے نزدیک کوئی ایسا عمل ہے جو ضغطہ قبر سے پناہ میں رکھے اونہوں نے جواب دیا کہ ہاں میرے پاس ایسا عمل ہے اور وہ یہ ہے کہ جو شخص ضغطہ گور سے بچنا چاہے اوسکو لازم ہے کہ شب جمعہ کو دو رکعت نماز اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ اذا زلزلت الارض پندرہ پندرہ بار اگر سورہ زلزال یاد نہو پس قل ھو اللہ پندرہ پندرہ بار پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ امان حق میں رہیگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہنگام میری موجودگی بخدمت شیخ الاسلام

میں ایک مرد نے حضرت شہید المحبت سے ایسا ہی سوال کیا تہا آپنے بہی اوسکو یہی عمل ارشاد فرمایا اور
ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ نماز پڑہیگا اوسکو سیندرہ قرآن شریف ختم کرنے کا ثواب ملیگا اور وہ ضغطہ
گور سے امن میں رہیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا یہ کہ کتاب روضہ میں تحریر ہے کہ جو شخص بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کہیگا اللہ تعالی اوسکو عذاب گور سے نجات
بخشیگا اور تنگی و تاریکی قبر اوس سے چالیس برس تک اوٹہالی جائے گی۔ آسکے بعد مولانا
شیخ شہاب الدین قریشی مفتی شہر دہلی جو حاضر خدمت شیخ الاسلام تہے فرمانے لگے کہ میں نے
ایک کتاب میں لکہا دیکہا ہے کہ جو شخص اِن چند سورتوں یعنے سورۂ واقعہ۔ مزمل۔ والشمس
واللیل اور الم نشرح کو پڑھتا رہیگا اللہ تعالی اوسکو عذاب گور سے امن میں رکہیگا
اور تنگی معاش اوسکی مبدل بہ فراخی ہوگی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا
کہ ایک درویش نے جو خواجگان چشت کے خانوادہ میں منسلک تہا انتقال کیا جب اوسکو
زمین کے سپرد کر کے لوگ واپس آئے۔ فرشتوں نے آکر سوال معمولی کیا اوسنے جواب دیا
بعد اسکے اوسکی قبر میں روشنی اور فراخی پیدا ہوئی کہ دور ہی اوسکی پر نظر کام نہ کرتی تہی
کسی نے اونکو خواب میں دیکہا سوال کیا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا اُنہوں نے
جواب دیا کہ مجہکو بخشدیا اور اسقدر عنایتیں میرے حال پر مبذول فرمائیں جسکا حد و حساب نہیں
اور فرمان ہوا کہ یہ سب نعمت تجہکو اس سبب سے دیگئی ہے کہ تو اِن قبل الذکر سورتوں کی مواظبت
رکہتا تہا۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز ارشاد فرمایا کہ بہت احادیث میں مسطور
ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بعد ادائے فریضہ فاتحہ ایک
مرتبہ اور اخلاص تین مرتبہ اور تین مرتبہ درود اور بعد اوسکے ایکمرتبہ یہ آیت وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ
يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ
اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ پڑھکر آسمان کی جانب دم کرے
اللہ تعالی اوسکو تین نعمتیں عنایت فرمائے گا۔ اول درازی عمر۔ دوم تونگری۔ سوم بر خود آمر

عاقبت اوس کو بحساب بہشت میں داخل فرماوی گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت شیخ الاسلام یہ فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ آپ نماز میں مصروف ہوئے۔ خلق اپنے مقام پر واپس آگئی۔ الحمد للہ علی ذلک

مجلس مسجد ھفتم تاریخ بستم ماہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز اوس وقت جماعت خانہ میں تشریف فرما تھے اور بہت سے بزرگ اور مسافر بھی حاضر خدمت تھے۔ اس دعاگو نے جمالِ انور کی زیارت سے مشرف ہوکر سر زمین پر رکہا۔ فرمان ہوا اٹھاؤ میں نے حسب الحکم سر بالا کیا۔ ارشاد فرمایا بہت خوب تشریف رکھیئے۔ یہ سنکر میں بیٹھ گیا۔ حضرت شیخ الاسلام نے تمام حاضرین کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ میں نے خدا سے چاہا ہے کہ جو کچھ نظام الدین طلب کرے وہ اُسے عطا ہو۔ اسکے بعد گفتگو درود شریف کے پڑھنے کے بارہ میں واقع ہوئی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میں نے آثار اولیا میں لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلعم پر درود شریف بھیجتا ہے گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے گویا اوسیوقت اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور ایک لاکھ نیکیاں اسکے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور نام اوسکا زمرۂ اولیاء میں تحریر ہوتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ صحابہ تابعین اور طبقات مشائخ نے اپنی ذات پر کوئی وظیفہ لازم کرلیا ہے کہ وہ اوسکو اوقات معینہ پر ادا کرتے ہیں اگر دن میں ہوسکے تو رات کو پڑھتے ہیں اور اگر رات کو اون سے صلوۃ فوت ہوجاوے تو وہ اپنی ذات کو مُردوں میں شمار کرتے ہیں اور تعزیت میں بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اگر ہم زندہ ہوتے صلوۃ حضرت خواجہ کائنات ہم سے فوت نہ ہوتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا یحییٰ معاذ رازی رح کا وظیفہ شب کو تین ہزار درود حضرت خواجہ کائنات پر بھیجنے کا تہا ایک شب اون سے فوت ہوگیا۔ جب صبح ہوئی آپ ماتم میں بیٹھے خلق واسطے تعزیت کے آتی تھے اور وجہ اس حال کی دریافت کرتی۔ آپ فرماتے یہ ماتم اسوجہ سے ہے کہ میں ایک ہی نعمت عظمیٰ سے محروم ہوا۔ حضرت یحییٰ معاذ رازی رح یہ حکایت بیان کررہے تھے کہ ہاتف نے آواز دی کہ اے یحییٰ ہر روز تم کو درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا تہا۔ آجکے روز میں نے تم کو دونوں سے سو درجہ زیادہ ثواب مرحمت کیا۔ یہ بیان فرماکر حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں

آنسو بھر لائی اور رو پڑے اور یہ حکایت بیان فرمائی کہ خواجہ ثنائی علیہ الرحمۃ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ اپنا روئے مبارک مجھ سے چھپاتے ہیں خواجہ ثنائی دوڑے اور حضرت
کے قدموں پر گرے اور پائے مبارک کو بوسہ دیکر عرض کی کہ یا رسول اللہ میری جان آپ پر فدا ہو
اسکا کیا سبب ہے جو آپ اپنا روئے مبارک اس نحیف سے موڑتے ہیں حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ و نے خواجہ ثنائی کو اوٹھایا بغلگیر ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ ای خواجہ ثنائی تم نے اسقدر
درود مجھپر بھیجا ہے کہ میں تم سے شرمندہ ہوں کہ ساتھ کس چیز کے عذر کروں۔ یہ فرماکر حضرت شیخ الاسلام
ہائے ہائے کرکے رو پڑے زور سے روتے تھے جب افاقہ ہوا فرمانے لگے کہ ایک وہ لوگ ہے کہ بسبب
ہدیہ کثرت درود کے حضرت رسول مقبول صلعم اونسے شرمندہ تھے پس ہزار رحمت اونکی جان پر ہو جو
کہ اس درجہ کو پہونچے ہیں اور سیطرح سے زندہ رہے اور اسیطرح انتقال کیا ہے اور اسی خیال میں
اوٹھینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ یہودیوں کا ایک گروہ کسی مقام پر بیٹھا تھا ایک مسلمان
درویش آیا اور اون سے کچھ درخواست کی کہ اسی محل میں امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے
یہودیوں نے ازراہ تمسخر کہا شاہ مردان تشریف لائے ہیں اون سے مانگ درویش نے حضرت کو
نہ دیکھا دوبارہ دریافت کیا کہاں ہیں یہودیوں نے کہا وہ آتے ہیں۔ الغرض وہ درویش حضرت کے پاس گیا
سلام کرکے اپنے فقر و فاقہ کا حال بیان کیا امیر المومنین کے پاس اُسوقت کچھ نہتا تفکر کیا کہ کیا دیا جاوے
مگر آپنے بفراست معلوم کیا کہ یہودیوں نے واسطے آزمائش کے بھیجا ہے۔ قصہ مختصر امیر المومنین رض
نے ہاتھ اوس درویش کا پکڑا اور دس مرتبے درود شریف پڑھکر اوسکے ہاتھ پر دم کیا اور
کہا اب مٹھی بند کرکے اونکے پاس جا اوسنے مٹھی بند کی اور اون یہودیوں کے پاس گیا۔
انہوں نے پھر بطریق تمسخر سوال کیا کہ تجھے کیا ملا۔ درویش نے جواب دیا کچھ نہیں مگر آپنے دس
مرتبہ درود شریف پڑھکر میرے ہاتھ پر دم کیا اور کہا مٹھی بند کرکے چلا جا۔ یہودیوں نے یہ سنکر
اور زیادہ ہنسی اُڑائی الغرض اوس سے مٹھی کہولنے کی فرمائش کی۔ جب اوس درویش نے
ہاتھ کہولا دس اشرفیاں کف دست میں تھیں اس کرامت کو دیکھکر کئی ہزار یہودی اس روز

مسلمان ہوئے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ہاروں رشید نور اللہ مرقدہ بیمار ہوئے چھ ماہ سخت بیمار رہے کہ ضعف انپر نہایت غالب ہوا اور قریب ہوا کہ جان بدن سے نکلجاوے قضارا شیخ ابوبکر شبلی قدس سرہ اون کے دروازے کے سامنے سے گذرے۔ یہ خبر ہاروں رشید کو معلوم ہوئی کہ امام ابوبکر شبلی محل کے نیچے سے جارہے ہیں ہاروں رشید نے اپنے وزیر کو بھیجا اور بہت سی منت کی۔ وزیر امام ابوبکر شبلی کو بلاکر لیگیا۔ جب آپ ہاروں رشید کے پاس پہونچے اوس سے ارشاد فرمایا کہ خاطر جمع رکھہ تو اچھا ہے یہ فرماکر درود شریف کئی مرتبہ پڑہا اور ہاروں رشید کے موںہہ پر دم کیا ہاروں رشید اوسی وقت اچھا ہوگیا۔ اسکے بعد شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کو لازم ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت درود شریف بھیجتا رہے اگر نہ بھیج سکے اور فرصت نہ ہو تو روز پانچ تو ضرور ہی بھیجے۔ درود شریف تمام وردوں سے بہتر ہے اگر تمام رات عبادت کریں تو ایک وقت درود شریف پڑہنے کے برابر ثواب ملیگا مگر درود مختلف ہیں ہر ایک کی فضیلت جدا ہے وہ پانچ درود جنکا ابھی ذکر ہوا یہ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ مولانا ہی فقیہ ابو الحسن زندوسیؔ اپنی کتاب روضہ میں دربارہ فضیلت درود شریف دو حکایت تحریر فرماتے ہیں فضیلت اول یہ کہ امام شافعی رح کو بعد انکی نقل کے خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالی نے آپکے ساتہہ کیا سلوک کیا آپنے جواب دیا کہ اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے بخشدیا اور وجہہ بخشش کی یہ ہوئی کہ میں پانچ درود ہر روز پڑھتا تھا۔ فضیلت دوم یہ ہے کہ ایکروز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتھے اور اصحاب مانند نجوم کے آپکے گرد حلقہ زن تھے حضرت ابوبکر رض آپکے داہنے طرف متمکن تھے ایک جوان نے آکر سلام عرض کیا خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بالا تر حضرت ابوبکر صدیق سے بیٹھے حضرت ابوبکر صدیق متامل ہوئے اور دیگر اصحاب نے جانا کہ شاید یہ خضر علیہ السلام ہیں ورنہ اصحاب میں سے کسیکا رتبہ

بالا تر حضرت صدیق رضہ سے بیٹھنے کا نہیں ہے۔ حضرت نے اس خطرہ پر واقف ہوکر ارشاد فرمایا کہ اس جوان نے اس قدر مجھ پر درود بھیجا ہے جس کی انتہا نہیں حضرت صدیق اکبر رضہ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ فرمائیے یہ جوان کہانے پینے اور کسی دوسرے کام میں بھی مشغول ہوتا ہے یا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کہاتا پیتا اور تمام کام کرتا ہے لیکن ہر روز ایک درود مجھ پر بھیجتا ہے اور یہ کبھی اوس نے ناغہ نہیں کیا اور وہ درود شریف یہ ہے جو اوپر بیان کیا گیا۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز یہ بیان فرمارہے تہے کہ پانچ نفر درویش آئے اور زمین ادب چوم کر بیٹھ گئے۔ عرضداشت کی کہ ہم مسافر ہیں۔ خانہ کعبہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ الآخرج پاس نہیں۔ شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ نے جب یہ حال سنا متفکر ہوگئے اور مراقبہ کیا جب سر اوپر اٹھایا چند ٹھیکریاں آپ کے سامنے پڑی تہیں اوٹھاکر اون درویشوں کو عطا فرمائیں۔ درویشوں کو حیرت ہوئی کہ ان ٹھیکریوں کا کیا کریں۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے روشنضمیری سے اون کا یہ خطرہ دریافت فرمایا اون سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ انکی جانب نگاہ کرو حیران مت ہو۔ اُنہوں نے جب بغور نظر کی ٹھیکریاں زرِ خالص ہوگئی تہیں۔ مجھے شیخ بدرالدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ آپنے اُن ٹھیکریوں پر درود شریف پڑھکر دم کیا تہا بعدا سکے گفتگو آیت الکرسی کی فضیلت میں واقع ہوئی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جس روز یہ آیت نازل ہوئی ستر ہزار فرشتے جو گرداگرد آیت الکرسی کے تہے ہمراہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے نیچے اوترے تھے اور جسوقت یہ آیت نازل ہوئی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ساتہہ اعزاز کے لیا آنکھوں اور سر پر رکھا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عز و جل فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے جو اسکو پڑہے گا ہر حرف کے بدلے ثواب عبادت ہزار سال اوسکے نام لکھا جائیگا اور یہ ستر ہزار فرشتے جو اسکو گھیرے ہوئے ہیں اس آیت الکرسی کا ثواب اسکے نام لکھتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ فتاوائی ظہیریہ میں لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آیت الکرسی کو پڑھکر گھر سے باہر نکلے

حضرت عزت عم نوالہ ستر ہزار فرشتے اوسکی ہمراہ کرتا ہے جبتک کہ وہ پڑہنے والا واپس گھر میں نہ داخل ہووے اوس کے ہمراہ رہکر اوسکے واسطے آمرزش طلب کرتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص آیت الکرسی پڑھکر گھر سے باہر نکلے حضرت رسالت پناہ صلعم نے اوس کی شان میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ آفت درویشی اسکے گھر سے دفع کرتا ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جامع الحکایات میں مرقوم ہے کہ بغداد میں ایک درویش تہا ایک روز اوسکے مکان میں دو چور آئے درویش گھر میں نہ تہا آیۃ الکرسی پڑھکر باہر نکلا تہا۔ چور گھر میں داخل ہوتے ہی اندہے ہو گئے جب درویش واپس آیا حال معائنہ کر کے اون سے دریافت کیا تم کون ہو اور کس لیئے آئے تہے چوروں نے جواب دیا کہ ہم چور ہیں اور واسطے چوری کے آئے تہے کہ اندہے ہو گئے۔ اگر آپ دعا کریں البتہ آپکی دعا سے اللہ تعالیٰ ہماری آنکہوں میں روشنی بخشیگا۔ اب ہم اس کام سے توبہ کرتے ہیں اور دائرۂ اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ صاحب خانہ نے تبسم کیا اور ارشاد فرمایا آنکھیں کہولو۔ اُنہوں نے آنکھیں کہولیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے سب بینا ہو گئے تہے دونوں نے معائنہ اس کرامت کے بعد توبہ کی اور مسلمان ہوئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس نوزدہم تاریخ ۲۷ ماہ ذی الحج ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ گفتگو دعا اول کے بارہ میں واقع ہو رہی تہی آپنے ارشاد فرمایا کہ امام محمد حسن شیبانی رحہ کی کتاب میں مرقوم ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضہ کو حضرت رسول مقبول صلعم سے پہونچا ہے کہ جس شخص کو غم ہو یا کوئی ایسی مہم درپیش ہو جسکی اصلاح اوسکی طاقت سے باہر ہو اوسکو لازم ہے کہ صبح کی نماز پڑھکر سو مرتبہ یہ دعا پڑھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ۔ فان لم تقم فلنا علی الدعاء غم دور ہوگا اور مہم انشاء اللہ انجام کو پہونچیگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں خدمت شیخ الاسلام خواجہ شہید المحبت قطب الحق والدین بختیار کاکی اوشی چشتی رحہ میں حاضر تہا آپ ارشاد فرماتے تہے کہ جس شخص کی معاش میں

سے خان یہ شیخ میں الدعا ہے الفاظ دعا کے ہیں دعا تو یا صمد پر ختم ہو گئی اور ان الفاظ کے معنی یہ ہیں کہ اگر دعا کے پڑہنے سے صحت نہ ہو تو دوا کرنی ضرور ہے ۱۲

تنگی ہو اوسے لازم ہے کہ اکثر اوقات یہ دعا پڑھتا رہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا دَائِمَ الْعِزِّ وَالْمُلْكِ وَالْبَقَاءِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْجُوْدِ وَالْفَضْلِ وَالْعَطَاءِ يَا وَدُوْدُ ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ يَا فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وقت درماندگی جو شخص اکثر ارمر تبہ ان اسمار کو پڑھے گا اوسکی مہم بالقطع کفایت کو پہونچے گی اور وہ کلمات یہ ہیں اقوی معین واهدی دلیل یعنی اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تفسیر امام زاہد میں لکہا ہے کہ جسکی یہ خواہش ہو کہ اعمال اوسکے مقبول ہوں اوسے لازم ہے کہ پیوستہ یہ آیت پڑھا کرے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؕ اور جسکو یہ چاہے کہ تنگی دنیا و آخرت سے خلاصی ہو اور دوزخ سے جسکا واسطے یہ آیت پڑھا کرے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور جب چاہے کہ ہر حال میں صابر رہے اور قدم اسکا تمام امور میں ثابت رہے اور دشمنوں پر فتح ہو اس آیت کو پڑھا کرے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور جب چاہے کہ دل اسکا سلامت ایمان کی امان میں رہے اور رحمت حق کی اسپر نثار رہے اس آیت کو پڑہے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکمرتبہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تہے اور صحابہ آپکے گرد اگرد جمع تہے حکایات انبیار پیشین علیہم السلام کی ہورہی تہی اتنے میں ایک صحابی نے زمین ادب چوم کر گذارش کی کہ یا رسول اللہ ایمان ہمارے کسطرح امن میں رہیں اور وقت نزع ایمان تلف نہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متفکر ہوئے اوسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آیت رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا الخ واسطے سلامتی ایمان کے ازبس مفید ہے جو اسکی ملازمت کریگا ایمان سے جاویگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ اولیار خدا کے زمرہ میں شامل ہو اس آیت کو بہت پڑھا کرے رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس آیت کی ملازمت کریگا اللہ تعالیٰ اوسکو بروز حشر زمرہ محبان خود میں محشور فرمائیگا ہم سبکو مناسب نہیں کہ اپنے تئیں اس

سعادت سے محروم رہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کسیکو حاجت پیش آوے یا بردہ بہاگ جاوے
یا یہ چاہے کہ فرزند شائستہ و نیک بخت اوسکو عطا ہو وہ اِس آیت کی مواظبت کرے نہایت مجرب ہے۔
رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت زکریا علیہ
السلام نے یہی آیت پڑھی تھی کہ اللہ تعالی نے اون کو یحییٰ سا فرزند نصیب فرمایا۔ اسکے بعد حضرت
شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام پر خوف باری تعالی نہایت
طاری تہا۔ آغاز جوانی میں خوف خدا سے اسقدر روئے کہ گوشت و پوست اونکے رخساروں کا بہہ گیا
حضرت زکریا علیہ السلام اور اونکی بیوی یعنی والدہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اس حال کو دیکہکر محبت سے
کہا کہ ای فرزند تم ابہی لڑکے ہو اتنی ہیبت اور اسقدر خوف نہیں چاہیے آپ نے فرمایا کہ اسے ماں تو دیکہتی ہے
کہ تیرے چولہے میں آگ جلاتی ہے جبتک کہ چہوٹی لکڑیاں آگ کے اوپر نہیں رکہتی آگ نہیں سلگتی
پس ایسا ہی حال ہے بروز حشر بچوں کو دوزخ میں بوڑھوں سے آگے بہیجیں گے۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ ایک مرتبہ میں ملک سیوستان میں مسافر تہا وہاں بہت سے اصفیا سے ملاقات ہوئی
چنانچہ ایک روز حضرت شیخ محمود سیوستانی کی خدمت میں حاضر تہا وہ ایک بزرگ صاحب نعمت و صاحب ولایت
تہے حکایت سلوک کے بارہ میں ہو رہی تہی۔ خانقاہ مبارک کے درویشوں کو اس میں تذکرہ تہا
اتنے میں ایک درویش آیا اور آپ کے روبرو بیٹھ گیا۔ حضرت نے روشن ضمیری سے اوسکا حال معلوم
فرماکر اوس سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ حاجتمند آئے ہو اسنے عرض کی کہ فی الواقع یہی حال ہے آپنے
ارشاد فرمایا کہ اس آیت پر مواظبت کرو اللہ تعالی فرزند شائستہ عطا فرماویگا اور وہ آیت یہ ہے رَبِّ
هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ یہ سنکر وہ چلا گیا۔ میں نے بعد ایک مدت
کے سنا کہ اللہ تعالی نے اوسکو برکت نفس شیخ سے فرزند صالح روزی فرمایا جو سجادہ نشین ہوا اور جیسے سترہ حج
پاپیادہ و پا برہنہ کیے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تفسیر کشاف میں لکہا ہے کہ جب کوئی چاہے کہ نیک ہو جاوے
اور بروز حشر عذاب سے امن میں رہے تو یہ آیت پڑہا کرے رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ
وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ط اسکے بعد ایک حکایت ملائم اسی

معنی کی ارشاد فرمائی کہ بخارا میں ایک شخص فسق و فجور میں نہایت مشہور تہا جب مر گیا۔ لوگوں نے خواب میں دیکہا کہ درمیان اولیاء خدا کے کہڑا ہے اوسکو دیکہنے اوس متوفی سے حیرت ہوئی۔ پوچہا تجہے یہ دولت کیونکر ملی جواب دیا کہ میں نے تفسیر کشاف میں لکہا دیکہا تہا کہ جو شخص آیہ ربنا آتنا ما وعدتنا الخ اکثر پڑہے گا اللہ تعالیٰ اوسکو نیک بندوں کے ہمراہ رکہیگا میں اوسکو صدق دل سے پڑہا کرتا تہا۔ اللہ تعالیٰ جو اندک پذیر اور بسیار بخش ہے اوس نے میری اس اطاعت کو قبول فرماکر مجہے بخش دیا اور ہمراہ نیک مردوں کے رہنے کو ارشاد فرمایا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاہے اوسکو ظالموں کی صحبت سے نجات ہو وہ ہمیشہ اس آیت کو پڑہے رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا پس انشاءاللہ اوسکو اللہ تعالیٰ نعمت اپنے دوستوں کی روزی فرماویگا اور دروازہ فتح اور نصرت کا اوسپر کشادہ فرماوے گا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین علی رض جنگ غول بیابانی میں درماندہ ہوگئے تہے اور سخت تکالیف میں مبتلا تہے آپنے عرضی متضمن بریں حال حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ارسال کی اور تحریر کیا کہ جس قدر حیلہ ہائی جنگ تہے وہ سب میں کرچکا الا کسیطرح فتح حاصل نہیں ہوئی۔ جب یہ مکتوب خدمت انور و اقدس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہونچا۔ آپ از حد تنگدل ہوئے اور متفکر تہے کہ اسی اثنا میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ آیت لائے ربنا اخرجنا من ہذہ القریۃ الخ اور بیان کیا کہ آیت ہذا کو آپ حضرت علی رض کو لکہہ بہیجیں وہ اوسکی مواظبت کرنے سے مظفر و منصور ہوں گے۔ آپنے یہ آیت حضرت علی رض کو لکہہ بہیجی اونہوں نے چندروز مواظبت کی تہوڑے ہی عرصہ میں فتحیاب ہوئے اور اوس غول بیابانی کو زندہ گرفتار کرکے مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تفسیر مولانا برہان الدین زاہد میں مسطور ہے کہ جب کوئی شخص چاہے کہ اللہ تعالیٰ کی برکت و رحمت اوسپر نازل ہو اور روزی اوسکی فراخ ہو جاوے اور کسیکا محتاج نہو لازم ہے کہ وہ اس آیت کا ورد کرے رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ؁ اسکے بعد ارشاد فرمایا

کہ یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بارہ میں تھی اُن سب نے کفران نعمت اختیار کی اللہ تعالیٰ نے جو مائدہ اسپر نازل ہوتا تھا اوٹھالیا اور جو شکل اونکی ہوئی سبکو معلوم ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص چاہے کہ ساتھ ظالموں کے جمع نہ ہووے اور دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ اسپر رحمت کرے اوسکو لازم ہے کہ اس آیت کو بہت پڑھا کرے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ زندگی ساتھ خیریت کے گذرے اور موتس اسکا اسلام ہو اوسکو لازم ہے کہ یہ آیت بہت پڑھے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اکثر آدمی ظالموں کے پنجے میں گرفتار ہو جاتے ہیں اونکو لازم ہے کہ اس آیت کی مداومت کریں رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ اور جب کوئی شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اوسکو با ایمان لوگوں میں اُٹھاوے اور زندگی میں سلف صالحین کے مراتب کو پہنچاوے اوسی لازم ہے کہ اس آیت کو بہت پڑھا کرے فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۰ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ جب حضرت یوسف اور حضرت یعقوب علیہما السلام بعد ایک مدت کے ملاقی ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام روز جدائی سے ہمیشہ سجدہ میں آیت فاطر السموات والارض پڑھتے تھے جب بادشاہ ہوئے اس آیت کا پڑھنا نہ چھوڑا سجدہ میں رو رو کر دعا مانگتے تھے کہ الٰہی تو نے مجھے بادشاہی لطف فرمائی مگر میری خواہش نہ تھی یہ تیری خواہش تھی جو وقوع میں آئی میری خواہش یہ ہے کہ تو مجھکو روز حشر زمرہ بادشاہان میں نہ اُٹھائیو۔ مجھ بیچارہ مسکین وضعیف کی یہ طاقت نہیں کہ میان بادشاہان و ملوک میرا حشر ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کوئی چاہے کہ شر دیو و پری سے امن میں رہے اور اولاد اوسکی بت پرستی میں مبتلا نہو۔ اس آیت کو بہت پڑھا کرے رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ نے ارشاد فرمایا کہ شان نزول اس آیت کی یہ تھی کہ ایکروز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور اصحاب آپکے گرد حلقہ کئے ہوئے بیٹھے تھے اور نیز

ونصیحت سن رہے تھے اسی اثنا میں ایک اعرابی آیا زمین ادب چوم کر عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھکو
ایسی دعا تلقین فرمائیے جو حرز از شر شیطان و دیو و پری ہو اور نیز یہ کہ میری اولاد بت پرست نہو
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم متفکر ہوئے کہ ایسی کونسی جامع دعا تلقین کروں جو تمام امور پر
موثر ہو - اُسیوقت حضرت جبرئیل ؑ اسکو لیکر نازل ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمان باری تعالی ہے کہ یہ آیت اس اعرابی کو سکہلائیے کہ یاد کرکے پڑھا کرے اللہ تعالی اس
برکت سے اوسکو اور اوسکی اولاد کو شر و بت پرستی و مکائد شیطانی و شر و آفت دیو پری سے
اپنی حفظ و امان میں رکھیگا - بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جب
کوئی شخص چاہے کہ کفار اوسپر مستولی نہوں اس دعا کو بہت پڑھا کرے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً
لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ جب حضرت شیخ الاسلام قدس
سرہ العزیز ان فوائد کو بیان فرما چکے میری طرف مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ یہ سب ترغیب
تمہارے کمالیت کے واسطے بیان کی کیونکہ پیر مرید کے حق میں بجاے مشاطہ کے ہے چاہیئے کہ
اسوقت تک مرید کو آلائش سے پاک نکرے اور جو کچھہ شرائط طریقت ہیں وہ اوسکو نہ بتلادے
اور ہر قسم کی ترغیب نکرے اوسے نہ چھوڑے ورنہ وہ بیچارہ چاہ ضلالت سے باہر نہ آسکیگا - اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس دعا کو دن میں
ایک مرتبہ پڑھے اگر وہ اوسروز مریگا ہر آئینہ اہل بہشت سے ہوگا اور دعا یہ ہے بسم اللہ الرحمن
الرحیم - اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ
اَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ جب
یہ دعا میں نے زبانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سنی ہی ہر نماز فریضہ کے پیچھے اکثر پڑھتا ہوں کبھی قضا
نہیں کی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بعد وفات اونکو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالی نے تمہارے

ساتھ کیا سلوک کیا جواب دیا کہ مجھے بخشدیا بہشت روزی کی برکت اس دعا کے جو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی تھی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر چھ ہزار بلائیں روزانہ نازل فرماتا ہے جو شخص کہ نماز تسبیح اور دعا میں مشغول ہوتا ہے وہ بلا بزور دعا کے رد ہو جاتی ہے کیونکہ خبر میں آیا ہے کہ جب بلا آسمان سے اوترتی ہے تو اور وہ شخص دعا میں مصروف ہوتا ہے اور ہر سے دعا آسمان پر چڑھتی ہے اودہر سے وہ بلا نیچے اوترتی ہے دعا بلا کو راہ میں سے واپس ہٹا دیتی ہے اگر دعا میں صدق اور اخلاص نہو تو بلا دعا کو نیچے اُتارتی ہے اور اوس آدمی پر اوترکر اوسے ہلاک کر دیتی ہے الامیں نے زبان مبارک حضرت شیخ الاسلام خواجہ شہید المحبت رضہ سے سنا ہے کہ آدمی کو چاہیئے کہ ہر حال میں دعا کرنے سے خالی نہ رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام ابو طالب مکی نے کتاب قوت القلوب میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس دعا کو رات دن میں ایک مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اوسے ہر بلا سے محفوظ رکھیگا وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ غَیْرِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی امام شعبی نے اپنی کتاب کفایہ میں تحریر فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک زاہد بڑا عابد بتمام دعمر اوسکی ایک لونڈی تھی از بس شکیل جمیل نو عمر وہ زاہد اس لونڈی کے خطرہ میں نہ آتا تھا لونڈی اوس سے بغض رکھتی تھی ہر آنے جانیوالے کے روبرو زاہد کا گلہ کرتی اور تدبیر پوچھتی کہ پنجۂ زاہد سے کس طرح خلاص ہو اتفاقاً ایک بڑھیا سے اوسکی ملاقات ہوئی جو زاہد کے ہمسایہ میں تھی اوسنے کہا سوائے اس کے اور کوئی تدبیر نہیں کہ میں تجھکو تھوڑا سا زہر ہلاہل دوں اور تو اوسکو پانی میں ملاکر زاہد کو دیدے تاکہ اوسکا کام تمام ہو جاوے لونڈی نے زہر لے لیا اور ہمیشہ پانی میں ملایا اور بوقت افطار زاہد کو دیا او

سادہ دل نے لاعلمی سے بلا خوف و خطر پی لیا زہر نے زاہد پر ذرا اثر نہیں کیا۔ کنیزک اسبات کی منتظر تھی کہ کسوقت زاہد کا انتقال ہو۔ جب صبح ہوئی زاہد بھلا چنگا خلوت سے باہر نکلا۔ کنیزک کو دیکھتے ہی ضبط کی طاقت نہ رہی زاہد کے روبرو تمام داستان زہر خورانی بیان کی اور عرض کیا کہ آپ خواہ مجھے سزا دیں خواہ معاف فرمائیں میں نے آبخورہ زہر دیا تھا۔ معلوم نہیں کس وجہ سے اوسکا اثر نہوا زاہد نے متبسم ہوکر کہا کہ میں ہر روز ایک ایسی دعا پڑھتا ہوں کہ زہر تو کیا چیز ہے اگر ہزار ہا بلائیں مہلک بھی نازل ہوں پس بہ برکت اس دعا کے میں امن میں رہوں گا۔ اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ وہ زاہد یہ دعا پڑھتا تھا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ شَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ کَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الْمُعَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرُ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ وَّلَا فِی السَّمَاءِ اَنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ شرائط دعا بہت ہیں۔ اگر میں ان میں سے ایک کا بھی ذکر کروں سخن دراز ہوگا۔ لیکن بعضے شرائط کا بیان ضروری ہے کہ آغاز دعا بنام پروردگار جل جلالہ و عم نوالہ کرنا چاہیے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے کل امر ذی بال لم یبدأ باسم اللہ فھو ابتر لازم ہے کہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور بعد اوسکے دعا مانگے اور جلد مستجاب ہو۔ شرط دوم یہ ہے کہ اپنی اہل کو ایسے زیورات کے پہننے سے منع کرے جسمیں آواز ہو مثل جھانجن وغیرہ۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءَ قَوْمٍ یَرْضَوْنَ مِنْ نِسَاءِھِمْ بِلُبْسِ الْخَلْخَالِ مَعَ الصَّوْتِ تیسری شرط یہ ہے کہ آغاز دعا سے پیشتر کچھ صدقہ دیوے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جس کسیکو کوئی حاجت ہو بادشاہ سے تو قبل از عرض حاجت نذر گذرانی ہوتی ہے۔ اسیطرح جب کسی شخص کو دعا مانگنی ہو اللہ تعالے سے پس قبل از دعا درویش کو صدقہ دے کہ وہ اوسکا وسیلہ ہو درویش دربان بارگاہ سبحان ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ آپ نماز میں مصروف ہوئے۔ خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر واپس گئے۔ الحمد للہ علی ذلک ✧ ✧ ✧

مجلس بستم۔ بتاریخ غرۂ ماہ محرم الحرام ۶۵۶ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی جملہ خلق اجودہن کیا صغیر وکیا کبیر مشائخ ودرویش مسکین تمام حضرت شیخ الاسلام رح کی خدمت میں باریاب ہوکر دست مبارک کو بوسہ دیتے تھے اور حضور دست مبارک زیر مصلی لیجا کر تنکہ زر وجیتل جس قدر اوسکی قسمت کا ہوتا نکالکر عطا فرماتے تھے پہر وہ آنیوالا چلا جاتا تہا۔ اسی طرح ہزار ہا خلقت آرہی تہی لیکن ہر ایک آنیوالا کسیقدر شیرینی اپنے ہمراہ لاتا تہا اسوجہ سے شیرینی کا ایک انبار لگا ہوا تہا آپ اوس میں سے تقسیم فرماتے تہے درویشان خانقاہ کو بہی حصہ ملتا تہا اوس روز خدمت شیخ الاسلام کے عطیہ سے اجودہن کا ایک بچہ بہی محروم نہ رہا۔ اور حضرت شیخ الاسلام کی یہی رسم تہی کہ آپ ہر ماہ کا چاند دیکہکر ایسی ہی مجلس منعقد فرماتے تہے اگلے روز حضرت شیخ الاسلام نے دروازہ عطا وکرم کا کہول ہی رکہا تہا کہ اسی اثنا میں شیخ عبداللہ محمد بلخی کہ ایک واصلان حق سے تہے تشریف لائے اور آداب بجا لاکر بیٹہہ گئے۔ خدمت شیخ الاسلام نے مراقبہ کیا اور ذکر فرمانے لگے۔ اس قدر ذکر فرمایا کہ بیہوش ہوکر گر پڑے ہم سب کو فکر ہوا اور خرقہ شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح کا لاکر شیخ الاسلام کے جسم اطہر پر ڈالا۔ الغرض بڑی دیر میں ہوش ہوا۔ حاضران مجلس قدوم مبارک میں گر پڑے۔ آپنے شیخ عبداللہ محمد بلخی سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ برادرم شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رح نے اسی وقت انتقال فرمایا۔ اونکے جنازے کی نماز پڑھنی لازم ہے۔ اٹہیئے نماز جنازہ پڑہیں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز کے ارشاد فرماتے ہی جمیع حاضران مجلس کہڑے ہوگئے اور نماز جنازہ ادا کی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے آپنے ارشاد فرمایا کہ نماز جنازہ غائبانہ پڑہنی درست ہے کیونکہ امیر المومنین حمزہ اور دیگر یار شہید ہوگئے تہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی نماز جنازہ غائبانہ پڑہی تہی بلکہ ہر ایک یار کے واسطے علاحدہ علاحدہ نماز پڑہی اسکے بعد گفتگو دربارہ روز عاشورہ ہوئی حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ بروز عاشورہ دیگر ذکر اذکار و اشغال دنیاوی میں مشغول نہ ہونا چاہئے الا تلاوت قرآن مجید اور وہ دعائیں جو اس روز کے واسطے پڑہنی آئی ہیں ضرور پڑہے کیونکہ روز عاشورہ میں دو وصف ہیں۔ ایک صفت قہری۔ دوسری صفت رحمت۔ بہت سے مشائخ نے

نے اس روز عاشورہ میں تکلیف اختیار کی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ای نظام الدین تم جانتے ہو کہ
بروز عاشورہ خاندان نبوی صلعم پر کیا آفت گذری ہے آپ کی جگر گوشہ کس کس طرح سے زار و نزار کر کے
شہید کیے گئے ہیں اکثر اونکے تشنگی سے شہید ہوئے اور ظالموں نے ایک قطرہ پانی نہ دیا۔ جب حضرت
شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز کی زبان مبارک سے یہ کلمات نکلے۔ آپ نے ایک آہ کھینچی اور
نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے فرمانے لگے زہے سنگدلان زہے کافران۔ زہے
بی عاقبتاں زہے بی سعادتاں وبیمہراں۔ جانتے ہیں کہ یہ فرزند اوس بادشاہ دنیا و آخرت کے
ہیں اور باوجود اس جاننے کے زار زار مارتے تھے ہاے اسقدر اونکو خیال نہ آیا کہ کل بروز حشر
ہم کس منہ سے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ غرہ ماہ محرم کے واسطے یہ دعا آئی ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ الْفَرْدُ
الْاَبَدُ الْقَدِیْمُ ھٰذِہٖ سَنَۃٌ جَدِیْدَۃٌ اَسْئَلُکَ فِیْہِ الْعِصْمَۃَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
وَالْاَمَانَ مِنْ شَرِّ السُّلْطَانِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ مِّنَ الْبَلَایَا وَالْاٰفَاتِ فِیْ نَفْسِیْ وَنَسْئَلُکَ
الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰی ھٰذِہِ النَّفْسِ الْاَمَّارَۃِ بِالسُّوْٓءِ وَالْاِشْتِغَالِ بِمَا لَمْ یُقَرِّبْنِیْ
اِلَیْکَ یَا بَرُّ یَا رَؤُفُ یَا رَحِیْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝
بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ میں لکھا دیکھا ہے کہ
جو شخص اول شب ماہ محرم میں چھ رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایکبار
اور اخلاص پندرہ بار اللہ تعالیٰ اوسکو بیحد ثواب عطا فرماوے گا اور ایک روایت صحابہ میں صحیح طور سے آیا
ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے اول رکعت میں فاتحہ ایکبار اور سورۂ انعام ایکبار اور دوسری رکعت میں
بعد فاتحہ سورہ یٰس ایکبار اللہ تعالیٰ اوسکو بہشت میں دو ہزار کوشک عطا فرماویگا ہر کوشک میں دو ہزار
دروازے یاقوت کے ہونگے اور ہر دروازہ میں ایک تخت زبرجد کا ہوگا اور اوس پر ایک حور بیٹھی ہوگی
اور گذرانند اس نماز سے چھ ہزار بلائیں دور ہونگی اور چھ ہزار نیکیاں اوسکے نامۂ اعمال میں لکھی جاوینگی
اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ میں نے کفایہ امام شعبی میں لکھا

دیکھا ہے کہ جو شخص ماہ محرم میں ہر روز سو مرتبہ ان کلمات کو کہیگا اللہ تعالیٰ اوسکو آتش دوزخ سے نجات دیگا وہ کلمات یہ ہیں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ اس دعا کو پڑھکر ہاتھ پر دم کرے اور موںہہ پر ملے انشاء اللہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگا گویا اپنی ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے۔ شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرمارہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی الحمد للہ علی ذلک

مجلس بست و یکم بتاریخ نہم ماہ مذکور دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ شمس دبیر۔ شیخ جمال الدین ہانسوی شیخ بدرالدین غزنوی اور بہت سے اصفیا حاضر خدمت مبارک تھے گفتگو برکت روز عاشورا کی بابت ہورہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ ایسا بزرگ روز ہے کہ اسکی فضیلت میں حدیث شریف سرور کائنات میں وارد ہے مَنْ صَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَکَاَنَّمَا صَامَ الدَّھْرَ یعنی جسنے عاشورہ کا روزہ رکھا گویا اسنے تمام سال کے روزے رکھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یوم عاشورا کو آہوان دشتی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان کی دوستی کے سبب سے اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتے تھے آدمیوں کے حال پر افسوس و تعجب ہے کہ وہ روزہ کیوں نہیں رکھتے۔ آدمیوں کا اسروز روزہ نہ رکہنا موجب خواری ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بغداد میں ایک بزرگ تھے کہتے ہیں کہ اونہوں نے جب قصہ شہادت امیرالمومنین حسن و حسین رضی اللہ عنہما کا سنا اپنے سر کو اسقدر زمین سے مارا کہ سر سے جوئی خون جاری ہوئی اور تھوڑی دیر میں زمین پر گر کر مر گئے کسی بزرگ نے اوسیروز اونکو خواب میں دیکھا کہ امیرالمومنین امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے روبرو کہڑے ہیں پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھہ کیا سلوک کیا جواب دیا کہ مجھکو بخشدیا اور دوستداران خاندان مصطفوی میں میرا نام لکھا اور حکم دیا گیا کہ خدمت امامین میں حاضر رہوں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مع اصحاب ایک جا تشریف رکھتے تھے معاویہ رضی اللہ عنہ یزید کو اپنے کندھے پر سوار

لئے ہوئے گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کیا کہ سبحان اللہ دوزخی بہشتی کے کندھے پر سوار
ہے یہ ارشاد والا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سنا دریافت کیا یا رسول اللہ فرمائیے پسر معاویہؓ کیونکر
دوزخی ہوگا۔ آپ نے فرمایا ای علی رضہ یہ یزید بدبخت وہ ہے جو میرے حسنؓ و حسینؓ اور اونکی تمام اولاد
کو شہید کرا دیگا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اُٹھے اور تلوار میان سے کھینچی اور چاہا کہ یزید پلید کو
مار ڈالیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مانع ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ حکم باریتعالی کا ایسا ہی ہے مخالفت
تقدیر کی نکرنی چاہیئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بہ تعمیل حکم بیٹھ گئے اور رو پڑے اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ
آپ اس روز اونکے سرپر ہونگے آپ نے فرمایا نہیں میں اُسروز زندہ نہونگا دریافت کیا کہ آپکے یاران اعلیٰ میں
سے کوئی زندہ ہوگا۔ حضرت نے فرمایا نہیں۔ حضرت علیؓ نے پھر پوچھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس روز
زندہ ہونگی۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ یہ سنکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ
ماتم میرے عزیزوں کا کون کریگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ماتم اون کا میرے امتی
کرینگے اسکے بعد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ و پڑے اور
شاہزادوں کو بغل میں لیکر نعرہ مارتے تھے کہ ای ہمارے عزیزو ہم نہیں جانتے کہ حال تمہارا دشت
کربلا میں کیا ہوگا اور وہ دن رات تمپر کس طرح سے گذرینگے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس
سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جس روز امیر المومنین حسین رضہ شہادت پاوینگے اس شب ایک
بزرگ نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیکھا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی ازواج مطہرات
کے ہمراہ تشریف لائی ہیں اور دامن مبارک سے دشت کربلا میں جھاڑو دیتی ہیں اور جو آنسو کہ آپ
سے آنکھوں سے رواں ہیں۔ اُنکو دامان مبارک سے پاک فرماتی ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ اے
خاتون جنت و ای شافع روز محشر یہ معاملہ کیا ہے جوابدیا کہ اس مقام پر کل میرا حسینؓ شہید ہوگا۔ اسکے
بعد حضرت شیخ الاسلام نے اسی محل میں ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت
جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ جب ہم میں سے بروز واقعۂ ہائلہ کربلا کوئی زندہ نرہیگا پس تعزیت
اہل بیت کی کون کریگا جوابدیا کہ یا رسول اللہ آپکے امتی آپکے فرزندوں کی تعزیت کریں گے اور یہی

ماتم برپا کریں گے اور اپنے بچوں کو ان ایام میں دودھ نہ دینگے اور ماتم حسین ہر سال قائم ہوتا رہے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شب عاشورہ میں چار رکعت نماز پڑھنی آئی ہے اوسکو ضرور پڑھنا چاہیے طریق اوسکا یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیت الکرسی تین بار اور سورۂ اخلاص دس بار پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو سو مرتبے سورۂ اخلاص پڑھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام خواجہ ابی النور عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ میں مرقوم ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ بروز عاشورہ بعد برآمد ہونے آفتاب کے دو رکعت نماز پڑھے اور بعد فاتحہ جو قرآن سے یاد ہو پڑھے بیحد وبے اندازہ ثواب پاویگا اور بعد اسکے یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ يَا اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَ مَا خَلَقْتَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ وَتَخْلُقُ اٰخِرَ مَا تَخْلُقُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ اَعْطِنِيْ فِيْهِ خَيْرًا مَا اَوْلَيْتَ فِيْهِ اَنْبِيَائِكَ وَاَصْفِيَائِكَ مِنْ ثَوَابِ الْبَلَايَا وَاَسْهِمْ لِيْ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَ فِيْهِ مِنَ الْكَرَامَةِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام خواجہ شہید المحبت قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ میں مرقوم ہے کہ جو شخص عاشورہ کے روز چھ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ والشمس۔ انا انزلنا۔ اذا زلزلت الارض۔ اخلاص۔ ومعوذتین علی الترتیب ایک ایک بار پڑھے جب نماز سے فارغ ہو سر سجدہ میں رکھکر قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور حاجت طلب کرے انشاء اللہ روا ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوسی کتاب میں مرقوم ہے کہ جو شخص بروز عاشورا ستر مرتبہ کہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ٥٥٥ اللہ تعالیٰ اوسکو بخشدیگا اور نام اوسکا زمرۂ مشائخ واولیاء کبار میں حشر کیا جاوے گا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شخص جو پیشہ نباشی (کفن چوری) کا کرتا تھا۔ اور اوس نے دو ہزار دو سے زیادہ آدمیوں کے کفن چرائے تھے جب وہ بدست حق پرست حضرت خواجہ حسن بصری رضہ تائب ہوا اوس سے مسلمانوں کا حال پوچھا گیا کہ جب تو نے کفن چورایا انکا حال کیسا تھا اوسنے جواب دیا کہ اگر میں ہر ایک کا حال بیان کروں سخن بہت دراز ہو گا۔ لیکن میں

چند آدمیوں کا حال بیان کرتا ہوں ایک شخص کی جب میں نے قبر کہولی صاحب قبر کو دیکہا کہ موںہہ اوس
سیاہ ہورہا ہے اور ہاتہ پاؤں میں زنجیرہای آتشیں پڑی ہیں زبان باہر نکلی ہوئی موںہہ سے پیپ
جاری ہے اور پیٹ پہول گیا ہے اور اوسمیں سے سڑی ہوئی بدبو آرہی ہے اگر ایک قطرہ اوس گندگی کا
دنیا میں گر جاوے تمام اہل عالم کو اوس سے نفرت ہو۔ الغرض میں اوسکا یہ حال دیکہہ رہا تہا کہ اوسنے
آواز دی کیوں دیکہتا ہے میرا حال جن گناہوں کے سبب سے اس بلا میں گرفتار ہوں کہ باعث تنبیہ دیگراں
ہو رہا ہوں میں یہ آواز سنکر واپس آیا دیکہا کہ فرشتوں نے طوق وسلاسل میں جکڑ لیا ہے میں نے
دریافت کیا تو کون ہے جواب دیا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمان زادہ ہوں۔ الا میں شراب پیا کرتا تہا
اور ازحد زانی تہا مرتے دم تک فسق و فجور میں مبتلا رہا۔ یہاں تک کہ حالتِ مستی میں بے توبہ مر گیا
اوسیوقت سے گرفتار عذاب ہوں میں نے یہ حال دیکہکر ایک اور قبر کشادہ کی صاحب اوس قبر کا
بہی گرفتار رنج ومحن تہا۔ موںہہ سیاہ ہو رہا تہا۔ گرداگرد آگ دہک رہی تہی فرشتگان عذاب
آگے کہڑے تہے جب صاحب قبر نے مجہے دیکہا۔ دیکہتے ہی فریاد کی کہ ای خواجہ مجہے تہوڑا پانی پلا کہ
تشنگی سے عاجز آرہا ہوں جب اوسنے لجاجت کی مجہے رحم آیا اور چاہا کہ پانی دوں ایک فرشتے نے
مجہہ سے کہا کہ خبردار اسکو پانی نہ دینا یہ تارک الصلوٰۃ تہا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اوسکو پانی نہ
دیا جائے یہ حال سنکر میں نے اوس سے پوچہا کہ تو اپنا حال بتا اوسنے جواب دیا کہ میں مسلمان تہا الا کبہی
بہول کر اللہ تعالیٰ کو سجدہ نکیا۔ مرتے دم سے اسوقت تک گرفتار اسی عذاب کا ہوں اسکے بعد میں نے
ایک اور قبر کشادہ کی اوس میں ایک جوان کو دیکہا نہایت حسین میں نے کبہی ایسا خوبصورت آدمی
نہیں دیکہا تہا اوسکی جای نشست کی چاروں طرف سبزی اُگی ہوئی تہی حوض بہرے ہوئے
حوران بہشتی حاضر خدمت تہیں۔ میں نے اوس جوان سے پوچہا کہ آپ اپنا حال بیان فرمائیے
آپ نے ایسے کیا عمل کئے تہے جسکے مبادلہ میں اسقدر مورد عنایات ہوئے اوسنے جواب دیا کہ
ای خواجہ میں تیرے موافق کفن چور تہا لیکن بجاہ گناہ سے توبہ کی کہ ایک روز ایک واعظ سے سنا تہا کہ
جو شخص آج کے روز چہہ رکعت نماز پڑہیگا اللہ تعالیٰ اوسکو بخشدیگا۔ میں نے اوسیوقت نماز پڑہی

اور اپنی ذات پر واجب گردانیں کہ جبتک زندہ رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ کبھی قضا نکروں گا۔ چنانچہ ہمیشہ اس سعادت سے مشرف ہوتا رہا اور اسی سبب سے یہ درجہ عطا ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلعم سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اوسکے مدعی راضی ہوں پس بروز عاشورا چار رکعت نماز خوشنودی خصمان پڑھے اللہ تعالیٰ اوسکے مطالبے اوسکے ذمے سے معاف کرا دے گا اور سوال منکر نکیر و عذاب گور سے امان میں رکھیگا۔ حضرت شیخ الاسلام یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے خلق اپنے اپنے مقام پر واپس گئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس بست و دوم تاریخ چہارم ماہ صفر ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ دعا گو چند دن سے قصبہ ہانسی بخدمت یکے از یاران اعلیٰ حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الدین بختیار کاکی اوشی گیا ہوا تھا جب واپس آیا اور دولت قدمبوسی میسر ہوئی میں نے سر زمین پر رکھا۔ فرمان ہوا بیٹھ جا۔ بندہ حسب الارشاد بیٹھ گیا اور وہ مکتوب جو حضرت برہان الدین صوفی نے دیا تھا حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں پیش کیا آپنے اوسے ملاحظہ فرمایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تم دیر میں واپس آئے میں نے دوبارہ قدمبوس ہو کر عرض کیا کہ فی الواقع دیر ہوئی الا یہ تن خاکی وہاں تھا اور دل یہاں حضرت مخدوم کی قدمبوسی کیواسطے پھڑک رہا تھا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو ہمکو اکثر یہاں پہونچنے کا اشتیاق اسطور غالب ہوتا تھا کہ افسوس کرتے تھے کہ کاش میرے پر لگ جائیں جنسے اڑکر اجودھن پہونچوں۔ اسکے بعد حاضرین مجلس کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ مرید اور فرزند ایسا ہی ہونا چاہیے جیسے مولانا نظام الدین ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تم نے ایک خط ہانسی سے بھی لکھا تھا اوس میں تمام حال اور ذکر اشتیاق قدمبوسی درج تھا اور ایک رباعی بھی تمنے لکھی تھی مجھے بہت پسند آئی اوسکو یاد کر لیا جسوقت تمہاری یاد آتی تھی اوس رباعی کو پڑھ لیتا تھا وہ رباعی از حد بے نظیر ہے اگر یاد ہو تو پڑھو میں اوسکو سننا چاہتا ہوں۔ میں نے بعد بجا آوری آداب کھڑے ہو کر وہ رباعی پڑھی۔ رباعی: زاں سوز کہ بندۂ تو دانند مرا ÷ بر مردمک دیدہ نشانند مرا ÷ لطف عامت عنایتے فرمودہ است ÷ ورنہ کیم و چہ ام چہ خوانند مرا ÷ جب

میں نے یہ اشعار پڑھے حضرت شیخ الاسلام پر ایک حالت طاری ہوئی۔ کھڑے ہو کر رقص فرمانے لگے
کہ اوسکی حد و نہایت نہ تھی۔ چاشت کے وقت سے دوپہر تک آپ حالتِ رقص میں تھے جب تسلی
ہوئی مجھے بلایا اور خرقۂ خاص عنایت ہوا اور اوسی روز عصا اور کھڑاؤں اور مُصلّا مرحمت ہوا۔
دعاگو آداب بجالایا اور شکریہ عطائی مخدوم ادا کیا آپ مجھ سے بغلگیر ہو کے فرمانے لگے کہ مولانا
نظام الدین اب وہ وقت قریب ہے کہ میں اور تم جدا ہوں۔ واللہ اعلم بعد اس روانگی کے تمیں
تمہیں دیکھوں یا نہ دیکھوں آج ہی کے روز سے تم کو وداع ہے لیکن چند روز اور قیام کرو کہ میں تمکو
جیٹ بھر کر دیکھ لوں کہ دیدار غنیمت ہے بعد اسکے شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو
لا کے
اور ہائی ہائی کر کے رو پڑے اور یہ بیت زبان مبارک سے ارشاد فرمائی **بیت** دیدار دوستان
موافق غنیمت است بچوں یافتیم حیف بود گر رہا کنیم؂ اسی اثنا میں چند مسافر جو ملتان سے آئے
تھے قدمبوسی شیخ الاسلام سے مشرف ہوئے آپنے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے۔ طعام موجود تھا
اونکو کھلایا گیا۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ ماہ صفر ختم اللہ بالخیر والظفر ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ ماہ نہایت
کربت و صعوبت والا ہے۔ جب یہ ماہ آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنگدل ہوتے اور اسکے ختم ہونے کی
خوشی فرماتے۔ یہ تغیر صرف اس ماہ کی گرانی کے سبب تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھے بشارت دے خروج صفر کی میں اوسکو بشارت دخول
جنت دیتا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر سال دو لاکھ اسّی ہزار بلائیں آسمان سے
نازل فرماتا ہے منجملہ اوسکے صرف اس ماہ صفر میں ایک لاکھ بیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ جو
شخص اس ماہ کو طاعت اور عبادت الٰہی میں گذاریگا اُسپر اِن بلاؤں کا اثر نہ ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ میں نے ایک بزرگ کی زبانی سنا ہے کہ جو شخص چاہے کہ بلائے صفر سے امن میں رہے۔ وہ اس
ماہ میں اس دعا کو بہت پڑھا کرے۔ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنْ ھٰذَا الزَّمَانِ وَاَسْتَعِیْذُہٗ مِنْ شُرُوْرِ ذِیْ الزَّمَانِ اَعُوْذُ بِکَ بِجَلَالِکَ وَجَمَالِکَ
وَکَمَالِ قُدْسِکَ اَنْ تَحْرُسَنِیْ مِنْ مُفْسِدِ السَّنَۃِ وَقِنِیْ مِنْ شَرِّ مَا قَضَیْتَ فِیْھَا وَاَکْرِمْنِیْ

وَاخْتِمْهُ بِالسَّلَامَةِ وَالسَّعَادَةِ لِاَهْلِیْ وَاَوْلِیَآئِیْ وَاَقْرِبَآئِیْ وَجَمِیْعِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اول شب ماہ صفر میں واسطے عصمت جمیع مسلمانان چار رکعت نماز آئی ہو بعد عشا پڑھنی چاہیئے ترتیب اوسکی یہ ہے کہ رکعت اول میں بعد سورۂ فاتحہ قل یاایہا الکافرون پندرہ دفعہ اور رکعت دوم میں بعد سورۂ فاتحہ اخلاص پندرہ دفعہ اور رکعت سوم میں بعد سورۂ فاتحہ قل اعوذ برب الفلق پندرہ دفعہ اور رکعت چہارم میں بعد سورۂ فاتحہ قل اعوذ برب الناس پندرہ دفعہ پڑہے اور بعد سلام کے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سو مرتبہ کہے بعدہٗ ستر مرتبہ درود شریف پڑہے یہ نماز قبل نوروز پڑھنی چاہیئے اللہ تعالیٰ اوسکو اس روز کی جمیع آفات و بلیات سے اپنے حفظ وامن میں رکہیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شرح شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری رحمۃ میں لکھا ہے کہ تمام ماہ صفر میں ایک لاکھ بیس ہزار بلائیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں اور سب ایام سے زیادہ روز آخری چہار شنبہ میں اون بلاؤں کا نزول ہوتا ہے پس روز آخری چہار شنبہ ماہ مذکور میں چار رکعت نماز نفل اس ترتیب سے پڑھنی چاہیئے کہ بعد فاتحہ سورۂ کوثر ستر مرتبہ اور اخلاص پانچ بار ہر رکعت میں پڑہے اور بعدہ یہ دعا پڑہے اللہ تعالیٰ اوسکو تمام بلاؤں سے جو اس روز نازل ہوتی ہیں امن میں رکہیگا اور دوسرے سال تک اوسکو بلاؤں سے پناہ میں رکہے گا اور وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا شَدِیْدَ الْمِحَالِ یَا مُفَضِّلُ یَا مُکَرِّمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ اس کے بعد اسی محل میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص بلا میں مبتلا ہوتا ہے اسی ماہ صفر میں ہوتا ہے چنانچہ نقل کی گئی ہے کہ حضرت آدم نے بہشت بریں میں گیہوں کا دانہ اسی مہینے میں کہایا تہا کہ سبب اونکے بہشت میں سے نکلنے کا ہوا آپ تین سو برس تک بوجہ اس زلۃ لغزش کے روتے رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کوئی جزو اونکے بدن میں باقی نہ رہا تہا گوشت پوست اونکا ہیبت الٰہی سے گل گیا تہا۔ اسکے بعد اونکو حکم توبہ کا ہوا آپنے توبہ کی وہ مقبول ہوئی۔ یہ واردات جو آپ پر گذری کل گرانی ماہ صفر کی وجہ سے تہی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہابیل وقابیل دونو بہائی ماہ صفر میں واسطے کہیلنے شکار کے گئے تہے حضرت آدم نے اونکو اس امر سے منع کیا تہا کہ ماہ صفر میں شکار

کھیلنے نہ جاویں اونہوں نے یہ قول حضرت کا یاد نہ رکھا یا پاس نہ کیا۔ الغرض جب جنگل میں پہونچے درمیان
دونوں بھائیوں کے تکرار ہوئی قابیل نے تلوار نکال کر ہابیل کو مار ڈالا بعدہ اپنے اس کردار سے نادم ہوا
جسوقت یہ خبر حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں پہونچی آپ از حد تنگدل ہوئے اسی اثنا میں جبرئیل
تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرزندان ہابیل تمام مسلمان ہونگے اور قابیل کی اولاد یہود
ترسا و مشرک ہوگی کیونکہ اوسنے ماہ صفر میں اپنے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا حضرت نوح
علیہ السلام کی قوم اسی ماہ میں غرق ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی ماہ میں آگ میں ڈالے گئے
وہ روز اول صفر یا روز آخری چہارشنبہ کا تھا اور حضرت داؤد علیہ السلام جو بلا میں گرفتار ہوئے اسی ماہ صفر
میں ہوئے تھے اور یونس علیہ السلام کو اسی ماہ میں مچھلی نگل گئی تھی بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس
سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور زور سے نعرہ مار کر رو پڑے کہ روتے روتے بیہوش ہوگئے جب
ہوش آیا فرمانے لگے کہ جملہ انبیاء پر جو بلائیں نازل ہوئیں وہ اسی ماہ صفر میں ہوئی تھیں۔ ماہ صفر اجل
گران ہے اللہ تعالیٰ ہم کو تم کو سب کو اس ماہ کی گرانی سے پناہ میں رکھے۔ آپ یہ بیان فرما رہے تھے کہ
اذان ہوئی حضرت شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس بست و سوم تاریخ بست و پنجم ماہ صفر سنہ ۶۵۵ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ گفتگو در بارۂ
مجاہدہ ہو رہی تھی۔ عزیزان اہل صفہ و سلوک مثل برہان الدین ہانسوی شیخ بدھن لاہوری رح
شیخ جمال الدین ہانسوی رح حاضر خدمت شریف تھے اور چند نفر صوفی بھی جو خاندان چشت سے
آئے تھے وہ بھی حضوری مجلس شریف سے مشرف تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی قدس
سرہ العزیز نے ستر برس تک اللہ تعالیٰ کی اسطور سے عبادت کی کہ غایت مشغولی سے یہ نجانا کہ آج
کونسا روز ہے یا کونسا مہینا ہے الغرض ان سے اون مجاہدات کا حال پوچھا گیا بیان کیا کہ تیس برس
تک میں عالم حیرت و تفکر میں کھڑا رہا اس عرصہ کا اوٹھنا بیٹھنا اور سونا مجھے یاد نہیں ہمیشہ کھڑے
رہنے کی وجہ سے میرے پیروں سے جو کی خون رواں ہوتی تھی اور پشت پا پھٹ گئی تھیں اسکے بعد
دو سال میں عالم صحو میں رہا۔ اس عرصہ میں ایک ساعت یا ایک لحظہ و لمحہ نفس کو پانی

یا کہا نا پیٹ بہر ندیا مہینے یا دو ہفتے میں تولہ یا دو تولہ کہا لیتا ہتا۔ بعد اسکے جب کام میں کاہلی دیکہی ایک
سال کامل پانی ندیا اسکے بعد نفس کو آرزو انار شیریں کی ہوئی میں اوسکو ہر روز وعدہ وعید پر ٹالتا
یہاں تک ایک مدت کے بعد وہ پکار اوٹہا کہ یہ وعدہ خلافی کب تک۔ میں نے جواب دیا دم واپسیں تک
باقی اگر میں اپنے حالات مجاہدات تم سے بیان کروں تم تاب سماع نہ لا سکو گے اور وہ معاملات
و تنگیاں جو میں نے اپنے نفس پر کی ہیں اوسکے سننے سے تم پر ہیبت اور تعجب غالب ہوگا۔
الغرض جب ستر سال گذرے حجاب میرے درمیان سے اوٹہا لیا گیا آواز آئی کہ اندر آؤ میں گیا
فرمان ہوا کہ جس قدر حق مجاہدہ ہتا وہ تم بجا لائے اور اوس میں بالکل تقصیر نہ کی لہٰذا ہم پر واجب ہوا کہ
ہم تجہ پر تجلی کریں اس آواز کے آتے ہی خواجہ بایزید بسطامی رح نے نعرہ مارا اور جان بحق ہوئے اسکے بعد
حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا حال وفات خواجہ بایزید بسطامی رح یہ ہتا جو
بیان کیا گیا۔ اسکے بعد فرمایا آرے (الحق) جو شخص مجاہدہ کرتا ہے اوسکو مشاہدہ ہی ہوتا ہے
بعد اسکے یہ مثنوی بیان فرمائی ~~ در کوئے عاشقاں چناں جان بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ سے پوچہا گیا مجاہدہ کیا ہے اونہوں نے جواب دیا کہ اپنے نفس کو
زار زار رکہیں یعنے کوئی خواہش اوسکی پوری نہ کریں جب طاعت کرے اور حق سے راضی ہو اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ خواجہ ابو یوسف چشتی قدس سرہ العزیز اپنے نفس سے کہا کرتے ہتے کہ ای نفس اگر
آجکی رات تو مجہ سے موافقت کرے تو دو رکعت نماز میں ختم قرآن شریف کروں ہر روز ایسا فرماتے ہتے
ایک روز وونکے نفس نے موافقت نہ کی دو رکعت نماز کی اون سے فوت ہوگئیں دوسرے روز وقت صبا
اسکے بادواش میں یہ عہد کیا کہ میں برس تک اسکو سیراب پانی نہ دوں گا اور سبب اوسکا یہ ہتا کہ شب گذشتہ
حضرت کے نفس نے خواہش سب کی کی ہتی آپنے اوسکو سیراب ہو کر پانی پلایا ہتا۔ ورا اوسے بہی دیا ہتا
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شاہ شجاع کرمانی قدس سرہ چالیس سال تک نہیں سوئے ہتے اتفاقاً ایک روز
سو گئے حضرت عزت کو خواب میں دیکہا بعد اسکے ہمیشہ اپنے ساتہ بستر رکہتے ہتے کہ دولت وسعادت میسر
ہو۔ ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے شاہ شجاع وہ ثمرہ چالیس سال نہ سونے کا ہتا

اب پھر ویسا ہی کروگے تو البتہ وہ دولت حاصل ہوگی۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے
آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ جب وقت نقل حضرت شاہ شجاع کرمانی پہنچا اوس روز
اونہوں نے ایکہزار رکعت نماز پڑھی اور مصلے ہی پر سوگئے۔ حضرت عزت کو خواب میں دیکھا
کہ فرماتے ہیں کہ اے شاہ شجاع آتے ہو یا کچھ دن اور دنیا میں رہوگے۔ عرض کی بار خدایا مجھے
جگہ رہنے کی نہیں اب میں نہیں رہنا چاہتا۔ یہ خواب دیکھکر آپ بیدار ہوئے وضو کیا اور دو رکعت
نماز پڑھی اور سر سجدہ میں رکھکر جان بحق ہوئے۔ یہ ارشاد فرماکر حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز
نے نعرہ مارا اور بے ہوش ہوگئے جب ہوش میں آئے یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد کی ؎
در کوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک
مرتبہ حضرت بایزید بسطامی رح سے پوچھا کہ آپ اپنے مجاہدہ کی نسبت ایک حکایت بیان فرمایئے جواب دیا
کہ مجھکو بتلانے میں دریغ نہیں الا تم تاب سماعت نہ لاسکوگے اون معاملوں میں جو میں نے اپنے نفس کے
ساتھ کیے ہیں ادنی یہ ہے کہ ایک رات میرے نفس نے مجاہدہ میں کاہلی کی اور وہ اسوجہ سے ہی کہ
اوس روز میں نے دو خرما معمولی خوراک سے زیادہ کہائے تہے الغرض نفس میرے ساتھ موافق نہوا جب
صبح ہوئی میں نے عہد کیا کہ اب خرما نہ کہاؤں گا۔ چنانچہ پندرہ برس تک نفس کو خرما نہ دیا اور وہ
اوسی آرزو میں رہا۔ بعد اسکے ایک روز نفس نے کہا کہ جو کچھ تم کہوگے کروں گا مجھے کبھی عذر نہ ہوگا۔
اوسوقت میں نے اوسکو خرما دیئے اس واقعہ کے بعد جو میں اوس سے کہتا تہا وہ کرتا تہا۔ آسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ خواجہ ذوالنون مصری رح سے کہا گیا کہ آپنے اپنا کام کہاں تک کمالیت کو پہونچایا ہے
اونہوں نے جواب دیا کہ یہاں تک پہنچ چکا ہوں کہ دو یا تین سال ہوگئے ہیں کہ نفس کو پانی نہیں دیتا
ہوں اور دس برس ہوئے ہیں کہ اوسکو سیر ہوکر پانی پینے نہیں دیا ہے اور ہر شب جبتک
دو قرآن شریف ختم نہیں کرلیتا دوسرے کام میں مشغول نہیں ہوتا۔ اسکے بعد حکایت نقل
(وفات) حضرت خواجہ ذوالنون مصری رح کی بیان فرمائی کہ ایک روز حضرت خواجہ ذوالنون
مصری رح مع یاران بیٹھے ہوئے تہے حکایت دربارۂ موت اولیا ہو رہی تہی۔ اسی اثنا میں

ایک شخص خوب رو حسین سبز جامہ پہنے ہوئے ہاتھ میں ایک سیب لیکر آیا زمین بوسی کے بعد بیٹھ گیا حضرت اوسکی جانب مخاطب ہوئے اور بار بار فرماتے تھے کہ خوش آمدی تھوڑی دیر تک ایسا ہی حال رہا۔ بعدہ اوس شخص نے وہ سیب حضرت کے نذر کیا آپ نے قبول فرمایا متبسم ہوئے اور اوس جوان کو رخصت کیا۔ جب وہ چلا گیا حضرت ذوالنون رح نے خلق کو رخصت کیا اور مستقبل قبلہ ہو کر قرآن شریف پڑھنا شروع کیا جب پڑھ چکے اوس سیب کو سونگھا اور جان جان آفرین کی سپرد کی آپکی تجہیز و تکفین کرکے جب جنازہ اوٹھا کر باہر لائے اور مسجد میں واسطے ادائی صلوۃ جنازہ کے رکھا جوں ہی بانگ نماز ہوئی اور موذن نے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا خواجہ نے کفن سے ہاتھ نکال کر انگلی کھڑی کر لی۔ ہر چند خلق نے چاہا کہ انگلی ہماری حالت الاپہ بات میسر نہوئی اور آواز آئی اے مسلمانو انگلی کہ ذوالنون نے بنام محمد رسول اللہ اوٹھائی ہے جبتک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہ پکڑ لیں گے نہ بیٹھے گی۔ اسکے بعد شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز ہائی ہائے کرکے رو پڑے اور یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ درکوئی تو عاشقاں چناں بدہند؛ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عبداللہ سہیل التستری رحمۃ اللہ علیہ کا جب انتقال ہوا اور خلق اونکے جنازہ کو باہر لائی۔ ایک جماعت یہود کی شہر میں از حد شکر بھی پا برہنہ پیدا ہوئی اور نزدیک جنازہ شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے آکر کہا کہ جنازہ نیچے اتارو کہ ہم مسلمان ہوں۔ جب جنازہ نیچے اتارا ایک یہودی متصل جنازہ حضرت آیا اور بآواز بلند کہا کہ اگر آپ مجھے تلقین فرماویں بس میں مسلمان ہوتا ہوں اور میرے ساتھ ایک ہزار آدمی اور مسلمان ہونگے۔ یہ وہ بات پوری کہہ نہیں چکا تھا کہ خواجہ نے کفن سے ہاتھ باہر نکالا اور دونوں آنکھیں کھولکر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط جب اون لوگوں نے یہ کرامت معائنہ کی تمام آسوقت مسلمان ہوگئے۔ اسکے بعد لوگوں نے پوچھا کہ تم نے ایسی کونسی دلیل دیکھی تھی جو گھر سے اپنے بھاگے آئے تھے۔ اوس یہودی نے جواب دیا کہ جب تم لوگ جنازہ نکال کر باہر لے چلے

میں نے ایک سخت آواز آسمان سے سنی اپنے مکان سے باہر نکلا کہ دریافت کروں کہ یہ آواز کیسی ہے جانب آسمان جو آنکھ اوٹھا کر دیکھا مجھے بہت سے فرشتے آسمان سے طبقہ ہائے نور ہاتھ میں لئے اوترتے ہوئے نظر آئے وہ اون طبقہ ہائے نور کو حضرت خواجہ عبداللہ کے جنازہ پر نثار کرتے تھے ہم اس حال کو دیکھکر مسلمان ہوئے ہیں کہ اللہ اللہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے ایسے آدمی ہیں جنکے واسطے ایسی نوازش ہے اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ درکوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ شیخ علی مکی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ عرش سر پر اوٹھائے لیے جا رہا ہوں۔ جب صبح ہوئی فکر کیا کہ یہ خواب کسکے روبرو بیان کروں۔ پھر یہ خیال ہوا کہ بزرگ اس شہر میں سوا حضرت خواجہ بایزید کے اور کوئی نہیں ہے اون سے اس خواب کی تعبیر پوچھنی چاہیئے۔ یہ خیال کرکے خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر تشریف لے گئے وہاں پہونچکر معلوم ہوا کہ آج شب میں شیخ انتقال فرمایا۔ یہ سنکر ایک نعرہ مارا اور ہزار خرابی بسبب کثرت ہجوم مکان کے اندر گئے اور جنازہ خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کو کندھا دیا آپ نے آنکھیں کھولیں اور ارشاد فرمایا کہ اے علی تمہارے خواب کی یہی تعبیر ہے اور وہ عرش یہی جنازہ ہے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ میں برس تک دعاگو عالم مجاہدہ میں رہا۔ اس عرصہ میں نہ دن کو جانتا کہ روز ہے اور نہ شب کو شب۔ متحیر کھڑا ہوا تھا البتہ جب وقت نماز کا آتا نماز پڑھتا پھر عالم تحیر میں ہو جاتا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگا انتقال سے تھوڑی دیر پیشتر آپ مجلس شریف میں تشریف لائے۔ تندرست تھے البتہ دو روز سے آپکے جسم مبارک میں درد تھا۔ الغرض ایک آدمی آیا اور ایک پرچہ کاغذ کا آپکے ہاتھ میں دیا آپنے اوس کاغذ کو ملاحظہ فرمایا اوس میں اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا تھا آپ پر اوس کاغذ کو دیکھتے ہی ایک حالت طاری ہوئی اور اوسی حالت میں انتقال فرما گئے۔ تمام عالم میں

ندا دی گئی کہ خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا۔ الغرض جب غسل
دیکر جنازہ باہر لائے کسی کی مجال نہ تھی کہ جنازہ اوٹھائیں سب متحیر کھڑے تھے ناگاہ آواز غیب
آئی کہ تمام خلق دور کر ہٹ گئی پھر جمع ہو کر نماز پڑھی اور چاہتے تھے کہ جنازہ اوٹھائیں بفرمان
خدائی عزوجل جنازہ ہوا میں معلق چلنے لگا اور خلق جنازہ کے پیچھے رواں ہوئی۔ اس
خرقِ عادت کو دیکھکر بہت سے بیگانے آئے اور مسلمان ہوئے۔ دفن کرنے کے بعد معلوم
ہوا کہ فرشتے جنازے کو اوٹھائے ہوئے تھے۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز
یہ حکایت بیان فرماکر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رونے لگے اور ایک نعرہ مارکر بیہوش
ہو گئے۔ دیر تک بے ہوشی رہی جب ہوش میں آئے یہ مثنوی زبانِ مبارک سے ارشاد
فرمائی ؎ در کوئے تو عاشقان چناں جاں بدہند ؛ کانجا ملک الموت نہ گنجد ہرگز۔ حضرت
شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ آپ نماز میں
مصروف ہوئے۔ خلق اپنے مقام کو واپس گئی۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس بست و چہارم تاریخ ۲۔ ربیع الاول ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی حضرت
شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز نے اوس روز اس نحیف کو خلعت خاص عطا فرمایا۔ اوس روز
بہت سے عزیزان اہل صفہ حاضر خدمت شریف تھے آپ نے سب کی جانب مخاطب ہوکر ارشاد
فرمایا کہ مولانا نظام الدین کو ولایت ہند عطا کی گئی اور صاحب سجادہ کیئے گئے ہیں نے جب وقت
یہ ارشاد عالی سنا دوبارہ حضرت مخدوم کے قدموں میں گر پڑا آپنے ازراہ نوازش مجھے
یہ کہکر اوٹھایا کہ سر اوٹھا اے جہانگیر عالم یہ کہکر فی الفور دستار مبارک حضرت خواجہ شہید
المحبت قطب الدین اوشی رضی اللہ تعالی عنہ جو زینت وہ سر مبارک تھی اپنے دست شفقت سے
لیکر میری سر پر رکھدی اور عصا بھی مرحمت فرمایا۔ اور خرقہ خواجگان چشت رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین
جو سلسلہ بسلسلہ چلا آتا تھا آپنے دست مبارک سے اس نحیف کو پہنایا اور فرمایا کہ دوگانہ نماز
شکرانہ ادا کرو۔ جب میں نماز پڑھنے کے واسطے مستقبل قبلہ ہوا آپنے میرا ہاتھ پکڑا اور آسمان

کی جانب منہ کیا اور ارشاد کیا کہ جاؤ خدا کے سپرد کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ سب میں موجب دیتا ہوں کہ تم دم واپسیں میرے پاس اجودہن میں موجود ہو گے اور یہ بھی واسطے تسلی اس فقیر کے ارشاد فرمایا کہ میں ہی وقت وصال اپنے مرشد کے دہلی میں موجود نہ تھا ہانسی میں تھا۔ اسکے بعد شیخ بدر الدین اسحق سے ارشاد فرمایا کہ مثال خلافت لکھکر انکو دو۔ شیخ بدرالدین اسحاق نے حکم موجب ہی مثال تحریر کی اور حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے مجھے عطا فرمائی اور بغلگیر ہو کر ارشاد فرمایا کہ جاؤ خدا کو سونپا اور تم کو واصل بحق کیا۔ اس کے بعد ارشاد کیا کہ ہانسی میں شیخ جمال الدین قدس اللہ سرہ العزیز سے ملاقات کرتے جانا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اچھا آج اور ٹھیرو کہ عرس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ کل چلے جانا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کفایہ میں بروایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ لکھا ہے کہ تاریخ وصال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوم ماہ ربیع الاول تھی دس روز اور واسطے معجزے کے رکھا تھا کہ اندام مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بوئی خوش آتی تھی کہ تمام عطریات عالم کی خوشبو پر سبقت رکھتی تھی۔ بعد وفات بھی ایسی ہی خوشبو آتی رہی جیسے حالت زندگی میں آتی تھی ایک ذرہ بھی کمی نہ ہوئی تھی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس معجزے کو دیکھکر کئی ہزار یہودی مسلمان ہوئے۔ ان دس روز میں کھانا غربا کو بکثرت تقسیم کیا جاتا تھا۔ آپکے (صلے اللہ علیہ وسلم) نو حجرے تھے نو روز اون کے ہاں سے دیا گیا۔ دسویں روز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسقدر دیا کہ تمام خلق مدینہ نے سیر ہو کر کھایا۔ اسی روز آپ دفن کیے گئے اسیواسطے مسلمان بارھویں ربیع الاول کو عرس کرتے ہیں اور اسی سبب سے آپ کی وفات بارہویں ربیع الاول کو مشہور ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بہ تحقیق ثابت ہوا ہے کہ تاریخ وصال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوم ماہ ربیع الاول ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بیماری لاحق ہوئی آپ تین روز مسجد میں تشریف نہ لائے تیسرے روز بلال رضی اللہ عنہ نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے آکر در حجرہ پر آواز دی الصلوٰۃ یا رسول اللہ

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُٹھ کھڑے ہوئے اور بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ وعلی رضی اللہ
عنہم کو بلا لاویں تاکہ مسجد چلوں پس آپ چاروں کے کندھے پر ہاتھ رکھکر تشریف لے گئے اور
امامت کرنی چاہی الا نکر سکے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیش امام کیا۔ اصحاب رونے لگے اور
آواز بلند ہوئی کہ جگر اوس سے پھٹتے تھے۔ المختصر نماز کے ادا کرنے کے بعد آپ حجرے کو لوٹ
آئے اور اصحاب بادل پریشاں واپس چلے گئے۔ مکان میں آپ ایک کالی کملی اوڑھکر لیٹ
گئے۔ تھوڑی دیر میں ایک اعرابی نے آکر در حجرہ پر دستک دی اوسکی دستک سے لرزہ دیوار
میں پڑا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازہ پر تشریف لائیں اور ارشاد فرمایا کہ ای اعرابی رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہیں یہ موقع اور محل ملاقات کا نہیں ہے تجھے تکلیف ہوئی
لوٹ جا۔ ہرچند حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا معذرت فرماتی تھیں الا وہ مطلق نہ سنتا تھا۔
چنانچہ جب آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش مبارک میں پہونچی آپ نے حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا کو طلب فرما کر ارشاد کیا کہ ای جانِ پدر یہ آواز اعرابی کی نہیں ہے۔ یہ آواز
اوس شخص کی ہے کہ اگر دروازہ بند کرو تو دیوار میں سے نکل آوے۔ یہ شخص فرزندوں کو یتیم کرنیوالا
ہے اور عورتوں کو بیوہ کرنیوالا ہے اوسنے حرمت تیرے والد کی نگاہ رکھی جو اجازت طلب کرتا ہے اسے
اجازت دو کہ اندر آوے اور جس امر کا اوسکو حکم ہوا ہے انجام دے۔ در و دیوار سے نعرے
بلند ہوئے کہ ملک الموت آتا ہے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور زمین ادب کی چومی
آپ نے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ کیونکر آنا ہوا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ مجھے آپ کی زیارت کا حکم
ہوا ہے اسلیئے حاضر ہوا ہوں۔ اور حکم ہوا کہ بے ادب نہ جانا۔ جب طلب فرمائیں جائیو۔
اور نیز یہ عرض ہے کہ اگر آپ ارشاد فرمائیں تو روح پُر فتوح آپکی قبض کروں ورنہ واپس
چلا جاؤں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ای ملک الموت ذرا صبر کرو
اور تھوڑی دیر ٹھیرو کہ بھائی جبرئیل علیہ السلام آتے ہیں۔ اسی اثنا میں حضرت جبرئیل
علیہ السلام تشریف لائے آپنے دریافت فرمایا کہ یا اخی جبرئیل کَیفَ حَالُکَ۔ اُنہوں

سے نے جواب دیا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جملہ ملائک آسمان طبقہائی نور ہاتھ میں لیئے ہوئے منتظر آنے روح پاک حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہیں اور دروازے آسمان کے کھلے ہوئے ہیں اور ارواح انبیا علی نبینا و علیہم السلام منتظر آپکی تشریف آوری کی اور حوران بہشتی آپ کے دیدار کی مشتاق ہیں۔ رضوان (داروغہ بہشت) نے بہشت کو سنوار رکھا ہے تاکہ آپ تشریف لاویں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے اخی جبرئیلؑ میں تم سے یہ دریافت نہیں کرتا۔ میں یہہ پوچھتا ہوں کہ میرے بعد حال میری امت کا کیسا ہوگا۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ہی فرمان حق تعالی ہے کہ آپ اپنے امتی میرے سپرد فرمادیجئے۔ فردائی قیامت آپ کے سپرد کر دیئے جاویں گے۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ مقصود میرا یہی تھا۔ اسکے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملک الموت علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ آؤ اور اپنا کام (جسکے لیے تم آئے ہو) شروع کرو۔ جوں ہی کہ ملک الموت علیہ السلام نے اپنا ہاتھ آپکے پاؤں میں لگایا آپنے فرمایا کہ پاؤں پارہ پارہ ہونے لگا۔ حضرت ملک الموت علیہ السلام نے اپنا ہاتھ اندر ڈالکر روح مبارک کو قبض کرنا شروع کیا۔ اوسوقت ایک پیالہ سرد پانی کا بھرا ہوا آپکے روبرو رکھا تھا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر بار دست مبارک اوس پانی میں تر کرکے سینۂ مبارک پر پھیرتے جاتے تھے اور فرماتے تھے اللھم ھون علینا سکرات الموت یعنے بارخدا تلخی جان کندن آسان فرما جسوقت حلق تک روح قبض ہوا آپ ہونٹھ مبارک ہلاتے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کان لگایا کہ سنوں آپ کیا فرمارہے ہیں۔ میں نے سنا کہ آپ یہ فرماتے تھے کہ الٰہی بحرمت جان دادن محمد (علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام) بر امتانش رحم فرما۔ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ الٰہی بحرمت جان دادن محمد رحمت

کسی بادمتیان من - آخر لفظ آپ کے یہی تہے جب وقت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز اس حکایت کو بیان فرما چکے حاضرین مجلس مبارک نے ایک آہ نے کہینچی اور حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک نعرہ مارا اور زار زار رونے لگے حتی کہ بیہوش ہو گئے جس وقت ہوش میں آئے مجہہ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا جس کے واسطے جملہ عالم پیدا ہوا اور یہ مملکت اوسکی دوستی کی وجہہ سے آشکارا ہوئی جب اوس کو ہی عالم سے اوٹہا لیا۔ پس میں اور لوگوں میں جو دم زندگی کا ماریں۔ ہم کو چاہیے کہ اپنے تئیں چلنے والوں میں شمار کریں اور غفلت کا پردہ درمیان سے اوٹہا دیں۔ ہر وقت زاد وراحلہ کی تدبیر میں لگے رہیں کہ فردائی قیامت کو شرمندگی حاصل نہ ہو جب حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز یہ بیان فرما چکے شمس دبیر نے اوٹہکر عرض کی کہ مجہہ کو ایک مثنوی کلام خواجہ نظامی رحمۃ اللہ علیہ متضمن اسی معنی کی یاد آئی ہے۔ اگر ارشاد عالی ہو سناؤں آپ نے اجازت بخشی۔ شمس دبیر نے مثنوی پڑھنی شروع کی۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز کو استماع اُس مثنوی سے ایسا اثر ہوا کہ ایک پہر بیہوش رہے۔ وہ عجب راحت کا وقت تہا۔ آپ نے شمس دبیر کو پیراہن خاص عنایت فرمایا اور بعدہ تلاوت قرآن شریف میں مصروف ہوئے۔ آیندگان اجودھن سے ایسا سنا گیا کہ اسکے بعد ارتحال کے وقت تک آپ کسی سے مشغول نہیں ہوئے سوائے مشغولی حق کے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ نظم کہ شمس دبیر نے پڑہی تہی یہ ہے۔ ~

مثنوی

جہاں چیست بگذر ز نیرنگ او	رہائی بجنگ آر از چنگ او
مپیچے نہ بینی دریں باغ کس	تماشا کند ہر یکے یک نفس
دریں چار سو ہیچ ہنگامہ نیست	کہ کیسہ بر مرد خود کامہ نیست
درو ہر دم از نو برے میرسد	یکے میرود دیگرے میرسد

جہاں گرچہ آرام گاہے خوش است — شتابندہ را شغل در آتش است

دو در دارد ایں باغ آراستہ — درو بند زیں ہر دو برخاستہ

درآ از درِ باغ بنگر تمام — ز دیگر درے باغ بیروں خرام

اگر زیرکی با گلش خو مگیر — کہ باشد از و ماندنش ناگزیر

دریں دم کہ داری بہ شادی بسیچ — کہ آئندہ و رفتہ ہیچ است ہیچ

یکے را در آرد بہ ہنگامہ تیز — دگر را ز ہنگامہ گوید کہ خیز

نظامی سبک بار یاراں شدند

تو ماندی بہ غم غمگساراں شدند

تمام ہوئی فوائد سلوک جو زبانِ فیض ترجمان حضرت حریق المحبت شیخ الشیوخ العالم حضرت فریدالحق والشرع والملۃ والدین مسعود گنجشکر اجودھنی نور اللہ مرقدہ سے نکلے تھے وہ اس مجموعہ میں لکھے گئے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

تمام شد

الحمد للہ کہ

ترجمہ ملفوظ حضرت سلطان المشائخ بدر الطریقت قطب
الحقیقت حضرت نظام الحق والدین محبوب آلہی قدس اللہ سرہٗ
جمع کردہ طوطی ہند امیر خسرو رحمۃ اللہ المسمّٰی بہ

راحت المحبین

مترجمہ اضعف العباد خاکپائی درویشاں غلام احمد خاں بریاں
حنفی چشتی سلیمانی ساکن قصبہ جھجر از مضافات دھلی حسب
فرمائش مترجم کارپردازان مطبع نے طبع کیا

ترجمہ راحت المحبین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد خادم خادمان درویشاں بلکہ تراب النعال اقدام ایشاں **غلام احمد خاں** بریاں۔ ابن جناب فیض مآب سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین فخر المتاخرین خاصہ خاصگان مولانا بالفضل اولانا بالکمال حضرت مولانا مولوی **غلام محمد خاں** صاحب حنفی چشتی سلیمانی متوطن قصبہ جیجر از مضافات شہر شاہجہان آباد عرف دہلی عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ ترجمہ ہے کتاب مستطاب "راحت المحبین" کا جس میں حضرت سلطان المشائخ بدر الطریقت قطب الحقیقت سلطان المحققین محبوب رب العالمین **نظام الحق والشرع والدین محمد بن احمد** بدایونی بخاری ثم الدہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات بابرکات کو حضرت طوطی ہند ملک الشعرا **امیر خسرو** رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق مجالس جمع فرمایا ہے۔ للہ الحمد والمنۃ کہ یہ جوہر پنجم از جواہر خمسہ یعنی مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ایک باب اور دو فصل میں تقسیم ہو کر اتمام کو پہونچا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

باب پنجم ترجمہ ملفوظات راحت المحبین از ملک الشعرا طوطی ہند امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ منقسم بر دو فصل۔

فصل اول تحت حال حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی **نظام الدین** اولیا قدس سرہ العزیز از جانب بندۂ غلام احمد مترجم

فصل دوم ترجمہ ملفوظ راحت المحبین جمع کردہ طوطی ہند امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

باب پنجم۔ فصل اول

مبدی از احوال برکت اشتمال حضرت سلطان المشائخ والاولیا فخر العاشقین محبوب رب العالمین نظام الحق والشرع والدین محمد بن احمد بدایونی بخاری ثم الدہلوی نور اللہ مرقدہ تبرکا و تیمنا صورت تحریر یافت؛

واضح ضمیر منیر وابستگان سلسلۂ عالیہ چشتیہ بہشتیہ ہو کہ نام نامی و اسم گرامی صاحب ملفوظ ہذا موسوم بہ راحت المحبین کا سلطان المشائخ محبوب الٰہی **نظام الدین محمد** بن احمد رضی اللہ عنہ ہے آپ از سادات حسینی ہیں کہ سلسلۂ نسب آپکا اٹھارہ واسطوں سے حضرت امام الارض فی السماء سلطان الشہداء حضرت امام حسین الشہید فی الکربلا رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے کہ اسم مبارک والد ماجد حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز کا سید خواجہ احمد بن سید خواجہ علی الحسینی البخاری بن سید عبداللہ بن سید حسن بن سید میر علی بن سید میر احمد بن سید میر ابی عبداللہ بن سید میر علی اصغر بن سید جعفر بن سید علی الامام بن سید علی الہادی التقی بن سید امام محمد الجواد بن الامام الشہداء حضرت امام علی موسیٰ الرضا بن الامام موسیٰ الکاظم الغیظ بن الامام الہمام حضرت جعفر الصادق بن الامام محمد الباقر بن الامام علی حضرت امام زین العابدین بن الامام فی الارض والسماء سلطان الشہداء حضرت امام حسین الشہید فی الکربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ اور جد مادری بھی حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ کے نیز از سادات حسینی ہیں کہ سلسلہ نسب از جانب مادر آپ کا سلسلہ نسب پدری حضور سے بعد چار واسطوں کے جا ملتا ہے کہ نام مبارک آپکی والدۂ ماجدہ کا بی بی زلیخا بنت سید خواجہ عرب الحسینی البخاری بن سید محمد بن سید حسن رحمہم اللہ علیہم اجمعین حضرت سید حسن نور اللہ مرقدہ جد مادری و پدری آپکے ہیں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کے خلیفہ اعظم حضرت خواجہ حریف المحبت فرید الدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ کتب سیر میں مرقوم ہے کہ آپکے دادا خواجہ علی بخاری اور آپکے نانا خواجہ عرب رضی اللہ عنہما بخارا سے وارد ہندوستان ہوئے اور مدت مدید تک لاہور میں مسکن گزین رہے۔ بعدہ شہر بدایوں میں جو اوس زمانہ میں قبۃ الاسلام

یہاں تشریف لائے اور سکونت اختیار کی خواجہ علی بخاری رضی اللہ عنہ کے ایک فرزند موسوم بہ خواجہ احمد
تھے اور حضرت خواجہ عرب رحمۃ کے دو فرزند اور ایک دختر رابعہ عصر بی بی زلیخا رضی اللہ عنہا تھیں جبکہ
ہر دو حضرات وطن مالوف سے بمعیت عازم ہند ہوئے اور بعد ازیں لاہور میں بھی ساتھ ہی ساتھ
اقامت گزین رہے اور بداؤں بھی ساتھ ہی آئے۔ پس واسطے مزید استحکام اخوت رشتہ
مناکحت خواجہ احمد و بی بی زلیخا رضی اللہ عنہا باندھا کہ ان دونوں نیکبختوں سے ساعت
سعید و اوان حمید میں حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ شیخ مصلح الدین
سعدی شیرازی رح کیا خوب فرماتے ہیں ؎ آفریں از خدائی بر پدرے ٭ کہ از و ماند اینچنیں پسرے ٭
وللہ در القائل ؎ پدرے راکہ آنچناں خلف است ٭ مادرے راکہ اینچنیں پسر است ٭ آفتابش
بر آستین قبا است ٭ ماہتابش بر آستان درست ٭ ابھی آپ خورد سال ہی تھے کہ حضرت کے والد کو
سفر آخرت پیش آیا اور سرزمین بداؤں میں مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ آپکی والدہ ماجدہ رابعہ
عصر- بی بی زلیخا رحمۃ اللہ علیہا بعد انتقال خواجہ احمد نور اللہ مرقدہ کے مشغول آپکی پرورش و تربیت
کی ہوئیں جسوقت عمر شریف چار سال چار ماہ چار روز کی ہوئی آپکی والدہ ماجدہ نے مکتب میں برائے
تعلیم قرآن مجید و فرقان حمید بھیجا آپنے تھوڑے ہی عرصہ میں قرآن شریف پڑھا اور دیگر کتب متداولہ
کی تحصیل سے فارغ ہوئے اون ہی ایام میں کہ عمر شریف آپکی بارہ برس کی تھی اور آپ کتب لغت پڑھتے
تھے ایک شخص جسکا نام ابوبکر قوال تھا ملتان سے آپکے استاد کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا
حال بیان کرنا شروع کیا کہ میں نے شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں گانا گایا
اور یہ اشعار پڑھے ؎ قد لسعت حیۃ الھوی کبدی (ہر آئینہ ڈسا ہے مار عشق نے میرے جگر کو)
مصرعہ دوم اسکو اوسوقت یاد نہ آیا آپنے یاد دلایا وہ یہ حال دیکھکر آپکی جانب مخاطب ہوا۔ بعدہ ابوبکر
قوال نے حالات سفر اپنے بیان کرنے شروع کیے اور خانقاہ شیخ بہاء الدین زکریا رح اور وہاں کی درویشوں کی مجاہدہ کے
ذکر میں بیان کیا کہ خانقاہ شیخ موصوف میں ہر شخص ذاکر ہی تھے کہ لونڈیاں جو آٹا گوندھتی میں ہنگام مشت زنی
بھی ذکر سے فارغ و خالی نہیں رہتیں۔ میں ایک عرصے تک وہاں رہا۔ بعدہ روانہ ہوکر پاک پٹن میں آیا

اور وہاں زیارت شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس سرہ سے مشرف ہوا آپ اس قدر با عظمت و ہیبت
ہیں کہ حال شریف آپکا اور درویشان خانقاہ کا میں بیان نہیں کر سکتا۔ ذات حضرت شیخ شیوخ العالم کی
ایک عجب دریائی فیض ہے کہ آنیوالا کیسا ہی بدبخت ہو خانقاہ مبارک سے محروم نہیں جاتا۔ حضرت سلطان
المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کو بمجرد سننے ان کلمات کے عشق غائبانہ حضرت شیخ شیوخ العالم قدس
سرہ العزیز کا سوا اور محبت شیخ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ
کے دل پر مستولی ہوئی کہ ہر حالت میں موافق شیوہ محب ذکر حضرت شیخ شیوخ العالم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا فرماتے تھے اور اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اپنے اوقات مبارک ذکر خیر شیخ شیوخ العالم قدس
سرہ سے معمور رکھتے۔ بدایوں سے بعد فراغت تحصیل برائی حصول علم دہلی تشریف لائے اور
شمس الملک کی خدمت میں جو صدر ولایت دہلی تھے حاضر رہکر مقامات حریری کے چالیس مقامے
پڑھے اور علم حدیث کی سند حاصل کی بعدہ بشوق ارادت شیخ فریدالحق والدین رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اجودھن تشریف لیگئے۔ اوسوقت عمر مبارک آپکی بیس سال کی تھی۔
نسخہ راحت القلوب جس میں حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملفوظات اپنے پیر کے
جمع فرمائے ہیں خود ہی تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ ۱۰ ماہ رجب المرجب ۶۵۵ھ ہجری دعاگو بمقام
اجودھن حاضر خدمت شیخ شیوخ العالم ہو کر شرف بیعت حضور سے مشرف ہوا۔ آپنے نوازش بجدید فرمائی
اور خرقہ و نعلین چوبیں (کھڑاویں) مرحمت کیں۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میرا ارادہ ولایت ہندکسی دوسرے
شخص کو تفویض کرنیکا تھا مگر تم راستے میں تھے کہ مجھ پر الہام ربانی ہوا کہ یہ نظام الدین کا حق ہے
جب وہ حاضر ہو اسے عنایت کرنا چاہیئے۔ میں یہ سنکر قدمبوس ہوا اور اُس شوق ملازمت کا بیان
کرنا چاہا جو مجھے واسطے حضوری کے تھا۔ الا زبان نے یاری نہ دی اور دہشت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ
علیہ کی غالب آئی۔ آپنے روشن ضمیری سے واسطے رفع ہیبت کے فرمایا کہ جائی دہشت و مقام
خوف نہیں ہے لکل داخلٍ دہشۃ (واسطے ہر داخل ہونے والے کے دہشت ہے۔ اور نیز زبان
مبارک سے ارشاد فرمایا سے اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ ؛ سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ

اخبار الاخیار میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس روز حضرت سلطان المشائخ
شرف بیعت حضرت شیخ شیوخ العالم سے مشرف ہوئے آپنے خدمت مرشد میں عرض کی کہ اگر حکم
صادر ہو میں ترک تعلیم کر کے اوراد و نوافل میں مصروف ہوں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے
ارشاد فرمایا کہ میں کسیکو تعلیم و تعلم سے منع نہیں کرتا یہ بھی کرو اور وہ بھی کرو۔ غالب اپنے مغلوب کے
آپ ترک کرا دیگا۔ درویش کو کسیقدر علم ضرور ہونا چاہیئے۔ فرمان شیخ ہونے پر آپ خانقاہ میں مصروف
یاد کردگار رہے اور طریقہ مجاہدہ و ریاضت کا اختیار کیا۔ جیسا کہ ملفوظ مبارک راحت القلوب سے
ظاہر ہے آپ آٹھ ماہ خدمت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز میں حاضر رہے کہ شیخ شیوخ العالم قدس
سرہ العزیز نے کمالیت آپکی ملاحظہ کی اور خرقہ خلافت سے ممتاز فرماکر دہلی روانہ کیا۔ آپ دہلی تشریف
لائے اور دہلی سے تین مرتبہ زمانہ حیات حضرت شیخ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں برائے حصول
زیارت جمال اجودھن تشریف لے گئے۔ مگر وقت رحلت حضرت شیوخ العالم رحمۃ اللہ علیہ
اجودھن میں تشریف فرما نہ تھے۔ منقول ہے کہ اوائل حال میں آپ کو اسقدر تنگی معاش تھی کہ
باوجود ایسی ارزانی کے کہ ایک پیسہ میں دو آدمی دونوں وقت بخوبی شکم سیر ہوتے تھے الا آپ کو کئی کئی
روز تک زحمت فاقہ کشی کی کھینچنی پڑتی تھی۔ سیر الاولیا میں سید محمد مبارک المعروف بخواجہ امیر
خورد رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے زبانی شیخ نصیر الدین محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ مجھ سے خود حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ ان
دنوں جب یہ دعا گو دہلی میں متصل دروازہ مندہ رہتا تھا دو دو تین تین روز گذر جاتے تھے کہ مجھے
اور میرے متعلقان کو بالکل کوئی طعام ہی نہ پہونچتی تھی۔ میری والدہ کی عادت تھی کہ جس روز
گھر میں غلہ نہ ہوتا مجھ سے فرماتیں کہ بابا نظام الدین امروز ما مہمان خدا ایم مجھے سُننے ان الفاظ سے
ایسی خوشی پیدا ہوتی کہ میں اوسکو بیان نہیں کر سکتا اور فرط شوق و انبساط سے بالکل پروا
طعام نہ رہتی۔ اتفاقاً ایک شخص بطریق نذرانہ ایک روپیہ کا غلہ والدہ کو دیگیا اسوجہ سے کئی
روز متواتر کھانا نصیب ہوا میں تنگ آگیا اپنے دلمیں کہتا تھا کہ وہ کونسا روز ہوگا والدہ فرماویگی

کہ ما مہمان خدا ئیم۔ آخر میں وہ غلہ ختم ہو گیا اور والدہ نے مجھ سے بوقت افطار کہا کہ بابا نظام الدین
ما امروز مہمان خدا ئیم۔ مجھ پر سنتے ہی ان الفاظ کے ایک حالت طاری ہوئی جو بہت باراحت تھی
کہ اوسکی صفت بیان نہیں ہو سکتی اور صاحب سیر الاولیا تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سید
مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ وقت تشریف آوری حضرت سلطان المشائخ۔
بمقام غیاث پور .... خانقاہ مبارک میں دسترخوان پھرایا جاتا تھا کہ ساکنان خانقاہ کو

عدم موجودگی علوفہ معلوم ہو جاوے۔
خود حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جبوقت سلطان معزالدین
کیقباد (شاہ دہلی) نے شہر نو متصل غیاث پور کے آباد کیا خلق کا مجھ پر ہجوم ہوا اور آمد ورفت امرا
وملوک کی کثرت ہوئی میرے دلمیں آیا کہ اس جگہ سے چلا جانا مناسب ہے اسی اندیشہ میں تھا
کہ اوسی روز عصر کے وقت ایک جوان صاحب جمال بغایت نحیف البدن آیا اور مجھے دیکھتے ہی
یہ مثنوی زبان پر لایا ؎ آنروز کہ مہ شدی نمیدانستی ۔ کانگشت نمای عالمی خواہی شد ۔
امروز کہ زلف دل خلقے بربود ۔ در گوشہ نشست نمیدارد سود ۔ اسکے بعد یہ بات کہی کہ آدمی
کو اول مشہور نہ ہونا چاہیے اور جسوقت مشہور ہوا پھر اوسکو گمنام ہونے کا خیال نکرنا چاہیے ورنہ
فردائے قیامت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو شرمندہ ہونا ہوگا۔ اسکے بعد کہا کہ کسقدر پست ہمتی
اور کم حوصلگی کی بات ہو کہ خلق سے گوشہ گیر ہو کر حق سے مشغول ہوں بلکہ مردوں کا یہ کام ہے کہ باوجود کثرت
آمد ورفت خلائق حق سے مشغول رہیں۔ جب وہ خاموش ہوا کسیقدر طعام موجود اونکے روبرو رکھا
الا انہوں نے نہیں کھایا۔ میں نے اوسیوقت نیت کی کہ یہیں رہونگا۔ جبوقت میں نے یہ نیت
کی انہوں نے ہاتھ کھانے میں ڈالا اور کسیقدر تناول فرمایا اور پانی پیا اور چلے گئے۔ بعد اس واقعہ
کے میں نے اونکو کبھی نہیں دیکھا۔ جب حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیت اقامت درست
فرمائی اللہ تعالیٰ نے اونکو قبول تام عنایت فرمایا۔ خاص وعام بجانب حضرت کے رجوع لائے
اور دروازے فتوح کے حضرت پر مفتوح ہوئے کہ ایک عالم نے اوس سے فائدہ اٹھایا

ؔ جہاں لنگر ارہے اسکا نام پہلے غیاث پور تھا اب آپکے مزار کے باعث آبادی موجودہ کا نام درگاہ نظام الدین ہے ۱۲

حضرت باوجود اس شوکت وعظمت کے ریاضات اور مجاہدات میں رہتے تھے۔ کہتے ہیں کہ آخر عمر میں جب سن شریف اسی برس سے تجاوز کر گیا تھا آپنے بدرجۂ غایت مجاہدہ اختیار کیا ہر روز روزہ رکھتے اور وقت افطار بہت ہی تھوڑا کھاتے۔ سحری اکثر تناول نفرماتے تھے حتےکہ اہل خانقاہ نے عرض کی کہ مخدوم وقت افطار بہت کم کھانا کھاتے ہیں بعدہ سحری بھی تناول نہیں فرماتے اس سببسے آپکی قوت بہت کم ہو جاویگی۔ آپ یہ سنکر رو پڑے اور فرمانے لگے کہ بہت سے درویش ومساکین مساجد اور دکانوں کے گوشوں میں بھوکے پیاسے فاقہ زدہ پڑے ہوئے ہیں اون کا یہ حال ہو اور میں شکم سیر ہوں۔ اس حالت کی یاد آوری سے کھانا میرے حلق کے نیچے نہیں اوترتا ایسی ہی باتیں فرماکر زار زار رونے لگتے۔ گریہ موقوف نہونے پر لوگ دسترخوان سامنے سے بڑھا لیتے اور خود حضرت سے منقول ہے کہ میں ایک مرتبہ ہنگام سفر ایک روز تنہا کشتی میں ہمراہ شیخ شیوخ العالم رضی اللہ عنہ کے سوار تھا۔ شیخ نے مجھ سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ دہلی میں مجاہدہ اختیار کرنا بیکار رہنا اچھا نہیں ہے۔ روزہ ہمیشہ رکھنا۔ روزہ نصف راہ دین ہے اور دیگر اعمال نصف راہ دیگر۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ نظام الدین میں نے تیرے واسطے خدا سے چاہا ہے کہ جو کچھ تو طلب کرے اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے کرم سے تجھے عطا فرمائے۔ منقول ہے کہ آپ راتکو حجرۂ خاص کا دروازہ اندر سے بند فرما لیتے تھے اور تمام شب راز و نیاز میں مصروف رہتے صبح کے وقت دروازہ کھولتے بوجہ شب بیداری چشم ہائے مبارک سرخ رہتی تھیں جسکی نظر آپکے جمال مبارک پر پڑتی وہ تصور کرتا کہ ایک مست وطافح (مخمور) ہیں۔ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اسی ضمن میں کیا خوب فرماتے ہیں ؎

تو شبانہ می نمائی بہر کہ بودی امشب ؛ کہ ہنوز چشم مستت اثر خمار دارد ؛

نقل ہے کہ پروانہ رہائی کسی شخص کا گم ہو گیا تھا اوسے بہت تشویش تھی۔ خدمت شریف میں بہ طلب دعائے خیر حاضر ہوا آپکا وقت خوش تھا آپنے فرمایا کہ "حلوہ بروح پاک حضرت گنجشکر بدہ"۔ وہ حسن اعتقادی سے روپیہ لیکر حلواگر کی دکان کو گیا اور حلوا مول لیا۔ حلوا بنانے والے نے حسب قاعدہ کاغذ میں لپیٹ کر شے مطلوبہ دی۔ اوس نے کاغذ کو دیکھا وہی پروانہ رستگاری تھا۔

منقول ہے کہ آپنے رحلت سے چالیس روز پیشتر کھانا بالکل چھوڑ دیا تھا اور وقت غلبہ بیماری جب آپ بیہوش ہو جاتے اور پھر ہوش میں آتے تھے یہی ارشاد فرماتے کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے یا نہیں اگر کہا جاتا کہ آپ ادا فرما چکے ہیں ارشاد فرماتے کہ ایکمرتبہ اور پڑھ لوں پس کئی مرتبہ کر کر نماز ادا فرماتے اور اکثر ارشاد فرماتے کہ میروم میروم میروم میروم۔ جسوقت حضرت کا وقت قریب آیا آپنے اقبال خادم خانقاہ کو طلب فرمایا اور اُس سے ارشاد کیا کہ خانقاہ میں کسی چیز کو نہ رکھو کہ بروز حشر مجھہ سے حساب لیا جائیگا! اقبال خادم اُس وقت گیا اور تمام اسباب لنگر الا لنگر میں کسقدر غلہ جو علوفہ درویشاں برای چندروز تھا باقی رکھا۔ اس حال کے دریافت ہونے سے آپ ناراض ہوئے اور فرمانے لگے کہ غلہ کس واسطے رکھ چھوڑا ہے ابھی تقسیم ہو اور انبار خانوں میں جاروب کھینچو اقبال نے حسب الحکم اوسی وقت انبار خانے کشادہ کیئے درویش و فقرا ایک ساعت میں جمع ہوئے اور تمام غلہ لوٹ کر چلے گئے۔ انبار خانوں میں جھاڑو دی گئی ایک صاع بھی غلہ باقی نہ رہا۔

اسکے بعد خادمان خانقاہ اور متوسلان حضرت نے خدمت گرامی میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اللہ تعالی نے حضور کی عمر اس شان و شوکت سے گذاری کہ بادشاہ عصر کو آپکی عظمت دیکھ کر رشک و حسد ہوتا تھا آپکے سامنے ہم لوگوں کو کسی سے ملتجی ہونے کی ضرورت نہ تھی۔ بعد مخدوم کے ہمارا کیا حال ہوگا۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اگر تم لوگ میرے طریقے پر بیٹھے رہو گے میری خانقاہ میں تم کو اسقدر پہنچیگا کہ تمہاری حاجات کے واسطے کافی و وافی ہوگا۔

ھذا مختصر ذکر حالات و خوارق عادات حضرت سلطان المشائخ نور اللہ مرقدہ کے اسقدر ہیں کہ اس مختصر میں درج نہیں ہو سکتے اگر ایک شمہ کا بیان ہو فصل بجائی خود ضخیم کتاب ہو جائے گی۔

طالب صادق کو چاہیئے کہ رجوع بطرف کتب سیر (تاریخ) کرے۔ سیر الاولیا حضرت کے حالات و ارشادات میں جامع و مستند کتاب ہے۔ اس نیاز مند داعی احقر غلام احمد مترجم مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت رضی اللہ عنہم کا ارادہ ہے (ارادۃ اللہ الغالب) کہ ترجمہ ان فوائد لیے ہہا سے فارغ ہو کر سعادت ترجمہ کتاب مذکور حاصل کرے انشاء اللہ تعالی۔ وفات شریف آپ کی بعد طلوع آفتاب بروز چہار شنبہ ہجدہم ماہ ربیع الثانی ۷۲۵ ہجری نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں ہوئی۔ مرزا

مبارک آپکا مرجع حاجات خلائق زیارتگاہ خاص و عام دہلی سے تین کوس بسمت دکن ہے
یُزَارُ وَ یُتَبَرَّکُ بِہٖ کسی نے یہ قطعہ تاریخ آپکی وفات کا خوب موزوں کیا ہے اللہ و سکو
اجر عظیم عطا فرمائے ؎ نظام دو عالم شہ ماوطین ٭ سراج دو عالم شدہ بالیقین ٭ چو تاریخ فوتش
بجستم زغیب ٭ ندا داد ہاتف شہنشاہ دیں ٭ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ ٭
۷۲۵ھ

فصل دوم آغاز ترجمہ کتاب مستطاب راحت المحبین

مجلس اول

روز دوشنبہ بستم ماہ رجب المرجب ۶۹۱ھ ہجری نبوی صلعم گفتگو دربارہ آفرینش حضرت
آدم علیہ السلام واقع ہوئی بندہ گنہگار امیدوار رحمت پروردگار خسرو لاچین کہ یکے از بندگان
و حلقہ بگوشان سلطان المشائخ حضرت سے یاوری بخت سے دولت قدمبوسی حاصل ہوئی عزیزان اہل صفا
حاضر خدمت تھے بندہ واسطے عرض کرنے کے دست بستہ کھڑا ہوا تھا۔ آپنے مجھے کھڑا ہوا دیکھکر
ازراہ مکرمت فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور جو کچھ کہنا ہو عرض کرو میں نے دوبارہ قدمبوسی کی آپنے
ازراہ نوازش مجھے اوٹھایا اور بار دیگر ارشاد فرمایا کہ تم کو اجازت ہے جو عرض کرنا ہو کرو
میں نے التماس کیا کہ اس نحیف نے قبل ازیں جسقدر انفاس نفیسہ زبان مبارک سے سنے تھے اونکو قلمبند
کیا کہ ایک کتاب مرتب ہو گئی۔ بندہ نے اوسکا نام فضل الفوائد رکھا ہے۔ کتاب مذکور شرف
ملاحظہ حضور سے مشرف ہو چکی ہے۔ اب میں طالب اجازت ہوں کہ جو ترغیب زبان مبارک حضرت
مخدوم سے سنوں اوسے سلک تحریر میں لاؤں مگر میرا یہ مدعا ہے کہ حضور آئندہ ذکر حضرات انبیائے
عظام علیہم السلام فرمادیں کمال ذرہ نوازی ہوگی۔ بندہ کی عرضداشت ختم ہوتے ہی آپ نے
مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ بہت خوب میں نے تمہارے آنے سے پیشتر ہی یہ حکایت آغاز کی ہے
اسکے بعد ارشاد فرمایا اے درویش عزیز سُن کہ جسوقت حق تبارک و تعالیٰ نے خزانۂ بلا پیدا کیا
صرف واسطے انبیا اور اولیا کے پیدا کیا۔ فرشتوں نے جب اُس خزانہ بلا کو دیکھا ہیبت سے پگھل گئے
اور سر سجدہ میں رکھکر عرض کی کہ یہ خزانہ کن لوگوں کے واسطے ہے فرمان الٰہی ہوا کہ اے فرشتو

تم اس نعمت سی فارغ ہو یہ نعمت ہم نے اپنے خلیفہ کے نصیب کی ہو جسے ہم زمین میں پیدا کرینگے
یہ بلا حضرت آدمؑ اور اون کی اولاد کے واسطے ہے جو میری محب ہیں اونپر اس بلا کو نازل کرینگے
اون کا امتحان کروں گا اور جو شخص دعوائی محبت کریگا اوسپر یہ بلا بالخصوص نازل کیجاویگی وہ
ایسے خواہشمند ہونگے کہ میں بلا نازل نکروں گا اور وہ ہزار آرزو خواہش کرینگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
ای درویش یہ طائفہ جو عشق دوست میں مستغرق ہے شب و روز بلاکی آرزومندی میں گذارتا ہے
کیونکہ جو بلا دوست کی جانب سے ہے وہ بلا نہیں بلکہ ایک نعمت ہے کہ از جانب دوست ہدیۃ
ہوبختی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک عاشق صادق ہر روز صبح اوٹھکر یہ دعا مانگتا تہا کہ یا الٰہی
رزق میرا سوا بلا کے دوسری شئے نکر کہ بہترین خورش میری یہی تیری بلا ہے کسی نے اون سے دریافت
کیا کہ تم یہ بات کیسی کہتے ہو اونہوں نے جواب دیا کہ یہ بیان میرا نہایت صحیح ہے کیونکہ امتحان
دوست کا بلا میں ہوتا ہے اگر میں اسکی خواہش نکروں ہر آئینہ در میان سلوک ثابت قدم نہونگا
حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرماکر آنکہوں میں آنسو بہر لائے اور یہ رباعی ارشاد فرمائی

رباعی ہر جا کہ بلائی لست بر جانم باد ؛ چوں در رضای لست بر جانم باد ؛ گر بر سر عاشقاں بلاہا باشد ؛ آنجملہ بلای لست بر جانم باد ؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت حضرت آدم علیہ السلام
پیدا ہوئے اور روح اونکی قالب میں ڈالی گئی آپنے اوٹہنا چاہا اوسیوقت چہینک آئی
آپنے الحمد للہ کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام کہڑے تہے آپنے جواب میں یرحمک اللہ کہا۔ اسیوقت فرشتوں کو
فرمان جاری ہوا کہ ای ملائکہ تم کہتے تہے کہ یہ قوم فساد کرے گی اور ناحق خون بہاوے گی
اب دیکہا اوسنے اوٹہتے ہی حالانکہ پورا کہڑا بہی نہیں ہوا تہا میری حمد و ثنا میں رطب اللسان
ہوا چنانچہ اس قصہ کا ذکر اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ
نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ اوسوقت فرشتوں نے سر سجدہ میں رکہا اور موافق اس قول
باریتعالیٰ کے عرض کی قَالُوا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ
یعنے تو جانتا ہے اور ہم کچہ نہیں جانتے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب آپکے جسم میں روح داخل ہوگئی

حضرت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل علیہم السلام کو حکم ہوا کہ بہشت میں جاکر حلہ بہشتی لاؤ اور حضرت آدم علیہ السلام کو پہناؤ حضرت جبرئیل حلہ بہشتی لائے اور میکائیل براق اور اسرافیل نے تاج حاضر کیا اور حسب فرمان اللہ تعالیٰ عزاسمہ حضرت آدم علیہ السلام کو پہنایا گیا حکم ہوا کہ براق پر سوار کرا کے بہشت میں لیجاویں اور تخت مرصع پر بٹھاویں جسوقت حضرت آدم تخت پر بیٹھے جملہ ملکوت کو حکم ہوا کہ حضرت آدم کو سجدہ کریں کقولہ تعالیٰ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ پس جملہ فرشتوں نے سجدہ کیا الا ابلیس نے سجدہ نہ کیا سو وہ راندۂ درگاہ ہوا۔ تمام فرشتوں نے یہ دیکھکر بآواز بلند کہا۔ لعنت ابلیس پر ہو۔ یہہ بیان فرماکر خواجہ ادام اللہ تقواہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا اے درویش ابلیس بیک لعنت مردود ہوا اس زمانہ میں بہت سے ایسے مسلمان ہیں کہ افعال قبیحہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور ہر روز ہزار ہا مرتبہ لعنت پروردگار اونپر نازل ہوتی ہے اون کو لعنت سے مطلق خبر نہیں۔ محض غافل ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت آدم نے جنۃ الماویٰ میں مقام کیا اور تمام ملکوت سکنائے زمین و زماں نے اون کا یہ اعزاز و اکرام و احترام دیکھا سب اونکی جانب رجوع لائے۔ بعد اسکے فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدم علیہ السلام سے سبق پڑھا کریں کیونکہ اونکو آپکے برابر علم نہ تھا بعد اس کرامت کے حضرت آدم کو اختیار دیا گیا کہ آپ سب نعمتیں بہشت کی کھاویں الا دانہ گندم تناول نفرماویں مگر خواہش حق اس میں تھی کہ اونکو دنیا میں اُتارا جائے اور آتش عشق و ولولہ محبت گندم اونکے دلمیں ڈالی گئی کہ بحسب تقضا ایک دانہ گندم کھایا فوراً تاج کرامت سر سے گر گیا اور حلہ بدن سے الگ ہوگیا اور آپ برہنہ اور جسم عریاں ہوگئے درخت سے آواز آئی کقولہ تعالیٰ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى یعنی اے عاصی بہشت سے باہر چلا جا کہ یہ جگہ تیرے رہنے کی نہیں ہے آدم ہر درخت کے متصل جاکر اوس سے اعانت چاہتے تھے کہ ستر عورت کے واسطے کچھ ورق حاصل کریں درخت سے آواز[1] آتی تھی کہ تم عاصی ہو ہم عاصی کے روادار نہیں۔ چنانچہ جب آپ نے درخت انجیر کے متصل

[1] یہ آیت کا ترجمہ نہیں ہے بلکہ آواز درخت کی تفسیر (بیان) ہے ۱۲

جاکر اوس نے اعانت چاہی اوس نے ستر پوشی کے واسطے کچھ پتے دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اوس سے دریافت کیا کہ تو نے کیوں پتے دیئے درخت انجیر نے عرض کی کہ یا الٰہی میں نے اوسکی عزت ابتدائی دیکھی تھی اور مجھکو تیرے فضل سے یہ بھروسا ہے کہ آخر میں تو پھر اوسکی عزت ویسی ہی کردیگا اس سبب سے میں نے پتے دینے میں دریغ نہیں کیا پس فرمان الٰہی ہوا کہ ای درخت انجیر میں نے تجھکو سب انسان خلق عزیز کیا۔ کتب تفاسیر میں ہے کہ آدم علیہ السلام بہشت سے کوہ سراندیپ (جو آب لنکا یا جزیرہ سیلون کے نام سے مشہور ہے) کی سرزمین میں اُترے اور مقام کیا تین سو برس تک اس زلّت (لغزش) کی وجہ سے روتے رہے چنانچہ گوشت و پوست اونکے رخساروں کا بہ گیا تھا اور چڑیوں نے آکر اونکے رخساروں میں گھونسلے بنا لیے تھے اونکو خبر بھی نہ تھی آپکے آنسوؤں سے زمین تر ہوگئی اور گھاس اُگ کر اسقدر بلند ہوگئی تھی کہ وجود مبارک اوس میں پوشیدہ ہوگیا تھا۔ حضرت خواجہ ادام اللہ برکاتہ یہ بیان فرماکر چشم پر آب ہو گئے کہ آہ رنج آغاز صبح اربعین صباحا اسی مقام سے ہے۔ جب آنکھ کھولی نظر جمال عشق پر پڑی آخر اسی شعلہ نے اثر کیا شارستان بہشت سے پاؤں اُٹھاکر مونہہ طرف خرابہ دنیا کے کیا کیونکہ سبق عشق کی تکرار بہشت میں نہیں ہو سکتی تھی مگر خرابہ دنیا میں کہ قول ان اشد البلاء فی الاولیاء واشد منہا فی الانبیاء درست آوے۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ آہ رے عاشقوں نے بلا کو سا تہ آرزو و خواہش کے زاری سے چاہا ہے۔ سب و احسان حق سے ہوئے ہیں۔ المحبۃ فی المحبین اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ اول شخص جس نے دنیا میں سب سے پیشتر بلائے عشق قبول کی وہ آدم صفی اللہ علیہ السلام تھے خمیر آدم علیہ السلام کا خاک عشق سے تھا اگر خاک بہشت حضرت آدم علیہ السلام کی سرشت میں ہوتی اونکی اولاد کو کبھی عشق نہ ہوتا جبکہ اول عشق اون کو ہوا اثر انکا اونکی اولاد میں باقی رہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو ولولہ عشق الٰہی اولیا میں ہے وہ حضرت کے طفیل سے ہے۔ یہ بیان فرماکر آپ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ رباعی ارشاد فرمائی رباعی ازبہر رخ تو مبتلا می باشم ٭ واندر غم عشق تو بلا می باشم ٭ در یاد جمال تو چنا

مشغولم؛ کز خود خبری نیست کجا میباشم؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو ایک عرصہ عجز وزاری کرتے گذرا فرمانِ الٰہی ہوا کہ روزہ ہاے ایام بیض رکھو کہ توبہ تمہاری قبول ہو۔ آپنے روزے رکھنے شروع کیے کہ توبہ حضرت آدم کی بعد تین سو برس کے مقبول ہوئی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش ایک مدت کے بعد حضرت آدم علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ آپ بہشت میں بھی رہے اور اس دنیا میں آئے ایک عرصہ گذرا کہ آپکو کبھی اپنی مراد بھی حاصل ہوئی صفی اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ ہاں جب میں تین سو برس بلا میں مبتلا تہا او سوقت مجھے میری مراد حاصل تھی ہر الم درنج جو اسوقت مجھپر ہوتا تہا باعث کشائش ایک ہزار نا تہا حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر بھہ بیان فرما رہے تھے کہ چہہ نفر درویش خانقاہ میں آئے اور حاضر خدمت ہوئے مگر سلام۔ جو سنت السلام ہے نہ کیا اور نہ تعظیم وغیرہ کی بلکہ صحن جماعت خانہ میں کہڑے ہو کر رقص کرنے لگے تہوڑی دیر میں بیٹھہ گئے اون درویشوں کی زبان میں لگام نہ تھی جو چاہتے تہے خواہ اچھی بات ہو یا بُری بکتے تہے خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے اپنے اوس خلق محمدی سے جو حضرت کو حاصل تہا اونکے کہنے سُننے کی پروا نہ کی بلکہ مجہہ سے اور مولانا فخر الدین زرادی سے اور میرے لڑکوں سے کہا کہ طعام ماحضر لاکر ان درویشوں کے سامنے رکھو۔ بعد کہانا کہانیکے اور جو اونکو مطلوب ہوگا عطا کیا جاویگا۔ ہم لوگ حسب فرمان مخدوم کہانا لیکر اونکے پاس گئے اونہوں نے طعام ہمارے ہاتھ سے لیکر پھینکدیا اور سخت و سست کہنے لگے۔ ہم حیران تہے کہ اگر حضرت یہ حال دریافت کرینگے کیا کہینگے بغرض ہمارے عرض کرنے سے پیشتر یہ حال حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر کو معلوم ہوا حضرت کسیقدر کہانا لیکر اون کے سامنے آئے اور چند خادم بھی کہانا لئے حضرت کے ساتھ تہے آپنے درویشوں کو سلام کیا اونہوں نے رد نہ کیا (یعنے جواب سلام نہ دیا) اور نہ التفات کیا خواجہ ذکر اللہ بالخیر کہانا لئے ہوئے معذرت کرتے تہے اور وہ اپنی بیہودہ سرائی میں مشغول تہے اس ہنگامہ میں تہوڑی دیر گذری یکایک خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے اون سے کہا کہ اے درویشو اس کہانے کو کیوں نہیں کہاتے۔ کیا یہ کہانا۔ وس کہانے سے بھی گندا ہوا ہے جو تم نے قونیہ میں کہایا تہا۔ یہ اوس طعام سے صد ہزار بار بہتر ہے۔ درویش

اسبات کے سنتے ہی حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر کے قدموں میں گر پڑے اور اوٹھکر ایک پاؤں سے کھڑے ہوئے
اور کہنے لگے کہ آپ تکلیف نہ فرمائیں بیٹھ جائیں ہم کہانا کہاتے ہیں ہم نے صرف آپ کو مردپایا ہے
اس واقعہ کے بعد حضرت خواجہ ادام اللہ تعالیٰ تقواہٗ تشریف لیگئے بندہ اور مولانا فخرالدین زرادی
اون درویشوں کو کہانا کہلانے لگے جب وہ کہانے سے فارغ ہوئے ہم نے سوال کیا کہ آپ
ہم کو وہ ماجرا بتلائیں جو باعث انفعال آپ کا ہوا درویشوں نے کہا کہ وہ معاملہ بیسطرح پیش آیا
ہے کہ ہم بجانب قرن مسافر تہے ایک ایسے مقام میں پہونچے جہاں آبادی کا نشان نہ تہا ہم لوگ
اوس وادی میں بسبب نہ ملنے خورش کے بہت حیران ہوئے تین روز تک مطلق ہوے طعام
نہ پہونچی۔ جب جان سے تنگ آئے اور اوس مقام پر پہونچے جہاں اویس قرنی نے اپنے بتیس دانت
توڑکر زمین میں دفن کیئے ہیں قصہ مختصر ہم نے زیارت کی اور فارغ ہوکر آگے روانہ ہوئے راستہ
میں مرا ہوا اونٹ مرا پڑا تہا کہ گوشت اوسکا سڑا اور چمڑا اوسکا الگ ہوا صرف ہڈیاں باقی ہیں از بسکہ
ہم کو بہوک کی از حد تکلیف تہی کیونکہ کئی روز کہائے ہوئے ہو گئے تہے آپس میں صلاح کرکے کسیقدر گوشت اوس
مرے ہوئے اونٹ کا چقماق سے آگ جلا کباب کرکے کہایا۔ یہ ایک راز تہا کہ کسکو ہمارے اس حال سے خبر نہ تہی
آج خواجہ نظام الدین نے اس سرکا مکاشفہ کیا حضرت کا یہ کشف دیکہکر ہمیں اقرار ہوا کہ درویشی
یہی ہے جو خواجہ نظام الدین کو حاصل ہے۔ اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی
شیخ الاسلام فریدالدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کے سنا ہے کہ ایک مرتبہ میں بغداد جاتا تہا مسجد بغداد
میں شیخ احدالدین کرمانی رح اور کئی اصفیا کی زمانہ سے ملاقات ہوئی اون کی مجلس میں یہ ذکر تہا کہ
اسکی وجہ کیا ہے کہ بنی آدم کی صورتیں اور اونکے اطوار ایک دوسرے سے مختلف ہیں اس تذکرہ
میں حضرت شیخ احدالدین کرمانی رح نے ارشاد فرمایا کہ میں نے کتاب الآثار اخبار میں لکہا دیکہا ہے کہ
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ راوی حدیث نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
پوچہا کہ یارسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آدم صفی اللہ علیہ السلام کو کن عنصر سے پیدا کیا کہ اونکے
فرزندوں کی صورتیں اور طبائع مختلف ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا کہ اے عبداللہ

عباس حق سبحانہ و تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے سو بنہ کو زمین کعبہ سے اور سر کو خاک بیت المقدس سے اور پوست کو خاک بہشت سے اور ٹھوڑی کو خاک کوثر سے اور بھوؤں اور آنکھ کو خاک دنیا سے اور دونوں پیروں کو خاک زمین ہند سے اور اونکے اعصاب کو خاک مجمع الجزائر سے پیدا کیا۔ پس اے عبداللہ عباس اگر اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو ایک ہی جگہ کی مٹی سے پیدا کرتا اونکی اولاد ایک ہی صورت ہوتی اور ایک دوسرے شخص سے تمیز نہ کیا جاتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت آدم دنیا میں کوہ سراندیپ پر اوتارے گئے آپنے کوہ سراندیپ پر بیٹھ کر غم بہشت سے رونا شروع کیا اور اسقدر روئے کہ اثر اونکے گریہ کا پہاڑ اور پتھروں پر بھی ہوا کہ وہ بھی آپ کا رونا دیکھکر رونے لگے پس اللہ تعالیٰ نے واسطے تسکین آدم کے ایک مکان یاقوت سرخ کا بہشت سے پردہ دنیا میں اوتارا اور وہ اوسجگہ نصب کیا جہاں آج خانہ کعبہ ہے۔ جسوقت وہ نصب ہو چکا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اوسکی زیارت کا حکم دیا اور فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ جب وہ حج کو آویں اونکو مناسک حج کی تعلیم دو۔ حضرت آدم نے حج کیا اور ہر سال ایکمرتبہ واسطے حج کے جاتے تھے اب اوس مکان کو آسمان چہارم پر مقابل خانہ کعبہ کے رکھا ہے اور ستر ہزار فرشتے ہر روز اوسکے گرد طواف کرتے ہیں اور تا روز قیامت اسیطرح کرتے رہیں گے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت کسیکا کام کمالیت کو پہنچتا ہے جس جگہ کہ خزانہ بلا ہے اوسپر نامزد کرتے ہیں واسطے اثبات فقر اوسکے کے طاقت اوٹھانے ہماری بلاؤں کا رکھتا ہے یا نہیں اگر درویش صاحب کمال ہے تمام بلاؤں کا طعمہ کر جاتا ہے بلکہ فریاد ہل من مزید کرتا رہتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ فریدالدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کے سنا ہے فرماتے تھے کہ سفر بخارا میں ایک بزرگ سے ملاقی ہوا وہ غار میں مصروف عبادت تھے از حد بزرگ صاحبدل و صاحب لغت و صاحب نفس تھے اونکی بہت بڑی ہیبت و عظمت تھی۔ الغرض جب مجھے اونکی قدمبوسی حاصل ہوئی مجھے بیٹھنے کے واسطے ارشاد فرمایا میں حسب الاجازت بیٹھ گیا۔ ایک انوار اون کے روئے مبارک سے ساطع تھا مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے اے فرید ساٹھ برس سے میں اس غار میں بیٹھا ہوں ہر روز طرح طرح کی بلائیں مجھپر نازل ہوتی ہیں اور میں آن سب کا طعمہ کرتا ہوں۔ بلکہ

بلکہ جس روز مجھپر بلا نازل نہیں ہوتی میں بہزار خواہش وآرزو طلب کرتا ہوں کیونکہ بلا کسوٹی محبت کی ہے
اور محب بلاؤں پر صبر کرنے سے پہچانا جاتا ہے اسیوجہ سے محب بصد خواہش اوسے چاہتے ہیں
اسکے بعد ارشاد فرمایا اے فرید یہ راہ راستاں ہے جس نے اس راستہ میں سچائی سے قدم رکھا اور
دعویٰ محبت کیا ڈہونڈھ ڈہونڈھ کر بلائیں اوسپر نازل کی جاتی ہیں پس صادق چاہیئے کہ صبر کرے
جسوقت حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر اس حکایت کو تمام فرما چکے ہائے ہائے کرکے رونے لگے اور یہ
رباعی زبانِ مبارک سے ارشاد فرمائی رباعی در عشق ہمہ درد وجفا ہا باشد ٭ واندر رہِ عشق
بلا ہا باشد ٭ پس مرد ہم اوست کہ در رہِ عشق کہ او ٭ پیوستہ بعشق در جفا ہا باشد ٭ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کیساتھ دنیا میں
کیا معاملہ کرتا ہے آپنے ارشاد فرمایا یفعل اللہ باولیائہ فی الدار الدنیا ما یفعل اللہ باعدائہ
فی الدار العقبیٰ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے ساتھ دنیا میں وہ معاملہ کرتا ہے جو آپنے اعدا کے
ساتھ دارِ آخرت میں کریگا یعنی اس دار فانی میں اولیاء اللہ رنج ومحن میں گرفتار ہوتے ہیں اور
بلائیں اونپر نازل کیجاتی ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت شبلی رح کی آرزو تھی کہ شیطان کو دیکہیں
ایک شب شیطان خواب میں دکہلائی دیا آپ کو اوس سے خوف معلوم ہوا شیطان نے کہا مت ڈرو
میں ابلیس ہوں شیخ شبلی نے اوس سے کئی سوال کیئے منجملہ اونکے پوچھا کہ تجہے کسیوقت اولیا
خدا پر دسترس ہوتی ہے یا نہیں ابلیس لعین نے جواب دیا کہ ہاں ایک وقت سماع مجہے دسترس
حاصل ہوتی ہے کہ جب غیر حق کے واسطے سماع سنتے ہیں دل اونکے بیہوش وغافل ہو جاتے ہیں
اوسوقت مجہے دسترس حاصل ہوتی ہے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ رنجیدہ
کرنا مومن کے دل کا رنجیدہ کرنا اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اے درویش مومن وہ ہے کہ اگر وہ مشرق میں ہو
اور مغرب میں ایک مسلمان بہائی کو تکلیف پہونچے اوسے اوسکے رنج کا فکر وخیال ہو اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ مسلمان کا رنجیدہ کرنا کیسا ہے آپنے
جواب دیا کہ اوسکا رنجیدہ کرنا اللہ تعالیٰ کا رنجیدہ کرنا ہے جیسے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ

علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے کہ جس نے مومن کو دکھ پہنچایا اوسنے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی
اوسنے حق سبحانہ وتعالیٰ کو ایذا دی اور دوسرے حکم اوسکا یہ ہے کہ مومن کا آزار دینے والا خانہ کعبہ کے انہدام میں
اعانت کرتا ہے اسکے بعد گفتگو سعایت یعنی غمازی کرنے کے بارے میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ
اقبح الاعمال (بدترازہمہ کارہا) غمازی کرنا ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز یوسف علیہ السلام
کو اون کے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا اور ایک بھیڑیے کو پکڑ کر حضرت یعقوب علیہ السلام
کی خدمت میں لیگئے کہ اسنے یوسف کو ہلاک کیا ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اوس بھیڑیے سے پوچھا
کیا تونے میرے یوسف کو ہلاک کیا ہے اوسنے جواب دیا کہ خیر (یعنے نہیں) آپنے دوبارہ اوس سے دریافت
فرمایا کہ آیا یہ جانتا ہے کہ یوسف کہاں ہے؟ اوسنے جواب دیا کہ ای حضرت مجھے معلوم نہیں اگرچہ
میں جانور ہوں مگر عیب جوئی وعیب گوئی نہیں کرتا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے
ارشاد فرمایا کہ شب معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فرقہ گنہگاروں کا دیکھا کہ اون کی زبانوں
میں سوراخ کر دیے گئے ہیں اور رگیں اونکی لٹک رہی ہیں آپنے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے
دریافت کیا کہ یہ لوگ کون ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ یہ لوگ
غماز تھے اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ کعبہ میں ایک پتھر ہے اوسکو حجر اسود کہتے ہیں منقول ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بوسہ دیا ہے اور لب مبارک آپکے اوس پتھر سے لگے ہیں
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے حالت اسلام میں روئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک
مرتبہ دیکھا اسکی ستر برس کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور بعد نقل آنحضرت حجر اسود کی زیارت کا
بھی یہی ثواب ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک عزیز نے ابلیس علیہ اللعنہ سے پوچھا کہ سبب تیرے پھٹکار کا
کا کیا ہوا اوسنے جواب دیا کہ جس روز اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا میں اور ستر ہزار فرشتے اوسے
دیکھنے گئے دوزخ میں کئی منبر تھے ایک منبر سب سے زیادہ بلند تھا میں نے مالک یعنی داروغہ دوزخ سے
دریافت کیا کہ یہ منبر کسکے واسطے ہے اوسنے جواب دیا نام تو مجھے معلوم نہیں الا یہ منبر ایک فرشتہ کا
ہے کہ وہ راندہ درگاہ حق تعالیٰ ہوگا یہ سنتے ہی اوس منبر پر چڑھا اور بیٹھ گیا اور خیال کیا کہ

صبر میرے واسطے ہے یہی سبب میری پشیکار کا تہا کہ رحمت حق سے ناامید ہوا اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے دعا مانگی تہی کہ یا الٰہی مجھے بارہ ہزار زبانیں دے کہ ہر زبان سے تیرا
ذکر کروں اللہ تعالیٰ نے اونکی دعا قبول کی اور بلا کرماں (کیڑوں) میں مبتلا کیا حضرت ایوب
علیہ السلام کے جسم میں بارہ ہزار کیڑے تہے اور سب تسبیح حق میں مشغول ہوئے۔ اسکے بعد خواجۂ کرام
بالخیر آنکہوں میں آنسو بہر لائے اور فرمانے لگے کہ انبیا و اولیا نے بلائیں سا تہہ آرزو کے چاہی
ہیں اوسوقت اونہیں قرب باریتعالیٰ کا حاصل ہوا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت زکریا علیہ السلام
نے مناجات میں کہا کہ یا الٰہی ہرگز کوئی شخص عبادت کے ذریعہ سے تیری بارگاہ میں نہیں پہونچ
سکتا۔ وقتیکہ تو بلائیں اوسپر نازل نکرے پس بلا حضرت زکریا علیہ السلام پر نازل ہوئی
اور وہ ارہ ہزار دانتوں کا تہا، ونکے سر پر کہا گیا اور انہوں نے صبر کیا تب منزل گاہ عرش تک
پہونچے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ خلیل اللہ علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کی کہ
بار الٰہی مہمان طعام بہت ہیں مگر مہمان طالب جان نہیں فرمان ہوا کہ اے ابراہیم جب تک تم
تجکو بلا کی کسوٹی سے آزمانہ لینگے اوسوقت تک تجہے محبت جانینگے۔ پس ای درویش اس راہ
میں کل جفا و بلا ہے مرد چاہیے کہ بلا و جفاء دوست میں ثابت قدم رہے۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ ایک دفعہ ایک عارف نے بلاؤں کی سختی سے تنگ آکر عرض کی الٰہی مجہہ میں زیادہ طاقت
نہیں فوراً فرمان ہوا اگر اس نعمت کی طاقت نہیں ہاتہ اس طریقہ سے اوٹہا کہ یہ بلائیں دور کر
دی جائیں۔ حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر یہ بیان فرماکر آنکہوں میں آنسو بہر لائے اور فرمانےلگے کہ
میں نے ایک درویش کی زبانی یہ شعر کسقدر اچہا سنا ہے ؎ داری سرما وگرنہ دور از بر ما ؛ مادوست
کشیم تو نداری سرما ؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کسی زمانہ میں ایک اعرابی مع چند خورد سال
اطفال کے جو بدن سے ننگے اور اس قدر بہوکے تہے کہ پیٹ انکا بسبب شدت بہوک کے پیٹ
سے جالگا تہا۔ اپنی جہولی پتہروں سے بہر کر نزدیک خانہ کعبہ کے۔ یا اور غصہ سے جانب خانہ کعبہ
مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ مجہے اور میرے بچوں کو کہانا ملے ورنہ ان پتہروں سے خانہ کعبہ کو

خراب کرتا ہوں وہ یہ کہہ رہا تھا کہ ایک ہاتھ بام خانہ کعبہ سے ظاہر ہوا ایک ہزار دینار کا توڑا اس ہاتھ میں تھا آگے اس اعرابی کے ڈالا اعرابی نے کہا کہ اسکو میں کیا کروں مجھے دو روٹیاں مطلوب ہیں اسیوقت دو روٹیاں پیدا ہوئیں جو اعرابی نے بخوشی کہا ہیں اور اپنے لڑکوں کو بھی دیں۔ جسوقت وہ کھانا کھانے سے فارغ ہوا عوام الناس نے اوس سے سوال کیا کہ یہ کیا بیوقوفی کی کہ توڑا اشرفیوں کا رد کیا اور دو روٹیوں پر قناعت کی۔ اعرابی نے جواب دیا کہ مقصود میرا زر نہ تھا۔ مقصود صرف نمک تھا کہ روٹی کہا کے حق نمک بجا لاؤں حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ حکایت بیان فرما کر رونے لگے اور ارشاد فرمایا کہ نمک کا بہت بڑا حق ہے آدمی کو لازم ہے کہ حق نمک نگاہ رکھے۔ اسکے بعد گفتگو پردہ پوشی کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ عہد حضرت شیث علیہ السلام میں ایک شخص کا گدھا گم ہوگیا تھا اوسنے بعد تجسس بسیار حضرت شیث علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی آپنے ازراہ ترحم استغفار و دعا اوسکے حق میں کی الا گدھا نہ ملا ساتویں روز جبرئیل علیہ السلام حضرت شیث کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں پردہ پوش ہوں کسیکا پردہ فاش کرنا نہیں چاہتا آپ دعا سے ہاتھ اٹھائیں کہ دعا قبول نہوگی۔ اوسوقت حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ درویش کو پردہ پوشی کرنی چاہیے کہ سلوک میں پردہ پوشی تمام عبادات سے افضل ہے اور پردہ پوشی کے یہ معنی ہیں کہ عیب دیکھکر چھپاوے کسی سے اوسکا ذکر نہ کرے۔ یہ صفت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ درویش کو متصف باوصاف اللہ ہونا چاہیے۔ اسکے بعد گفتگو چاند گرہن اور سورج گرہن کے بارہ میں واقع ہوئی کہ خسوف اور کسوف کا کیا سبب ہے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج زیر قبہ فلک دو آدمیوں کو دیکھا کہ گلہ امت کا کر رہے تھے کہ الٰہی ہم اونکے گناہ سے عاجز آگئے ہیں۔ تیرے حکم کے منتظر ہیں اگر تو حکم دے ہم اونکو ہلاک کریں اوسوقت اونکو فرمان پہونچا کہ ہم تم دونوں سے زیادہ دیکھنے اور جاننے والے ہیں انکا کوئی گناہ ہم سے پوشیدہ نہیں تمہیں اس امر سے کچھ واسطہ نہیں میں آمرزگار ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوسجگہ موجود تھے جسوقت آپنے یہ فرمان سنا غصہ سے گنہگاران

کے اور چوٹی آفتاب کی پکڑی اور بنظر عتاب کے اونکو دیکھا فوراً چہرہ آفتاب و ماہتاب کا سیاہ ہوگیا
مالک (داروغہ دوزخ) او جگہ موجود تہے آپنے آفتاب و ماہتاب کو اونکے حوالہ کیا اور ارشاد فرمایا کہ
اون کو گرد آسمان کے پہراؤ۔ اس دنیا میں بہی رسم ہے کہ جو شخص چغلخوری و عیب جوئی کرتا ہے منہہ
اوسکا سیاہ کرتے ہیں۔ اور کوچہ و بازار میں پہراتے ہیں۔ الغرض جسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم معراج سے واپس تشریف لاتے تہے۔ آفتاب و ماہتاب دوڑکر آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے قدم میں گرے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اپنے خلق عظیم سے ہمارے حق میں
دعا فرماویں کہ نورِ بازگشتہ ہمارا واپس ہو۔ ہم اپنے اس فعل سے مستغفر ہیں آئندہ کبہی شکایت
زبان پر نہ لاویں گے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ازروے ترحم اون کے حق میں دعا کی نور
بازرفتہ ونکا واپس ملا۔ الا آپنے ارشاد فرمایا کہ میری وفات کے بعد ہر سال اسیطرح سے ایک یا دو مرتبہ
تہوڑے عرصہ کے واسطے نور تمہارا لیا جاوے گا اور چہرہ تمہارا سیاہ ہوگا اونہوں نے روکر عرض
کی کہ یا رسول اللہ جب آپ موجود نہ ہوں گے۔ ہمارے حق میں کون دعا کرے گا کہ قصور ہمارا معاف
ہو۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ میری امت تمہارے حق میں دعا کرے گی انکے بالاخانہ ہونگے جسوقت کسوف
وخسوف ہوگا وہ بالاخانوں پر چڑہیں گے اور مجہپر درود بہیجیں گے اور استغفار کریں گے۔
اسوقت تم کو نور واپس ملیگا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ میں نے
ایک حدیث اس مضمون کی دیکہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ جس شخص نے
ایک مرتبہ مجہپر درود بہیجا تمام عمر کے گناہ اوسکے معاف کیئے جاتے ہیں اور اوسکو بروز محشر پلصراط سے
گذرنے کو ایک نور دیا جاویگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسروز حضرت آدم کو پیدا کیا آنحضرت صلعم
کا نور اونکی پشت مبارک میں رکہا۔ اور فرشتونکو حکم دیا کہ نماز باقتداء آدم صفی اللہ علیہ السلام پڑہیں
اسی جگہ سے مفسر دلیل پکڑتے ہیں کہ اصل میں سجدہ آدم کو نہتا مگر نور محمدی کو ہتا الغرض آدم علیہ
السلام نے مناجات کی کہ یا الٰہی وہ نور مجہے دکہلا وہ نور پشت سے پیشانی آدم علیہ السلام میں منتقل کردیا
بہشت کی حوریں اس نور کو دیکہتے ہی بے اختیار ہوگئیں اور شب و روز حضرت آدم کی خدمت

میں دستِ بستہ حاضر رہتی ہیں اسکے بعد حضرت آدم نے دعا مانگی کہ یا الٰہی اس نور کو ایسی جگہ منتقل فرما کہ اسے ہر میں اوسے دیکھتا رہوں۔ وہ نور پیشانی سے انگشت شہادت حضرت آدم علیہ السلام میں منتقل کیا گیا۔ ایک مدت تک انگشت مسبحہ آدم علیہ السلام میں رہا ایک روز حضرت آدم سوتے تھے وہ نور غائب ہوا جسوقت آدم علیہ السلام بیدار ہوئے نور نظر نہ آیا۔ دیوانہ و بے قرار ہوتے سرگرداں بہشت میں ڈھونڈتے پھرتے تھے جب نزدیک درخت گندم کے پہونچے ایک پرتو اوس نور کا درخت گندم میں نظر آیا۔ آپنے دیکھکر اوس دانہ کو کہا لیا آواز آئی کہ اپنے مقصود کو پہونچے۔ اب دنیا میں جاؤ کہ وہ مطلوب تمہارا اوسی جگہ پیدا ہوگا۔ پس آدم علیہ السلام دنیا میں آئے مفسرین نے قصہ نزول آدم از بہشت میں یہ ایک روایت بھی بیان کی ہے واللہ اعلم بالصواب۔ حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر یہ بیان فرماکر خاموش ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس دوم روز چہار شنبہ ۲۷ رجب المرجب ۶۵۶ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ مولانا فخر الدین زرادی مولانا برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہما و دیگر اصفیا حاضر خدمت تھے ذکر پیغمبری حضرت نوح علیہ السلام کا ہو رہا تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے عمر ہزار سال کی پائی اور ساڑھے نو سو برس پیغمبری کی اس عرصہ دراز میں ستر آدمی آنکی قوم سے ایمان لائے یہ حکایت کتب قصص میں مرقوم ہیں۔ ایک روز آپکی قوم نے بہنگام وعظ فرمائی اسقدر اینٹ اور پتھر مارے کہ تمام پنڈلی آپکی خون سے آلودہ ہوگئی۔ شدت درد کی تاب نہ لاکر آپ مقام وعظ سے روانہ ہوئے اور مکان میں پہونچکر دعا کی کہ بار خدایا مجھے سخت تکلیف ہے اوسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ عز اسمہ فرماتا ہے کہ میں نے دنیا میں تنگی اور سختی اور بلائیں واسطے انبیا و اولیا پیدا کی ہیں اگر طاقت صبر کی نہیں رسالت کی چادر اوتار کہ ہم کسی دوسرے شخص کو عطا کریں جو ہمارا بلایا یعنے بلا و رنج کا متحمل ہو سکے۔ حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر یہ بیان فرماتے ہوئے آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے جب یہ ارشاد سنا دم نہ مارا اسکے بعد جو تکلیفیں اور رنج پہونچے اُنپر صبر کیا بلکہ بنزول بلا سے خوش ہو کر ہل من مزید کہتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام

کی رسم تھی کہ ہر رات کو ایکہزار رکعت نماز نفل ادا فرماتے تھے اور قریب صبح سر سجدہ میں رکھکر زاری کرتے اور عاجزانہ کہتے کہ یا الٰہی میں نے ایسی طاعت نہیں کی جو تیرے لائق ہو اور ایسا سجدہ بجا نہ لایا جو لائق تیرے ہو مجھے معلوم نہیں کل بروز قیامت میرا کیا حال ہوگا۔ جسوقت اس مناجات سے فارغ ہوتے ذکر کرتے کہ ہر بن مو سے آپکے خون رواں ہوتا اور ہر ایک قطرہ سے جو زمین میں گرتا نقش تسبیح پیدا ہوتا۔ آپ رات بھر عبادت کرتے تھے اور دن بھر ہدایت قوم میں مشغول رہتے اسی نہج پر آپکی عمر تمام ہوئی ذرہ اپنے قاعدے سے انحراف نکیا۔ اسکے بعد ایک شخص نے سوال کیا کہ دریاؤں کی پیدائش کا سبب ارشاد فرمایئے آپنے ارشاد فرمایا کہ اصل پیدائش دریا کی طوفان نوح علیہ السلام ہے اور قصہ اوسکا اسطرح سے ہے کہ جسوقت غضب الٰہی قوم نوح پر نازل ہوا اور سب غرق ہوئے قولہ تعالیٰ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ترجمہ پس زمین سے پہلے چشمے جاری ہوئے جیسا کہ اس نص آیت سے ظاہر ہے وفجرنا الارض عیونا۔ اور وہ اسطرح تھا کہ زمین اور پہاڑ پانی سے غرق ہوگئے تھے پانی زمین اور پہاڑوں پر دوڑتا تھا اور وجہ اسکی یہ تھی کہ گر ندا سمانوں کا زمین کو نہ ہوتے اور زمین ہلاک رہتے چالیس روز پانی برستا رہا اگر تمام زمین پانی سے ڈھکی ہوئی نہ ہوتی ہر آئینہ قطرات باران زمین پاش پاش ہوجاتی اور لائق تخم ریزی نہ رہتی۔ پانی پہاڑوں سے اوپر تک پہنچ گیا تھا پہاڑ اور زمین مطلق نظر نہ آتے تھے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پانی پہاڑوں سے چالیس ہاتھ اونچا نکل گیا تھا۔ الغرض جب چالیس روز مدت طوفان ختم ہوچکی حق سبحانہ تعالیٰ نے آسمان کو حکم دیا کہ اپنا پانی پھر لے کقولہ تعالیٰ یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِیِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ پس زمین نے اپنا پانی پی لیا الا وہ پانی جو آسمان سے نازل ہوا پی نہ سکی کیونکہ وہ پانی کھاری کہ خشم باریتعالیٰ سے کھاری ہوگیا تھا جہاں وہ پانی ٹھیرا وہ سمندر کہلائے گئے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وجہ طوفان نوح یہ تھی کہ حضرت نوح علیہ السلام نے یہ دعا مانگی رَبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ یعنے

ای باری تعالیٰ قوم میری نافرمان ہوئی وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۝
اور وہ متابعت اون لوگوں کی کرتی ہیں جنکے پاس مال بہت ہے اونکے لڑکوں سے بھی صلاح کی امید
نہیں وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝ اور نہ زیادہ ہوگی ظالموں سے مگر گمراہی۔ وہ کافر
گمراہ ہوگئے ہیں اور میرے سمجھانے سے باز نہیں آتے مفسروں نے اس آیت کی تفسیر میں
لکہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے طوفان بھیجنا چاہا حضرت نوح علیہ السلام کو اس امر کی اطلاع دی
کہ میں طوفان نازل کرنے والا ہوں اور تمام گمراہ طوفان میں غرق کیے جائینگے۔ آپ اپنے واسطے کشتی
تیار کریں حضرت نے عرض کی یا الٰہی مجھے کشتی بنانی نہیں آتی حق تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ جبرئیل آپکو
کشتی بنانی سکہلاوینگے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپ پیشتر ایک لاکہ چوبیس ہزار تختے
مہیا کریں اور اون میں سے ہر تختہ پر نام ایک ایک پیغمبر کا تحریر کریں۔ نوح علیہ السلام نے کہا مجھے نام
جملہ پیغمبران معلوم نہیں اوسی وقت حکم ربانی آیا کہ لکڑی چیرنا آپکے ذمہ اور نام ثبت کرنا ہمارے
ذمہ ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی چیرنی شروع کی جب تختے جدا کیے پہلے تختے میں نام
آدم صفی اللہ اور دوسرے میں شیث تیسرے میں نوح چوتہے میں ادریس علیہم السلام تحریر پایا۔
اسیطرح ہر تختہ میں نام ایک پیغامبر کا تحریر تہا۔ آخر میں تختہ میں نام پاک صاحب لولاک
حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم تحریر تہا۔ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ نام دیکہا
خوش ہوکر کہا تمت الآن سفینتک یعنی اب آپکی کشتی تمام ہوئی ای نوح محمد رسول اللہ علیہ وسلم
خاتم پیغمبران ہیں اور چراغ جملہ انبیا و اولیا وہی ہیں اسکے بعد ایک لاکہ چوبیس ہزار کیلیں آسمان
سے نازل ہوئیں جنکے پہول پر نام ایک ایک پیغمبر کا لکہا ہوا تہا اور ایک روایت میں اسطرح آیا ہے
کہ بعد نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی چار تختے کورے رہے اون میں کچہہ تحریر نہ تہا حضرت
نوح علیہ السلام نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ اے جبرئیل محمد رسول اللہ آخرین پیغامبران ہیں ان
تختوں پر کسکا نام لکہا جاوے کیونکہ حکم تحریر اسما پیغامبران ہے اور آپکے بعد کوئی پیغامبر ہوگا اوسوقت
وحی ہوئی کہ ای نوح محمد رسول اللہ کے چار یار ہیں۔ بغیر تحریر اون کے اسما کے کشتی کامل نہ ہوگی

آپنے دریافت کیا یا الٰہی اونکے کیا نام ہیں۔ فرمان ہوا کہ ابوبکر صدیق۔ عمر فاروق۔ و عثمان غنی و علی رضی
اون کا نام ہے۔ بقیہ ہر چہار تختہ میں سے ایک ایک پر نام ایک ایک اصحاب کا تحریر کرو کہ یہ محتشم
دنیا و آخرت میں اگر انکا نام نہ ہوگا کشتی تمہاری کبھی ساحل مقصود کو نہ پہونچے گی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
جب وقت طوفان قریب آیا حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا آپ تابوت طیار کریں
حضرت آدم علیہ السلام جو درمیان صفا و مروہ دفن ہیں اوس تابوت میں رکھے جاوینگے۔ القصہ
مختصر حضرت نوح علیہ السلام نے تابوت تیار کیا اور نعش مبارک حضرت آدمؑ زمیں سے نکالکر اوس تابوت میں
رکھی اور وہ تابوت کشتی میں رکھا گیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی داخل
ہوگئی اور تابوت حضرت آدم علیہ السلام اور تمام چیزوں مخلوقات کا ایک ایک جوڑا کشتی میں رکھا گیا
طوفان شروع ہوا۔ زمیں نے پانی اُگلا اور آسمان سے پانی برسنا شروع ہوا۔ اسقدر پانی برسا
کہ زمین سے چھتیس گز پانی بلند ہوا تمام گمراہ ڈوب گئے اور بعض روایات میں ہے کہ پانی
تین روز اپنی حالت میں قائم رہا۔ بعد اسکے کم ہونا شروع ہوا۔ جمیع آدمی غرق ہوئے۔ الا وہ لوگ
غرق سے بچ گئے جنکے حق میں حضرت نوح علیہ السلام نے دعا کی تھی جسطرح قرآن شریف میں خبر ہے
رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا یعنی ای پروردگار بخش مجھے اور میرے
ماباپ کو اور اون لوگونکو جو میرے دین میں آئے ہیں یعنی کشتی میں ہیں اور یہی دعا تھی جس نے
قوم کو ہلاک کرایا کیونکہ وہ کل گمراہ تھے اور ایمان نہ لائے تھے اور یہی دعا ہے جو امت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اور جملہ مومنین و مومنات امت انبیاء پیشین علیہم السلام کو بروز قیامت آتش دوزخ سے
رستگاری کرائیگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتب تفاسیر میں مرقوم ہے کہ جب روئے زمین پر پانی پہیل
گیا اور کوئی جگہ امن کی نرہی ابلیس علیہ اللعنۃ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں چڑھ آیا آپنے
اوسے نکالنا چاہا۔ فرمان ربی ہوا کہ ابلیس کو نہ نکالو۔ کہ ہم نے انقراض عالم تک اوسکو مہلت زندگی
دی ہے اگرچہ حضرت نوح علیہ السلام اسبات سے واقف تھے الا امراونکا آرزوئے شفقت بر خلق تھا
کہ یہہ دشمن دین غرق ہو جاوے۔ مگر خواہش اللہ اسکے برخلاف تھی۔ وہ ہلاک نہ ہوا

اور کشتی میں امن سے رہا۔ اسکے بعد گفتگو دربارہ ابوطالب عم نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی کسی بندے
عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ ابوطالب فردای قیامت کو دوزخ میں ہونگے آپنے فرمایا۔ ہاں دوزخ میں
ہونگے کیونکہ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات حضرت خضر
علیہ السلام سے ہوئی میں نے کئی غرائب سوال ان سے کئے منجملہ اوسکے یہ بھی ایک تھا میں نے خضر
علیہ السلام سے پوچھا کہ ای حضرت میں نے سنا ہے کہ فردائے قیامت کو ابوطالب دوزخ میں ہوں گے
بہشت میں ہونگے اونہوں نے جواب دیا ہاں بہشت میں ہونگے کیونکہ میں نے زبانی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے سنا ہے فرماتے تھے کہ ابوطالب فردائے قیامت کو بہشت میں جائینگے۔ خواجہ شفیق بلخی رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہیں میں نے مکرر دریافت کیا کہ اسکی کوئی وجہ اور دلیل بھی فرمائیے حضرت خضر
علیہ السلام نے کہا اسکی ایک دلیل یہ ہے کہ جس روز اون کا انتقال ہوا وہ حالت کفر میں تھے
ابلیس اونکے انتقال سے غمناک ہوا اوسکی قوم نے دریافت کیا سبب غمناکی کا کیا ہے اوسنے جواب دیا
کہ اگرچہ آج دنیا سے وہ بے ایمان گئے مگر ایمان لاکر بہشت میں داخل ہوں گے کیونکہ میں نے زبانی
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ ابوطالب ایمان لاکر بہشت میں جائینگے
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دلیل دوم یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام آخر زمانہ میں دنیا میں اُترینگے اور
معجزہ احیاء اموات سے ایک مردہ زندہ کریں گے وہ ابوطالب ہونگے کہ بتلقین حضرت عیسے علیہ السلام سے
مسلمان ہونگے اور کلمہ پڑھیں گے کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پس دولت اسلام سے مشرف ہوکر داخل دار النعیم
ہونگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ نوازشہای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے بارہ میں بیشمار تھی حتی کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے اونکو زندہ از دست عیسی علیہ السلام کرے گا تاکہ
وہ ایمان لاویں اور داخل بہشت ہوں۔ اسکے بعد گفتگو دربارہ قیامت واقع ہوئی حضرت خواجہ
ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ کسیکو معلوم نہیں قیامت کب آوے گی لیکن روضۃ میں وارد ہے
کہ ایکدفعہ حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آویگی اونہوں نے اشارہ بارنج

انگلیاں اٹھا کر کیا جب اونسے اسکا حال پوچھا انہوں نے کچھ نہیں بتلایا واللہ اعلم کیا اشارہ ہے اسکا بھید معلوم نہیں ہوا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دربارہٗ قیام قیامت سوال کیا گیا آپنے ارشاد فرمایا کہ میری عمر میں پانچ سال باقی ہیں میرے وصال کی تاریخ سے قیامت ہی سمجھو کیونکہ شب معراج مجھے معلوم ہوا کہ یا محمد مرنے والے کی طرف سے قیامت اوسی روز قائم ہوتی ہے جس روز اوسکا انتقال ہوا اور انتقال میرا سخت ترین امور ہے کہ وحی منقطع ہوگی علم آسمانی بند ہو جائیگا۔ الموت قیامۃ القیامۃ۔ پس آیا روہی موت قیامت ہے اور یہ کہ قیامت کبری کس روز اور کب قائم ہوگی اسکا علم کسیکو نہیں ہے لیکن مجھے شب معراج معلوم ہوا کہ یا محمد تو دنیا میں پندرہ سو برس نہ رہیگا اسکے بعد کسی شخص نے دریافت کیا کہ جب آدمی نماز میں مصروف ہوتا ہے اوسکو تمام اگلے پچھلی بھولی ہوئی باتیں یاد آتی ہیں اسکا سبب کیا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ میں حدیث شریف کی کتب میں دیکھا ہے کہ الصَّلوٰۃُ نُوْرٌ یعنی نماز روشنائی ہے وقت نماز کوئی شے پنہاں نہیں رہ سکتی پس آدمی جب نماز پڑہتے ہیں اونکو تمام بھولی ہوئی باتیں یاد آتی ہیں روشنائی نماز سب کو درک کرتی ہے۔ تفاوت حال سبب روشنائی نماز سے ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا اَلصَّلوٰۃُ نُوْرٌ کے معانی بیان فرمائیے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ نماز روشنی ہے کہ شرق سے غرب تک نور اوسکا چمکتا ہے اوسکی روشنی میں کوئی شے پوشیدہ نہیں رہتی منقول ہے کہ ایک بزرگ فرماتے تھے کہ جسوقت میں نماز میں مصروف ہوتا ہوں آسمان بیحجاب عظمت اور زمین میں تحت الثری تک کی اشیا میرے نماز کی روشنی میں ظاہر ہو کر مجھے کہلائی دیتی ہیں۔ اسکے بعد گفتگو ماہ رجب اور نماز خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں چلی آپنے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ماہ رجب کی تیرہویں چودہویں اور پندرہویں تاریخوں میں صائم ہوئیں اوسکے دخول بہشت کا ذمہ دار ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ۲،۳ رجب کو نماز خواجہ اویس قرنی رح پڑھنی چاہیئے اسکی بارہ رکعتیں تین سلام سے ہیں چہار رکعت اول کے واسطے قرات معین نہیں ہے جو قرآن شریف سے یاد ہو پڑھے اور بعد فراغ اسکے ستر مرتبے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ کہے۔ میانہ کی چار رکعتوں میں بعد فاتحہ اذا جاء نصر اللہ ایک ایک مرتبہ پڑھے اور بعد فراغت ستر مرتبہ اقوی معین و اهدای دلیل بحق ایاك نعبد وایاك نستعین پڑھے اور چار رکعت آخر میں بعد سورۂ فاتحہ تین تین مرتبہ سورہ اخلاص ہر رکعت میں پڑھے اور بعد فراغت ستر مرتبہ سورہ الم نشرح بالتسمیہ پڑھے اور ہاتھ سینے پر رکھکر دعا مانگے انشاء اللہ مقرون باجابت ہوگی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی شیخ الاسلام فریدالدین مسعود گنجشکر رضی اللہ عنہ کے سنا ہے فرماتے تھے کہ جو شخص روزہ رکھکر ستائیسویں ماہ رجب میں صلوۃ اویس قرنی پڑھے گا اللہ تعالیٰ اوسکی دعا قبول فرمائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ اسی تاریخ میں جب نماز ظہر پڑھ چکے چار رکعت نماز نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ ایکبار قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق ایکبار اور سورۂ انا انزلنا تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھے اور بعد سلام وقت عصر تک مستقبل قبلہ بیٹھا رہے اور دعا مانگے اسکی خاصیت مثال اکسیر ہے وہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے جو اسوقت مانگی جائے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت شیخ شیوخ العالم قدس سرہ العزیز کے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہدایہ میں مسطور ہے کہ جو شخص ستائیسویں ماہ رجب میں بارہ رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے گا اور اوسمیں جو قرآن سے یاد ہو وہ پڑھے اور بعد سلام سو مرتبہ کلمہ تمجید اور سو مرتبہ استغفار اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے بعدہ سجدہ میں جاکر جو اللہ تعالیٰ سے طلب کرے گا ہر آئینہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اولیاء اللہ نے اس رات کو ہمیشہ خالصاً للہ زندہ رکھا ہے۔ یہ رات شب معراج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہے اس شب میں جاگنے سے بہت برکات حاصل ہوتی ہیں تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس رات کو غنیمت جانکر مصروف بیاد کردگار رہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہم واصل الی اللہ ہمیشہ اس رات میں جاگتے تھے کہ سعادت اس شب کی میسر ہو آخر کار ایک شب اونکی نخل امید میں پھل لگا۔ یعنے جب وقت نعمت آیا وہ جاگ رہے تھے ناگاہ دیکھا کہ دروازے آسمان و زمین کشادہ کیئے گئے ہیں اور حجاب عظمت سے تحت الثریٰ تک کے تمام راز کھولدیئے گئے ہیں۔ اور جو کچھ کہ عالم موجودات میں ہے وہ کھولا گیا ہے۔ یہ سب اوس واصل

کی نگاہ سے گذرے وہ یہ دیکھتے ہی کھڑے ہوگئے۔ اور عرض کی الٰہی میں نے یہ نعمت ملاحظہ کی اب مجھے
منظور نہیں کہ بعد معائنہ اس نعمت کے اشیاے دنیاوی دیکھوں وہ یہ کہنے نہ پائے تھے کہ اللہ تعالیٰ
نے اونکی دعا قبول فرمائی اور اون کا انتقال ہوگیا۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ آرے جب کہ
آدمی کاملیت کو پہونچ جاتا ہے اوسے جگہ رہنے کی نہیں ملتی کہ دنیا میں اوسے چھوڑیں یہہ
فرماکر آپ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ بیت زبان مبارک سے ارشاد فرمائی **بیت** چون جان
محباں زجہاں برگیرند؛ آنجا ملک الموت کجا باید جائے؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ای دوست
جب متحیر عالم تحیر میں ہوتے ہیں اونکو دنیا و ما فیہا سے مطلق خبر نہیں ہوتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
ایک عارف تلاوت کلام اللہ فرماتے تھے سورۂ نوح کی اس آیت میں فکر کی مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ
لِلّٰهِ وَقَارًا سوچنے لگے کہ اس آیت میں حکم ہوتا ہے کہ جو کچھ تمہیں پہونچا ہے تم اوسکو نہیں جانتے۔
ایک شخص خداتعالیٰ کو جانتا ہے۔ پس کیوں اس سے نہیں ڈرتا کیونکہ دیکھا جاتا ہے ہیبت حق تعالیٰ
سے بہت کم دل ڈرتے ہیں وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝ اور پیدا کیا اوسنے تمہارے تئیں ایک حال سے
دوسرے حال میں کہ تم کو آب گندہ سے پیدا کیا اول وہ تمہاری پشت میں نطفہ تھا بعد اوسکے رحم میں
آکر علقہ ہوا۔ بعدہ علقہ سے مضغہ بنا پھر اوس میں ہڈی پیدا کی اور پھر گوشت و پوست رگ پٹھ اور خون
پیدا ہوا اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا کیا نہیں دیکھتے ہو کس طرح کیا ہے اللہ نے
سات آسمانوں کو تلے اوپر وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا اور چاند کو آسمان میں متجلی کیا کہ اوس میں نور
پیدا کرکے شب کی تاریکی بدل بروشنی کی وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ اور آفتاب کو تمہارے واسطے
بطور چراغ کے بنایا کہ اوسکی روشنی میں کام کرو وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا اور خدائے عز و
جل تمہارے واسطے اگاتا ہے زمین میں سے نبات ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا پھر پھیر لیجائیگا تم کو بیچ اوس کے
یعنی زیر زمیں وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا اور نکالیگا تم کو نکالنا یعنی بروز حشر تمکو زمین میں سے واسطے اوس حساب کے
نکالیگا۔ اوس صوفی نے یہانتک سورۂ نوح پڑھی اور اسکے معانی خیال کیے جب آیت پڑھی ایک نعرہ
مارکر زمین پر گر پڑا چنانچہ ایک شبانہ روز بیہوش رہا جب ہوش آیا متحیر ہو کہتے ہیں وقت فانک درویش عالم تحیر میں تھا یعنی عالم صحو میں آیا

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب وقت آخر اوس درویش کا آیا اوسنے سر سجدہ میں رکھا اور اسی حال میں انتقال کر گیا۔ آپ یہ بیان فرماکر رونے لگے کہ آپکی گریہ نے تمام حاضرین میں اثر کیا اور یہ بیت زبان مبارک سے ارشاد فرمائی **بیت** چوں جان محبان زجہان برگیرند ؛ آنجا ملک الموت کجا باید جائی ؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ای درویش جسکو اپنا والہ و حیران بناتے ہیں اوسکو چشم بینا عنایت فرماتے ہیں کہ وہ تمام عجائب و غرائب زمین و آسمان و ما فیہا دیکھتا ہے اس سے اوسکی محبت زیادہ ہوتی ہے اور مرتبہ عشق اوسکو حاصل ہوتا ہے پھر وہ قرار نہیں پکڑتا۔ عالم سکر میں ہوجاتا ہے حضرت یہ بیان فرمارہے تھے کہ عالم سکر آپ پر طاری ہوا اٹھ کھڑے ہوگئے اور دیر تک متحیر کھڑے رہے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک ؛

مجلس سوم روز پنجشنبہ دوم شعبان المعظم سنہ مذکور گفتگو در ذکر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہو رہی تھی۔ دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ اوسوقت مجلس شریف میں مولانا برہان الدین غزنوی اور مولانا شمس الدین یحییٰ اور دیگر اصفیائی عظام حاضر تھے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ دنیا میں بہت کم آدمیوں کو یہ بات نصیب ہوتی ہے۔ اول یہ کہ مجھے امت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیدا کیا ہے۔ دوسرے یہ کہ میں ملت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام میں ہوں۔ تیسرے یہ کہ میں تابع مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا ہوں۔ چوتھے یہ کہ مجھے مسلمان پیدا کیا اور اس کلمہ پاک کا صدق دل سے کہنے والا بنایا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اس دنیا میں پیدا کیا انکے والد نے خوف نمرود مردود سے آپکو ایک غار میں چھپا دیا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اونہیں وہاں پرورش کیا یعنی آپکے انگوٹھے سے شیر جاری کی کہ اوس سے آپ کا طعمہ ہو۔ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام اوس غار میں چودہ برس تک رہے ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام ہنگام شب غار سے باہر نکلے۔ ماہ کو درخشاں پایا آپ اس خیال سے کہ یہ اکرتے والا جہان کا یہی ہے اوسے سجدہ کرنا چاہا اس تہیہ میں تھے کہ وہ

غروب ہوگیا آپنے خیال کیا کہ اپنی حالت پر قرار نرکہنے والا خدائی کے قابل اور سزاوار نہیں۔ اوسکو
ڈہونڈ ہنا چاہیئے جسنے اوسکو پیدا کیا ہے۔ اسی حال میں شب گذری۔ دن نکلا۔ آفتاب برآمد ہوا
آپنے اوسکی نسبت بہی سوچا کہ یہی آفرینندہ ہے مگر پہر چاند کا خیال کیا کہ وہ بہی ایسا ہی روشن اور
چمکدار تہا الا قائم نہ رہا شاید یہ بہی ویسا ہی ہو۔ دوپہر کے بعد آفتاب کو زوال شروع ہوا اور
بوقت شام زرد ہوکر غروب ہوگیا آپکو اوسکی جانب سے بہی بدظنی ہوئی اور اس امر کی تلاش ہوئی
کہ معبود حقیقی کو دریافت کریں غار سے نکلکر اپنے باپ آذر کے گہر آئے یہ آذر بت تراش تہے ایسے
اچہے بت بناتے تہے کہ اوس زمانہ میں اونکا ثانی نہ تہا۔ آذر بت بناکر حضرت ابراہیم کو دیتے
کہ آپ اونہیں بزار میں بیچ لاویں آپ اونکی گردنوں میں رسیاں باندہکر بازار میں سجاتے اور بیچکر
قیمت اوسکی اپنے والد کو دیتے۔ یہ خبر نمرود کو پہونچی کہ آذر بت تراش کا لڑکا ابراہیم نام ہمارے بتوں کی
توقیر میں رخنہ اندازی کرتا ہے اور اونکے گلے میں رسی باندھکر بازار میں فروخت کے لیئے لاتا ہے
کچہہ عظمت بتان کا خیال نہیں کرتا۔ اسکی وجہ سے میرے ملک میں خلل پڑے گا کہ اوسکا نام سنتے ہی
میرے بدن میں لرزہ ہوتا ہے اسکا زندہ رہنا اچہا نہیں۔ بالغرض قصص میں مذکور ہے کہ ایک دفعہ
بروز عید جبکہ آذر نے بتخانہ نمرود کو آراستہ کیا کہ نمرود دوسرے روز واسطے زیارت کے آنے والا تہا
البتہ وقت آنے میں کچہہ دیر تہی کہ آذر کو گہر کا کوئی کام یاد آیا۔ حضرت ابراہیم سے یہ کہکر کہ بادشاہ
کے آنے تک تم بیٹہے رہو اور خوب محافظت کرو میں بہی تہوڑی دیر میں آتا ہوں چلا گیا۔ ابراہیم
علیہ السلام در بتخانہ پر بیٹہے تہے یکایک غیرت پیغمبری نے جوش کیا تبر لیکر بتوں کے روبرو گئے
اون کے آگے طرح طرح کے کہانے چنے ہوئے تہے آپنے اون سے مخاطب ہوکر کہا "یہ گرم گرم
کہانے کسواسطے نہیں کہاتے۔ کیا تمہیں کہاتے ہوئے شرم آتی ہے" جب اونہوں نے کچہہ جواب نہ دیا
آپنے تبر سے اونکی شکلیں بگاڑیں۔ ہر ایک بت کو سقیم الاعضا کر دیا اونکے درمیان ایک بت بہت
بڑا تہا اوسے بہی کئی ضربیں لگائیں اور وہ تبر اوسکے کندہے پر رکہدیا اور آپ باہر آئے اور چوکسی
کرنے لگے تہوڑی دیر میں آذر آیا اور بتخانہ میں جاکر بتوں کا حال خراب پایا باہر نکلے اور ابراہیم

علیہ السلام سے پوچھا کہ ای ابراہیم انکو کس نے خوار کیا آپنے جواب دیا مجھے اندر کا حال معلوم نہیں البتہ باہر
سے میں نے دیکھا ہے کہ یہ بڑا بت کھڑا ہوا اور تبر سے تمام بتوں کے سر توڑ ڈالے اور پھر اپنے مقام میں
آکر بیٹھ گیا۔ آذر نے کہا کہ چلنا پھرنا کام جانداروں کا ہے۔ انمیں جان نہیں یہ کیونکر چل پھر سکتے
ہیں۔ آپنے جواب دیا کہ جب یہ کسی مصرف کے نہیں جدا پھرا تک اٹھنہ نہیں جاتا یہ شفاعت کیا خاک
کریں گے۔ ایسی چیز سزاوار پرستش کے نہیں ہے۔ آذر یہ سنتے ہی متنبہ ہوئے اور خیال کیا کہ پیغمبر
ہیں جنکا حال صحیفوں میں مسطور ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس واقعہ کے بعد اللہ تعالی نے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے پاس مہتر جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور حکم دیا کہ نمرود کے پاس جاکر اوسے تلقین
کرو کہ اللہ تعالی واحد پر ایمان لا ئے۔ حضرت ابراہیم اس حکم کے ہوتے ہی نمرود کے پاس
تشریف لے گئے اور رسالت اپنی ظاہر کی۔ آپکے روئے مبارک دیکھتے ہی بے دینوں کے اجسام میں
لرزہ پڑا۔ نمرود سے کہنے لگے کہ ای نمرود فتنہ قائم ہوا۔ ہماری دولت وعظمت کو اس مرد سے
خلل پہونچیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر ابراہیم علیہ السلام کی جماعت کو تقویت ہوئی اور
اظہار نبوت علانیہ کیا گیا۔ نمرود مردود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلاکر کہا کہ اگر آپ کوئی معجزہ
برائی اثبات رسالت دکھادیں ہر آئینہ ہم دین حق اختیار کریں گے۔ آپنے جواب دیا کہ جو معجزہ
تم طلب کروگے میں باذن حق دکھا سکتا ہوں۔ کافروں نے آپس میں صلاح کی اور صلاح سے
کہا کہ آپ مردہ زندہ کریں اگر مردہ زندہ ہوگیا ہو ہم آپکی نبوت کے قائل ہوکر دین حق اختیار کرینگے
آپنے منظور کیا اور مشرکوں سے کہا کہ بجان چیز لاؤ۔ اُنہوں نے چار مرغ مارکر یکجا کوفتہ کیے کہ گوشت
ایک دوسرے کا آپس میں مل گیا کچھ امتیاز علاحدگی باقی نرہا۔ القصہ اون چاروں مرغ کی گوشت
کو ملا جلا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روبرو لائے اور عرض کی کہ آپ ان چاروںکو زندہ کریں
مہتر ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی فرمان باریتعالی ہوا کچھ مضائقہ نہیں ہم اون کافروں کی
خواہش تیرے ہاتھ سے پوری کرائینگے آپ اس فرمان کو سنتے ہی خوش ہوئے اور ان مشرکین سے
مخاطب ہوکر کہا کہ تم انکو مسخنہ کر لائے یہ خوب کیا وراب اگر چاہو انکے گوشت کو جابجا ڈال

سکتے ہو۔ کافروں نے یہ سنتے ہی چار حصے اُس گوشت کے کیئے اور اون کے متصل چار پہاڑیاں تھیں
وہ چار حصے گوشت پہاڑیوں پر ڈال آئے حضرت ابراہیم نے اون مرغوں کو طلب کیا کہ باذن
حق چاروں مرغ زندہ ہوکر دوڑتے ہوئے آپکے پاس آئے۔ کافر یہ معجزہ دیکھکر حیرت زدہ ہوئے۔ جو
اونمیں عقلمند تھے ایمان لائے الا نمرود مردود نے اپنی بے دینی ولا یعقلی و شقاوت سے اس معجزہ کو
سحر بتلایا آپ برابر ہدایت نمرود میں مصروف رہتے تھے کہ نمرود تنگ آگیا تھا۔ ایک روز اوسنے
اپنے اعیان دولت سے صلاح کی کہ ایسی تجویز نکالی جاوے جس سے حضرت ابراہیم کا خرخشہ جاتا رہے
اون مردودوں نے صلاح دی کہ آپ ایک آتشخانہ بناویں اور آگ دہکا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو اوس جلتی ہوئی آگ میں ڈالیں کہ جلکر راکھ ہو جاویں اور یہ قضیہ مٹے۔ روایت ہے کہ نمرود
نے اونکے اس کہنے پر عمل کیا اور ایک آتشکدہ بنایا جس میں ہزاروں من لکڑی ڈالی گئی کہ تپش
اوسکی اسقدر تھی کہ ساٹھ کوس تک گرمی پہونچتی تھی۔ جانور ہوا میں نہ اوڑ سکتے تھے اگر اوڑتے
سوختہ ہو جاتے۔ الغرض جب وہ آگ بہمہ وجوہ کامل ہوگئی تب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
بلاکر تنبیہ کی اور اونکو باز نہ آتے دیکھکر اوس آتش افروختہ میں ڈالا۔ تمام آسمان و زمین کے فرشتے
اس تماشے کو دیکھنے آئے اور حضرت کے آگ میں پڑتے ہی کہنے لگے۔ زہے عاشق صادق ابھی
حضرت راہ میں تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس تشریف لے گئے اور عرض کی کہ آپکو
اگر طلب امداد ہو فرمائیے کہ میں اپنے پر سے اس آگ کو ٹھنڈا کردوں آپنے جواب دیا کہ مجھے طلب
نصر و عون (مدد) نہیں ہے جس نے مجھے اس آگ میں ڈالا ہے وہ آپ میری حمایت کرے گا
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ سنتے ہی سر بسجدہ ہوکر درگاہ خداوندی میں عرض کی کہ الٰہی
جو صدق اور محبت میں نے حضرت ابراہیم میں دیکھی وہ آج تک کسی میں نظر نہ آئی الغرض
جب حضرت ابراہیمؑ نے یہ بات حضرت جبرئیلؑ سے کہی اوسیوقت اوس آتش افروختہ کو فرمان ہوا
یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ؕ یعنی اے آگ سرد اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم کے
حق میں) اس فرمان کے پہونچتے ہی کل آتش مبدل بباغ ہوگئی۔ **فرد** آرزوی باغ و بستان کی

تازہ شد: صبح سا از بوی گل جان تازہ شد: قصہ مختصر اس آتش میں جو باغ ہو گئی تھی - ایک تخت
پیدا ہوا حضرت ابراھیم نے اس تخت پر جلوس فرمایا - دختر نمرود بھی اپنے محل کے اوپر اوس تماشے
کو دیکھنے چڑھی تھی اللہ تعالیٰ کو اوس پر فضل کرنا منظور تھا تمام پردہائی ظاہری اوسکی نگاہ سے اوٹھائے
گئے اور اصل معاملہ اوسنے دیکھا کہ آتش گلزار ہو گئی اور حضرت ابراھیم ہزاروں جاہ و جلال ایک
تخت پر متمکن ہیں وہ فوراً ایمان لائی اور صدق دل سے مسلمان ہوئی اسقدر بیان فرما کر حضرت
خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ اگر خطاب سلامت رکھنے کا نہوتا
تو البتہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کو سردی سے نقصان پہونچتا اور وہ شدت سردی سے انتقال
فرماتے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوس آگ کے بجھ جانے کے بعد حضرت ابراھیم علیہ السلام باہر
نکلے اور سب کافرین نے آپکو صحیح و سلامت پایا از حد خجل ہوئے اور نمرود نے بلا کر کہا اے ابراھیم
تم علم سحر میں کامل ہو کہ ہلاکت سے اپنی جان بچا لیتے ہو - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب گمراہی
نمرود کی کمال کو پہونچی اور وہ باوجود نصیحت بسیار ایمان نہ لایا حق تعالیٰ نے اوسکو اور اوسکی قوم کو
بلائے پشہ میں مبتلا کیا وہ سب ہلاک ہوئے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت شیخ
شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ سنا ہے کہ جس روز لشکر نمرود مردود کی ہلاکی کیواسطے لشکر
پشہ نامزد ہوا ایک پشہ ایک آدمی کی ہلاکی کے لیئے تقسیم ہوا تھا کہ وہ پشہ اوس شخص کے مابین ابرو ڈنک
مارتا اور وہ شخص اوسکے زہر سے مرجاتا تھا - ای درویش مقصود اس سے دکھلانا تھا کہ پشہ جیسی کم مقدار
چیز انسان کی ہلاکت کو کافی ہے اور انسان محض لاچار ہے - اگر ایک ذرہ قہر باریتعالیٰ کا ہوا میں آجائے
دنیا جہان کی ہلاکت کو کافی ہے - مشرق سے غرب تک زیر و زبر ہو سکتا ہے - اسکے بعد ارشاد فرمایا
قصص انبیا میں مرقوم ہے کہ جس پشہ نے نمرود کو ہلاک کیا وہ لنگڑا تھا اور ایک پیر اوسکا ٹوٹا ہوا تھا
جسوقت پشہ بلای ہلاکت قوم نمرود نامزد ہوا - اس لنگڑے پشہ نے التجا کی کہ الٰہی میں ضعیف
ہوں لنگڑا ہوں ایک پیر میرا ٹوٹا ہوا ہے مجھ سے کیا کام بن آویگا تو ہی فضل اپنے سے میری
معذوری کا خیال کر کے مجھے معاف فرماویگا حکم الٰہی ہوا کہ ای پشہ فکر نکر - ہم نے تیرے یہ عجز اور

زاری قبول کی اور قوت ہلاکت اوس مردود کی تجھے عنایت کی تو ہی اوسکو ہلاک کرے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش ستانا کسی چیز کا مطلق اچھا نہیں ہے جو دوسرے کو بیکل کریگا آپ بھی کل نہیں پاویگا نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایذا دی جیسا اوسکا بدلہ پایا ظاہر ہے جو بوویگا سو کاٹے گا۔ اگر گیہوں بووے گا گیہوں کاٹے گا کاشت کارندہ کی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بعد ہلاکت نمرود حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم طیاری خانہ کعبہ ہوا۔ آپ نے عمارت خانہ کعبہ طیار کی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمان ہوا کہ جو شے آپکے نزدیک سب سے زیادہ عزیز ہو آپ اوسے راہ حق میں قربان کریں اوسی رات خواب میں بھی دیکھا کہ ایک کہنے والا کہتا ہے کہ اے ابراہیم دوست ترین از جملہ اشیا اسماعیل ہے اوسے اللہ کی راہ میں قربان کرو جب آپ خواب سے بیدار ہوئے تجدید وضو کی اور اسماعیل علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر خانہ کعبہ میں لیگئے اور اونکو ذبح کرنا چاہتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام دنبہ بہشتی لے آئے اور عرض کی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہم نے قربانی اسمعیل علیہ السلام کی قبول کی۔ دعوی محبت میں تم کو صادق پایا اب بجائے اسماعیل کے اس گوسفند بہشتی کی قربانی کیجئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اول صاحبزادے آپکے حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں جب وہ متولد ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام بہایت شاد ہوئے۔ شکر خدای عزوجل ادا کیا اسی اثنا میں جبرئیل تشریف لائے اور سلام پروردگار عالم پہنچایا اور کہا کہ ای ابراہیم فرمان حق ہے کہ اس لڑکے سے ستر ہزار پیغمبر پیدا ہوں گے۔ اور یہ لڑکا خود پیغمبر مرسل ہوگا اور ہم نے تجھکو جناب عنایت کیا کقولہ تعالی مِلَّةَ اَبِيكُمْ اِبْرٰهِيْمَ جبوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ مژدہ سنا فورا اپنی جگہ سے اوٹھے تجدید وضو کی اور دوگانہ نماز شکرانہ ادا فرمائی۔ الغرض بعد حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام متولد ہوئے حضرت اسحق علیہ السلام بی بی سارہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام بی بی ہاجرہ سے متولد ہوئے ہیں جبوقت تولد فرزند کی خبر آپکو پہونچی نہایت شاد ہوئے اور شکر باری تعالی فرما رہے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا یا ابراہیم آپکے اس فرزند سے ایک بھی پیغمبر تولد نہوگا البتہ یہ خود پیغامبر مرسل ہیں۔ استماع اس کلام سے حضرت ابراہیم علیہ

ازحد دل تنگ ہوئے کہ ایک فرزند اسقدر پیغمبر متولد ہونگے اور ان سے ایک بھی نہ تھوڑی دیر میں حضرت
جبرئیل علیہ السلام بار دوم نازل ہوئے اور کہا فرمان حق ہے کہ تم اسقدر دلتنگ کیوں ہوتے
ہو۔ میں ذریت اسمٰعیل علیہ السلام سے اوس پیغمبر کو پیدا کروں گا جسکے باعث زمین و آسمان پیدا
ہوئے ہیں اور وہ پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ مژدۂ
جاں فزا سنا ہزار رکعت نماز شکرانہ ادا فرمائی۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا
کہ ای درویش دنیا میں کوئی شخص خالی از سعادت نہیں۔ ہر شخص میں سعادت شامل ہے۔ خواہ
دینی ہو یا دنیاوی البتہ بڑے خوش نصیب وہ لوگ ہیں جنمیں یہ دونوں سعادتیں مرکب ہوں
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب خطاب خلیل کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا گیا۔ حضرت جبرئیل
علیہ السلام واسطے امتحان کے آئے اور بام خانہ کعبہ پر کھڑے ہو کر ایکمرتبہ اللہ کہا۔ حضرت
ابراہیم علیہ السلام وہاں موجود تھے۔ اس نام پاک کے سنتے ہی ایک نعرہ مار کر گر پڑے اور
بیہوش ہوگئے۔ جب تھوڑی دیر میں ہوش آیا چاروں طرف دیکھا کہ اس لفظ کا کہنے والا نظر آوے
کوئی نظر نہ آیا۔ جب نگاہ بالائے بام خانہ کعبہ پڑی ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہوا ذاکر ہے۔ حضرت ابراہیم
علیہ السلام اوسکے نزدیک گئے اور کہا اے خدا کے دوست ایک مرتبہ وہ نام پاک پھر لے۔
جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ میں بے شکرانہ لیئے وہ نام اب نہیں لیتا۔ آپنے فوراً اوس سے کہا کہ میں
اپنا تمام مال فدا اس نام کے کرتا ہوں۔ اُنہوں نے ایکمرتبہ اللہ کہا۔ آپ مدہوش ہوگئے۔ جب
ہوش آیا پھر فرمائش کی جبرئیل علیہ السلام نے کہا اب کیا دوگے۔ حضرت نے کہا اب جان فدا
اس نام کے کرتا ہوں۔ حضرت جبرئیل یہ بات سنتے ہی اپنے مقام کو واپس گئے اور وہاں پہنچکر
سربسجدہ ہو کر عرض کی کہ الٰہی فی الواقع ابراہیم صادق اور محب ہے۔ میں نے جس قدر خیال
کیا تھا اس سے صد چند ان کو پایا۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ مہر نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ مہر نبوت کا دیکھنے والا آتش دوزخ میں نہ جائے گا۔
کیونکہ زیارت مہر نبوت سے آتش دوزخ حرام ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ ابوجہل نے

حیلہ برائے زیارت مہر نبوت کیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طالب کشتی ہوا۔ آپ نے قبول فرمایا اور کپڑے اوتار کر جانا چاہتے تھے کہ فرمان پہونچا یا محمد کپڑے پہنے ہوئے کشتی کو جائیے کہ وہ بوجہ نہ دیکھنے مہر نبوت کے دوزخ میں جاوے۔ اگر مہر نبوت دیکھ لیگا آتش دوزخ اسپر حرام ہوجائے گی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بعد وصال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہر نبوت آپکے جسم اطہر سے اوٹھا لی گئی تھی۔ آپکے نہلانے والوں سے منقول ہے کہ انہوں نے وقت غسل شریف مہر نبوت نہیں دیکھی کہ بعد وصال حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر لیگئے اور ادس سے دروازہ ہائے آسمان پر مہر کی گئی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ ہر سال شب برات کو جبرئیل علیہ السلام مع ہزارہا ملائکہ مقربین بام خانہ کعبہ پر آکر طلب آمرزش برائے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں۔ آپ یہ فوائد بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ حضرت نہیہ نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس چہارم۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور روز پنجشنبہ سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو مہتر ادریس و حضرت اسحاق علیہما السلام کے بارہ میں ہو رہی تھی۔ مولانا شمس الدین یحیی و مولانا برہان الدین غریب اور مولانا فخر الدین زرادی و عزیزان دیگر رحمہم اللہ علیہم حاضر مجلس شریف تھے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی عز اسمہ نے مہتر ادریس علیہ السلام کو دولت علم سے اسقدر مالا مال فرمایا تھا کہ آپکے برابر عالم اور دوسرے پیغمبر نہیں ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر ادریس علیہ السلام علم رمل میں بھی کامل اکمل تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوسوقت کے تمام طالب علم حضرت ادریس کی خدمت میں برائے حصول علم حاضر ہوتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک بہت روزنامچہ میں دیکھا ہے کہ موجد علم رمل کے مہتر ادریس علیہ السلام ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتب قصص میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالی نے چار پیغمبروں کو عمر ابد عطا فرمائی ہے۔ اول ادریس علیہ السلام اور وہ بہشت میں زندہ موجود ہیں۔ دوم عیسی علیہ السلام اور وہ آسمان چہارم میں زندہ موجود ہیں۔ سوم خضر علیہ السلام کہ اونکو عمر ابد عطا فرما کر تری میں رکھا ہے۔ چہارم مہتر الیاس علیہ السلام کہ وہ خشکی میں رہبری گمرہان کرتے ہیں۔ ان چاروں الوالعزم پیغمبروں کو اللہ تعالی نے

عمر ابد عطا فرمائی ہے یہ ہر چہار انقراض عالم تک زندہ موجود رہینگے اور بوقت خاتمہ عالم انتقال فرماوینگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس وقت حضرت ادریس علیہ السلام کو بہشت میں لے گئے اور اون سے کہا گیا کہ آپ یہیں رہیں مقام آپکا یہی ہے اب بفراغ خاطر عبادت الہی کیجیے آپ بہشت میں رہنے تھے ایکروز تمام مکانات بہشت اونہیں دکھلائے گئے آپنے ہر ایک قصر کے متعلق پوچھا کسکے ملک ہیں اللہ تعالی نے اونکو بتلایا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قصر کے متصل پہونچے عالیشان قصر معائنہ کیا کہ اوسکے متصل چار بڑے محل اور بھی تھے۔ آراستگی میں کل بہشت کے مکانوں سے ہزار حصہ زیادہ آراستہ۔ آپنے دریافت کیا کہ یہ محل کسکے واسطے ہیں جواب آیا یہ محل حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور بقیہ چار محل اونکے چاروں یاروں کے ہیں پس حضرت ادریس علیہ السلام نے دعا مانگی کہ الہی کاشکے میں بھی اتباعیان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا خوب تھا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شب حضرت اسحاق علیہ السلام بی بی سارہ سے متولد ہوئے اوس شب تمام بتخانوں کے بُت سرنگوں ہوئے اور اون بتوں سے آواز آتی تھی کہ لا الہ الا اللہ اسحق نبی اللہ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت اسحاق علیہ السلام جوان ہوئے اور درجہ پیغمبری اونکو عطا ہوئی پیوستہ شب و روز عبادت الہی میں مصروف رہتے تھے کسیوقت خوف و ہیبت الہی سے غافل نہ ہوتے تھے ہر وقت اُنکے جسم مطہر میں خوف الہی سے لرزہ رہا کرتا تھا۔ رات بھر عبادت الہی میں مصروف رہتے اور صبح سے تا شام دعوت حق کرتے۔

راوی نے روایت کی ہے کہ کل عمر حضرت کی اسی طریقہ پر تمام ہوئی اور یہ معجزہ اُنکا کس قدر عظیم الشان ہے کہ ستر ہزار پیغامبر اونکی اولاد میں ہوئے۔ آپ صاحب ملت بنی اسرائیل ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت اسحاق علیہ السلام سے ایک روز وظیفہ اُنکا فوت ہو گیا۔ آپکو نہایت رنج ہوا ستر برس تک اس سبب سے روتے رہے کہ تمام گوشت و پوست اونکے رخساروں کا بہہ گیا تھا ان ستر برس میں آپنے اس قدر دراز سجدے کیئے کہ ایک سجدہ ایک سال یا اس سے کچھ کم و بیش ہوتا تھا ایک روز کسینے اون سے دریافت کیا کہ ای اسحاق جس قدر تمکو رنج ہوا تھا اور بھی کوئی رنج ہوگا آپنے جواب دیا کہ ای مسلمان بھائی۔ یہ سب گریہ شرمندگی یوم قیامت کی وجہ سے ہے جس روز

مجھے زندہ کریں گے مبادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روبرو لیجا کر کہیں کہ یہ آپ کا فرزند ہے۔ اس سے
وظیفہ قضا ہوا میں شرم سے مونہہ نہ دکہلا سکوں گا حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرما کر آنکھوں میں
آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ انبیا واولیا پر ایک تقصیر کی وجہ سے ہی عتاب ہوگا حسنات الابرار سیئات المقربین
اسی جگہ سے ہے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی ایک تقصیر کی اسقدر عذر خواہی کی ہے۔ اور ایک تقصیر
ہونے سے کئی سال تک اسکی پاداش میں اپنے نفس کو تکلیف پہونچائی ہے اور برسوں روئے ہیں
ہیں کہ اس سبب اللہ تعالیٰ اون کا گناہ معاف فرمائے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ انسان کو ہر حال میں
درمیان خوف ورجا کے رہنا چاہیئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تہا
کہ بعد فراغت نماز واوراد وقت فجر حکایت انبیا علیہم السلام بیان فرماتے تہے اور ارشاد فرماتے
تہے کہ بیان حالات انبیا واولیا کفارہ گناہاں ہے۔ جو شخص انبیا علیہم السلام واولیائے کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر کرتا ہے اور اون کے طریقہ پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ آتش دوزخ
اوسکے جسم پر حرام فرماتا ہے اور وہ شخص بروز قیامت زمرۂ انبیا واولیا میں مبعوث
ہوگا اور اونکے ساتہ بہشت میں جائے گا۔ حضرت خواجہ ادام اللہ برکاتہ یہ بیان فرما رہے
تہے کہ اذان ہوئی آپ ہتیہ نماز میں مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک +

مجلس پنجم بتاریخ ہفتم ماہ رمضان المبارک سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔
گفتگو فضیلت ماہ رمضان المبارک وقصہ یعقوب ویوسف علیہما السلام وفوائد دیگر میں ہورہی تہی
حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر صحن جماعت خانہ میں تشریف فرما تہے۔ اس نیازمند نے پہونچتے ہی
قدمبوسی کی آپنے سر قدموں سے اوٹہا کر نوازش فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ بیٹہو میں نے اللہ کا فضل
بیں دوبارہ شکریہ عنایت مخدوم کا بجا لایا۔ آپنے بیٹہنے کو ارشاد فرمایا اوس روز مجلس شریف میں
مولانا شمس الدین یحیی مولانا فخر الدین زندادی مولانا شہاب الدین مذکر اور بہت سے اصفیائے
اہل صفہ رحمہم اللہ علیہم حاضر خدمت تہے آپنے ارشاد فرمایا کہ ماہ مبارک رمضان عجب بابرکت
مہینا ہے۔ یہ ماہ کل رحمت وبرکت سے مملو ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سال میں جس قدر خیر و برکت نازل ہوئی ہے۔ اتنی ماہ رمضان میں ہر روز نازل ہوتی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کی رسم تھی کہ ماہ رمضان المبارک کے آتے ہی تمام کام چھوڑ کر خلق سے عزلت اختیار فرماتے آپ ارشاد فرماتے تھے کہ ماہ رمضان رحمت و غنیمت ہے اور اوسکی مثال اسطرح ہے کہ جب ایک فتحیاب لشکر اوس سرزمین پر پہونچتا ہے جہاں وہ لشکر جو فرار ہوا مقیم تھا اور اپنے چاروں طرف مال غنیمت پڑا ہوا دیکھتا ہے اسیطرح ماہ رمضان المبارک میں ہر چہار طرف سعادت و غنیمت ہی کہبری ہوئی ہے آدمیونکو چاہیے کہ جو کچھہ اون سے ہو سکے اس ماہ میں ریاضات و مجاہدات کریں کہ ثواب بے اندازہ اونکو حاصل ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ فرید الحق والدین قدس سرہ کی عادت تھی کہ بعد تراویح آپ دو رکعت نماز میں ختم قرآن شریف فرماتے تھے اور اوسی وضو سے نماز فجر ادا فرماتے۔ بیس سال تک حضرت نے یہی ورد رکہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت روزہ دار افطار کرتے ہیں فرمان ہوتا ہے کہ میں نے انکو مع اہل بیت انکے آتش دوزخ سے خلاصی بخشی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ فرزند تھے یوسف علیہ السلام سب سے چہوٹے تھے حضرت یعقوبؑ سب سے زیادہ حضرت یوسف کو محبوب رکہتے تھے کبہی اپنے پاس سے جدا نکرتے تھے اور وقت وعظ حضرت یوسف کو سامنے بٹہا کر وعظ فرماتے تھے بڑے بہائیوں کو اس امر سے رنج پہونچا۔ آپس میں صلاح کی کہ کوئی حیلہ پیدا کرکے یوسف علیہ السلام سے یعقوب علیہ السلام کو جدا کردیں پہر یعقوب علیہ السلام خالص ہمارے واسطے ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شب حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکہا کہ آفتاب و ماہتاب مع تمام سیارگان مجہے سجدہ کرتے ہیں۔ آپ یہ خواب دیکہکر بیدار ہوئے اور یہ خواب اپنے والد سے کہا آپنے ارشاد فرمایا ای جان پدر یہ خواب اپنے بہائیوں کے آگے نہ کہنا ورنہ نتیجہ اچہا نہ ہوگا کقولہ تعالیٰ اِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۝ قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے یوسفؑ شیطان دشمن قدیم کمین گاہ میں ہے۔ اگر تونے اس خواب کو ظاہر کیا اپنے تئیں معرض ہلاکت میں ڈالیگا۔ چونکہ حضرت

یوسف علیہ السلام طفلِ خورد سال تھے خواب اپنے دلمیں پوشیدہ نہ رکہ سکے۔ بھائیوں سے اظہار
خواب کیا۔ یہودا جو سب سے بڑا بھائی تھا اوسنے جواب دیا کہ ہر آئینہ یہ بادشاہ ہوگا اور والد اس خواب کو سنکر
اور زیادہ محبت رکہنے لگیں گے۔ القصہ ایک روز سب جمع ہوکر یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض
کی کہ ہم شکار کو جاتے ہیں یوسف کو بھی ہمارے ساتھ بہیجدیجئے کہ اسکی طبیعت کشادہ ہو حضرت
یعقوب علیہ السلام نے انکار کیا الا اونکا الحاح زیادہ دیکھکر اجازت دی اور اون سے
کہا کہ محافظت یوسف کی بہت اچھی طرح کرنا ایسا نہو کہ بھیڑیا کہا جاوے اور تم شکار میں مصروف
رہو اونہیں خاصا بہانہ ہاتہ لگا۔ یہ بیان فرماتے ہی خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بہر لائے
اور ارشاد فرمانے لگے کہ جب وقت نزول بلا آتا ہے عقل زائل ہو جاتی ہے اچھی بات سجھائی
نہیں دیتی اللہ تعالی یاد نہیں آتا اگر حق یاد آوے ہر آئینہ بلا نازل نہو۔ اگر مہتر یعقوب علیہ السلام
یوسف علیہ السلام کو سپرد حق تعالی فرماتے ہر آئینہ رنج و محن اونکو بالکل نہ دیکھنا پڑتا
لیکن اونہوں نے لڑکوں کے سپرد کیا اسوجہ سے بلائے فراق میں مبتلا ہوئے الغرض وہ شکار
کہیلنے گئے اور بر وقت واپسی یوسف علیہ السلام کو کوئیں میں ڈال آئے۔ مہتر جبرئیل علیہ السلام
کو اوسوقت فرمان ہوا کہ ای جبرئیل برادران یوسف نے اوسکو کوئیں میں ڈالا ہے جلد جاکہ
گرنے سے اوسکو ایذا نہ پہونچے اور کوئیں میں اوسکو وحشت نہو کہ وہ تنہا اور لڑکا ہے القصہ
جبرئیل علیہ السلام ایک چشم زدن میں پہونچا اور یوسف علیہ السلام کو گود میں لیکر ایک
اچھی جگہ اوتارا اور خرقہ لاکر پہنایا۔ اصل خرقہ اوسی جگہ سے ہے۔ وقت عشا برادران یوسف حضرت
یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے زاری کرتے تہے روتے ہوئے کہا کہ یوسف کو بھیڑیا لے گیا
ہر چند ہم نے تلاش کیا الا نہ پایا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام یہ سنتے ہی نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے
جب ہوش آیا کہنے لگے کہ ع۔ خود کردۂ خویش را چہ کردہ ؛ جو شخص مخلوق کا بہروسہ کریگا اور خالق
سے غافل ہوگا اوسے یہی بدل ملیگا۔ اگر وقت رخصت میں یوسف کو سپرد حق کرتا۔ البتہ وہ مجھ سے
جدا نہ ہوتا۔ یہ کہکر کہڑے ہوگئے اور کہنے لگے رضینا بالقضا باللہ تعالی دیکہنے میں راضی ہوں

سانحہ قضائی خدا تعالیٰ کے الغرض مہتر یعقوب علیہ السلام فراق یوسف علیہ السلام میں استقدر روئے کہ آنکھیں انکی جاتی رہیں گہر کا نام بیت الاحزان رکہا تہا۔ چالیس برس تک یہہ حال رہا کہ آپنے روز کو روز نہ جانا اور نہ شب کو شب۔ فراق یوسف علیہ السلام میں رات دن رونے سے کام تہا۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہہ بیان فرماکر آنکھوں میں آنسو بہر لائے اور ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور یہ رباعی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی **رباعی** یعقوب چہل سال ز ہجراں بگریست ؛ نابینا شد ز درد چنداں بگریست ؛ سوز دل او کسے چہ داند کہ چہ بود ؛ او داند و آنکس کہ ز ہجراں بگریست ؛؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر یعقوب علیہ السلام کو بہوک لگتی حضرت یوسف علیہ السلام کا نام لیتے کہ پیٹ بہر جاتا ساٹ روز تک احتیاج طعام نہ ہوتی۔ ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ طعنہ دیا کہ ای یعقوب اگر تم یوسف کے پیدا کرنے والے ہوتے پہر آئینہ اونکی دوستی میں مشغول رہتے دیگر خلق کا کیا حال ہوتا۔ آپنے فرمایا کہ ای بہائی جبرئیل یہ طعنہ روز اول دینا چاہیئے تہا۔ اب جبکہ دل دوستی و محبت سے بہر گیا لا حاصل ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اے یعقوب دوستی یوسف کی کم کرو اب اوس سے کیا فائدہ ہے۔ یہ فرماکر حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بہر لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی مشائخ رضی اللہ عنہم سنا ہے کہ اہل علم کا مقولہ ہے کہ درویش جسوقت محبت حق کا دعوی کرکے غیر اوسکے سے مشغول ہوتا ہے اوس پہر صعب ترین بلائیں نازل کی جاتی ہیں چنانچہ مہتر یعقوب علیہ السلام نے دعوائی محبت کیا تہا لیکن محبت یوسف نے اونکے دلمیں جگہ پکڑی۔ اسی سبب سے بلائے فراق انپر نازل ہوئی کہ چالیس سال تک فراق یوسف میں روتے رہے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب روتے ہوئے ایک عرصہ گذرا فرمان حق ہوا کہ اگر آئندہ نام یوسف زبان پر لاؤگے نام تمہارا جریدۂ پیغامبران سے خارج کیا جائیگا۔ ای درویش سوای حضرت یعقوب علیہ السلام کے اور کسکی مجال نہ تہی کہ اس فرمودہ کو بجا لاتا۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت یوسف علیہ السلام کو اونکے بہائی قعر چاہ میں ڈالکر چلے گئے تہوڑی دیر میں سوداگروں کا ایک طائفہ وہاں سے گذرا کئی آدمی اوس گروہ میں پیاسے تہے کنوئیں پر آئی

نکال کر پینے کے واسطے آئے ڈول اندر ڈالا یوسف علیہ السلام نے ڈول پکڑ لیا۔ وہ اس امر سے ناواقف
تھے ڈول کے کھینچنے میں دقت کی وجہ دریافت کرنے کو کنوے میں نظر کی آپ پر نظر پڑی فوراً باہر نکالا اور
دریافت کیا آپ کون ہیں حضرت نے جواب دیا کہ میں آدم ہوں میرا قصہ طویل ہے۔ **شعر** فی قصتی
ملول ۔ و انت ملول ۔ راوی نے روایت کی ہے کہ یوسف علیہ السلام کے نکلتے ہی اوازہ انکے حسن کا
ملک کنعان میں ہوا۔ آپکے بھائیوں نے یہ قصہ سنکر خیال کیا کہ شاید یوسف کنوے میں سے نکلا۔
سب جمع ہوکر کاروان میں آئے اور اہل کاروان سے کہا کہ یہ ہمارا غلام ہے۔ آپ سے سوداگروں نے
دریافت کیا۔ کیا تم انکے غلام ہو۔ آپنے فرمایا ہاں میں ان کا غلام ہوں۔ سوداگروں نے کہا اگر
تم بیچتے ہو ہم خریدار ہیں۔ اون کا بھی ارادہ تھا سوداگروں نے کہا کہ قیمت کہو اونھوں نے کہا جو تم
عنایت کرو منظور ہے۔ سوداگروں نے صلاح کر کے کہا ہمارے نزدیک انکی قیمت سترہ کھوٹے
روپے ہیں۔ اونہوں نے غنیمت جانکر وہی طلب کیے۔ یوسف علیہ السلام رو پڑے اور اپنے دلمیں
کہا سبحان اللہ یہی میری قیمت ہے۔ جبکہ کلمۂ ناامیدی آپکی زبان سے نکلا فرمان حق ہوا کہ ای یوسف
جبکہ تو نے اپنے کو کمتر جانا دیکھ اب ہم تیری قیمت تجھے دکھاتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسکا
سبب یہ تھا کہ ایک روز یوسف علیہ السلام نے آئینہ لیکر اپنا مونہہ دیکھا اور کہا تھا۔ سبحان اللہ
زہے آفرینندہ جس نے مجھے پیدا کیا اگر مجھے بازار میں لیجائیں ہر آئینہ میری قیمت بہت ہو کہ کوئی شخص
ادا نکر سکے پس ای درویش چونکہ یوسف علیہ السلام نے خودبینی کی تھی یہی سبب تھا کہ اونکی قیمت سترہ
کھوٹے روپے مقرر ہوئی۔ پس جو شخص اپنی ذات کو یہ سمجھتا ہے کہ من ہم چیزے ہستم۔ اسکا بھی
حال ہوتا ہے جو یوسف کا ہوا اور جو اپنی ذات کو ناچیز جانتا ہے اوسکی قیمت سوائی حق کے دوسرا
نہیں جان سکتا۔ منقول ہے کہ سوداگر یوسف علیہ السلام کو خرید کر رواں ہوئے۔ مصر میں پہنچکر سر بازار لائے کل مصر
کے سوداگر جمع ہوئے ہر شخص قیمت بڑھاتا تھا۔ چنانچہ یہ خبر عزیز مصر کو پہونچی اوسنے تمام اعیان
دولت سمیت واسطے خریداری کے بازار میں آیا اور کہا کہ **شعر** بازار حسن جملہ خوبان شکستۂ ۔ رہ نہفت کرد تو
ہیچ خریدار بگذرد ۔ ڈھیر سا خزانہ حوالہ کر کے یوسف علیہ السلام کو خریدا۔ جب یوسف علیہ السلام نے

دیکھا کہ روپیوں کے توڑے بیشمار میری قیمت میں ادا ہوئے افسوس کیا کہ اگر آج کے روز میرے بھائی موجود
میری قیمت دیکھتے۔ جونہی کہ یہ بات آپنے خیال کی اُسیوقت فرمان ہوا اور حضرت جبرئیل علیہ
السلام آئے اور کہا ای یوسف قیمت تیری وہی ہے جو بھائیوں کے روبرو ہوئی تھی اسکے بعد
حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ یہ خطاب او نیز اس سبب سے تھا کہ خودبینی پیدا نہ ہو
اور غرور دلمیں نہ سما جاوے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وہ آدمی جو واصل الی اللہ ہو اوسکو بھی
صورتمیں یہی خطاب ہوگا جو یوسف علیہ السلام کو ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے فراق
یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام سے بوصال بدلنا چاہا اونکے بھائیوں کی معرفت خبر بھیجی حضرت
یعقوب علیہ السلام رواں ہو کر مصر تشریف لائے حضرت یوسف علیہ السلام نے پیشوائی کی افواج
اور ملوک صف بصف رواں ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام ایک ٹیلہ پر کھڑے تھے۔ ہر فوج و
گرد و کود دیکھکر ارشاد فرماتے کہ میرا یوسف شادان ہیں ہے۔ فوجوں کے نکلنے کے بعد یوسف
علیہ السلام کی سواری آئی۔ آپ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھتے ہی گھوڑے سے اُترنا چاہا اور
اُترے کہ یعقوب علیہ السلام کی بھی نظر پڑی غایت شوق سے دوڑ کر یوسف علیہ السلام سے لپٹ گئے
اسیوقت مہتر جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور یوسف علیہ السلام سے کہا کہ ای یوسف تم نے
گھوڑے سے اُترنے میں دیر کی اور بہت جلدی نہ اُترے اسوجہ سے تمہاری اولاد میں کوئی پیغمبر نہوگا
الغرض جب مہتر یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بغل میں لیا بغایت نحیف
پایا کہ ایک مشت استخوان تھے متعجبانہ دریافت کیا میں سمجھتا تھا کہ تم اس ناز و نعمت میں خوش و خرم
اور موٹے ہوگے مگر کیا وجہ ہے کہ نتیجہ برعکس ظہور میں آیا۔ آپنے جوابدیا کہ قبلہ من آپکا فرمانا صحیح
و بجا ہے مگر جسوقت میں کھانے میں ہاتھ ڈالتا تھا جبرئیل علیہ السلام آکر مجھے متنبہ کرتے تھے کہ اے
یوسف تیرے فراق میں تمہارے باپ نے نقش آب بھی نہیں دیکھا تمکو لازم نہیں کہ کھانا کھاؤ
پس اے مخدوم وہ تمام کھانا مجھے زہر معلوم ہوتا تھا اور آجتک میرا وہی حال تھا۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حسن و خوبی کے تیس حصے مقرر کیے ہیں منجملہ اونکے اونتیس یوسف علیہ

السلام کو عطا فرمائے اور ایک حصہ جملہ خلق کو عنایت فرمایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یوسف علیہ السلام کا رنگ اسقدر شفاف تھا کہ تمام کھانا پینا اور اوسکا رنگ حلق سے نیچے اُترتے ہوئے نمودار ہوتا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک وقت زمانہ یوسف علیہ السلام میں بملک مصر قحط عظیم ہوا اور بارہ برس تک رہا کہ خلق شدت گرسنگی و تشنگی سے عاجز آئی اور ہلاک ہونی شروع ہوئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ حال دیکھکر مناجات کی فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ ای یوسف فرمان حق ہے کہ خلق ہلاک ہوگی اور مرجاسنگی تم کو لازم ہے کہ بالائی قصر کھڑے ہو اور تمام خلق کو بلا کر برقع مونہہ پر سے اٹھاؤ کہ خلق تمہارا مونہہ دیکھکر آفت گرسنگی سے نجات پاوے۔ قصہ مختصر ایسا ہی کیا گیا۔ جوق جوق آدمی آتے تھے اور آپ کا روئی انور دیکھکر سیر ہوکر واپس جاتے تھے۔ اون کو سات روز تک خواہش خورش آب و طعام نرہتی تھی آپ کا مونہہ دیکھنے سے ایک صورت استغراق میں رہتے تھے۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک نے اسباب میں ایک قول عارفانہ کہا ہے کہ خلق کو یوسف علیہ السلام کے مونہہ دیکھنے سے ایک ہفتہ سیری رہتی تھی کل بروز قیامت حق تعالیٰ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے جمیع مسلمانوں کو داخل بہشت کرکے آپ اپنی تجلی کرے گا اور دولت دیدار سے مشرف فرماویگا۔ کیا عجب ہے کہ ایک مرتبہ کے دیکھنے سے ستر ہزار برس تک مدہوش رہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت یعقوب یوسف علیہما السلام کو نہلاتے آپکے گرد گردپردے کھڑے کرتے کہ کسیکی نظر نہ لگے اور اوسوقت کہ یوسف علیہ السلام سوداگروں کے ہاتھ فروخت ہوئے اور چشمۂ آب پر پہنچے سوداگروں نے کہا کہ اں جاکر نہاؤ۔ حضرت یوسف علیہ السلام پانی میں قدم رکھتے ہوئے رو دیے اور کہنے لگے سبحان اللہ میرے باپ یعقوب علیہ السلام میری اسقدر حفاظت کرتے تھے کہ جب مجھے نہلانے لگتے پردے کھڑے کرتے اور آج کے روز میرا تن عریان تمام جانوران آبی وغیرہ دیکھیں گے جونہی کہ آپنے یہ خیال کیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ فوراً ایک قنات لیجاکر یوسف کے آس پاس نصب کرو کہ جانوران آبی اونکے جسم کو نہ دیکھیں۔ حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے بعد ازاں

آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمانے لگے کہ ہر صاحب عزت کو آخر میں خواری نصیب ہوتی ہے اور ہر خوار کو عزت دی جاتی ہے الا وہ لوگ جنکو اللہ کے نام لینے کی وجہ سے عزت ہے ہمیشہ عزیز رہتے ہیں۔ آپ یہ بیان فرما کر حجرہ میں تشریف لے گئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک

مجلس ششم بتاریخ بستم ماہ مذکور روز پنجشنبہ گفتگو مہتر اسمٰعیل علیہ السلام کے بارہ میں ہو رہی تھی دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ مجلس مبارک میں مولانائی شمس الدین یحیٰی و مولانا برہان الدین غریب و عزیزان دیگر حاضر خدمت شریف تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ جبوقت مہتر ابراہیم علیہ السلام نے دوگانہ نماز شکرانہ بنائی خانہ کعبہ تم اپنے فرزند اسمٰعیل علیہ السلام ادا کی جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا ای ابراہیم خلیل اللہ تمہارا یہ لڑکا پیغامبر مرسل ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ سنکر ازحد شاد ہوئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اے اخی جبرئیل اس لڑکے کی اولاد سے کسقدر پیغامبر ہونگے۔ آپنے کہا خیر (یعنے نہیں) اسکی نسل سے کوئی پیغامبر ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ سنکر دل تنگ ہوئے کہ ایک لڑکے کی نسل سے ستر ہزار انبیا ہونگے اور ایک کی نسل سے ایک ہی ہوگا۔ اوسیوقت مہتر جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اے ابراہیم فرمان حق ہے کہ میں اسماعیل کی اولاد میں سے ایک ایسا پیغمبر پیدا کرونگا کہ وہ ستر ہزار کے لغم البدل سے بہتر ہے وہ نبی آخر الزماں ہونگے۔ زمین و آسمان و ما فیہا صرف اوسکی وجہ سے میں نے پیدا کیئے ہیں اے ابراہیم اگر میں اوسکو پیدا نکرتا ہر آئینہ زمین و آسمان و ہیجدہ ہزار عالم کو بھی پیدا نکرتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز مہتر ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی تجویز کی اور آپکو قربان گاہ میں لیگئے بغیر ہاتھ پاؤں باندھے قربان کرنا چاہتے تھے کہ مہتر اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اے پدر آپ میرے ہاتھ اور پاؤں باندھ دیجئے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ بوقت ذبح میں شدت تکلیف سے ہاتھ پاؤں ماروں اور وہ موجب بی فرمانی ہو اور مجھے دیگر انکو درمیان انبیاء علیہم السلام شرمندہ ہونا پڑے اور روز قیامت کہا جاوے کہ یہ محب صادق نہ تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جبوقت حضرت زکریا علیہ السلام کے سر مبارک

پر آرہ رکھا اور چیرنا شروع کیا آپ نے شدت درد سے چلانا چاہا آواز آئی کہ ای زکریا اگر آہ اپنے سینہ سے نکالی نام تمہارا جریدۂ پیغامبران سے خارج کر دیا جاوے گا۔ اسکے بعد گفتگو درباره دعا ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے دعا آمرزش گناہ مانگی یہہ فرمان ہوا کہ اے آدم جبتک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجوگے دعا تمہاری قبول نہ ہوگی۔ جب حضرت آدم علیہ السلام نے درود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑہکر دعا مانگی قبول ہوئی کقولہ تعالیٰ فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ حضرات مفسرین نے اسکی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ وہ کلمات یہ ہے الصلوٰۃ عَلَی النَّبِیِّ الاُمِّیِّ پس ای درویش جب دعا موافق شرائط دعا کے مانگی جاوے البتہ قبول ہوتی ہے چنانچہ حدیث شریف مشہور ہے اور کلام اللہ میں ان الفاظ سے مسطور اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ہ واللہ ولی الاجابۃ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شخص شیخ ہرات کے مریدوں میں سے سفر میں گیا اور ساٹھ برس کے بعد حاضر خدمت شیخ ہوا اونہوں نے دریافت ہوا کہ اس سفر میں تم نے کس کس اولیاء اللہ کی زیارت کی مرید نے جواب دیا کہ میں قطب العالم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ شیخ ہرات نے دریافت کیا کہ تم نے اون سے بہی دریافت کیا کہ مرد کامل کون ہے اور نیم مرد کون۔ مرید نے کہا البتہ میں نے سوال کیا تھا اور اونہوں نے جواب دیا کہ مرد کامل وہ ہے کہ جو محنت کرکے ایک پیسے حاصل کرے اور اپنے بہائی کے سامنے لاکر رکہے اور وہ دونوں تناول کریں اور نیم مرد وہ ہے کہ ہوا میں اُڑے اور پانی پر سجادہ بچھاکر نماز پڑھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بمعیت بی بی رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا دریائی دجلہ کے کنارہ گئے جب وقت نماز ہوا خواجہ حسن بصری نے مصلا پانی پر بچھایا اور نماز پڑھنے لگے اور رابعہ بصری نے ہوا میں زمین سے علحدہ مصلا بچھایا اور نماز پڑہنے لگیں۔ خواجہ حسن بصری نے بعد نماز کے رابعہ رحمۃ اللہ علیہا کو نہ دیکھا متحیر ہوکر سر بالا کیا تو ہوا میں مصلا بچھائے نماز پڑہتے پایا جب وہ نماز سے فارغ ہوئیں آپنے سوال کیا کہ رابعہ یہ کیا بات ہے اُنہوں نے جواب دیا کہ وہ کیا بات

یعنی اے حسن اگر پانی پر چلوگے ایک تنکی کے موافق ہوگے کہ وہ بھی پانی پر تیرتا ہے اور جو ہوا میں
اڑوگے تو ایک مکھی کے برابر ہوگے کہ وہ بھی ہوا میں اڑتی ہے۔ آدمی کا دل ہاتھ میں لو
تاکہ تمہاری کچھ حقیقت ہو۔ یعنی اولوالعزم ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ حضرت خضر
علیہ السلام سے ملاقی ہوئے اور اون سے اثنائی گفتگو میں سوال کیا کہ آپنے حضرت خواجہ
بایزید بسطامی رح سے کچھ سنا ہو بیان فرمایئے حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ میں نے اونکی
زبانی درباب صحبت سنا ہے کہ یا خضر من ظن انہ خیر من الکلب لا یصلح الصحبتہ
معہ یعنی اے خضر جس نے گمان کیا کہ میں بہتر ہوں کتے سے وہ لائق صحبت نہیں ہے حضرت خواجہ
یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی خلق اللہ
اپنے مقامات کو واپس گئی۔ فقط۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس ہفتم۔ بتاریخ پنجم ماہ شوال روز دوشنبہ سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ اوس روز
مجلس مبارک میں مولانا شمس الدین یحیی مولانا فخر الدین زرادی و امیر حسن علاء سنجری و دیگر اصحاب
اعظام رحمہم اللہ حاضر مجلس شریف تھے۔ ذکر مہتر داؤد علیہ السلام کا ہو رہا تھا آپنے ارشاد فرمایا
کہ مہتر داؤد علیہ السلام زبور پڑھ رہے تھے جب اس مقام پر پہونچے جہاں یہ مذکور تھا کہ بلا میں نے
واسطے اپنے دوستوں کے پیدا کی ہے وہ بلا کو بآرزو طلب کریں گے اور بوقت نزول بلا صبر
کریں گے بنابرآں مہتر داؤد علیہ السلام نے بلا کی آرزو کی جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا
کہ اے داؤد بلا طلب کرتے ہو مگر طاقت اوٹھانے بلا کی نہ لا سکوگے۔ مہتر داؤد علیہ السلام نے جواب
دیا مجھے امید ہے کہ میں بلا میں صابر رہوں گا۔ قصہ مختصر داؤد علیہ السلام ایک روز بیٹھے ہوئے زبور
پڑھ رہے تھے اوسوقت فرمان صادر ہوا اے داؤد بلا کے واسطے تیار رہو آج روز نزول بلا ہے
الغرض بوقت دوپہر مہتر داؤد علیہ السلام زبور مطالعہ کر رہے تھے ناگاہ ایک جانور خوش رنگ
اسطرح کا قبل ازیں داؤد علیہ السلام نے کبھی نہیں دیکھا تھا اگر آپکے روبرو بیٹھ گیا آپنے اوسکو
ملاحظہ فرما کر خیال کیا کہ اوسکو واسطے سلیمان کے پکڑوں بہت خوب ہوگا۔ الغرض مصلے سے

الحکم زبور کو طاق میں رکھا اور جانور کو پکڑنے دوڑے کہ وہ سامنے سے اُڑکر زینہ میں جا بیٹھا۔ جب مہتر داؤد علیہ السلام متصل زینہ آئے وہ وہاں سے بھی اُڑا اور کوٹھے پر جا بیٹھا گیا آپ بھی اوسکے پیچھے کوٹھے پر چڑہے۔ قضارا اوریا کی عورت اپنے کوٹھے پر بیٹھی ہوئی سرد ہو رہی تھی اوسنے آپ کو اور آپنے اوسے دیکھا۔ چونکہ وہ برہنہ تھی اوسنے سر ہلایا کہ بالوں نے پراگندہ ہو کر تمام جسم اوس کا ڈھانک لیا۔ مہتر داؤد علیہ السلام یہ دیکھتے ہی متحیر ہو گئے اور اپنے دلمیں کہا سبحان اللہ جسکے سر کے بال اسقدر لمبے ہیں اوسکی خوبصورتی کا ٹھکانا ہوگا۔ اُسیوقت ولولہ عشق زن اوریا نے مہتر داؤد علیہ السلام کے دلمیں جگہ کی جس سے قرار آرام و خواب کلی جاتا رہا۔ تو کہ اوریا کو ایک لڑائی کے واسطے نامزد کیا اوریا وہاں جاکر شہید ہوئے۔ الغرض بعد ایک مدت کے آپنے اوریا کی عورت کے پاس پیغام نکاح بھیجا اوسنے قبول کیا۔ آپنے نکاح کر لیا۔ اس واقعہ کو ایک مدت ہوئی تھی کہ ایک روز دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے آتے ہی ایک نے عرض کی کہ یا حضرت یہ ایک شخص ہے اوسکے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں اور ایک بھیڑ میرے پاس ہے اس مرد نے زبردستی کر کے وہ بھیڑ میری چھین لی۔ یہ امر روا ہے یا نہیں۔ آپنے شخص صاحب ۹۹ سے فرمایا کہ یہ امر ناواجب و ناسزا ہے۔ اسکی بھیڑ واپس دے کہ تو نے اس غریب پر ظلم کیا ہے۔ جب انہوں نے یہ حکم سنا۔ آپ کے روبرو سے غائب ہوئے۔ آپکے دلمیں اسیوقت خدشہ ہوا کہ یہ خطاب مجھے ہوا ہے کہ باوجود موجود ہونے ننانوے عورتوں کے زن اوریا سے نکاح کیا۔ یہ سوچکر آپ گھر میں تشریف لیگئے اور اپنے بیٹوں کو وداع کیا اور جنگل میں جاکر سر سجدہ میں رکھا بائیس سال اس ایک زلت (لغزش) کی وجہ سے روتے رہے اوسوقت فرمان ہوا اے داؤد کیوں روتے ہو آپنے عرض کی کہ اس آنکھ نے امر ناولی دیکھا۔ اب اوسکی تلافی بھی اسی آنکھ سے چاہتا ہوں فرد گر چشم ندیدے نشدے خانہ خراب۔ بس خانہ کہ شد خراب ز کردہ چشم۔ منقول ہے کہ آپ اس قدر روئے تھے کہ گوشت دلپوست رخسارہائے مبارک بہ گیا تہا اوسوقت فرمان ہوا کہ ای داؤد ہم تمہارے توبہ قبول کرینگے بشرطیکہ اوریا کو تم راضی کرو۔ مہتر داؤد علیہ السلام اُٹھے اور جس مقام میں اوریا مدفون تہا تشریف لیگئے

وہ ایک کنواں تھا آپنے جاکر آواز دی کہ اے اوریا تم مجھ سے راضی ہو آواز آئی کہ ہاں میں تم سے
راضی ہوں اسپر حکم باری تعالیٰ ہوا کہ تم پوچھنا نہیں جانتے تم کو چاہیے کہ اپنے اوس جرم کا
نام لیکر معافی چاہو کہ توبہ تمہاری قبول ہو چونکہ وقت قبول توبہ آگیا تھا اللہ تعالیٰ نے اوریا کو حضرت پر
مہربان کیا آپنے دوبارہ کنوئے پر جاکر کہا کہ اے اوریا میں نے تجھے میدان حرب میں اسواسطے
بھیجا تھا کہ تو وہاں جاکر شہید ہو اور میں تیری زوجہ سے نکاح کروں تو مجھ سے راضی ہے یا نہیں
اوسنے یہ سنکر جواب دیا کہ اے داؤد میں تم سے راضی ہوں اوسوقت توبہ داؤد علیہ السلام کی قبول ہوئی
اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام ازحد خوش آواز تھے جسوقت
آپ زبور پڑھتے وہ جانور جو ہوا میں اُڑتے تھے آپکی خوش آوازی سے ٹھیر جاتے اور آپکی سر مبارک پر
سایہ افگن ہوتے اور آپکی خوش الحانی سے سب بیہوش ہو جاتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب
وقت وصال حضرت داؤد علیہ السلام قریب پہنچا۔ جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور صحیفہ کاغذ
حضرت کے حوالہ کیا اوس میں بیس مسئلہ لکھے تھے کاغذ دیکر کہا کہ یا حضرت فرمان حق ہے کہ آپکی
صاحبزادوں میں جو ان مسائل کا جواب دے وہ بعد آپکے شایان خلافت ہے انگشتری ملک اسے
دینی چاہیئے۔ آپنے اپنے تمام فرزندوں کو جمع فرمایا اور اون سے جواب مانگا کوئی جواب نہ دے سکا
جسوقت نوبت حضرت سلیمان علیہ السلام کی آئی آپ نے تمام مسائل کا جواب شافی دیا۔ یہ بیان
فرماکر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ جب ازل میں ملک بنام حضرت سلیمان علیہ السلام
لکھا تھا اُنہوں نے اون مسائل کا جواب دیا اور شایان خلافت ہوئے۔ اما اے درویش
کسقدر عظیم ملک پایا کہ اسکے بعد کسیکو اسقدر حکومت میسر نہ ہوئی نہ اون سے پیشتر کسیکو
حاصل ہوئی تھی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایسا الہام
عطا فرمایا تھا کہ وہ تمام جانوران آبی و خشکی کی زبان سمجھتے تھے اور وہ سب اونکی تابعدار تھے
تمام جن وانس اور شیاطین اونکے مطیع و منقاد و فرمان بردار تھے حضرت سلیمان علیہ السلام کے
پاس ایک تخت اسقدر وسیع تھا کہ بارہ ہزار بنی اسرائیل اوسپر بیٹھتے تھے اور آپ ہوا کو حکم دیتے

تخت زمین سے بلند ہو کر ہوا میں پران ہوتا تھا ایک ماہ کی راہ ایک روز میں طے کرتا تھا۔ صبح کہیں اور شام کہیں ہوتی۔ خرچ مطبخ حضرت سلیمان اسقدر تھا کہ ستر ہزار اونٹ روزانہ نمک لاتے تھے اور وہ روز خرچ ہو جاتا۔ اس سے قیاس کر لینا چاہیے کہ غلہ و ترکاری کس قدر خرچ ہوتی ہوگی۔ لیکن اے درویش آپ اوس میں سے خردل وار بھی نہ کہاتے تھے زنبیل بنکر بازار میں فروخت کرتے اور اوسکی مزدوری سے بسر اوقات فرماتے۔ رات کو درویشوں کی خدمت میں حاضر ہوتے مساجد میں جاتے۔ غریبوں کی خبر لیتے اور اون سے اپنے حق میں دعائی خیر کرائے حضرت خواجہ یہ بیان فرما کر یاد حق میں مشغول ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک

مجلس ہشتم روز پنجشنبہ تاریخ بست و پنجم ماہ شوال ۶۵۹ھ ہجری کو دولت قدمبوسی میسر ہوئی اوس روز مجلس مبارک میں مولانا شمس الدین یحیی و مولانا برہان الدین غریب و مولانا فخر الدین زرادی و شیخ نصیر الدین محمود و مولانا یوسف کلاکہری و دیگر اصفیا رحمہم اللہ حاضر خدمت شریف تھے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جس شب حضرت موسی علیہ السلام پیدا ہوئے فرعون لعین سوتا تھا ناگاہ چونک اوٹھا اور لرزہ اوسکے جسم میں تھا۔ فوراً اپنے وزیروں کو بلا کر کہا کہ اسوقت وہ شخص پیدا ہوا جس سے میری مملکت میں خلل واقع ہوگا۔ منقول ہے کہ فرعون لعین نے دفعیہ اس امر شدنی کے واسطے بیشتر سے دایہ قوم بنی اسرائیل پر لگی تعینات کی تھیں کہ جس کو حمل ہو اوسکا حمل گراویں یا کوئی لڑکا تولد ہو اوسکی خبر کریں کہ وہ ہلاک کیا جائے۔ القصہ جب حضرت موسی علیہ السلام پیدا ہوئے لوگوں نے خبر دی اوس لعین نے تنور گرم کرا کے موسی علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور تہوڑے عرصہ کے واسطے اپنے سپاہی تنور پر متعین کیئے۔ جب وہ چلے گئے حضرت موسی علیہ السلام کی بہن آئیں اور اونہوں نے تنور کو دیکہا۔ کیا دیکہتی ہیں کہ آتش سرد ہو گئی ہے اور حضرت موسی علیہ السلام صحیح و سالم اپنا انگوٹھا چوستے ہوئے زندہ موجود ہیں وہ دوڑی ہوئی اپنی والدہ کے پاس گئیں اونہوں نے آکر نکالا۔ الاخوف فرعون لعین سے نہر میں خدا کے سپرد کر کے ڈالا۔ اوسوقت موج کو حکم ہوا کہ یہ گہوارہ فرعون کے محل میں لیجا۔ اسنے

تعمیل کی۔ فرعون اور اوسکی بی بی آسیہ اوسوقت لب نہر بیٹھے تھے اونکی نظر گہوارہ پر پڑی۔ آسیہ نے کہا ای فرعون دیکہہ گہوارہ میں کیا ہے۔ فرعون نے اوسی وقت ملاحوں کو طلب کرکے کہا کہ جاؤ اور گہوارہ نکال لاؤ۔ حکم کی دیر تہی۔ ملاحوں نے فوراً گہوارہ لاکر حاضر کیا۔ جب گہوارہ کہولا گیا دیکہتے ہیں کہ ایک لڑکا صاحب حسن وجمال اپنا انگوٹہا سونہہ میں لیے ہوئے لیٹا ہے۔ فرعون آپکی شکل دیکہتے ہی سہم گیا اور آسیہ سے کہا اے آسیہ یہ لڑکا اگرچہ ہویہ ہے۔ الا ہمارے حق میں اچہا نہ ہوگا۔ آسیہ نے یہ سنکر کہا اے نادان خدائے تعالیٰ نے ہم کو دولت فرزند سے محروم رکہا ہے اس لڑکے کو بجائے فرزند کے پالینگے کہ بعد ہمارے ہم سے یادگار رہے۔ الغرض فرزندی میں قبول کرکے ڈیوڑہی تک سپرد کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہزاران راحت وآرام سے پرورش پائے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ ای درویش خواہش فرعون تہی کہ وہ لڑکا جو اوسکی مملکت کی خرابی کا باعث ہوگا اوسے ہلاک کرے۔ الا حکمت خدا تعالیٰ سے غافل تہا اور نہیں جانتا تہا کہ میں اوسکو آپ ہی پرورش کروں گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب عمر موسیٰ علیہ السلام کی چار برسکی ہوئی۔ بی بی آسیہ نے ایکروز آپکو فرعون کی گود میں دیا۔ فرعون کی ڈاڑہی لمبی تہی جیسے کہ چہوٹے بچوں کی عادت ہے آپنے فرعون کی ڈاڑہی پکڑہی اور اوسکو ہلایا۔ فرعون مارے درد کے بیساختہ کہا اوٹہا کہ آسیہ یہ لڑکا ہمارے واسطے مبارک نہیں ہے اسنے میری ڈاڑہی اسقدر زور سے پکڑہی اور ہلائی کہ شدت درد سے میرے جسم کے تمام اعضا میں لرزہ پڑگیا۔ بی بی آسیہ نے فرمایا کچہ مضائقہ نہیں یہ بچوں کی رسم ہوتی ہی کہ وہ اپنے باپ کی ڈاڑہی سے کہیلتے ہیں اگر تم کو یقین نہیں ایک طشت پُراز زر اور ایک طشت پُر از آتش منگواتی ہوں اگر دانا ہوگا جانب طشت زر ہاتہ ڈالیگا اور جو نادان ہوگا اوسکے نزدیک آتش اور زر برابر ہوگا۔ الغرض ایسا ہی کیا۔ آپنے جانب طشت زر ہاتہ ڈالنا چاہا اسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ کا ہاتہ آگ میں ڈالدیا جب آپنے ہاتہ آگ میں ڈالا بی بی آسیہ فوراً کہنے لگیں کہ آپنے دیکہا یہ بچہ ہے اسکو مطلق خبر نہیں اگر اسے خبر ہوتی یہ اپنا ہاتہ آگ میں نہ ڈالتا۔ اوسوقت فرعون کو قرار ہوا اور نہ دل اوسکا مضطرب تہا۔ الغرض جب آپکی

عمر سیزدہ سال کی ہوئی ایک روز اسپ تازی پر سوار ہوئے مع اعیان دولت بازار میں نکلے۔ قضائے الٰہی
ایک مرد پیر فرعون کو دیکھا کہ وہ قسم فرعون کے نام کی کہاتا تہا آپ نے بلاکر دریافت کیا کہ یہ کس کی
قسم ہے اوس نے جواب دیا کہ یہ قسم تمہارے باپ کے نام کی ہے کہ وہ ہمارا خدا ہے۔ آپ کو یہ سنتے ہی
غصہ آیا اور اوسکے مونہہ پر ایک طمانچہ مارا کہ فوراً مر گیا۔ کہتے ہیں کہ اوس وقت آپنے کئی آدمیوں کو
مارا جو ایسی قسم کہا رہے تہے آپ طمانچہ مار کہتے تہے کہ خاک تیرے مونہہ میں ہو وہ خدا نہیں ہے
خدا وہ ہے جس نے مجہے اور تم کو اور اوسکو نیز زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے۔ جب یہ خبر فرعون کو
پہونچی اوسنے بی بی آسیہ سے گلہ کیا کہ میں نہ کہتا تہا کہ یہ فرزند مبارک نہیں ہے۔ اس سے میری
مملکت میں خلل پہونچیگا۔ الغرض بی بی آسیہ نے کسی حیلہ سے یہ امر اوسکے خیال سے رفع کیا۔ پہر
آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک روز مہتر موسیٰ علیہ السلام مع فرعون تخت پر جلوہ گر تہے وہ دن عید کا تہا
خلق جوق جوق فرعون کے پاس آتی تہی اور اوسے سجدہ کرتی تہی۔ حضرت کو یہ امر بُرا معلوم ہوتا تہا
کہ شایانِ سجدہ سوائے ذات باری تعالیٰ کے دوسرا نہیں آپ منع فرماتے تہے۔ فرعون کو غصہ آتا تہا
بی بی آسیہ اوس وقت موجود تہیں اونہوں نے اس حال کو دیکہکر آپکو طلب کیا اور کہا کہ اسوقت
آپ کسی ملک کو چلے جاویں ورنہ فرعون آپکو شہید کرادیگا بعد نبوت تشریف لا ئیے گا۔ آپ نے
جب کلام بی بی آسیہ کا سنا فوراً شہر سے چلے گئے اور اوسجگہ پہونچے جہاں دختران شعیب
علیہ السلام بکریاں چرارہی تہیں۔ اُنکے متصل ایک ویران کنواں تہا پانی اوس میں نہایت
دور تہا جبتک کئی آدمی جمع نہ ہوتے پانی کنوے سے کہینچنا دشوار تہا۔ دو لڑکیاں کنوے پر
منتظر تہیں کہ کوئی مرد خدا پہونچے اُس سے طلب امداد کریں آپنے اونکو کہڑا دیکہکر پوچہا کس لئے یہاں
میں ہو۔ اُنہوں نے صورتِ حال بیان کی آپنے فوراً مردانہ وار تین ڈول کنوے سے کہینچ کر بکریاں
سیراب کردیں۔ بوقت شام جب گہر گئیں شکم سیر تہیں۔ مہتر شعیب علیہ السلام نے یہ دیکہکر
پوچہا آج بکریوں کا پیٹ پہولا ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے پانی پیا ہے لڑکیوں
نے عرض کی کہ اے پدر آج ایک شخص ملا کہ اوسنے تنہا تین ڈول پانی کہینچا۔ یہ سنتے ہی

شعیب علیہ السلام نے کہا کہ ای لڑکیو! وہ شخص موسیٰ پیغمبر ہے جلد جاؤ اور اُنہیں بلا لاؤ مہتر شعیب علیہ السلام کی سب سے بڑی لڑکی جہاں موسیٰ علیہ السلام تھے آئی الا حیا سے کچھ نہ کہا مہتر موسیٰ علیہ السلام کو روشن ضمیری سے ارادہ اوسکا معلوم ہوا آپنے ارشاد فرمایا کہ اپنے مکان کی جانب مہتر ہینک کریں اوسطرف روانہ ہوں اور جہاں موڑ آوے وہاں ایسا ہی عمل کر کہ مجھے سیدھا راستہ معلوم ہو جونہی مہتر موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے مکان پر گئے مہتر شعیب منتظر تھے فوراً بغلگیر ہوئے اور اوسی لڑکی سے جو آپکو بلانے گئی تھی آپکا نکاح کر دیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وہیں موسیٰ علیہ السلام کو پیغامبری عنایت ہوئی کہ مہتر جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس آئے اور کہا ای موسیٰ حکم الٰہی ہے کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اور اوسے فرمان پہنچاؤ کہ وہ بیزار ہو خدائی واحد پر ایمان لاوے مہتر موسیٰ علیہ السلام حسب فرمان خدمت مہتر شعیب علیہ السلام سے علیحدہ ہو کر مصر میں آئے اور اپنی والدہ و ہمشیرہ اور اپنے بہائی ہارون سے ملاقی ہوئے۔ اسکے بعد فرعون کے پاس جا کر کہا کہ اے فرعون میں نبی مرسل ہوں اور خدائے واحد نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تو اوسکے بندہ ہونے کا اقرار کرے اور میری نبوت کا قائل ہو عذاب الیم سے رستگاری پائے ورنہ بلا تجھ پر نازل ہوگی۔ فرعون یہ سنتے ہی مکان میں گیا اور بی بی آسیہ سے کہا کہ یہ بلا مجھ پر تیری وجہ سے نازل ہوئی۔ اگر میں اسکو نہ پالتا آج وہ کہاں زندہ ہوتا کہ دعوائے پیغمبری کرتا بی بی آسیہ نے کہا مرضی الٰہی یوں ہی تھی۔ دیکھو جو ہونا ہے ہوگا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بیشمار معجزے فرعون کو دکھلائے لیکن وہ بدبخت لعین ایمان نہ لایا۔ مگر بنی اسرائیل میں سے ہزاروں شخص دولت ایمان سے بہرہ یاب ہوئے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کو تقویت حاصل ہوئی۔ حق تعالیٰ نے فرعون کو مقہور کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ علمائے کتب تفاسیر میں تحریر کیا ہے کہ جس روز فرعون غرق ہوگا اوسروز بارہ ہزار بنی اسرائیل نے بمعیت حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے خروج کیا تھا۔ جب یہ خبر فرعون کو پہونچی وہ ستر ہزار سوار و بجلد فوج پیادہ سے متعاقب

ہوا۔ کہتے ہیں کہ تمام سوار اسپان تازی پر سوار تھے اور اونکے سر کی لنگیاں زر و جواہر سے مکلل تھیں اور ہر گھوڑے کے گلے میں طوق سونیکا تھا۔ الغرض بحالت جاہ و جلال دنیاوی سے بہرہ ور تھے سب ننگی تلواریں لئے ہوئے متعاقب تھے کہ دن نکلا اور سورج کی کرنیں تلواروں پر پڑیں کہ تمام جنگل میں ایک عالم چکاچوند کا ہو گیا۔ اُسوقت بنی اسرائیل کنارہ دریائے نیل پر پہونچ گئے تھے جسوقت اونہوں نے افواج فرعون کو اپنے پیچھے آتے دیکھا بیقرار ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ ای پیغامبر خدا اگر انہوں نے ہم پر حملہ کیا ہم میں سے ایک بھی زندہ نہ بچیگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ حال دیکھکر دعا مانگی کہ اللّٰھمّ لک الحمد و الیک المشتکی و انت المستعان ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم ٥ حق سبحانہ تعالیٰ نے اوس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی کی کہ اے موسیٰ تم اپنا عصا دریای نیل پر مارو آپنے حسب الارشاد عصا دریا میں مارا کہ دریا بارہ جگہ سے شق ہو گیا اور اوس میں بارہ پگ ڈنڈیاں ہویدا ہوئیں حضرت موسیٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے اوس میں در آئے اور رواں ہوئے لقولہ تعالیٰ وَاَوْحَیْنَا اِلٰی مُوْسٰی اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ٥ جب بنی اسرائیل درمیان نصف آب دریا پہونچے اوسوقت اونہوں نے عرض کی کہ ای پیغامبر خدا اس حال کو دیکھکر ہمارے بھائی بند جو ہم سے پیچھے ہیں یعنی اپنے گھر رہ گئے ہیں یہ خیال کریں گے کہ وہ ڈوب گئے پس آپ ایسی تجویز کریں کہ وہ ہمارے حال سے مطلع ہوں آپنے جانب چپ و راست دریا لکڑی سے اشارہ کیا اوس اشارہ سے درمیان دریا روزن کشادہ ہوئے کہ کل حال نظر آنے لگا۔ جب بنی اسرائیل دریا سے پار ہو گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چاہا کہ واپس جاکر عصا دریا میں ماریں کہ دریائے نیل اصلی حال پر ہو جاوے۔ حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی وَاتْرُکِ الْبَحْرَ رَهْوًا یعنی دریا کو اوسی حال میں رہنے دے۔ نقل ہے کہ جسوقت فرعون لب دریا پہونچا آب دریا کو شگافتہ پایا اور دیکھا کہ تمام بنی اسرائیل مع الخیر دریا کے اوس پار ہیں۔ فرعون نے اپنی قوم

فرعون سے مخاطب ہوکر کہا کہ دیکھو کہ دریا میری خوف سے کس طرح دوپارہ ہوا ہے اور پانی کس طرح سمٹے چلا ہو گیا ہے کہ میں اپنے مفرورون کو گرفتار کروں اوسوقت اوسنے تجدید اپنی خدائی کی کی اور سب سے مخاطب ہوکر کہا انا ربکم الاعلیٰ اوس کے تمام مقربِ سجدہ میں گرے اور سبنے اوسکی خدائی کا اقرار کیا- حضرت موسیٰ علیہ السلام مع کے اس پار سے یہ تمام کیفیت دیکھ رہے تھے کہ فرعون نے حکم دیا کہ ہاں دریا میں در آؤ اور رواں ہو- اس حکم کے سنتے ہی اور فرعون کے داخل آب ہوتے ہی تمام لشکر دریا میں در آیا اور رواں ہوا- جب نصف دریا میں پہونچے آب دریا بحکم خدا تعالیٰ عم نوالہ آپس میں مل گیا وہ راستہ مسدود ہوا- فرعون مع اپنے خدم و حشم کے غرق دریا ہوا کہ ایک شخص بھی اوسکے ساتھیوں میں سے جانبر نہ ہوا- یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ اے درویش قہر حق سبحانہ تعالیٰ سے ہمیشہ خائف رہنا چاہیئے دیکھو ذرہ قہر خداوندی نے فرعون کو نیست و نابود کردیا۔ حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر یہ بیان فرمارہے تھے کہ اذان ہوئی- آپ نماز میں مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی- الحمد للہ علی ذالک-

مجلس نہم بروز شنبہ بست و پنجم ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی- پانچ نفر درویش خاندان چشت سے آئے تھے حاضر خدمت ہوئے- امروز مجلس مبارک میں شیخ بہاء الدین غزنوی مولانا جلال الدین اور مولانا عماد الدین مذکر مع برادر خورد و دیگر اصفیائی عظام حاضر مجلس شریف تھے- گفتگو حضرت عیسے علیہ السلام کے بارہ میں ہو رہی تھی- آپنے ارشاد فرمایا کہ جسروز حضرت عیسے علیہ السلام پیدا ہوئے اسروز اونکی والدہ بی بی مریم پارسا یہودیوں کے خوف سے جنگل چلی گئی تھیں وہیں اونکو دردزہ شروع ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے- بی بی مریم پارسا کے پاس ایک بھی ہم جنس نہ تھا جو اونکا کام کرتا- پانی بھی موجود نہ تھا- بی بی مریم نے زمین میں لات ماری کہ چشمہ پانی کا جاری ہوا- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو غسل دیا اور اونکو اپنی گود میں لیکر بیٹھیں ناگاہ شہر میں غلغلہ مچا کہ مریم کو لڑکا پیدا ہوا کہ باپ اوسکا نہیں ہے- عوام الناس مجتمع ہوکر حضرت ذکریا علیہ السلام کے پاس آئے کہ دریافت کریں اور باپ کا پتا پوچھیں حضرت ذکریا علیہ السلام نے اون نادانوں کو ہرچند سمجھایا

کہ حق تعالیٰ قادر ہے کہ بن باپ کے فرزند پیدا کرے الا ایک نے نہیں یقین کیا بلکہ درپئے تصدیع ہوئے
حق تعالیٰ نے مہتر زکریا علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اونکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں لیجاؤ
وہ اونکی تشفی کردیں گے۔ الغرض مہتر زکریا علیہ السلام و جمیع یہودیان و نصرانیان جمع ہوکر بی بی
مریم علیہا السلام کے پاس گئے۔ اور اُن سے دریافت کیا کہ تم کو یہ لڑکا کس سے ہوا آپ نے جواب دیا
کہ تم اسی لڑکے سے پوچھو انہوں نے جواب دیا کہ طفل نوزائیدہ نہیں بول سکتا۔ حق تعالیٰ نے مہتر
عیسیٰ علیہ السلام کو گویا کیا آپنے بزبان فصیح کہا کہ ای یہ دانو جانو کہ میں بندۂ خدا ہوں اور وہ میرا
پروردگار ہے اور میں اوسکا پیغمبر ہوں اوستے اپنی قدرت کاملہ سے مجھے بے پدر پیدا کیا ہے اوسی
ہر طرح کی قدرت ہے آپ کا یہ ارشاد سُنتے ہی کئی ہزار یہودی مسلمان ہوئے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ
ذکرہ اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر عیسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے اور ردائے رسالت اونکو
عطا ہوئی۔ جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس تشریف لائے اور فرمانِ الٰہی پہنچایا کہ کافروں کو تلقین
ایمان کرو۔ مہتر عیسیٰ علیہ السلام نے اوسیوقت ابلاغ رسالت شروع کی۔ طرح طرح کے معجزے
دکھلاتے تھے الا وہ سنگدل ایمان نہ لاتے تھے بلکہ ٹھٹھا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کیا اچھا جادو
سیکھا ہے اور علم سحر میں کسقدر کمال بہم پہونچایا ہے کہ مردہ زندہ کرتے ہو۔ منقول ہے کہ ایکمرتبہ
کافروں نے جمع ہوکر کہا کہ اگر آپ مردہ زندہ کریں ہم ایمان لاویں گے۔ فی الحال جبرئیل علیہ السلام
نازل ہوئے اور کہا کہ یہ معجزہ آپکو دیا گیا ہے۔ آپ دکھلائیں۔ آپنے منکرین سے ارشاد فرمایا کہ
مردہ حاضر کریں وہ لوگ ایک مردہ لائے آپنے دوگانہ نماز شکریہ ادا کی اور سربسجدہ ہوکر دعا
مانگی ابھی آپنے سرسجدہ سے نہ اوٹھایا تھا کہ مردہ زندہ ہوا اور اوسنے کہا لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ
یعنی نہیں ہے کوئی معبود سوائی اللہ کے اور عیسیٰ روح اللہ ہیں۔ جنکے نصیب میں دولت ایمان کا
حاصل کرنا تھا وہ ایمان لائے اور اکثر نے جادو بتلایا اور بے ایمان ہی رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ جب کافروں نے ہجوم کیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان سے نازل ہوئے اور مہتر عیسیٰ علیہ
السلام کو آسمان چہارم تک لے گئے اور اونکو وہیں رہنے کا حکم دیا گیا کہ آلائش دنیا اونکے

ساتھ ہے حاشا و کلا بار نہ پاویں گے۔ اسکے بعد آپنے مہتر خضر علیہ السلام کی حکایت بیان فرمائی کہ اوکو حیات ابدی عنایت ہوئی ہے اور سبب اوسکا یہ ہے کہ اونہوں نے تمام انبیا و اولیا کو دیکھا ہے اور دیکھتے ہیں۔ اب نبوت بند ہوگئی ہے وہ اسواسطے زندہ رکھے گئے ہیں کہ آمتیان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اولیا کا حال دیکھیں۔ اور شرح و قصص گذشتہ اولیاء اللہ سے بیان کریں آپنے بعد ارشاد فرمایا کہ بعضوں نے کہا ہے کہ وہ اسوجہ سے زندہ رکھے گئے ہیں اور سکونت دریا کی اون کو دیگئی ہے کہ ڈوبتے ہوؤں کو بچاویں اور اونکی دستگیری کریں۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے۔ خلق اپنے اپنے مقام پر واپس گئی۔ الحمد للہ علی ذالک ؛۔

مجلس دہم۔ بروز جمعہ تاریخ ہیجدہم ماہ ذی الحجہ ۶۱۹ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی مولانا فخر الدین رزادی مولانا شمس الدین یحیی۔ مولانا شہاب الدین اور بہت صوفیائے کرام رحمہم اللہ حاضر خدمت تھے گفتگو دربارہ مہتر لوط علیہ السلام ہو رہی تہی حضور نے ارشاد فرمایا کہ مہتر لوط علیہ السلام بڑے خدا ترس پیغمبر تھے ہمیشہ عبادت حق تعالی میں مشغول رہتے۔ کسیوقت یاد الہی سے خالی نہیں رہتے تھے اونکی قوم نے نادانی کی اعلام کرنا شروع کیا آپنے اونکو بہت سمجھایا مگر وہ نہ آئے۔ چنانچہ عرائس البیان (قصص البیان) میں لکھا ہے کہ جبتک دس خصلتیں اون میں ظاہر ہوئیں اول شراب پینا۔ دوم رنگین و سرخ کپڑے پہننے۔ سوم اعلام کرنا۔ چہارم تنگ کپڑے پہننا۔ پنجم غولک کلمان بنانا۔ ششم کبوتر بازی کرنا۔ ہفتم غیبت کرنا۔ ہشتم راگ گانا مسخرگی کرنا۔ آوارہ کوچہ بکوچہ پھرنا۔ نہم ایک کا دوسرے کی شرم گاہ کو دیکھنا۔ دہم لوط علیہ السلام سے برابری کرنی۔ جب یہ خصلتیں اونمیں پیدا ہوئیں اللہ تعالی نے آسمان سے اوپر باران سنگ بھیجا۔ اور زمین کو حکم ہوا کہ انکو پکڑ لیوے وہ زمین میں دھنس گئے۔ یہ بیان فرماتے ہوئے حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوای ان خصائل کی ایک اور خصلت میری امت میں ہوگی وہ یہ ہوگی کہ عورتیں عورتوں

سے مساحقت (چپٹی بازی) کرینگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے کتب تفاسیر میں دیکھا ہے کہ
جب یہ زمانہ آویگا آسمان سے پتھر برسیں گے۔ وبا پھیلے گی نئی نئی بیماریاں پیدا ہونگی۔ فساد
عالم میں برپا ہوگا آپ یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ خواجہ ذکر اللہ بالخیر نماز میں مصروف
ہوگئے۔ خلق اپنی جای قامت کو واپس گئی۔ الحمد للہ علی ذالک ⁂

مجلس یازدہم۔ بروز پنجشنبہ پنجم ماہ صفر المظفر سنہ ۶۹۰ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی مولانا
برہان الدین غریب مولانا شمس الدین یحیی و دیگر اصفیای زمانہ حاضر خدمت تھے گفتگو ماہ صفر کے
بارہ میں ہو رہی تھی آپنے فرمایا ماہ صفر گراں مہینا ہے دنیا میں جس قدر بلائیں بنی آدم پر نازل ہوئی ہیں
وہ اسی ماہ صفر میں ہوتی ہیں۔ میں نے کتب قدیمہ میں لکھا دیکھا ہے کہ اس ماہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار
بلائیں نازل ہوتی ہیں پس تمام آدمیوں کو لازم ہے کہ اس مہینے کو طاعت الٰہی سے معمور رکھیں تا کہ
امان و عصمت خداوندی میں رہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
من بشرنی بخروج الصفر لبشرته بدخول الجنة ؛ یعنی جو مجھے خوشخبری دے اس امر کی کہ ماہ صفر
نکل گیا یعنی ختم ہوا۔ میں بشارت دوں گا اسکو دخول جنت کی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اسی مہینے میں بیمار ہوئے تھے کہ اسی بیماری سے انتقال فرمایا۔ اسکے بعد گفتگو دربارہ سلوک
واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ خواجگان چشت رحمہم اللہ نے سلوک کے پندرہ درجے قرار دیے ہیں منجملہ
انکے پانچواں درجہ کشف و کرامت کا ہے پس جس نے اپنی ذات کو مرتبہ پنجم میں ظاہر کیا وہ
حصول دیگر مدارج سے محروم رہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس راہ میں سالک چاہیے کہ وہ
اپنی ذات کو مرتبہ پنجم میں ظاہر نکرے ورنہ بادیہ ضلالت میں جا پڑیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ
شیوخ العالم شیخ کبیر فرید الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ مع شیخ الشیوخ بہاء الدین زکریا رح ہم سفر تھے
دریا پر پہونچے وہ دریا بیابان میں جاری تھا اور اوس مقام میں خوف ہندؤں کا بیشتر تھا۔ کشتی
موجود نہ تھی۔ جای اقامت نہ دیکھکر فکر لاحق حال ہوا کہ ٹھیرنے میں احتمال نقصان جان تھا
حضرت شیخ الاسلام نے یہ خیال کر کے پانو بر سوئے آب رکھا اور عبور دریا فرمایا۔ شیخ الاسلام

بہاؤ الدین زکریا اس پار کھڑے ہوئے متفکر تھے حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ نے اپنی روشن ضمیری سے حال شیخ بہاء الحق پر مطلع ہو کر فرمایا کہ یہ محل کشف کرامت ہے کہ اپنے کو دشمن سے بچاتا ہے۔ البتہ غیر محل میں کشف موجب نقصان ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ سنا بہت خوش ہوئے اور پانی میں قدم زنی کرتے ہوئے شیخ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اسکے بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ خود کو کشف کرنا نیک و بد دونوں طرح کا ہوتا ہے نیک اوسکے محل میں ہے اور بد غیر محل میں۔ اسجگہ کشف نیک تہا کہ موجب پناہ از دشمن تہا اسکے بعد گفتگو درباره حضرت جبرئیل علیہ السلام ہوئی - آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپکا پسینا سفید کس وجہ سے ہے اونہوں نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ نے مجہے کافور سے پیدا کیا ہے میں اپنی پیدائش کے بارہ میں خود متفکر تہا مگر یہ عقدہ مجہے اوس روز حل ہوا جس روز اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جاکر ہمارے حبیب نبی آخر الزمان کو لاؤ۔ میں گیا۔ آپ سوتے تھے۔ میں حضرت کے بالین مبارک پر کہڑا ہوا۔ ادب سے جگانا مناسب نہ سمجہا۔ فرمان حق ہوا کہ ای جبرئیل کف پائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیکر میں نے بحرمت تمام کف پائی مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا۔ آپ بیدار ہوئے۔ اوسوقت مجہے فرمان ہوا کہ آج تجہے پیدا ہوئے چہہ لاکہہ برس ہوئے ہیں اور حکمت تیرے وجود کو کافور سے بنانے کی یہ تہی کہ آجکے روز کف پائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دے کہ کافور کی سردی سے آپ بیدار ہوں۔

یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ اسجگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام کافور سے بنے ہیں۔ اسکے بعد گفتگو درباره بہیجنے درود شریف بر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ شب معراج کو میں نے ایک فرشتہ دیکہا کہ اوسکے پانسو موہنہ تہے اور ہر موہنہ میں زبان تہی وہ ہر زبان سے مجہپر درود بہیجتا تہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پہول سونگہنے والے کو لازم ہے کہ مجہپر درود بہیجے اللہ تعالیٰ اوس کو بے حد ثواب عنایت فرمائیگا - اسکے بعد ارشاد فرمایا

کہ جو شخص شراب میں ہول ڈالکر پیئے اوسکا ایمان جاتا رہتا ہے کیونکہ ہول ایک جزو ہے اجزار محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ لیس ڈرنا چاہیئے اور جس شخص نے قرآن شریف پڑھا وہ حرمت شراب سے واقف ہوا اور واقف ہوکر پینے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ بعد اسکے ایک شخص نے جو حاضر مجلس شریف تھا دریافت کیا کہ حضرت یونس علیہ السلام کے بطن ماہی میں رہنے کی وجہ بیان فرمائی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت یونس علیہ السلام پر آتش عشق ومحبت کا غلبہ ہوگیا تھا اور قاعدہ ہے کہ آگ کو پانی سے بجھاتے ہیں یہی سبب تھا کہ جو وہ شکم ماہی میں رہے۔ آپ یہ بیان فرمارہے تھے کہ اذان ہوئی۔ حضرت نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک

مجلس دوازدہم بروز سہ شنبہ یکم ماہ ربیع الاول سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ مجلس شریف میں مولانا عماد الدین مذکر اور مولانا شمس الدین یحیی اور مولانا برہان الدین غریب دیگر خادمان خانقاہ حاضر تھے اُسیوقت کئی درویش اور سفر سے آکر حاضر خدمت ہوئے۔ گفتگو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باب میں ہو رہی تھی اور اسی مجلس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا بھی ذکر خیر ہوا۔ الغرض خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ جس شب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے۔ آپکے چچا ابو طالب نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک شمع ہماری مکان میں اُترے اور کئی اقربا اپنے اپنے چراغ اوس شمع سے روشن کرتے ہیں اور بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ شمع سے چراغ روشن کرنیوالے ایمان لائے۔ منقول ہے کہ وقت تولد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپکی والدہ تنہا مکان میں تھیں۔ چراغ بھی گل تھا۔ یکایک تمام مکان منور ہوگیا اور جملہ ملکوت زمین وآسمان نے سر سجدہ میں رکھا کہ الٰہی رحمت عالمین دنیا میں پیدا ہوئے اسیوقت جملہ بُت سرنگوں ہوئے۔ اس معاملہ کی جسوقت آپکے دادا عبدالمطلب کو اطلاع ہوئی فوراً بستر خواب سے اوٹھکر دروازہ عبدالمطلب پر آئے اور دستک دی دروازہ کھلوا کر اندر آکر جناب رسالت پناہ کو دیکھا فوراً اپنی گود میں لیا اور پیشانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیکر کہا کہ یہ پیغمبر آخرالزمان ہیں جن کا وصف انجیل میں مرقوم ہے اور اوصاف سے آپکے کتب آسمانی مملو ہیں اُسیوقت ابو طالب بھی آئے اور با صد ہزار خوشی آپکو گود میں لیا۔ سر و پیشانی کو بوسہ دیتے

تھے اور اوسی وقت حضرت عبدالمطلب سے عرض کی کہ میں صاحب اولاد نہیں ہوں اگر حکم ہو آپکو اپنا فرزند قرار دوں۔ سب راضی ہوئے الغرض آپکے دونوں شانوں کے درمیان بخط نور یہ کلمات لکھے ہوئے تھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ درمیان آپ کے دونوں مونڈھوں کے مہر نبوت جلوہ گر تھی۔ راوی نے روایت کی ہے کہ اوس شب کو دو ہود یہ حال دیکھکر اپنے دلوں میں خفیہ ایمان لائے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ جس حجرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے ابتک موجود ہے۔ جو شخص اوس میں داخل ہوتا ہے اوسکے جسم سے بوئی عطر آتی ہے اور اوسکے کپڑے سات روز تک معطر رہتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب عمر مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چار برس کی ہوئی آپ لڑکوں میں تھے کہ جبرئیل علیہ السلام کو حکم خداوندی ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکوں سے علاحدہ لیجا کر اون کے سینہ کو چاک کرو اور تمام آلائش شکم سے دور کر کے مشک و عنبر بہشتی سے پر کردو۔ پس ایسا ہی کیا گیا بہشت سے عمدہ عمدہ خوشبوئیں حاصل کیں اور وہ آپکے شکم مبارک میں بھر دی گئیں۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ اے درویش آفتاب و ماہتاب کو جو نور دیا گیا ہے وہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل رائی کے دانہ کے برابر بھی نہیں ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش کون و مکان میں جسقدر اشیا رہیں اُن سب پر نام پاک حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ثبت ہے اور اون سبکو فرمان ہے کہ تا بہ نسبت نام مبارک آپ کا لیتے رہیں اور کہتے ہیں آسمان و زمین میں ایک ہی جگہ ایسی نہیں ہے کہ جس جا نام مبارک آپ کا نہ لکھا ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطالب کے ساتھ سفر میں جاتے حق تعالیٰ ابر کو فرمان کرتا کہ دھوپ سے آپکو بچاوے اور جسم اطہر پر سایہ فگن رہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ آپ جس قدر سامنے دیکھتے اُسی قدر پس پشت مبارک کی بھی دیکھتے تھے اور آپ کا معجزہ تھا کہ آپ بیداری اور خواب میں یکساں دیکھتے اور یکساں سنتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش آپکی شان اسقدر بلند ہے کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد بار کہا کہ اگر میں پیدا نہ کرتا آپکو۔ ہر آئینہ نہ پیدا کرتا زمین و آسمان کو اور نہ آسمان کو

مانگ لیا تھا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ای درویش فردائی قیامت حق تعالیٰ وہی کرے گا جو آپ کہیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنا حبیب فرمایا ہے اور محبت کا اقتضا یہی ہے اور یہ امر افراط کے سبب سے ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردہ زندہ کیا اونکو حکم ہوا تھا کہ نام مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیکر مردہ پر دم کریں پس حق تعالیٰ نے بہ برکت نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکے مردہ کو زندہ کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ زمانۂ حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک روز حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار سے مچھلی خرید کر لائے اور اوسکو بریاں کرنا چاہتے تھے اور وہ بریاں نہوتی تھی جسقدر لکڑیاں انبار خانے میں جمع تھیں کل جل گئیں مگر وہ مچھلی اپنی حالت اصلی پر تھی ذرہ ضرر اوسکو نہ پہنچا تھا یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو عرض کی گئی آپنے ارشاد فرمایا کہ اس مچھلی کو میرے روبرو لاؤ۔ الغرض وہ مچھلی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو لائی گئی آپنے اوس سے دریافت کیا کہ ای مچھلی کیا سبب ہے کہ تو بریاں نہیں ہوتی اور آگ تجھے نہیں جلاتی حق سبحانہ تعالیٰ نے مچھلی کو زبان دی اوسنے بزبان فصیح کہا کہ یارسول اللہ میں نے دریا میں ایک شخص کو دیکھا تھا کہ وہ آپ پر درود بھیجتے تھے آواز اوسکی میرے کان میں آئی تھی میں نے بھی اونکی موافقت سے الحمد ہٗ آپ پر درود بھیجا حق تعالیٰ نے بہ برکت درود کے آگ مجھپر حرام کر دی۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ہائی ہائی کر کے رو پڑے اور ارشاد فرمایا کہ الٰہی جس نے ایکمرتبہ تیری حبیب پر درود بھیجا تو نے آتش دوزخ اوسپر حرام کی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر دن میں کئی مرتبے درود شریف پڑھتے ہیں وہ کیونکر آتش دوزخ سے مخلصی پاوینگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر جبرئیل علیہ السلام نے ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول اللہ میں آپکی اور آپکی اولاد کی خدمت کرتا ہوں توقع میری یہ ہے کہ آپ فردائے قیامت میرے حق میں سفارش فرمائیں اور اوس روز مجھے فراموش نکریں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے ایکروز مہتر جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ فرشتے آسمان میں کس امر میں مشغول رہتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اے داؤد

جیسے کہ وہ پیدا ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد انکو حکم دیا ہے کہ تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نامحدود بھیجتے رہو ورنہ تمہارا نام جریدۂ ملکوت سے خارج کر دیا جائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے توبہ حضرت داؤد علیہ السلام کی قبول کرنی منظور کی حکم دیا کہ ای داؤد نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو میری درگاہ عزت میں شفیع لاؤ کہ تمہاری توبہ قبول ہو۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ان سب اسباب سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین و آسمان وما فیہما بطفیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہیں۔ اور آپ ان سب سے برتر ہیں۔ اسکے بعد گفتگو حضرت امیرالمومنین خلیفہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارہ میں واقع ہوگی۔ حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پیشتر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمان ہوگئے تھے اور اسکا ماجرا اس طرح سے ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسافرت تجارت سے تشریف لائے آپنے اسلام انپر عرض کیا اور ارشاد فرمایا کہ تم میری نبوت کا اقرار کرو اور خداتعالیٰ پر ایمان لاؤ کہ وہ ایک ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سنتے ہی کہا کہ صَدَقْتَ یارسول اللہ میں سچے دل سے گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول خدا ہیں اور اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ اسکے بعد حکایت بزرگی حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ حکایت بیان فرمائی کہ آپ چلے جارہے تھے ناگاہ ایک کیڑی آپکے پیر کے تلے آئی اور شدت درد سے اوس نے ایک آہ کھینچی آپکو اسکا حال معلوم ہوا۔ فوراً پیر اُٹھا کر دیکھا معلوم ہوا کہ کیڑی مرگئی ہے آپنے اوسکو اوٹھالیا اور اپنا مونہہ بطرف آسمان کے کرکے کہا کہ الٰہی اگر میری کچھ بھی تیری بارگاہ میں عزت ہے اس مورچہ کو زندہ کر۔ الٰہی یہ بات پوری کہنے بھی نہ پائے تھے کہ کیڑی زندہ ہوگئی۔ اسکے بعد حکایت اسی طرح کی اور بیان فرمائی کہ ایک دفعہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے محاسن شریف میں کنگھا کر رہے تھے کہ ایک بال آپکی ڈاڑھی کا ٹوٹا اور ہوا اُسکو یہودیوں کے قبرستان میں اوڑا لیگئی بہ برکت اوس بال کے تین روز تک عذاب اُن کافروں پر نہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز باہزاران خشوع وخضوع پڑھتے تھے کہ ستر ہزار

مقرب فرشتے واسطے نظارہ کے آتے اور جب تکبیر کہتے سب کے اندام میں لرزہ پڑ جاتا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھکر آستانہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوتے اور دیر تک چوکھٹ سے لگے کھڑے رہتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دولتخانے سے باہر تشریف لاتے آپ سے بغلگیر ہوتے اور دریافت فرماتے کہ ای ابوبکر اسقدر صبحدم کیوں آتے ہو۔ آپ جواب دیتے کہ یا رسول اللہ میں علی الصباح اسوجہ سے آتا ہوں کہ اول صبحدم روئی مبارک کی زیارت کرنیوالا میں ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخدا میں ابوبکر کی ڈاڑہی کی روشنی حجاب ظلمت سے تحت الثریٰ تک دیکھتا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسم تہی کہ آپ ہر شب ماہ رمضان المبارک میں اپنے چاروں یاروں اور حضرت حسن و حسین علیہما السلام کو ہمراہ لیکر جنگل میں تشریف لیجاتے اور مناجات کرتے اور آمرزش گناہانِ امت چاہتے۔ الغرض آخر شب میں جبرئیل علیہ السلام آتے اور کہتے ای محمد سرا و پرا و ہٹا فرمانِ حق ہے کہ میں بدلے ہر ایک موئے سفید ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہزار ہزار آدمی گنہگار تیری امت کے بخشدوں گا اور دوزخ سے آزاد کروں گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسکے بعد جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تہے یہی ندا آتی کہ بدلے ایک ایک موئے سفید ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہزاران ہزار امتی آپ کے آتش دوزخ سے رہائی پاوینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجرہ عائشہ صدیقہ رضہ میں تشریف فرما تہے۔ حکایت بزرگی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہو رہی تہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تجہے تیری باپ ابوبکر صدیق کی بزرگی میں ایک بات بتلاؤں وہ یہ ہے کہ نام اون کا قرص آفتاب پر لکہا ہے۔ جسوقت آفتاب طلوع ہو کر بالائے خانہ کعبہ آتا ہے او سجگہ کہڑا ہو کر کہتا ہے کہ اسجگہ سے زیادہ عالی درجہ مقام نہیں ہے یہاں سے نہ چلا چاہیئے جب وہ ایسا خیال کرتا ہے وہ فرشتے جو اوسپر موکل ہیں تیرے باپ کے نام کی سوگند دیتے ہیں کہ بحرمت اس نام کے جو تجہپر لکہا ہے یہاں سے گذار کر پس وہ گذرتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بابت

بزرگی صدیق اکبر سوال کیا کہ آپ بزرگی خلیفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی حکایت بیان فرمائی انہوں نے جواب دیا کہ میری یہ مجال نہیں جو آپکی بزرگی بیان کر سکوں۔ مجھے کئی برس مناجات کرتے ہوئے گذرے میں کہ کاشکے میں ایک بال ابوبکر رض کے سینے کا ہوتا۔ کیونکہ اون کے ایک ایک بال کے بدلے ہزار ہزار عاصی بخشے جاویں گے۔ اسکے بعد گفتگو فضل عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے باب میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ قصہ اونکے مسلمان ہونے کا یہ ہے کہ جس روز وہ مسلمان ہوں گے وہ یہود یان مکہ معظمہ کے پاس گئے اور اون سے کہا کہ اگر میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ گرفتار کر لاؤں پس مجھے تم کیا دو گے۔ اُن سبنے متفق ہو کر کہا کہ ہم تم کو اپنا حاکم بنائیں گے اور حکومت مکہ کی تمہاری اولاد میں پشت بہ پشت بطناً بعد بطنٍ قائم رکھیں گے۔ آپ اس بات کو سنکر روانہ ہوئے گھوڑے پر سوار اپنے بہن کے گھر کے متصل سے گذرے وہ اُسوقت تلاوت کلام اللہ کر رہی تھی سورہ طٰہٰ جو اُس روز نازل ہوئی تھی پڑھ رہی تھیں اُنہوں نے جب آواز سنی مکان کے دروازے پر گئے اور چپکے کھڑے ہوئے سنتے رہے۔ قرآن شریف کے سننے سے یک عالم ذوق و وجد آپ پر طاری ہوا کہ آواز دے کر دروازہ کھلوایا۔ اور ہمشیرہ سے کہا کہ راست راست بیان کر تو کیا پڑھ رہی تھی۔ اُنہوں نے انکار کیا آپنے تلوار میان سے کھینچ لی اور کہا اگر نہ بتلاویگی میں تجھکو جان سے مار ڈالوں گا اُنہوں نے مجبوراً بیان کیا کہ میں وہ کتاب پڑھ رہی تھی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے آپنے کہا کہ اے ہمشیرہ مجھے وہ اوراق دے کہ میں بھی پڑھوں کیونکہ اوسکے سننے سے ایک لرزہ میرے جسم اور دل میں ہوا ہے اونہوں نے کہا کہ اے عمر ابھی تم مسلمان نہیں ہوئے پلیدی تمہارے جسم اور دل تمہارا مملو ہے۔ جب تک تم آگے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر اقرار اونکی رسالت اور خدا تعالی کے واحد ہونیکا نکرو گے ہرگز حامل اس کلام پاک کے نہو سکو گے۔ آپنے یہ سنتے ہی اپنی ہمشیرہ سے کہا تم مجھکو اوس عالی جناب کی خدمت میں بھیجو کہ میں ایمان لاؤں۔ آپکی ہمشیرہ نے جواب دیا کہ اس حال سے تم وہاں چلنے کی سزاوار نہیں ہو کہ او جگہ تمام عاجزی اور خستگی کی ضرورت ہے چونکہ وقت اسلام لانے حضرت عمر رض کا قریب تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ بہتر ہے کہ میری مشکیں باندھ لو اور جس طرح سے

اوس بارگاہ میں چلنے کا دستور ہے لیجلو اور وہاں پہنچکر میری جانب سے عرض کرنا کہ بندۂ بگریختہ درگاہ
صمدیت حاضر خدمت ہوا ہے امیدوار ہے کہ اپنے لطف وکرم سے آپ اسکو قبول فرماویں الغرض آپکی
ہمشیرہ نے ایسا ہی کیا اور کشاں کشاں آپکی خدمت میں لے چلیں - یہاں اس واقعہ سے پیشتر
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا محمد عمر کو
ہم نے اپنی دوستی میں قبول کیا - آپ اُسپر اسلام عرض کریں - اس اثنار میں حضرت عمر رضہ بھی
حاضر ہوئے آپنے اسلام اُنپر عرض کیا وہ صدق دل سے ایمان لائے - اسکے بعد ارشاد فرمایا جب حضرت
عمر رضہ اسلام لائے اذان آشکارا دی گئی ورنہ اس سے پیشتر خفیہ دی جاتی تھی - آپکے مسلمان ہونے سے
اسلام میں قوت آئی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تنبیہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی رح میں لکھا ہے کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت اگر مجھہ سے پوچھا گیا کہ آپ ہمارے واسطے
کیا تحفہ لائے ہیں میں حضرت عمر رضہ کو پیش کروں گا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آپ نہایت عادل تھے
قصہ آپکے عدل کا مشہور ہے کہ آپنے لڑکے (ابو شحمہ) پر حد شرعیت جاری فرمائی اور خود اپنے
ہاتھہ سے دُرّے مارے کہ وہ ہنگام ضربات درہ انتقال فرماگئے اور یہ قصہ مشہور و معروف ہے اور
وہ اسطرح سے ہے کہ آپکے فرزند جنکا نام ابو شحمہ تھا انہوں نے شیطان کے بہکانے سے شراب پی
اور زنا کیا کہ اوس سے زانیہ کو حمل حرام رہا اور لڑکا پیدا ہوا - عورت اوس لڑکے کو حضرت عمر رضہ
کی خدمت میں حاضر لائی اور کہا کہ یہ آپ کا پوتا حرام سے ہے کہ ابو شحمہ نے مجھہ سے زنا کیا جس سے
یہ متولد ہوا آپ اوسی وقت مکان پر تشریف لے گئے اور ابو شحمہ کو پکڑ لائے اور دریافت حال کیا
اونہوں نے اقرار کیا آپنے پیش مسجد مدینہ منورہ صحابہ رضہ کے سامنے اُنکو خود اپنے ہاتھہ سے مارے
سو درے اونکو مار جانے چاہیئے تھے - ستر درّے لگے تھے کہ ابو شحمہ رض کا انتقال ہوا آپنے باقی تیس درّے
اونکے جسم مُردہ پر مارے جب حد شرعی کے اجرا سے فارغ ہوئے شکر خدا کا ادا کیا کہ الحمد للہ ابو شحمہ نے
آتش دوزخ سے خلاصی پائی - منقول ہے کہ آپنے اونکو اسی شب خواب میں دیکھا کہ جامہ سبز پہنے
ہوئے خلد بریں میں خراماں ہیں - ابو شحمہ آپکو دیکھتے ہی قدموں میں گر پڑے اور کہا اللہ تعالیٰ

آپ پر رحمت کرے کہ آپنے مجھے آتش دوزخ سے نجات دلوائی۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ قصہ عدل وانصاف حضرت عمر فاروق رضہ یہ تہا جو معرض بیان میں آیا۔ اسکے بعد گفتگو امیرالمومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ آپ یار سوم وداماد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دو لڑکیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یکے بعد دیگرے آپسے منسوب ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ اگر میری سو لڑکیاں ہوتیں یکے بعد دیگرے عثمان سے اون کا نکاح کرتا کہ تمام ساکنان زمین وآسمان اُنسے فخر کرتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس قدر مال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تہا اسقدر کسی اور کے پاس نہ تہا آپ حد سے زیادہ سخی تہے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ ایکروز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فراخی مال سے تنگ آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ یارسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں زیادتی مال ودولت سے ازحد تنگ آگیا ہوں کہ اکثر اوقات بوجہ کثرت کار عبادت نافلہ سے محروم ومجبور رہنا ہوتا ہے دعا فرمایئے کہ مال میرا کم ہوجاوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے استدعا اونکی قبول کی اور دعا کرنا چاہتے تہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمان حق ہے کہ آپ زنہار عثمان رضہ کے حق میں یہ دعا نہ فرماویں وہ اپنا مال میرے راستہ میں بہت صرف کیا کرتا ہے میں اوسکے مال کو زیادہ کرتا ہوں تاکہ خوب دستگیری درماندگان کرے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکمرتبہ بماہ رمضان المکرم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مع یاران رضی اللہ عنہم دعوت افطار کی تہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے حضرت عثمان رضہ تمام لوازم مہمانی بجالائے اور کما حقہ حق میزبانی ادا کیا بعد فراغت طعام ونشست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کہڑے ہوئے اور عرض کی کہ زہے سعادت زہے شفقت حضرت جو حضور نے غریب خانہ میں قدم رنجہ فرمایا شکریہ اسکا کیونکر ادا ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دولت خانہ سے مکان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ستر قدم تہا آپنے اسیوقت بطور شکریہ ستر غلام آزاد کیئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

معانہ اس امر سے نہایت خوش ہوئے اور حضرت عثمان رضؓ سے فرمایا کہ مقصود تمہارا حاصل ہوا۔ پھر حضرت عثمان رضؓ کے حق میں دعائی خیر و برکت فرمائی کہ مطلوب دینی و دنیوی اونکو حاصل ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ملک میں بے شمار لونڈی و غلام تھے ایکروز امیر المومنین رضؓ نے ایک لونڈی کی طرف میل کیا اور اوسکا ہاتھ پکڑکر اپنے تصرف میں لانا چاہتے تھے کہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اونکے نکاح میں تھیں دیکھا رشک سے لال ہوگئیں۔ اوسیوقت چادر اوڑھکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں اور روکر یہ حال بیان کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر بہت ناخوش ہوئے اور غصہ سے کہا کہ اسی وقت جاکر عثمان رضی اللہ عنہ کو راضی کرو ورنہ کل بروز قیامت دنیا میں تیرا مونہہ نہ دیکھوں گا۔ ادہر حضرت عثمان حیران و متحیر کھڑے تھے کہ دیکھئے اسوقت کیونکر معاملے ہو۔ اسی اثنا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی منکوحہ حضرت عثمان رضؓ اونکے پاس آئیں اور پیروں میں گر پڑیں۔ امیر المومنین متحیر ہوئے اور کہا کہ اے بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کیسا کرم ہے جو آپ اسوقت مجھ نحیف پر مبذول فرما رہے ہیں کجا آپکی شان اور کجا میری یہ قدم بوسی صاحبزادی نے جواب دیا یہ کرم میری جانب سے نہیں ہو بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ یہ بات سنکر نہایت خوش ہوئے اور اوسی وقت تین سو لونڈیاں بی بی ام کلثوم دختر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سر کا صدقہ کیا اور اونکو آزاد فرمایا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فردائی قیامت حضرت عثمان رضؓ کو اسقدر درجہ عظیم عطا ہوگا کہ تمام انبیا حیرت زدہ ہونگے اور حسرت کرینگے کہ کاشکے ہم عثمان ہوتے اور اس درجہ سے مشرف ہوتے۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ امیر المومنین و امام الاشجعین علی کرم اللہ وجہہ واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس لڑائی میں انبیا علیہم السلام پیشین درماندہ ہوتے یا وہ قلعہ فتح نہوتا تہا حق تعالی صورت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیدا کرتا کہ وہ حصار فتح ہوجاتا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلعم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جنگ غول بیابانی پر نامزد فرمایا امیر المومنین ایک عرصہ تک جنگ و جدال میں معروف رہے الا وہ قلعہ فتح نہوتا تہا ایک روز آپنے نعرہ بلند کیا کہ ہفت طبق آسمان و ہفت طبق زمین اوسکو سنکر لرز گئے

جسوقت وہ نعرہ گوش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا اسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور سورہ اخلاص لیکر آئے اور عرض کی کہ اس سورت کو آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجیں وہ اس سورت کو بہت پڑہیں انشاء اللہ تعالیٰ قلعہ فتح ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا وہ سورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک شبانہ روز ہی اس سورت کی مزاولت کی تھی کہ قلعہ فتح ہوگیا اور خوشخبری فتح کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بنتے ہوئے لوہا ہاتھ میں لیتے اور وہ نرم نہ ہوتا۔ نام پاک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا زبان فیض ترجمان پر لاتے اللہ تعالیٰ اونکے نام کی برکت سے لوہے کو موم کر دیتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جنگل میں تشریف لے گئے تھے اور آپکے ہمراہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سلمان فارسیؓ گئے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی رسم تھی کہ حضرت سلمان فارسیؓ سے مزاح کرتے تھے چنانچہ اوس روز آپ نے چند چھوٹے چھوٹے سنگریزے حضرت سلمانؓ کو مارے۔ یہ امر حضرت سلمانؓ کو ناخوش آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپکو شرم نہیں آتی کہ پتھر مجھے مارتے ہو باوجودیکہ میں نے آپکو کھلایا ہے یعنے جب آپ خورد سال تھے آپکی خدمت کی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ بات اونکی نہایت دشوار معلوم ہوئی آپنے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں کیا یاد کروں تم اوس معاملہ کو یاد کرو کہ فلاں بیابان میں میں نے تم کو پنجہ شیر خونخوار سے رہا کرایا تھا اور یہ ماجرا اسطرح ہوا تھا کہ حضرت سلمان فارسی رضؓ کسی جگہ مسافرت میں تھے کہ جنگل میں شیر سے مڈبھیڑ ہوگئی۔ شیر حملہ آور ہوا اور چاہتا تھا کہ صورت حضرت علی کرم اللہ وجہہ پیدا ہوئی آپنے شیر کو مارا کہ حضرت سلمانؓ کو پنجہ شیر سے رہائی ملی حضرت سلمان فارسیؓ نے یہ سنکر تسلیم کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان المبارک میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے موافق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے برای افطار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مع یاران مدعو کیا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمایا تشریف لائے اور افطار فرمایا جب افطار فرما چکے اور وقت رخصت ہوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فکر کیا کہ میرے مکان سے

دولت خانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اٹھارہ قدم ہے آپکی تشریف آوری کے شکریہ میں حضرت عثمان غنی رضہ نے ستر بردے آزاد کیے ہیں کہ مکان اُن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دولت خانہ سے ستر قدم دور تھا اسی خیال میں تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول اللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ مسجد سے اٹھارہ قدم اوٹھا کر حضرت علی کرم اللہ وجہ کے مکان پر تشریف لائے ہیں پس اسکے بدلہ میں اٹھارہ ہزار آدمی آتش دوزخ سے خلاص کروں گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت بریں میں چار نہریں جاری فرمائی ہیں۔ ایک پانی کی دوسری دودھ کی۔ تیسری شراب کی چوتھی شہد کی۔ مثل ابوبکر صدیق رضہ مانند پانی کے ہے کہ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اور مثال حضرت عمر رضہ کی مانند دودھ کے ہے بچہ کا دودھ سے زندہ ہے اگر اوسکو نہ ملے وہ نشو و نما نہیں پکڑ تا پس اسلام نے بھی حضرت عمر رضہ سے قوت پکڑی ہے اور مثال عثمان رضہ کے مانند شراب کے ہے کہ اوس سے نمازیوں کو قوت و فرحت حاصل ہوتی ہے اور مثال حضرت علی کرم اللہ وجہہ مانند شہد کے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہد میں شفار کھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے بہشت میں چشمے جاری کیے ہیں سلسبیل و زنجبیل و رحیق و کافور چنانچہ کلام مجید میں فرمان ہوتا ہے عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا، وَعَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ وَعَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا، وَاِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا، اسکے بعد فرمایا کہ ای درویش ابتدا ان چار کلموں کی عین سے ہے چنانچہ عتیق ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ و علی۔ رضی اللہ عنہم۔ پس دلیل اسکی ہے کہ جو شخص ان چاروں یاروں کو دوست رکھیگا اوسکو حصہ چاروں نہار سے ملیگا اور اللہ تعالیٰ اوسکو دوست رکھیگا چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے ان اللہ تعالیٰ اختار اصحابی علی العالمین سوی النبیین والمرسلین واختار من اصحابی ولبعث فجعلھم خیرا وھم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم یعنی تحقیق برگزیدہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کو تمام عالم پر سوا نبیوں اور مرسلوں کے اور اصحاب میں سے برگزیدہ چار تن کو اور کیا انکو بہترین صحابہ اور وہ ابوبکر عمر عثمان علی رضی اللہ عنہم ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بروز حشر میرے امت کے صادقین کو همراه ابوبکر اور امر معروف کرنے والوں

کو ہمراہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اور اہل حیا کو ہمراہ عثمان غنی رضہ اور دلیروں اور نیک آدمیوں کو
ہمراہ علی کرم اللہ وجہہ اور اہل علم کو ہمراہ معاذ بن جبل رضہ اور حافظانِ قرآن کو ہمراہ ابی بن کعب رضہ۔ اور
درویشوں کو ہمراہ ابی الدرداء اور اہلِ زہد کو ہمراہ ابی ذر اور شہداء کو ہمراہ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور
موذنوں کو ہمراہ بلال رضہ کے اوٹھاویگا اور وہ سب بہشت میں جاوینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک
اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی میری امت میں سے ستر
ہزار آدمیوں کو بے حساب داخل بہشت فرماویگا اور وہ لوگ کل دوستداران چار یار ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ابوبکر وزیری و القائم فی امتی بعدی و عمر حبیبی و
عثمان منی و علی اخی و صاحب لوائی یعنی ابوبکر وزیر میرا ہے اور بعد میرے میری امت میں قائم ہوگا
یعنی خلیفہ ہوگا اور عمر میرا دوست ہے اور عثمان مجھ سے ہے اور علی میرا بھائی اور صاحب لوا میرا ہے۔
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس وقت علی کرم اللہ وجہہ پیدا ہوئے ابوطالب اونکو اوٹھا کر بت کے پاس لیگئے اور دریافت
کیا اسکا کیا نام رکھوں او سمیں سے کچھ جواب نہ آیا۔ وہاں سے کعبہ میں لیگئے اور یہی سوال کیا آواز آئی کہ علی
نام رکھو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ علی نام رکھا ہوا پروردگار عالم کا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے جملہ پیغامبران کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ہے اور مجھے
اور علی کو ایک درخت سے پیدا کیا ہے میں بمثال اوس درخت کے تنہ کے ہوں اور علی اوسکی شاخ
ہے اور حسن حسین اوس درخت کے پھل ہیں اور اولاد و متابعت کرنے والے مثال پتوں کے ہیں
پس جو شخص تعلق پیدا کریگا اوسمیں سے کسی ایک سے وہ رہائی پاویگا دوزخ سے۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ شکم مادر میں تھے اور آپکی والدہ بتوں کی پرستش کیواسطے جاتیں اور سجدہ
کرنا چاہتیں آپ سر اوٹھا لیتے اونکے پیٹ میں درد ہوتا اور وہ سجدہ نکر سکتیں بغیر سجدہ کیئے واپس آتیں
اسکے بعد گفتگو والدین کی اطاعت کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ اے درویش خوشنودی
والدین خوشنودی خدا ہے اور قہر اون کا موجب قہر خدا جس فرزند سے اوسکے والدین خوش نہیں
اللہ تعالی بھی اوس سے خوش نہیں۔ اے درویش شفقت و رحمت والدین کی رحمت خدا تعالی ہے۔ اسکی ج

ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص قسمت درماندگی اپنے والدین کو شفیع لائے اللہ تعالیٰ اوسکی حاجت روا فرماتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے آثار اولیا میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ کوئی بزرگ قبرستان میں گئے اور اون کا گذر ایک قبر پر ہوا کہ اوسکے اندر سے آواز جزع و فزع آرہی تھی۔ یہ بزرگ اوس قبر پر کھڑے ہو گئے جب بنظر کی صاحب قبر کو عذاب میں مبتلا پایا وہ فریاد یا آماہ دیا آماہ کرتا تھا انہوں دعا مانگی الٰہی پردہ میری آنکھوں سے ہٹا دے کہ میں حال اوس شخص کا دیکھوں حق تعالیٰ نے یہ دعا انکی قبول کی وہ پردہ اونکی نگاہ سے اٹھا دیا گیا۔ اوس صاحب باطن نے اوسکو دیکھا کہ سخت ترین عذاب میں مبتلا تھی اور وہی سخن یا آماہ کہتا تھا اونہوں نے کہا کہ اللہ کا نام لے جو عذاب تیرا کم ہو اوسنے جواب دیا ای بزرگ حالت زندگی میں میری ماں تھی جب مجھے سخت تکلیف ہوتی تھی میں اوسکو پکارتا یاد کرتا وہ مشکل حل ہو جاتی۔ آرام سے مبدل ہوتی اسوقت بھی میں اوسی عادت قدیم پر قائم ہوں کیا عجب ہے جو مجھ سے عذاب موقوف کر دی وہ یہ بات کہنے نہ پایا تھا کہ عذاب موقوف ہوا اوسکو اوسکی ماں کے طفیل بخشدیا۔ یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا آرے ہمچنین است۔ ماں باپ کا نام لینے اور انکی محبت نگاہ کرنے سے دوزخ بخشی جاتی ہے خوشوقت وہ فرزند ہے جو اپنے والدین کا حق بجا لائے اور ذرہ بھر تجاوز نکرے بہشت زیر قدم اوسکے ہے۔ اسکے بعد گفتگو اس امر میں واقع ہوئی کہ تارک صلوٰۃ کو کھانا اور پانی نہ دینا چاہیے آپنے ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے من اعان تارک الصلوٰۃ بلقمۃ وشربۃ فقد قتل الانبیاء، ولہم ادم اٰخرہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اعانت کی بے نماز کی ایک لقمہ یا ایک چلو پانی سے اوسنے قتل کیا جملہ انبیا کو کہ اول اونکے آدم ہیں اور آخر اونکے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی آپ بھی نماز میں مصروف ہوئے خلق اپنے اپنے مقام کو واپس گئی۔ الحمد للہ علی ذلک

مجلس سیزدہم بروز چہارشنبہ تاریخ نہم ماہ جمادی الاول سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی گفتگو درباب اہل سلوک و درستی ہو رہی تھی اسرور مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحییٰ و مولانا فخر الدین زرادی و مولانا برہان الدین غریب و دیگر عزیزان اہل صفہ رحمہم اللہ حاضر خدمت تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ بعض مشائخ طبقات رحمہم اللہ نے سلوک کے سو مرتبے مقرر کیئے ہیں اور اون میں سترہواں درجہ کشف و کرامات

قرار دیا ہے پس جس نے اپنی ذات کو مرتبہ ہفتدہم میں کشف کیا وہ سعادت دیگر مراتب سے محروم ہو گا
مرد کامل وہ ہے جو اپنی ذات کو اس مرتبہ میں پوشیدہ رکھے کہ جمیع مراتب سلوک اسکو حاصل
ہوں لیکن شاہ شجاع کرمانی اور خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہما نے پچاس مرتبے سلوک
کے قرار دیے ہیں اور اس میں دسواں مرتبہ کشف وکرامت کا رکھا ہے اونکے نزدیک جو شخص نو
مراتب طے کر کے مرتبہ دہم میں داخل ہوا وہ کرامت دکھا سکتا ہے۔ مگر ہمارے خواجگان چشت
کے نزدیک پندرہ درجے ہیں اور اوس میں پانچواں مرتبہ کشف وکرامت کا ہے جو شخص اپنی ذات کو پانچویں
مرتبہ میں ہویدا کرے گا وہ بقیہ دس درجوں کو حاصل نہ کر سکیگا۔ ہمارے نزدیک مرد کامل ہے جسکو جمیع
مراتب ومدارج سلوک حاصل ہوں اور وہ اپنی ذات کو کشف نہ کرے۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر۔ یہ بیان
فرما رہے تھے کہ خواجہ شمس الدین یحییٰ نے زمین ادب چوم کر اور اجازت لیکر عرض کی کہ مشائخ متقدمین
نے سلوک کے جو سو درجے قرار دیے ہیں اور ہمارے مشائخ نے پندرہ مرتبے قرار دیے ہیں اسکا کیا
سبب ہے۔ جب بات ایک ہی ہے تو اسکے تفاوت کا کیا باعث ہے۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے
یہ سنکر ارشاد فرمایا کہ اسکا جواب مجھ سے سنو۔ انبیاء پیشین علیہم السلام کی عمر دراز ہوتی تھی ہزار
ہزار برس کی بعض بعض کی عمر ہوئی۔ اونکا مشاہدہ ومجاہدہ اونکی عمر کے اندازہ پر تھا البتہ نعمت
کم حاصل ہوتی تھی جس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے اور بعد گذرنے چالیس سال کے آپکو
نبوت عطا ہوئی اور بے شمار معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہوئے کہ اندازہ اوسکا نہیں
ہے اور عمر شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کم ہوئی فقط تریسٹھ برس کی عمر میں وصال نصیب
ہوا۔ آپکی نعمت تمام امت مرحومہ پر شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے مشائخ خواجگان چشت رضی اللہ
عنہم چونکہ مشائخ متاخرین ہیں انکو نعمت زیادہ عطا ہوئی ہے۔ مجاہدہ اور مشاہدہ جو اولیاء
متقدمین رحمۃ اللہ علیہم کو حاصل تھا۔ اتنا ہمارے مشائخ رحمہم اللہ کو حاصل نہیں کیونکہ عمر اونکی
اتنی نہیں ہوئی۔ لیکن نعمت اور کرامت بے اندازہ حاصل ہوئی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں جمیع
مراتب سلوک کو اونہوں نے طے کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہی حکایت ہے در بارۂ سلوک

زمانہ خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ میں آپکے روبرو ہوئی خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ
نے ارشاد فرمایا کہ مرد کامل راہ سلوک میں وہ ہے جو کل پندرہ مدارج تصوف طے کر جائے اور بالکل کشف و
کرامت کا اظہار نہ کرے اوس وقت اوسے استعداد حاصل ہوتی ہے کہ اگر اسکا سانس مردہ سے متصل ہو
البتہ مردہ زندہ ہو جاوے بفرمان خدای عزوجل حضرت خواجہ قطب الدین مودود رحمۃ اللہ علیہ یہ بیان
فرما رہے تھے کہ اُسیوقت ایک بڑھیا زار و نالاں خدمت شریف میں حاضر ہوئی اور رو کر عرض
کی کہ اس نحیف کے اکلوتے فرزند کو بادشاہ شہر نے بلا وجہ بموجب ناحق قتل کر ڈالا۔ اے خواجہ
آپ میرا انصاف فرمائیں۔ حضرت خواجہ مودود رحمۃ اللہ علیہ یہ سنتے ہی مع جمیع یاران اوٹھکر بیرون
تشریف لے گئے اور اوس لڑکے کی لاش سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اگر تو بلا وجہ و بے خطا مارا گیا
ہے پس بحکم خدای عزوجل کھڑا ہو جا۔ لڑکا اوسیوقت زندہ ہو گیا اور آپ نے اُسی وقت تمام
خلق اللہ اور ہم گفتگو کرنے والوں سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ رتبہ کمال فرد کا ہے جو تم نے دیکھا جب
مرد جمیع مدارج تصوف و سلوک طے کر جاتا ہے اُسکا مرتبہ سوای ذات باری تعالی کے کوئی نہیں جانتا
اسکے بعد گفتگو درباب درویشی ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس روز آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے خرقہ فقر قبول فرمایا۔ جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ دونوں جہان کی تمام اشیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے روبرو پیش کرے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام
موجودات ہر دو عالم پر نظر کی۔ محققین نے لکھا ہے کہ اول نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیا
پر پڑی دنیا نے اوسی وقت فخر کیا کہ میں افضل ہوں کہ سب سے پیشتر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی منظور نظر ہوئی ہوں۔ اسکے بعد عالم فقر پر آپکی نظر پڑی آپنے اوسکو قبول فرمایا جب
آپنے فقر کو قبول فرمایا فرمان حق ہوا کہ ہم آپکو دنیا بے حساب عطا کرتا ہیں قبول فرمائیے۔ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے جواب دیا کہ مجھے دنیا سے کچھ مطلب نہیں۔ میں نے فقر کو اختیاری طور سے
قبول کیا ہے۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ مشائخ طبقات رحمۃ اللہ علیہم اصلی زاہد اوس شخص کو
کہتے ہیں جو باوجود اموال و اسباب کے اوس میں رہ کر کنارہ کش رہے اور سب سے شامل ہو کر بار کر

اور جس کے پاس اسباب دنیا موجود نہ ہو وہ تارک نہیں بلکہ خود اوسکو دنیا نے چھوڑ رکھا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت شیخ شیوخ العالم خواجہ فریدالحق والدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کے سنا ہے فرماتے تھے کہ درویشی کے ستر مرتبے ہیں۔ اول مرتبہ اوسکا یہ ہے کہ اگر وہ زمین میں نظر کرے تحت الثریٰ تک دیکھے اور جب نگاہ بالا کرے حجاب عظمت سے گذر کرے۔ یہ پہلا مرتبہ ہے کہ درویشوں نے ان ستر درجوں سے زیادہ ستر ہزار درجے اور طے کیے ہیں اور روح اُن کی مقامات اعلیٰ کی سیر کرآئی ہے اونکے حالات اسطرح کے ہیں کہ کسیکے عقل و فہم میں نہیں آسکتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس طرح درویشی کے ستر ہزار درجے ہیں اسیطرح ستر ہزار عالم ہیں۔ درویش کو ان تمام عالموں سے واقف ہونا چاہیئے اگر وہ ان عالموں سے واقف ہو تو درویش ہے والّا فلا۔ اسکے بعد آپ آبدیدہ ہوئے اور روکر فرمانے لگے کہ اگر مایہ عمر کو ثبات ہوتا البتہ راز ہای پوشیدہ کھلتے مگر جب مایۂ حیات کم ہے اسی قدر درویشی بہت ہے کہ مرتبہ اول میں جب مراقبہ کریں گرد دو ہزار عالم کے پھر آویں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر وجود درویشاں اس عالم میں نہ ہوتا ہر آئینہ یہ عالم بلا سے تباہ ہو جاتا۔ قدم درویشاں موجب ردّ بلا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عہد حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام میں حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے موسے اگر جہان میں درویش نہ ہوتے ہر آئینہ زمین مالداروں کو نگل جاتی۔ ای موسیٰ جس جگہہ درویش ہیں باب رحمت و مغفرت اوس جگہ کشادہ ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ای درویش اگر تو دیکھے درویش ایک جگہ سے دوسری جگہ مہاجرت کرتے ہیں پس بتحقیق جان کہ اوس شہر میں بلا نازل ہونے والی ہے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ زمانہ گذشتہ میں ایک درویش ...... ملک گجرات کو تشریف لے گئے اونکے تشریف لیجانے سے پیشتر ملک گجرات میں ہر سال میں بلا نازل ہوتی تھی جس سال آپ تشریف لے گئے بلائے وبا نازل نہیں ہوئی اور نہ قحط ہوا۔ ہزار در ہزار خلقت آفت وبا و قحط سے امن میں رہی خلق کو اس امر سے تعجب و اسکر ہوا۔ والی اوس ملک کا از حد ہوشیار تھا اوسنے حکم دیا کہ اس شہر میں نو وارد کی تلاش ہو۔ جب تفحص

کیا صرف وہی بزرگ تو وارد تھے۔ اونکو وہاں کے حاکم کے روبرو لیگئے۔ حاکم نے بدرجہ کمال تعظیم کے بعد بٹھایا اور عرض کی کہ آپکے قدم ہمارے سر آنکھوں پر۔ ہر سال ہمارے ملک میں بلا نازل ہوتی تھی۔ اب آپ کی تشریف آوری سے ہم کو نجات ملی۔ یہ کہکر رائے (ہندو حاکم) مسلمان ہوگیا اور اوسکے ہمراہ بے شمار ہندو مسلمان ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قدم درویشاں ردّ بلا ہے۔ تمام بلائیں درویش کی ایک توجہ سے دفع ہوتی ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اُس تاریخ سے آجتک ملک گجرات میں وبائے عام نہیں پھیلی۔ مگر درویش کو لازم ہے کہ حق درویشی نگاہ رکھے اور حق درویشی کما حقہ بجالاوے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شہر میں جھوٹے درویشی کا دعوی کریں اور جھوٹ بولیں غیبت کریں۔ اوس شہر میں کسی طرح کی راحت میسر نہ ہوگی۔ اس کے بعد گفتگو دربارۂ اسلام واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ دعوائی اسلام نہایت آسان ہے مگر مسلمانوں کےسے کام کرنا نہایت مشکل ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ستر برس تک اپنے نفس کو طرح طرح کے مجاہدوں میں مشغول رکھا۔ کبھی ایک سال تک کبھی دو سال تک اسے پانی نہ دیا۔ لوگوں سے اون سے دریافت کیا کہ یہ کسطرح کے مجاہدے ہیں۔ اونہوں نے جواب دیا کہ مجھے مسلمان کہتے ہیں۔ کسقدر روا نہایت بات ہے کہ مجھے مسلمان کہیں اور میں مسلمانوں کےسے کام نکروں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہودیوں سے دریافت کیا گیا کہ تم مسلمان کیوں نہیں ہوتے اُنہوں نے جواب دیا کہ اگر مسلمانی یہ ہے جو تم برتتے ہو ہم کو مسلمان کہلانے سے شرم آتی ہے اور اگر مسلمانی وہ ہے جسکے عامل بایزید بسطامی ہیں ہم سے اسقدر مجاہدہ اور ریاضت نہیں ہوسکتی۔ حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر یہ فرماتے تھے کہ خواجہ قطب الدین منور ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور اونکے ہمراہ قوال تھے آپنے اونکی تعظیم کی اور بیٹھنے کو ارشاد فرمایا۔ حکایت دربارۂ سماع واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ سماع بہی سننا ہے۔ سننے والے کو لازم ہے کہ مستمع ہو جو گویندہ کہے اوسکو بگوش ہوش سنے اور تمام خیالات اوس سے متعلق رکھے کہ ایک وجد کا عالم اُس پر طاری

ہو۔ یہ کام صاحب درد کا ہے۔ اگر وہ شخص صاحب درد نہیں ہے اگر ہزار ہا اسرار دوست کے سُنے حاشا وکلا اسکو خبر نہ ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دعاگو جب حاضر خدمت حضرت شیخ الشیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز تھا آپکی زبان مبارک سے سنا کہ ایک مرتبہ خواجہ قطب الدین و خواجہ حمید الدین ناگوری اور خواجہ شمس الدین ترک اور مولانا علاؤ الدین کرمانی اور شیخ محمود موزہ دوز رحمہم اللہ علیہم یکجا تھے وہ وقت بیت باساحت تھا کہ خانقاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ میں سماع ہو رہا تھا سب عالم وجد میں تھے اوسی عالم میں اٹھ کھڑے ہوئے اور تین شبانہ روز رقص کرتے رہے۔ اپنے اجسام سے مطلق بے خبر تھے یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے سماع یہ تھا جو وہ بزرگ سنتے تھے۔ یہ سنکر شیخ عثمان سیاح نے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کی کہ قوال حاضر ہیں اگر حضور اجازت دیں تو وہ راگ شروع کریں آپنے منظور فرمایا۔ قوالوں نے راگ شروع کیا۔ یہی بیت سننے سے ایک حالت عجیب و غریب حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر پر طاری ہوئی جو اونکے حال سے مناسب تھی اور شیخ عثمان سیاح اور جمیع حاضرین مجلس پر خاص اثر ہوا۔ سب عالم تحیر میں کھڑے ہوگئے۔ رقص کرتے ہوئے حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر کے قدوم مبارک میں گرتے تھے اور ایسے مدہوش تھے کہ قلم کو یارا اسے تحریر نہیں۔ یہ حال وقت چاشت سے لیکر نماز شام تک رہا۔ بعد اسکے حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر اپنے محل سے بیٹھ گئے سب حضرات نے اپنے اپنے مقام پر قرار پکڑا آپنے خرقہ صوف شیخ عثمان سیاح رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمایا اور عطائے کلاہ خاص سے یہ نحیف مشرف ہوا وہ قصیدہ یہ تھا

غزل

ہزار سختی اگر بر من آید آسانست ❊ ز دوستی و ارادت ہزار چندانست ❊ سفر دراز نباشد بپای طالب دوست ❊ کہ خار دشت محبت گل است و ریحانست ❊ اگر تو جور کنی جور نیست دیدار است ❊ اگر تو داغ نہی داغ نیست درمانست ❊ نہ آبروی کہ گر خون من بخواہی ریخت ❊ مخالفت نکنم آن کنم کہ فرمانست ❊ گمان برند کہ در باغ دیدہ عشق گلے است ❊ نظر بہ سیب زنخدان و نار پستانست ❊ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس چہاردہم بروز یکشنبہ تاریخ بستم ماہ جمادی الاول ۶۹۰ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی گفتگو اسرار عشق میں ہو رہی تھی۔ اوس روز مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحیی مولانا فخرالدین زرادی اور مولانا برہان الدین غریب اور امیر حسن سجزی اور دیگر اصفیای زمانہ رحمۃ اللہ علیہم حاضر خدمت تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حفظ انوار و اسرار مولا کے واسطے حوصلہ وسیع ہونا چاہیے کہ اسرار دوست اس میں مسکن گزین ہوں کیونکہ جب پہلے ہی پہلے انوار دوست اوس شخص کے دل میں متجلی ہوں اور حوصلہ نہ ہو پس وہ اون اسرار (رازہا) کو ظاہر کرتا ہے اوس سے لوگ دیئے جانے بستر دیگر نہیں رہتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش راہ سلوک میں مرد کامل وہ ہے جو ذرہائی اسرار دوست جو اوسپر تاباں ہوں اون کا مطلق انکشاف نہ کرے۔ جو شخص اونکو منکشف کرے گا اوسکا حال موافق منصور حلاج کے ہوگا کہ اپنے تئیں تباہ و خراب کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ نے کسی دوسرے بزرگ کو خط میں لکھا کہ آپ ایسے شخص کے حق میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک قطرہ محبت سے چھلک گیا ہو انہوں نے جواب میں تحریر کیا کہ وہ شخص نہایت پست حوصلہ ہے۔ اس راہ میں ایسے مرد ہونے چاہئیں کہ سیکڑوں دریا نوش کر جائیں اور نعرۂ ہل من مزید مارتے رہیں۔ بارِ دیگر آپ کسی اہل سلوک سے ایسی بات دریافت نہ کریں ورنہ اپنی نادانی سے شرمندہ ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے کتب سلوک میں لکھا دیکھا ہے کہ اس راہ میں صادق وہ ہے کہ جو کچھ عالم غیب سے از قسم اسرار و بلا اوسپر نازل ہو وہ اوس پر صابر و راضی ہے چنانچہ کلام اللہ میں فرمان حق تعالی ہے رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۝ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مفسروں نے اس آیت کو درباب صابرین کہا ہے۔ درویش وہ ہیں جو بلائے دوست میں ثابت قدم رہیں اور صبر کریں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عاشق وہ ہے کہ جو حضور اور غیبت میں ایک ہی حال رہے اور کامل راہ سلوک میں وہ ہے جو باوجود اشغال دنیا دوست سے مشغول

اور جو کچھ اوسے حاصل ہوا وسکو ایثار کرے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ عبد اللہ سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے درباب کلاہِ چارترکی تحریر کیا ہے کہ اس کلاہ میں جو چار خانہ ہیں اون سے یہ مراد ہے خانۂ اول انوار و اسرار ہے۔ خانۂ دوم محبت و توکل ہے۔ خانۂ سوم عشق و اشتیاق ہے خانۂ چہارم خانۂ رضا و موافقت ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ای درویش کلاہ چارترکی پہننے والے کو لازم ہے کہ رعایت ان سب امور کی کرے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ طاقیہ مونس دوست ہے اور یہ راستہ کل عشق سے مرکب ہے۔ اس راستہ میں صادق وہ ہے کہ قدر طاقیہ کی جانے اور یہ نشان اہلِ طاقیہ کی ہے **شعر** در طاقیہ جملہ عشق و شوق است ہمہ ؂ سوگند بعشق او کہ شوق است ہمہ ؂

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الحق والدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کی رسم تھی کہ خواہ سو یا دو سو شخص آپکی خدمت میں ارادت کے واسطے حاضر ہوتے آپ اونکو بیعت سے مشرف فرماکر ہر ایک کو کلاہِ عنایت فرماتے اور ارشاد کرتے اگر اہنوں نے طریق خلاف اختیار کیا۔ یہ کلاہ انکی سزا دہی کے واسطے کافی ہے اور یہ اونکی کرامت بلیغ تہی کہ جس شخص کو آپ کلاہ عنایت فرماتے اوسکا قدم کبہی آپکے ارشاد کے خلاف نہ ہوتا تہا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ای درویش اہلِ طاقیہ کو کلاہ سزا کماحقہ دیتی ہے لیکن وہ نہیں جانتے کہ یہ امر کہاں سے ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جس نے حق طاقیہ (کلاہ چارترکی) ادا کیا وہ ہرگز اثر بیدولتی دنیا و آخرت میں نہ دیکھے گا۔ آپ یہ فرمارہے تہے کہ اذان ہوئی حضور نماز میں مصروف ہوئے۔ الحمد للہ علی ذلک ؂

مجلس پانزدہم بروز پنجشنبہ تاریخ دہم ماہ شعبان المعظم سنہ مذکور دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ گفتگو فضیلت ماہ شعبان میں ہو رہی تہی اوس روز مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحیی مولانا فخر الدین زرادی مولانا برہان الدین اور بہت سے عزیزان اہل صفہ رضوان اللہ تعالی علیہم حاضر خدمت تہے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس ماہ میں ایک مرتبہ درود آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم پر بھیجی اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے ثواب ایک ہزار نیکی کا اوسکے نامہ اعمال میں ثبت فرماتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوس شخص سے بے حد خوش ہوتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شب برات کو جملہ مومنین بخشے جاتے ہیں الا چند شخص اول آزار دہندہ مادر و پدر۔ دوم جادوگر۔ سوم شرابی چہارم قاطع الرحم۔ پنجم تارک الصلوۃ۔ ششم زناکار۔ ہفتم اغلام کنندہ ہشتم دروغگو نہم غیبت کرنے والا۔ دہم مصور۔ نہیں بخشے جاتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تمام خلق کو لازم ہے کہ اس شب جملہ معاصی وملاہی سے باز رہیں اور دوسروں کو بھی منع کریں کیونکہ یہ رات تمام رحمت ومغفرت کی ہے ورنہ اس سعادت سے محروم رہینگے۔ اسکے بعد گفتگو عارفوں کے بارے میں ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ منصور عمار فرماتے ہیں کہ عارفوں کے تین نفس ہیں ایک دنیا میں۔ دوسرا گور میں۔ تیسرا بہشت میں۔ نفس اول دنیا مرکب ہے حور وغلمان وولدان سے اور نفس گور میانہ ہے اور مصاحب ہے گور میں۔ مگر نفس سوم جو بہشت میں ہے آخر وقت تک مصاحب رہے گا۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ منصور عمار نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عارف خود چار چیزوں سے مرکب ہے آب۔ خاک۔ باد و آتش۔ باد و آب سے یہ مراد ہے کہ تمام ناخوشی اڑا لے جائے اور کسی شے کو آلودہ نہ کیے کیونکہ ہوا کا کام اڑانا اور پانی کا کام صاف کرنا ہے اور خاک سے یہ مراد ہے کہ جو کوئی اوسکے سپرد کیا جاوے اوسے زیادہ کرے نہ کم۔ اور آگ سے یہ مراد ہے کہ تمام اشیا جو اوس میں ڈالی جائیں اونکو خاکستر کرے الا اپنے تئیں نہ جلاوے۔ اسکے بعد کسی نے دریافت کیا حیلۃ مرحبا بھم من شئی کسکے حق میں خطاب ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے یعنے ای محمد صلعم جو بار شرع اٹھاوے اوسکا حساب تیرے ذمہ ہے اور جو شخص بار طریقت وحقیقت اوٹھاوے وہ میرے ذمہ ہے اوسکا حساب میں لونگا اور خود ہی بخشش کرونگا آپ یہ فرما رہے تھے کہ حضرت کے مریدوں میں سے ایک شخص نے گلہ اپنے مردمان خانہ کا کیا آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ ذکر نہ کرو جو کچھ تم درباب اپنے اہل وعیال کے خرچ کرتے ہو اوسکا حساب تم سے نہ لیا

جائیگا مگر خاوند کے عورت پر کئی حق ہیں چاہیئے کہ نیک تربیت کرے اول جہاں تک ممکن ہو اوسکو دکھ نہ پہنچاوے اگر وہ اوسکا کہا نہ مانے مارے مگر مونہہ پر نہ مارے اور اوس سے علاحدہ سووے چنانچہ کلام اللہ میں مسطور ہے وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ اور عورت کو لازم ہے کہ مرد کے مال کی حفاظت کرے اور کوئی شے خاوند کی بغیر اجازت نہ لے اور نہ کسی دوسرے کو دے اور نہ چھپاوے اور اپنے خاوند سے بڑھکر نہ بیٹھے اور عورت کو لازم ہے کہ کل کام بموجب فتوی شریعت کرے۔ روٹی لکاوے سوت کاتے کپڑے سیئے بال بچوں کی خدمت کرے اونکو دودھ پلائے۔ یہ کام کرنا احسان ہے ورنہ شوہر کو لازم ہے کہ ان کاموں کے کرنیکے واسطے نوکر مہیا کرے یا مزدوری سے کرائے۔ عورت مخیر ہے اگر کرے اسکا احسان ہے ورنہ اوسپر کچھہ واجب نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر راہ مروت سے کرے نسبت اوسکی ام المومنین فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے ہوگی اور حضرت خاتون جنت بروز قیامت اوسکی شفاعت فرماوینگی۔ اسکے بعد گفتگو دربارہ انصاف واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک شب سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ کو نیند نہیں آتی تھی ہرچند وہ بستر پر لیٹ گئے مگر پھر بھی نیند نہ آئی۔ خادموں کو بلاکر فرمایا کہ ہاں دروازہ پر جاکر دیکھو شاید کوئی حاجتمند کھڑا ہو۔ ملازمان نے مکان سے باہر جاکر دیکھا مگر کسیکو موجود نہ پاکر موافق حال کے عرض کی سلطان محمود خود اوٹھ کھڑے ہوئے اور باہر تشریف لائے کسیکو موجود نہ پایا۔ ایک مسجد متصل تھی وہاں گئے دیکھا کہ ایک شخص سر بسجدہ کہہ رہا ہے کہ الٰہی انصاف میرا محمود سے کر اسلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اوس مرد سے لپٹ گئے اور کہنے لگے تم کب میرے پاس فریاد لائے تھے کہ میں تمہارا انصاف کروں اگر میں نے تمہارے حق میں کوئی بے انصافی کی ہو از راہ مکرمت بیان ہو۔ اوس شخص نے کہا آپ سچ فرماتے ہیں لاکن آپکے شہر میں ایک مرد ہے وہ ہر رات میرے مکان میں آکر میری عورت سے تکرار کرتا ہے اور مجھہ میں استقدر قوت نہیں جو اوسکے فساد کو رفع کروں اگر آپنے میری داد نہ دی فردا قیامت آپکا دامن ہوگا اور میرا ہاتھہ سلطان محمود نے اوس شخص سے بعد بہت سی معذرت کے کہا کہ جس وقت

وہ شخص تیرے مکان میں آئے مجھے خبر دینا کہ تیرا انصاف کروں۔ الغرض بعد تین روز کے وہ شخص مفسد پھر آیا اور مکان میں فساد برپا کیا وہ شخص خبر لیکر آیا۔ سلطان اوسی وقت تیغ گلے میں حمائل کرکے اوسکے ہمراہ ہوئے گھر میں در آئے اور کہا چراغ گل کرو۔ اوس شخص نے چراغ گل کیا۔ سلطان نے قریب مفسد کے جاکر اوسکو جان سے مار ڈالا اور چراغ جلوایا اور اوس شخصکو دیکھکر الحمد للہ کہا اور ارشاد فرمایا کہ اگر کچھہ قدرے قلیل کہانا موجود ہو سامنے لاؤ۔ چند ٹکڑے سوکھے روٹیوں کے موجود تھے بادشاہ کے سامنے لائے گئے۔ سلطان نے اونکو کہا کر شکر خدا تعالیٰ ادا فرمایا اور اجازت طلب کی۔ اوس شخص نے کہا آپ مجھکو اون رموز سے مطلع فرماویں جو اس درمیان میں واقع ہوئے۔ سلطان نے جواب دیا کہ میں نے داخل ہوکر جو چراغ گل کرنیکو کہا اوسکا سبب یہ تھا کہ شاید کوئی شخص میرے اقربا یا عزیزوں میں سے ہو کہ پھر دیکھنے سے اوسے شرم دامنگیر ہو اور مجھے خیال ہو اور میں اوسکو سزا نہ دوں اور جو چراغ طلب کیا اوسکا یہ باعث تھا کہ میں نے چاہا کہ اوس شخص کو دیکھوں کہ کون ہے۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ بیگانہ ہے بلکہ اس شہر کا رہنے والا نہیں ہے شکر خدا کا کیا اور کہانا اس وجہ سے طلب کیا کہ میں نے اوس روز عہد کیا تھا کہ جبتک تیری داد نہ دوں گا کہانا مطلق نہ کہاؤں گا۔ اب جب فریاد کو پہونچ چکا شدت جوع سے کہانا طلب کیا۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور ارشاد فرمایا کہ انصاف یہ تھا یہی وجہ تھی کہ اون ایام میں خیر و برکت تھی اب ایک ذرہ کے برابر انصاف نہیں ہے۔ آپ یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی حضور تہیہ نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک

مجلس شانزدہم بروز دوشنبہ پنجم ماہ مبارک رمضان سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی اس روز مجلس مبارک میں مولانا شمس الدین یحیی۔ مولانا فخر الدین زرادی مولانا برہان الدین اور بہت سے یاران عظام رحمۃ اللہ علیہم حاضر خدمت شریف تھے گفتگو دربارہ فضیلت ماہ رمضان و محبت انبیا و اولیا میں جمع ہو رہے تھے اوسیوقت شیخ عثمان سیاح و شیخ حسین شمیم

شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ مع چار نفر درویش جو خاندان چشت سے تھے تشریف لائے اور متصل حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر بیٹھ گئے آپنے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان المبارک میں ہر گھڑی ایک لاکھ عاصی آتش دوزخ سے رہائی پاتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کوئی نماز تراویح سے فارغ ہوتا ہے اسکے ہزار فرشتوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ طبقہ ہائی رحمت اس شخص کے سر پر سے نثار کریں۔ اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز تراویح پڑھنے والا گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے کہ گویا اپنی ماں کے پیٹ سے اسیوقت پیدا ہوا اور ہزار نیکیاں اسکے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور بعدہ ہر حرف کے جو وہ نماز میں پڑھتے ہیں ایک حور اسکو مرحمت ہوگی اور بدلے ہر رکعت کے ایک محل مروارید ناسفتہ کا عطا فرمایا جاے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ای درویش تمام مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس ماہ کو بڑا محترم اور از بس غنیمت جانیں اور ذکر یار حقیقی میں مشغول رہیں اور اکثر اوقات تلاوت قرآن مجید کریں۔ اس مہینے میں قرآن شریف کے ہر حرف کے بدلے ثواب ایک بردہ کے آزاد کرنے کا ملتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ ماہ رمضان المبارک میں ہر روز دو قرآن ختم فرماتے تھے اس حساب سے ایک مہینے میں ساٹھ ختم قرآن شریف ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا وظیفہ مقرریہ تھا کہ ہر روز ماہ رمضان المبارک میں چار ختم قرآن شریف فرماتے تھے بلکہ دو چار سیپارہ اور زیادہ پڑھتے تھے اس حساب سے آپ ماہ رمضان المبارک میں ایکسو بیس یا بائیس قرآن ختم فرماتے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بغیر اسقدر مجاہدہ اور ریاضت کے کسیطور سے مشاہدہ حال نہیں ہو سکتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ شیوخ کبیر قدس اللہ سرہ العزیز کی رسم تھی کہ ماہ رمضان المبارک میں ہر شب دو قرآن شریف ختم فرماتے تھے اور آخر عمر تک آپکا یہی حال رہا اسکے بعد بزرگی حضرت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فریدالحق والدین رحمۃ اللہ علیہ میں حکایت بیان فرمائی کہ خود شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز بیان فرماتے تھے کہ وقت مسافرت ملک کرمان میں میں شیخ احدالدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقی ہوا اور چند روز انکی صحبت میں رہا ایکروز ہم دونو صحن جماعت خانہ میں متمکن تھے

کہ چار نفر درویش صاحب نعمت و صاحب جمال آئے اور بعد سلام مصافحہ کر کے بیٹھ گئے اور گفتگو دربارۂ کرامت کرنے لگے۔ ایک نے کہا کہ ہم میں جو صاحب کرامت ہوں کرامت دکھلائیں سب نے شیخ اوحد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب اشارہ کیا کہ صاحب خانقاہ یہی ہیں انہیں سے ابتدا ہونی چاہیئے الغرض شیخ احد الدین کرمانی نے ارشاد فرمایا کہ والی اس شہر کا مجھ سے عقیدہ ناقص رکھتا ہے آج وہ میدان میں برائے چوگان بازی گیا ہے عجب ہے جو سلامت آوے جونہی یہ الفاظ زبان مبارک خواجہ اوحد الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سے نکلے تھے۔ اُسیوقت آپکے ایک مرید نے آکر ذکر کیا کہ والی شہر بنا گھوڑے سے گر کر مر گیا سب حاضرین مجلس کو حیرت ہو گئے اور قرار کرامت حضرت کا کیا۔ اسکے بعد مجھ سے رجوع ہو کر کہا کہ آپ بھی کوئی کرامت دکھاویں میں نے اون سے آنکھیں بند کرنیکو کہا اونہوں نے آنکھیں بند کیں جب آنکھیں کہولیں اپنے تئیں خانہ کعبہ میں پایا اوسوقت اقرار کیا کہ مرد ایسے ہوتے ہیں یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت شیخ شیوخ العالم قدس سرہ العزیز نماز صبح وضوء عشاء کعبہ میں پڑھتے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز حضرت شیخ شیوخ العالم رضی اللہ عنہ مع شیخ جلال الدین اوچی رحمۃ اللہ علیہ یکجا بیٹھے تھے ایک درویش نے آکر سوال دہی کا کیا دہی اوسوقت موجود نہ تھا آپنے شیخ جلال الدین اوچی سے مخاطب کر فرمایا کہ اس درویش سے کہدیجیئے کہ فلاں جگہ جا کر دہی لے آوے اوسجگہ سوائے پالی کے دوسری شے نہتی الغرض اوس سائل سے یہی کہا گیا وہ متعجبانہ استعجام پر گیا جملہ آب ہی پایا آپ یہ بیان فرما رہے تھے کہ حسن بالا و برہان قوال آئے آپنے اجازت دی کہ راگ شروع کریں بمجرد آغاز سماع حضرت خواجہ شیخ عثمان سیاح از خود وارفتہ ہو گئے چنانچہ انکو اپنے اجسام کی بہی خبر نہ تہی جب ہوش میں آئے ملبوس خاص شیخ عثمان سیاح کو عطا فرمایا اور دستار مجھے مرحمت ہوئی۔ وہ روز نہایت باراحت تھا قوال یہ غزل گاتے تھے **غزل** آن مطرب از کجاست کہ برگفت نام دوست ÷ تا جان وجامہ بذل کنم من بنام دوست ÷ دل زندہ میشود بامید وفای یار ÷ جاں رقص میکند بسماع کلام دوست ÷ تا نفخ صور باز نیاید زخویشتن ÷ ہر کو فتادہ مست زشرب مدام دوست ÷ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دوستی انبیا و درویشان بہتر از عبادت ہزار سالہ ہے۔ مرد کو لازم ہے کہ ہمیشہ اپنی اوقات انکے ذکر خیر سے معمور رکہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب فقیر دو ستان

کو زمین نی نگلا اور وہ خسف ہوتا ہوا زمین چہارم کی سرزمین میں پہنچا وہاں کے باشندگان نے اوس سے دریافت کیا کہ تم کسکی قوم سے ہو اور کس وجہ سے اس عذاب میں مبتلا ہوئے قارون نے کہا کہ میں قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام مبارک اوسکی زبان پر آتا تھا کہ اسیوقت فرمان ہوا کہ اوسنے نام ہمارے دوست کا اپنی زبان سے نکالا اب یہ خسف نہ ہو۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکرہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ عاصیوں کے دلکو اس امر سے ڈھارس ہوتی ہے کہ دشمن اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے نام لینے سے تخفیف عذاب پاتا ہے پس دوست جو تمام عمر دوستی میں رہا اور ہمیشہ دوستان خدا کا ذکر کرتا رہا اگرچہ عاصی مرادہ مستحق نجات کیونکر نہوگا اور آتش دوزخ میں کیونکر جلیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے محبۃ الانبیاء عبادۃ ستین سنۃ۔ یعنے دوستی انبیاء برابر عبادت ساٹھ سال کے ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ ابو علی دقاق رح نے فرمایا ہے کہ جو شخص ذکر انبیاء بہت کرتا ہے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ذاکر کے سر پر سے طبقہائی نور نثار کرو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حکیم لقمان رح نے کہا ہے کہ جو شخص انبیاء و اولیا کو دوست رکھتا ہے اور مدام انکا ذکر کرتا رہتا ہے فرشتگان زمین و آسمان کو حکم دیا جاتا ہے کہ اوسکے نامۂ اعمال میں سے تمام بدیاں حک کرو اور جس قدر جگہ باقی ہے اوس میں حسنات لکھدو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایسے شخصکو بہشت میں مدارج علیا حاصل ہونگے۔ آپ یہ فوائد بیان فرماکر مشغول ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس ہفدہم بروز شنبہ تاریخ پنجم ماہ محرم ۶۵۱ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ گفتگو دربارۂ فضیلت ماہ محرم و امام حسن و امام حسین علیہما السلام میں ہو رہی تھی اوس روز مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحییٰ مولانا فخرالدین زرادی مولانا برہان الدین غریب اور شیخ نصیر الدین محمود رحمہم اللہ حاضر خدمت تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ ماہ نقل حضرت شیخ شیوخ العالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شب آپ نقل فرمائینگے آپنے تین مرتبہ نماز عشا پڑھی اور ہمیشہ یہی فرماتے تھے کہ دیکھا چاہیے کہ بار دیگر نصیب ہو یا نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت شیخ شیوخ العالم کا وصال سجدہ میں ہوا اور جسوقت آپ کا انتقال ہوا آسمان سے آواز آئی کہ مولانا ئے فرید نے انتقال فرمایا اور مقامات قرب میں داخل ہوگئے

آپ یہ بیان فرماتے تھے اور روتے تھے جب یہ ارشاد فرمایا کہ انتقال فرمایا زور سے رونے لگے کہ بیہوش
ہو گئے آپکے گریہ سے تمام حاضرین پر ایک خاص اثر تھا۔ سب زار زار روتے تھے جب ہوش ہوا فرمانے لگے
کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص عاشورہ کے ایام میں ایک روزہ رکھے اوسکو ثواب عبادت روزہ
نفل یکسالہ کا ملتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص بروز عاشورا سات قسم کے دانے پکا کر خیرات کرے
اوسکے نام نیکی لکھی جاتی ہے اور اُسی مقدار سے بدیاں حک ہوتی ہیں۔ اسکے بعد گفتگو دربارہ پیدائش
حضرت خاتون قیامت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جس شب بی بی فاطمہ
رحم مادر میں قرار پکڑینگی اوس سے اگیرہ روز پیشتر حضرت جبرئیلؑ ایک سیب بہشتی لائے اور آنحضرت صلعم
کی نذر کرکے کہا کہ اس سیب کو آپ تنہا نوش فرمائیں کسیکو تقسیم نکریں آنحضرت صلعم نے ایسا ہی کیا قضارا اوسی
شب آپ ام المومنین حضرت خدیجہؓ سے ہمخواب ہوئے کہ بی بی فاطمہؓ عالم وجود میں آئیں اس سے مفہوم
ہوتا ہے کہ پیدائش بی بی فاطمہؓ کی خاص بہشت سے ہے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھوں میں
آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ حال بی بی فاطمہؓ کے جگر گوشوں کا سبکو معلوم ہے کہ ظالموں نے اونکو دشت کربلا میں
بھوکا پیاسا شہید کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے کتب سیر میں لکھا دیکھا ہے کہ جسوقت امیر المومنین
حسن و حسین علیہما السلام گہوارہ میں روتے اور بی بی فاطمہؓ کسی کام میں ہوتیں جبرئیلؑ کو حکم ہوتا کہ گہوارہ
صاحبزادوں کا ہلائیں کہ وہ آرام سے سو رہیں۔ جبرئیل علیہ السلام گہوارہ ہلاتے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ بروز شہادت امام حسین علیہ السلام تمام عالم تاریک ہو گیا تھا بجلی چمکتی تھی۔ آسمان میں لرزش اور زمین کو جنبش
تھی فرشتے غضب میں تھے اور بار بار اجازت چاہتے تھے کہ اگر ہم کو حکم دیا جائے ہم تمام اعداء دشمنوں کو تباہ
کریں اوسوقت اونکو حکم ہوا کہ تم کو کچھ واسطہ نہیں۔ تقدیر اسی طرح سے تھی۔ میں جانوں اور میرے دوست
تم کو کچھ غرض نہیں۔ بلکہ میں کل بروز قیامت انصاف ان ظالموں کا انکے ہی کراؤں گا جو کچھ
امام حسین علیہ السلام اون کے حق میں حکم صادر فرمائینگے ویسا ہی ہوگا۔ یہ فرماکر حضرت خواجہ ذکراللہ
بالخیر رونے لگے اور ارشاد فرمایا کہ خاصہ خاندان نبوت کا جوانمردی ہے کیا عجب ہے جو صاحبزادے
علیہما السلام اونکی شفاعت کریں اور اونہیں بخشوا لیں۔ لیکن از روئے ظاہر اون بدبختوں کو آتش دوزخ

سے رہائی نظر نہیں آتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ روز قیامت تمام عاصیوں کو سپرد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کریگی آپ اونکو بخشدیگی اور ماجرائی کربلا کا عذر کیا جائیگا اور فرمان ہوگا کہ آپ سر خون سے درگذر فرمائیں ہم اسکے بدلے میں تمہارے والد کی تمام امت بخشتے ہیں۔ پس حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا یہ سنکر دعوائے خون سے باز آئیں گی اور تمام عاصیان امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آتش دوزخ سے خلاصی ملے گی۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ آج کے روز عرس حضرت شیخ شیوخ العالم کا ہے حلوا اور طعام موجود ہے فقرا و مساکین کو تقسیم کرنا چاہیئے۔ آپ کا یہ حکم ہوتے ہی حلوا و طعام خرچ کیا گیا۔ اسکے بعد سماع شروع ہوا ایک رات دن تک یہ مجلس قائم رہی حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر اور درویشوں کو مطلق اپنے حال سے خبر نہ تھی۔ دوسرے روز اسی وقت ہوش میں آئے قوال یہ بیت گاتے تھے۔ **نظم** ترا سماع نباشد چو سوز عشق نبود ÷ گمان مبر کہ برآید زخام ہرگز دود ÷ چہ ہر چہ میرسد از دست دوست فرقے نیست ÷ میان شربت نوشین و تیغ زہر آلود ÷

تمام شد رسالہ راحت المحبین باذن عزوجل

الحمد للہ کہ بتوفیق ایزدی و اعانت فیض سرمدی ترجمۂ ایں سلوک اسرار الٰہی وایں فوائد الا نامتناہی وایں جواہر زواہر گنج الہام ربانی وایں دُرر غُرر فضل علوم مبانی از تصنیفات سلطان المشائخین برہان العاشقین سراج الاولیا تاج الاصفیا ختم المشائخ والاولیا وارث الانبیا والسلوک والابنیا حضرات خواجگان چشت رضی اللہ عنہم بتاریخ ۲۶۔ شہر جمادی الثانی ۱۳۱۰ھ از ہجرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم باتمام رسید امید از قاریان ترجمہ ہذا آنکہ ایں بی بضاعت کمترین فقیر پر تقصیر غلام احمد عفی اللہ عنہ مترجم ایں فوائد بے بہا را از دعای خیر محروم نہ فرمایند۔

اللھم افتح لنا بالخیر واختم لنا بالخیر واجعل عواقب امورنا بالخیر بیدک الخیر انک علی کل شیءٍ قدیر برحمتک یا ارحم الراحمین ۵۰۰۵

اطلاع مندرجہ ذیل کتابیں صرف مولوی غلام احمد خاں ترجمان مترجم کتب تصوف مقام جھجر ضلع رہتک سے ملینگی

سوانح عمری

سراج السالکین صدر العارفین مولانا مولوی غلام محمد صاحب
ادام اللہ فیوضہم کی سوانح عمری ہے جسکو مصنف نے
خود تحریر فرمایا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴ر

عشرۂ کاملہ عربی

ارباب عقیدت و اصحاب طریقت اس نسخہ نایاب کے عرصہ دراز
سے طالب تھے اور یہ نسخہ مبارک بصرف زر بسیار بھی بمشکل دستیاب
ہوتا تھا۔ اس عاجز نے بلاد ہند سے بصرف زر کثیر چند نسخہ جات
قلمی حاصل کرکے بعد صحت طبع کیا ہے۔ علم تصوف میں یہ کتاب
تصنیف لطیف حضرت خواجہ ثانی فی اللہ باقی باللہ
شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ عمدہ متن ہے
تمام مسائل تصوف پر محتوی ہے اسکے دیکھنے کے بعد اور
کتاب کے معائنہ کی ضرورت نہیں ہے کی بخط نستعلیق خوشخط چھپوائی
مفیدہ بر کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸

شفاء الامراض عربی

مع ترجمہ اوعیات میں اسم بامسمے کتاب ہے جامع اسکے حضرت
خواجہ باقی باللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اکمل اولیاء ہند ہیں۔ یہ
وظیفہ کریمہ جو سات روز میں منزل بمنزل موافق دلائل الخیرات
و جواہر القرآن پڑھا جاتا ہے ازالۂ امراض و رہائی از دست
ہجوم افکار کے لیے خاصیت اکسیر و کبریت احمر رکھتا ہے۔
گرفتاران امراض مزمنہ و طالبان صحت کو اس کتاب کی طرف
رجوع کرنی چاہیے کہ لا یرد القضاء الا الدعاء حدیث شریف
میں آیا ہے بخط نسخ مع اعراب نہایت خوشخط بتقطیع موزوں
بغرض افادۂ عام قیمت برائے نام۔ ۸ر

غرائب الفوائد فارسی

از تصانیف حضرت قطب عالم شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ
علیہ کاشف رموز و معانی اشعار متصوفہ ہے جسکے مطالب و معنی
سے معمولی لیاقت کے طالب علم تو کیا اچھے اچھے عالمان دین
بھی قاصر تھے اور اسی وجہ سے ان سر رہائی کے قائلین پر فتویٰ لگا کے
کفر دیے گئے اور جان انکی جاتی رہی۔ اس کتاب میں نہایت شرح
بسط سے ایسے جملہ اقوال و اشعار کے معانی بعد رفع شکوک
درج ہیں کہ عقل حیران ہے۔ اور حضرت مصنف کے علامہ
ہونے کے واسطے دلیل کافی ہے۔ قیمت ۴ر
رشد نامہ بزبان فارسی محشی جو اسی نایاب۔ نام ہی مطابق
بمضمون کتاب ہو رہا ہے۔ یہ رسالہ بھی حضرت قطب العالم
شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے عمدہ کتاب ان لوگوں
کے جو بابی معرفت کے واسطے قابل خرید ہے۔ قیمت ۶ر

مثنوی مخزن گنج راز۔ شیخ عبد الرحمان نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ جو
اکمل اولیائی ہند سے ہیں اور انکا خاندان نوشاہیہ معروف ہے۔ یہ انکی
تصنیف لطیف ایک نادر مجموعہ ہے بالکل نایاب صرف ایک ہی نسخہ قلمی خوشخط
و صحیح دستیاب ہوا جو طبع کیا گیا۔ اس نسخہ شریف کا نام ہی اسکی
تعریف کے لیے کافی ہے اور تصدیق کے واسطے مطالعہ کتاب وافی ہے
دریائے معرفت الٰہی اس مثنوی کے ذریعہ سے کوزہ میں بند کیا ہے طالب
کی تمہید اور شرح کیلئے دفتر درکار ہیں الا مختصر نہیں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں
رکھا ہے شرح کے موافق جملہ متعلقات کا حاشیہ کیا ہے۔ عجب کاشف اسرار
الٰہی مثنوی ہے۔ خود مصنف ہی دیباچہ میں فرماتے ہیں سنو کہ شنید
این صحیفہ شاد گردد بالیقین ٭ زانکہ دروی کشف اسرار رب العالمین
قیمت باوجود حجم معقول ۱۲ر

صحائف سلوک۔ فارسی۔ از کلام معرفت التیام فرد الحقیقت سراج
الواصلین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی خلیفہ اعظم و صاحب دوحضرت
محبوب رب العالمین سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہم قابل
خرید و لائق دید کتاب ہے۔ اس میں جملہ رقعات حضرت مقدوم الذکر ہیں
جو آپ نے اپنے خلفائی راشدین و مریدان با اعتقاد کو تحریر فرمائے تھے۔
عبارت سلیس پر رقت موافق سینہ انور حضرت مصنف انوار اسرار
الٰہی مصیر ہے۔ مضامین تصوف و شرح شریف نہایت عمدگی سے
ادا کیے گئے ہیں نہایت مفید و نافع برای خواص و عوام کتاب ہے۔
ایک جلد ضرور طلب فرمایئے۔ قیمت ۸ر۔

ارشاد الطالبین فارسی۔ محشی۔ ہم پلہ کشکول شریف۔ اس نسخہ
نایاب میں حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ نے ان
اذکار کا بوضاحت تمام ذکر کیا ہے اور ترتیب لکھی ہے جو اپنے پیر و
مرشد حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی رح اپنے مریدان
با اعتقاد کو تلقین فرماتے تھے۔ قیمت ۴ر

مناقب سلیمانی عجیب کتاب ذکر حالات و عادات وغیرہ حضرت مولانا
فخر الاولیاء خواجہ خواجگان خواجہ سلیمان چشتی تونسوی نور اللہ مرقدہ
جامع و مستفید کتاب ہے۔ ایک ہی کتاب ہے جو حالت حیات میں حضرت
فخر الاولیاء میں لکھی گئی ہو اور انکی نظر انور سے گذری اور جسکی نسبت انہوں نے
ارشاد فرمایا کہ مصنف نے بہت احتیاط سے کام کیا۔ مع تکملہ قیمت ۴ر

رسالہ علم مجلس و تصنیف کتاب آداب مجلس میں۔ قیمت ۲ر
ترغیب التعلیم و تعلیم النسواں۔ ایک قصہ کے پیرایہ میں سمجھایا ہے
کہ عورات کو علم پڑھنا ضروری ہے۔ لائق دید۔ قیمت ۵ر

اشتہار واجب الاظہار

یہ کتاب کُلّاً وجزءً احسب منشای قانون لستم درج رجسٹر سرکار ہو چکی ہے۔

کوئی صاحب اہل مطبع یا تاجر کتب بلا اجازت تحریری مترجم قصد طبع کتاب

نہ فرماویں ورنہ بجای فائدے کے نقصان بہت سخت اوٹھائیں گے۔

جس قدر جلدیں مطلوب ہوں مشتہر سے طلب فرمائیں۔

جس کتاب پر مترجم کے دستخط قلمی و مہر نہ ہو وہ مال مسروقہ ہے بائع و

خریدار کے ذمہ مواخذہ اُخروی ہوگا۔ ایسی کتاب کی خریداری سے احتراز

فرمایا جاوے بلکہ خاکسار کو اطلاع دیں۔ مبلغ دسؔ روپیہ انعام دیا جائیگا

المشتہر داعی الخیر

غلام احمد خاں بریاں مترجم کتب تصوف مقام جھجر ضلع رُوہتکؔ

مہر و دستخط ذیل میں درج کیئے جاتے ہیں بروقت خریداری دیکھنا چاہیئے۔

دستخط۔

مہر